

الحمد لله والصلوة على نبيه الكتاب بايت

الموسوعات الكبرى
مَوْضُوعَاتُ كَبِيرٍ

از تصنيف

مَلَا عَلِي قَارِي

محقق

مَنْزُومَةُ اَبْرَارِ

بہتمام شیخ محمد الدین تاجر کتب و مطبع صدر لاہور مطبوع

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۸۸	جنت عالم اور تارود دو ایک گاؤں پر گزریں	۵۱	برکت چوٹھی ہونی میں اس قدر ہونی چاہیے	۱۸۹	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۸۹	استغفار اس گاؤں کے قبروں میں چاہئے	۵۲	اور چوٹی نہیں ہے یہ حدیث باطل ہے	۱۹۰	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۰	دو ایک مذاہب گردیتا ہے	۵۳	جزیرہ اور دو کونسل میں حدیث میں اس قدر ہونی چاہیے	۱۹۱	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۱	چوٹی عورت کسی لہجہ پر جنتی ہے یہ حدیث	۵۴	زمرہ کی انگوٹھی پہننے یہ حدیث صحیح نہیں ہے	۱۹۲	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۲	نہیں ہے	۵۵	وہیم کا تارک مومن ہے اور حق علیہ السلام	۱۹۳	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۳	بیت میں حضرت ابیہم غیل اندر حضرت	۵۶	سکری امت ستر فزون پر متفرق ہو گئی	۱۹۴	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۴	ابا کر صدیق کی ڈاکھری ہو گئی یہ حدیث صحیح	۵۷	میں جائیگے گزند میں جنت میں جائیگے	۱۹۵	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۵	خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں غفلت کبر	۵۸	پتھر فزون کی حدیث صحیح ہے	۱۹۶	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۶	کوئی جزیرہ پیدا نہیں کی یہ حدیث موقوف	۵۹	جو شخص سوچا چالیس سال کو اور سوچا	۱۹۷	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۷	خدا تعالیٰ نے غنیوں کی لذت فقروں	۶۰	نہیں کی اس سے نافرمانی کی اس حدیث کا کچھ	۱۹۸	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۸	طعام میں کی ہے یہ حدیث موقوف ہے	۶۱	بلی کے ساتھ محبت رکھنا یہ حدیث موقوف	۱۹۹	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۱۹۹	خدا تعالیٰ نے غنا کو کبھی وعدہ کیا ہو	۶۲	باتیں کرنی مسجد میں نہ کیوں کو کہا	۲۰۰	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۰	چند لاکھ آدمی ہر سال میں جگر کر اگر	۶۳	یہ حدیث نہیں پائی گئی	۲۰۱	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۱	کچھ کر لوگ ہونگے تو فرشتہ نسی پورے ہو	۶۴	عالم کی مجلس میں حاضر نہ ہونا رکعت	۲۰۲	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۲	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۶۵	سے افضل ہے یہ حدیث موقوف ہے	۲۰۳	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۳	خدا تعالیٰ نے کہا کہ جو بوجہ میں	۶۶	الحمد مدح میں کی جائے اس حدیث کا کچھ	۲۰۴	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۴	سیت پر ہرین سات دن تک دیکھ کر کہتی	۶۷	حضرت علی نے دروازہ خیر کا نہایا اس	۲۰۵	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۵	یہ حدیث موقوف ہے	۶۸	حدیث کے سب طرق وہی ہیں	۲۰۶	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۶	کتاب حضرت علی علیہ السلام کے کچھ	۶۹	یہ حدیث کی دعائیں کہا جاتا ہے	۲۰۷	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۷	بارق کے کچھ یہ حدیث موقوف ہے	۷۰	نئے کہا ہو کہ میری سکوئی دایت میں نہیں	۲۰۸	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۸	ایمان عقدا بالقلب اور اقرار باللسان	۷۱	پاک زمین کی خشک ہونا اور کا	۲۰۹	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۰۹	بالرکان نام ہے یہ حدیث موقوف ہے	۷۲	رحمت کو اللہ سے پہلی ہے	۲۱۰	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۰	صحیح کی بوقت صدقہ دے اعلیٰ کے اسکو	۷۳	میری یادت کرنا یہ دایت موقوف	۲۱۱	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۱	نہیں یہ حدیث موقوف ہے	۷۴	رحمت کری اللہ اس شخص کو جو میری	۲۱۲	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۲	بخیل میری امت کے درزی ہیں اس حدیث	۷۵	اور اسکی اوتنی کے بال و سکاوتہ میں	۲۱۳	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۳	کا کچھ اصل نہیں	۷۶	بے وقوف کو کہے جہ جنت کے ہیں	۲۱۴	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۴	بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد	۷۷	یہ حدیث میں اس قدر ہونی چاہیے	۲۱۵	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے
۲۱۵	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۷۸	اسلام نبی علیہ السلام پر قوت میں	۲۱۶	سقاوت میں اس قدر ہونی چاہیے

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجم

نمبر	مطلب	نمبر	مطلب	نمبر	مطلب
۳	چھوٹی حدیث بیان کرنیوالا اور بڑی حدیث (یہ بات معیم حدیثوں سے ثابت ہے)	۲۷	اہل اولیاء و صحابہ میں اس میں سے کبھی قیاسی حدیث	۳۱	مطلب
۵	قصہ بیان کرنیوالے حدیث کا صحت سقم نہیں بیان کرتے۔	۲۸	ایک ابدال تر ہے اور دوسرا دوسکی حکایت ہے جو جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے	۳۲	مطلب
۶	بخاری نے کہا ہے کہ جو شخص کلمہ ائمہ میں آیا ہے کہ ایمان نہ کم ہو تا ہی اور نہ زیادہ اس کے لئے سخت مارا اور زنی قید کیا	۲۹	تہمت کی حکایت ہے جو حضرت عمر کے قول کے معنی میں ہے	۳۳	مطلب
۱۷	فلان شخص ضعیف اور فلان قوی فلان سے حدیث کو اور فلان سے نہ لوی غیبت نہیں	۳۰	خضر اور ایسا علیہ السلام حج میں ہر سال جمع ہوتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں	۳۴	مطلب
۲۱	زندقہوں نے بارہ ہزار حدیث چھوٹی بنائی ایک ذوق نے چار ہزار حدیث بنائی تھی	۳۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مان بانی کا زندہ ہونے کی حدیث موضوع ہے	۳۵	مطلب
۲۲	اوسکو رشید نے قتل کا حکم دیا تھا	۳۲	سیرت ائمہ کا اختلاف رحمت بہت اعلیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۳۶	مطلب
۲۳	عبدالرحمن امی نے حضرت علی کی غیبت میں ستر حدیثیں بنائی ہیں۔	۳۳	خندہ پوش بد کردار نکاح کو شہو کر داس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۳۷	مطلب
۲۴	قصہ خوان اور دوا غلطیہ اور روایت دلی سے اور حدیث اور اوسکو مراتب جو جاہل ہیں	۳۴	جیسا کہ قتالے دنیا کے آسمان کی طرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش سے نڈا اترتا	۳۸	مطلب
۲۵	قصہ خوانوں کے غلط سننے سے لوگ باطلہ کو جائز دھرمین چھوٹی باتیں بیان کرنا اپنے آپ کو زجر کرنا ہے۔	۳۵	ہے اسکے بیان کرنیوالے و جاہل ہیں۔	۳۹	مطلب
۲۶	قصہ خوان اللہ تعالیٰ کے عذاب کی انتظاری ہے	۳۶	جب محبت صادق ہو جاو تو شریعتیں کی گرجاتی ہیں یہ حدیث نہیں ہے۔	۴۰	مطلب
۲۷	کسی حدیث باعتبار لفظ کے موضوع ہو کر اور باعتبار معنی کے صحیح اور کتاب اور سنت کے موافق ہوتی ہے	۳۷	جب سایہ ڈیرہ گز سے دو گز تک ہوتا نظر کی نماز پڑھو یہ حدیث باطل ہے۔	۴۱	مطلب
۲۸	ابن حنیفہ سیرت ائمہ کا چرلہ ہے (یہ عقیدہ)	۳۸	چار چیزیں نہیں سیرت میں چار چیزیں پانی سے اور عورت سے اور آگ سے نظر سے	۴۲	مطلب
۲۹	اتفاق محدثین موضوع ہے۔	۳۹	محکم علم سے یہ حدیث موضوع ہے۔	۴۳	مطلب
۳۰	اس است میں تیس ابدال ہیں ہر ایک پر ہر نابل اللہ کی ہے۔ حدیث موضوع ہے	۴۰	سورہ سب طعام کا گوشت ہر پیر چاول سات زمین میں اور ہر زمین چھٹی ہے	۴۴	مطلب
۳۱	مطلب	۴۱	حدیث مرد و دوسے۔	۴۵	مطلب
۳۲	مطلب	۴۲	زمین مقدس کسی کو پاک نہیں کرتی	۴۶	مطلب
۳۳	مطلب	۴۳	لیکن آدمی کو اوسکی عمل پاک کرتے ہیں یہ	۴۷	مطلب
۳۴	مطلب	۴۴	مطلب	۴۸	مطلب
۳۵	مطلب	۴۵	مطلب	۴۹	مطلب
۳۶	مطلب	۴۶	مطلب	۵۰	مطلب
۳۷	مطلب	۴۷	مطلب	۵۱	مطلب
۳۸	مطلب	۴۸	مطلب	۵۲	مطلب
۳۹	مطلب	۴۹	مطلب	۵۳	مطلب
۴۰	مطلب	۵۰	مطلب	۵۴	مطلب
۴۱	مطلب	۵۱	مطلب	۵۵	مطلب
۴۲	مطلب	۵۲	مطلب	۵۶	مطلب
۴۳	مطلب	۵۳	مطلب	۵۷	مطلب
۴۴	مطلب	۵۴	مطلب	۵۸	مطلب
۴۵	مطلب	۵۵	مطلب	۵۹	مطلب
۴۶	مطلب	۵۶	مطلب	۶۰	مطلب
۴۷	مطلب	۵۷	مطلب	۶۱	مطلب
۴۸	مطلب	۵۸	مطلب	۶۲	مطلب
۴۹	مطلب	۵۹	مطلب	۶۳	مطلب
۵۰	مطلب	۶۰	مطلب	۶۴	مطلب
۵۱	مطلب	۶۱	مطلب	۶۵	مطلب
۵۲	مطلب	۶۲	مطلب	۶۶	مطلب
۵۳	مطلب	۶۳	مطلب	۶۷	مطلب
۵۴	مطلب	۶۴	مطلب	۶۸	مطلب
۵۵	مطلب	۶۵	مطلب	۶۹	مطلب
۵۶	مطلب	۶۶	مطلب	۷۰	مطلب
۵۷	مطلب	۶۷	مطلب	۷۱	مطلب
۵۸	مطلب	۶۸	مطلب	۷۲	مطلب
۵۹	مطلب	۶۹	مطلب	۷۳	مطلب
۶۰	مطلب	۷۰	مطلب	۷۴	مطلب
۶۱	مطلب	۷۱	مطلب	۷۵	مطلب
۶۲	مطلب	۷۲	مطلب	۷۶	مطلب
۶۳	مطلب	۷۳	مطلب	۷۷	مطلب
۶۴	مطلب	۷۴	مطلب	۷۸	مطلب
۶۵	مطلب	۷۵	مطلب	۷۹	مطلب
۶۶	مطلب	۷۶	مطلب	۸۰	مطلب
۶۷	مطلب	۷۷	مطلب	۸۱	مطلب
۶۸	مطلب	۷۸	مطلب	۸۲	مطلب
۶۹	مطلب	۷۹	مطلب	۸۳	مطلب
۷۰	مطلب	۸۰	مطلب	۸۴	مطلب
۷۱	مطلب	۸۱	مطلب	۸۵	مطلب
۷۲	مطلب	۸۲	مطلب	۸۶	مطلب
۷۳	مطلب	۸۳	مطلب	۸۷	مطلب
۷۴	مطلب	۸۴	مطلب	۸۸	مطلب
۷۵	مطلب	۸۵	مطلب	۸۹	مطلب
۷۶	مطلب	۸۶	مطلب	۹۰	مطلب
۷۷	مطلب	۸۷	مطلب	۹۱	مطلب
۷۸	مطلب	۸۸	مطلب	۹۲	مطلب
۷۹	مطلب	۸۹	مطلب	۹۳	مطلب
۸۰	مطلب	۹۰	مطلب	۹۴	مطلب
۸۱	مطلب	۹۱	مطلب	۹۵	مطلب
۸۲	مطلب	۹۲	مطلب	۹۶	مطلب
۸۳	مطلب	۹۳	مطلب	۹۷	مطلب
۸۴	مطلب	۹۴	مطلب	۹۸	مطلب
۸۵	مطلب	۹۵	مطلب	۹۹	مطلب
۸۶	مطلب	۹۶	مطلب	۱۰۰	مطلب

نمبر	مطلب	نمبر	مطلب	نمبر	مطلب
۱۵۰	جو شخص غریبین اہل تشیع ادا لے کر لکھن	۱۵۱	حدیث کا کچھ اصل نہیں۔	۱۵۲	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۱	پڑھے اسکی انگلیں یا نہیں ہوتیں	۱۵۳	تھوڑی سی اور میرے پید کی جگہ اور	۱۵۴	جب تو منور کے کہہ بسم اللہ والہ
۱۵۲	جو کوئی آخر جو رحمانی میں زمین قدر	۱۵۴	اہل میں میر خلیفہ اور بہتر اوس سے	۱۵۵	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۳	کرسے و ستر برس کی عمر کا اسکی شو	۱۵۵	جو کہ میں خلیفہ اپنے پیچم بناؤں	۱۵۶	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۴	خان کا بدلہ ہو جانا ہے یہ قطعا باطل ہے	۱۵۶	علی بن ابی طالب ہے یہ حدیث	۱۵۷	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۵	جو شخص رات کے وقت بہت نماز	۱۵۷	مونیہ میں میرے پسینے سے پیدا ہوا	۱۵۸	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۶	پڑھے دیکھتے وقت اوسکا منہ روشن	۱۵۸	ہے الخ یہ حدیث جو منوع ہے۔	۱۵۹	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۷	ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں۔	۱۵۹	و منور و منور کا نور ملے لڑ ہے یہ	۱۶۰	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۸	جو شخص ضرور جو تا اپنے اسکو غم کم ہوتا	۱۶۰	حدیث جو منوع ہے۔	۱۶۱	حدیث جو منوع ہے۔
۱۵۹	ہے یہ حدیث جو منوع ہے	۱۶۱	حدیث جو منوع ہے۔	۱۶۲	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۰	جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون	۱۶۲	حرام زادہ جنت میں داخل نہ ہوگا	۱۶۳	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۱	کہا فو دی نے یہ میم نہیں بلکہ کذب	۱۶۳	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۴	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۲	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت پریشگی	۱۶۴	سین باو شاہ عادل کے زمانہ میں	۱۶۵	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۳	نہ کرے اسکو میری شفاعت نہ پہونچے	۱۶۵	ہو اہوں یہ حدیث باطل ہے	۱۶۶	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۴	گی یہ حدیث جو منوع ہے۔	۱۶۶	گدھے کے پیشاب سے کچھ خوف نہیں	۱۶۷	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۵	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ بیوہ پر	۱۶۷	یہ حدیث باطل ہے۔	۱۶۸	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۶	بعت کرے یہ حدیث صحیح نہیں۔	۱۶۸	مشرقی کے پاس نہ چکنے میں کچھ	۱۶۹	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۷	جو شخص اپنے عیال پر عاشرہ کے دن	۱۶۹	خوف نہیں تو یہ حدیث باطل ہے	۱۷۰	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۸	فراخی کر گیا اللہ تعالیٰ اوسپر تمام کچھ	۱۷۰	نہ دیکھ اوسکی طرف جتنے کہا ہے	۱۷۱	حدیث جو منوع ہے۔
۱۶۹	فراخی کرے گا یہ حدیث صحیح نہیں۔	۱۷۱	اور دیکھ جو کچھ اوسنے کہا ہے یہ حضرت	۱۷۲	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۰	مرد پہلے مرتے سے یہ حدیث ثابت نہیں	۱۷۲	علی کا قول ہے۔	۱۷۳	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۱	سومن فریب کہا جاتا ہے یہ حید بن	۱۷۳	فاسق کی غیبت نہیں یہ حدیث باطل	۱۷۴	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۲	بیمہ کا کلام ہے۔	۱۷۴	ہنن کوئی جوان مگر علی اور نہیں تھوڑا	۱۷۵	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۳	جو آدمی بادشاہوں کے درین پرہیز کہا	۱۷۵	مگر تھوڑا ذوق فقہ اس حدیث کا کچھ اصل	۱۷۶	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۴	سنا دی نے میں اسکو حدیث نہیں جانتا	۱۷۶	غصین۔	۱۷۷	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۵	آدمی سوئی ہو جی میں جب مرتے ہیں پتا	۱۷۷	دس درم سے کم ہر نہیں اسکی سند	۱۷۸	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۶	ہو جاتے ہیں یہ حضرت علی کا قول ہے	۱۷۸	میں بشر بن مجہدے اور وہ کذاب ہے	۱۷۹	حدیث جو منوع ہے۔
۱۷۷	اشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس	۱۷۹	والہذا نہ جنت میں داخل نہ ہوگا یہ	۱۸۰	حدیث جو منوع ہے۔

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل القرآن العظيم
 القديم - وبينه بالاحاديث الثابتة
 على النبي الكريم - بنقل الصحابة
 والتابعين واتباعهم من أئمة الدين
 المجتهدين في الطريق القويم - صلى
 الله وسلم عليه وشرفه وكرمه
 وعظم من انتسب اليه - أما
 بعد فيقول خادم الكلام
 القديم - ولازم الحمد بين القوم
 على بن سلطان محمدا لقار
 الراجي عفوره الباري -
 ان كلام الله محفوظ بفضله وكرمه
 سب محمد واهله من قبل انزل القرآن العظيم
 القديم - وبينه بالاحاديث الثابتة
 على النبي الكريم - بنقل الصحابة
 والتابعين واتباعهم من أئمة الدين
 المجتهدين في الطريق القويم - صلى
 الله وسلم عليه وشرفه وكرمه
 وعظم من انتسب اليه - أما
 بعد فيقول خادم الكلام
 القديم - ولازم الحمد بين القوم
 على بن سلطان محمدا لقار
 الراجي عفوره الباري -
 ان كلام الله محفوظ بفضله وكرمه

نمبر	مطلب	نمبر	مطلب	نمبر	مطلب
۱۵۰	لازم کچھ رنگ کو اسلئے کہ اس میں ستر درووں سے شفا ہے۔	۱۵۸	جو شخص سفید مرغ خریدے شیطان اور سحر اسکے نزدیک نہیں ہو تا مومن	۱۵۹	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔
۱۵۱	جو شخص سفید مرغ خریدے شیطان اور سحر اسکے نزدیک نہیں ہو تا مومن	۱۶۰	سورکت نماز پڑھے ہر رکعت میں قل ہوامنہ احد الخ یہ حدیث مومن ہے	۱۶۱	جس حدیث میں وضو کے بعد نالوں کا پانی خشک کر دیا جائے وہ کوئی حدیث نہیں
۱۶۲	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۲	چار چیزوں کا چار چیزوں کی بیعت نہیں پڑھنی کی حدیث مومن ہے۔	۱۶۳	اقبل مت حیض کی تین دن تک مسافر رہنی اور اکثر دس دن تک باطل ہے
۱۶۳	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۳	سے الخ یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف ہے اور بعض کے نزدیک مومن ہے	۱۶۴	جن حدیثوں میں خدا اور اوسکی فضیلت کا ذکر ہے ان میں کوئی حدیث صحیح نہیں
۱۶۴	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۴	حدیث جو لاپے اور سوچی اور سنا اور کسی مقام صفت کی سب آنحضرت پر کذاب ہے	۱۶۵	حدیثیں شیطانی کے مقام پر حرم کی سب کذاب ہیں۔
۱۶۵	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۵	گہو تر کہنے کے بیان میں رخنی رکھنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں	۱۶۶	نماز میں رکوع اور سجود کے وقت رفع کرنے سے منع کرنے کی حدیثیں سب
۱۶۶	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۶	اولاد کی مذمت کی حدیثیں سب کذاب عاشورہ کے دن سرمہ لگانا اور رخت کرفی الخ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔	۱۶۷	سب باطل ہیں ان سے کوئی حدیث ثابت نہیں آرمی قیامت کو دن اپنی مالک نام سے پجاری جاوینگا یہ حدیث باطل ہے۔
۱۶۷	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۷	قرآن کی سورتوں کی فضیلت کے بیان میں جو محشری اور عیان وغیرہ حدیثیں	۱۶۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راگ پڑھنے لائی اور کو دے چھوٹی حدیث ہے۔
۱۶۸	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۸	میں وہ بندگان کی نبوت میں حضرت ابوبکر کی فضیلت کا باب میں جو حدیثیں ہیں اونکا بیان۔	۱۶۹	اگر کوئی شخص مہاجر کے ساتھ یقین دست کرے تو اسکو وہ نفع دے یہ شرکون کی نبات ہے جو چھوٹی حدیث ہے
۱۶۹	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۶۹	رافضیوں کی حدیث علی اور اہل بیت کی فضیلت میں تین لاکھ حدیث باطل ہیں معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ	۱۷۰	جو شخص اپنے ناخن مخالف انار اپنی انگلیوں میں پیاری نہ دیکھے گا مومن ہے۔
۱۷۰	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۷۰	حدیثیں تین لاکھ حدیث باطل ہیں معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ	۱۷۱	جب کسی کو تم سے اوسکی مان نماز پڑھتے وقت بلائے تو چاہئے کہ جواب دے اور جب باطل نماز کو نہ بولے مومن ہے۔
۱۷۱	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۷۱	حدیثیں تین لاکھ حدیث باطل ہیں معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ	۱۷۲	اوسکے مناقب باطل ہیں۔
۱۷۲	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے جام کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوس کا رکھوں گا الخ یہ حدیث مومن ہے۔	۱۷۲	حدیثیں تین لاکھ حدیث باطل ہیں معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ	۱۷۳	تیریداوردیہ اور زمان بن الحکم کی میت

والشخص في الترمذي عن أبيه بن شعبة قال سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول ان كذب على ليس ككذب على احد
من كذب على فليتبوا مقعده من النار وللبخاري والدارقطني
والنسائي وابن ماجه والدارقطني عن عبد الله بن الزبير قال
قلت للزبير اني لا اسمعك تحدث عن رسول الله كما يحدث
فلان وفلان قال ما لي اما فارقه منذ اسلمت ولكن
سمعه يقول من كذب على فليتبوا مقعده من النار ودا
الدارقطني قال الله ما قال متعمدا وانتم تقولون متعمدا و
للبخاري والدارقطني عن سلمة بن الاكوع قال قال علي السلام
(من يقل على ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار) و
للبخاري والترمذي والدارقطني والحاكم في المدخل عن ابن
عمر قال قال علي السلام (حدثوا عني ولا تكنوا عني فمن
كذب على فليتبوا مقعده من النار) ولا احمد والدارقطني
والترمذي وصححه وابن ماجه عن ابن مسعود قال عليه
السلام (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار)
ولا احمد والدارقطني وابن ماجه عن ابي قتاده قال سمعت
علي السلام يقول على هذا المنبر اياكم وكثرة التحدث عني
فمن قال على فلا يقول لاحقا وصدا ومن قاله على ما لم
اقل فليتبوا مقعده من النار ولا ابن ماجه عن ابي سعيد
التخذي مرفوعا (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من
النار) ولمسلم والترمذي والشافعي والبخاري عن ابي
داود لا تكتبوا عني شيئا من القرآن فمن كتب عني شيئا
غير القرآن فليحرقه وحدثنا عن ابي اسرائيل داج
وحدثنا عني ولا تكنوا عني فمن كذب على متعمدا
مقعده من النار ولا يرضى والعقيل والطبراني في

اور شيخین اور ترمذی بن شعبة سے روایت کی ہے کہ کہا اور
سایہ بنی علی علیہ السلام کو کہتے تھے جیسے جیسے بولنا اور
پر جو کچھ بولنے کے طرح نہیں جو شخص جیسے جیسے بولے وہ اپنا ٹکا
اگ میں بنا کر۔ اور بخاری ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارقطنی
میں عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کہا اوسنی کہ میں نے یہ
کو میں نے نہیں سنا کہ غلامی غلامی کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیان کریں کہ اوسنی خبر داکہ جب کا میں سلام لایا ہوں اور
جدا نہیں ہوا لیکن میں نے سنا ہے کہ کوئی جو کچھ کہتا ہے کہ کذب جو
وہ اپنا ٹکا ناگ میں بنا کر دارقطنی نے یہ الفاظ یاد کر دیں
کی قسم کہ اوسنی قسم کا لفظ نہیں لگتا اور تم قسم کا لفظ بولتے ہو اور تم
اور روایت میں سلمہ بن اکوع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں کہ جس نے مجھ پر کذب کیا میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن
حاکم سے روایت میں ابن عمر سے ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں کہ جس نے مجھ پر کذب کیا میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن
و ترمذی و دارقطنی و بخاری و ابن ماجہ میں ابن مسعود سے ہے کہ کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ بولے پس اپنا ٹکا ناگ میں بنا کر
اور ابن ماجہ میں ابی قتادہ سے ہے کہ کہا اوسنی سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ بہت حدیثیں بیان کرنے سے پیش جو شخص نے مجھ پر کذب کیا
پس او جو شخص نے مجھ پر کذب کیا میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن
میں اسی حدیث سے مرفوع روایت جو شخص مجھ پر کذب کیا میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن
ٹکا ناگ میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن مسعود سے ہے کہ کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ بولے پس اپنا ٹکا ناگ میں بنا کر
اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن مسعود سے ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کچھ بولے پس اپنا ٹکا ناگ میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن مسعود سے ہے کہ کہا
ٹکا ناگ میں بنا کر۔ اور بخاری و ترمذی و دارقطنی میں ابن مسعود سے ہے کہ کہا

عن الخطأ في نقطه و قلمه في رسمه - و ذلك
 لقوله سبحانه (اذا نحن نزلنا الذكر وانا له حافظ)
 وقد اقيم بحفظه جمع محافظون مع بعد
 العهد عن زمانه عليه السلام الى يومنا
 و هو المتجاوز عن الالف من الهجرة الى
 مدينة الاسلام لكن الاحاديث المبينة
 للاحكام - صارت ظنية عند الانام - لاجل
 بعد الايام - فلهاذا وقعت احاديث موضوعة
 بين الغوام لكن العلماء الاعلام - قاموا بحق
 القيام - و ميزوا بين الصحيح و السقيم -
 و الحسن و الضعيف و المرفوع و الموقوف
 و المقطوع و الموضوع - فقد روى الحافظ
 ابو نعيم في الحلية عن ابي هريرة مرفوعا
 (ان الله عند كل بدعة كيد بها الاسلام و ليا
 من اوليائه يذب عن دينه - يذبح ما وضع
 بعض عدائه ثم هانتوا عنه عليه السلام معني
 كاد ان يتواتر مبني ما اخرج به الشيخان و الحاکم
 عن ابي هريرة رضي الله عنه (من كذب على
 متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وفي رواية
 لهما و للترمذي و النسائي و ابن ماجه و الدارقطني
 عن انس ان قال انه ليعني ان احد تكلم
 كثيرا ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال
 (من تمهد على كذب فليتبوأ مقعده من النار)
 و لهم ايضا عن علي رضي الله عنه قال قال
 النبي صلى الله عليه وسلم (لا تكذبوا
 على فانه من كذب على فليعلم النار)

نور العيون

خطا سے جو کسی نقطہ نور قلم اور رسم الخط میں واقع ہو - اور یہ سبب
 قول اللہ سبحانہ کے (و انا له حافظ) کی تفسیر کو اور یہ
 ہمیں ہی اوس کے نشان میں) اور تحقیق کہ ہر جگہ اوس کو یاد رکھنا
 لئے ایک جماعت محافظین باوجود دوری و کتبہ آنحضرت کے زمانہ کو
 آجہ وں تک اور یہ دن تجاوز کر گیا ہوا ہے ہرگز اسے جس نے آنحضرت
 نے مدینہ اسلام کی ہجرت کی ہے لیکن نہ حدیثیں و احکام کے بیان
 کرنے والی میں خلعت کو نہ کب تک نفی ہو گئی ہیں سبب وری نہ کیا
 پس اسی سبب احادیث موضوعہ و غوام میں درج ہو گئی ہیں لیکن کچھ
 بڑی عالموں نے اچھی طرح سے کچھ سے کچھ اور صحیح اور حسن اور ضعیف
 اور مرفوع اور موقوف اور مقطوع اور موضوع میں تمیز کر دی ہے
 پس حافظ ابو نعیم نے علیہ میں ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
 کی ہے (بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے تجس سے اسلام میں
 قریب ہوتا ہے و لیون میں سے ایک ٹی ہے جو اس دعوت
 کو کھڑا کر دیتا ہے یعنی جو کچھ کسی دشمن نے بنایا ہے اوس کو ہٹا
 دیتا ہے - پھر آنحضرت سے یہ معنی بطور تواتر کے ثابت
 ہوئی ہیں اور قریب ہے کہ الفاظ بھی اوس کے (از کو پہنچ
 جاوین وہ یہ ہے جھکوشیاں اللہ حاکم نے اپنی ہر رہ دینی
 اللہ عزت سے روایت کیا ہے جو شخص مجھ پر دیدہ و نہایت ہوشیار
 پس چاہیے کہ وہ اپنا ہکا ناگ کی بناو - اور اس کی ایک ثابت
 میں در ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارقطنی میں اس سے
 ہے کہ اوسے کہایے حکم پر بہت احادیث بیان کرنے سے یہ بات
 منع کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر
 بوجہ کہ ہوشیار بنے تو چاہیے کہ وہ اپنا ہکا ناگ میں بناو و حسین
 انہیں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اوسے فرمایا اے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بہت زور دیا اوس نے کہ جو شخص
 مجھ پر ہوشیار ہو کے وہ آگ میں دھنسل ہو گا +

والطبرانی لاوسط عن معاذ بن جبل رضي الله عنه مرفوعاً
 من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار والطبرانی عن
 بن مرة الجعفی بهذا اللفظ وكذا الطبرانی الصغير عن شبيب
 بن شبيب وكذا الطبرانی عن معاذ بن يسار وكذا اله عن عمر بن
 عبسة وكذا اله عن عمر بن حريث وكذا اله ولداً عن
 ابن عباس وكذا اله عن عتبة بن غزوان وكذا اله وابن
 عن العرث بن عمرة وكذا اله ولداً عن عذبة بن مرة
 كذا اله وللبراء عن أبي مالك الأشجعي عرابيه واسمه ما
 بن اشم وله وبني نعيم والاسم في مجمع عن سلمان
 بن خالد الخزازي مرفوعاً بلفظ من كذب على متعمداً
 فليتبوأ مقعده من النار والطبرانی عن حمزة بن دينار بن
 صهيب قالوا الصهيب يا ابانا اصحاب النبي يحدثون
 عن ابا انهم فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
 (من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار) والطبرانی
 بهذا اللفظ عن السائب بن يزيد وله عن أبي أمامة الباهلي
 بلفظ من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من عيسى
 وله عن أبي قريصة انه عليه السلام قال حدثوا عني
 بما تسمعون ولا تحل لرجل ان يكذب على فممن كذب
 على وقال على غير ما قلت بنى له بيت في جهنم يوق فيه
 له عن رافع بن خديج مرفوعاً لا تكذبوا على فانه ليس
 كذب على كذب على احد له عن اوس بن اوس
 مرفوعاً من كذب على نبيه او على عيبيه او على اولاده
 لم يرح راحة الجنة وله في الاوسط عن حذيفة
 بن اليمان لا تكذبوا على ان الذي يكذب على لجره والله
 في الاوسط عن ابي خلد قال سمعت ميمون الكندي

اور طبرانی لاوسط عن معاذ بن جبل سے مرفوع روایت ہے جو کہ کسی مجہول
 پر جہر کذب بولی وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا کر اور اپنی لفظوں طبرانی میں ہے
 صحیح ہے۔ اور اس کا طبرانی میں غیر متن میں بیٹ بن شبيب سے۔ اور اس کا
 طبرانی میں معاذ بن یسار سے۔ اور ایسا ہی اسمین عمر بن عبسة سے۔ اور ایسا ہی عمر
 بن حریث سے۔ اور ایسا ہی درود ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی عتبة
 بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس میں اور ابن عکرم عن عمر
 سے اور ایسا ہی اسمین اور دارمی میں علی بن حمزة اور ایسا ہی
 میں ابن بزرگ میں ابی مالک اشجعی اپنی روایت کرتا ہے اور نام و کمال
 بن اشم سے۔ اور اسمین اور ابی نعيم میں واسمہ سے۔ سلمان
 بن خالد الخزازی سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ہے جو کہ کسی مجہول
 پر جہر کذب بولی اور طبرانی میں حمزة بن دينار بن
 بیون نے اپنی روایت سے کہ ابی ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روایت
 حدیث میں بیان کرتی ہیں (اور تم کہ بیان نہیں کرتی) اوس جواب دہ
 میں رسول کریم سے سن کر شخص نے ان پر جہر کذب بولی اور اپنا ٹھکانا آگ میں
 بنا کر اور انہیں لفظوں طبرانی میں سائب بن یزید سے۔ اور اسمین الباہلی
 سے ان لفظوں سے جو کہ کسی مجہول پر جہر کذب بولی اپنی گاہ میں دوہر کے بنا کر
 اور اسمین قرصافہ سے انرا بیان ہے کہ جو مجہول سے روایت کر دے کسی کو
 کو حلال نہیں کہ جو مجہول پر جہر کذب بولی یا کہ کسی کو اس کا
 کہ روایت تیار کیا جائے وہ اسمین الامام کا اور اسمین رافع بن خدیج سے مرفوع
 ہے کہ جو مجہول پر جہر کذب بولی اور مجہول بولنا اور مجہول بولی کی طرہ نہیں
 اور اسمین اوس بن اوس نقی سے مرفوع روایت ہے جسے جو مجہول بولا
 اپنی بنی پر یا اپنی آنکھوں پر یا اپنے ابا پر یا پر جنت کی بوند نہ کہ کسی کا
 اس سے اس میں خدیج بن وان سے مجہول پر جہر کذب بولی اور مجہول بولنا
 بولنے والا بڑا ہے ویر ہے اور اس سے
 اس میں ابی خلد سے ہے اوس نے کہا نہ میں میمون کردی سے

میں نے یہ روایت
 میں نے یہ روایت
 میں نے یہ روایت

وامرئ ان احکم فی اموالکم و دماکم ثم اطلق فنزل علی
 قلت المرأة التي كان خطبها فارسل لقریم الی رسول الله
 علیه السلام فقال کذباً بالله ثم ارسل رجلاً فقال
 ان وجدته حياً فاضرب عنقه وان وجدته ميتاً فاحرقه
 فوجدته قد لدغته اخی فتأخروا بالنار فذلک قوله
 علیه السلام (من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار)
 وللطبرانی عن عبد الله بن محمد بن الحنفیة قال انطلقت
 مع ابی الی صهر لنا من سلم من اصحاب النبی صلی الله تعالی
 علیه وسلم فسمعتہ یقول سمعت رسول الله صلی الله تعالی
 علیه وسلم یقول ارحنا بهایا بلال یغی الصلوة قلت سمعت
 هذا من رسول الله فغضب قبل یدظم انه علیه السلام
 بعث رجلاً الی حمی من احواء العرب فلما اقام قال امرئ علی
 السلام ان احکم و فیما کم بما شئت فضا لواء معارضا
 لامر رسول الله وبعثوا رجلاً الیه علیه السلام فقال ان
 جاءنا فقال ان رسول الله امرنا ان احکم فینا انکم فان کان
 عن امرئ فسمعوا طاعة و کان عن غیر ذلک فاحینا
 ان فعلک فغضب علیه السلام وبعث رجلاً من الانصار
 وقال (اذهب ثاقله و احرقه بالنار) فانه یلیق قدما
 و قد فرغ من احرقه بالنار ثم قال قال رسول الله
 علیه السلام (من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار)
 فقال اترکی کذب علی رسول الله بعد هذا وللطبرانی
 فی الارسط عن رید بن ارقم و البراء بن عازب فعاد
 (من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار) و
 للطبرانی عن ابی حنیفة الاشعث رضی الله عنه مرفوعاً
 (من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار)

اور امر کیا جو کہ تمہارے مالوں اور خونوں میں حکم کر دینا پہل کر جس
 کی طرف شک کی تھی اوسکی گہر تر اور اس قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی طرف آدمی بھیجا کہ آیا کہ اس شخص نے جھوٹ بولا یا پھر حق کے ایک آدمی
 اور اسکو کہا کہ اگر تو اسکو زندہ پاؤ تو اسکی گردن مارا کر مردہ پاؤ تو اسکو
 جلا دے جب آیا تو اسکو نہ ہری ناپکی کاٹنے سے مردہ پایا اور اسکو ان
 جلا دیا اور فرمایا جو کوئی مہاجرین جو کذب کی وجہ سے پناہ مانگا میں نے
 اور ربانی میں عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ روایت ہے کہ کہا اوسنی میں نے
 آپ کے ساتھ طرف سسرال پہنچی جو قبیلہ سلم سے تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تہا جلا۔ پس میں نے اسکو سنا کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو فرمائی۔ اسی طیل یہ کو زمانے سے خوش کر میں کہا کیا تو یہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پس غصہ ہوا اور کو متحدہ سنا لی لگا۔ کہ
 رسول اللہ ایک آدمی طرف ایک قبیلہ کے عرب کے قبیلہ بنو بھیجا۔ جب
 پاس آئے تو کہا کہ مجھ کو رسول اللہ امر کیا ہے کہ تمہارے عورتوں میں جس طرح چاہوں
 کر گردن۔ اور نہ ہون کہنا سنا ہم نے اور مانا۔ امر رسول اللہ اور نہ ہون کہ
 آدمی کے ہاتھ صاف کے طرف کہہ دیا بھیجا۔ کہہ سنا۔ پاس فلان آدمی آیا۔ کہا
 کہ مجھ کو رسول اللہ امر کیا ہے کہ تمہارے عورتوں میں حکم کر دینا اگر یہ حکم ہے تو ہم
 دینا۔ اگر کسی اور کا تو ہم دور کرتے ہیں کہ اوس میں آپ کو خبر کریں پس اس کو کریم
 میں نے اور ایک آدمی انصار بھیجا اور کہا تو جاؤ اسکو قتل کر کے آگ میں ملاؤ
 پس اسکی طرف پہنچا تو آدمی راہ میں پناہ پر حکم دیا اور فرمایا کہ اسکو
 آگ میں جلا دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مہاجرین جو کذب کی وجہ سے پناہ
 مانگا میں نے سنا یہ اس صحابی نے کہا کیا تو مجھ پر گمان کر رہا ہے کہ اس شخص کے بعد
 رسول اللہ پر جھوٹ بولوں گا اور طبرانی سے اسطین بن عیادین مرقم اور
 بن عازب مرفوع روایت ہے جو کوئی جان بوجہ کہہ کر کذب بولے
 وہ اپنی جگہ آگ میں جائے۔ اور طبرانی میں ابوسلمہ شریح مرفوع روایت
 ہے کہ کوئی جان بوجہ کہہ کر جھوٹ بولے وہ پناہ مانگا میں نے

لا دار قطعى عن رافع بن خديج قال كنا لسرا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجار رجل فقال يا رسول الله ما لنا من يجد نون عملك كذا وكذا قال ما قلته ما اقول الا لئلا من التمسد ويحكم لا تكذبوا على فانه ليس كذب على كاذب على غيرى للبارع ابن عمر مرفوعا ومن اقوى الفرى المترف ومن اقوى الفرى من قال على ما اقل للعقيل في كتاب المضعف عن اوكيشة الامام ريكبط (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار) و عن غزو ابن هذا اللفظ وله والطبراني الا زاد عن رافع (من كذب على فليتبوا مقعده من جهنم ولا ينكر في تاريخه عن اثلة بن اسقع سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من اكابر ان يقول الرجل على ما لم يكن عدا ولا حاكم في المدخل من طريق اخر عن اثلة الاسقع مرفوعا (ان اقوى الفرى من قبلنى ما اقله او ادى عينيه والناس المترف) وللخطيب تاريخه عن النعمان بن بشير ولفظه من كذب على فليتبوا مقعده من النار والطبراني اسامة بن زيد بلفظه من قال على ما اقل فليتبوا مقعده من النار) وللحاكم في المدخل عن جابر بن عبد الله (اشد غضب الله على من كذب على متعمدا) وللحاكم في المدخل عن بهيز بن حكيم عن ابيه عن جابر مرفوعا (من كذب على متعمدا فليبعه الله المذلة والناس اجمعين لا يقبل من حشر ولا عدل) وللحاكم في المدخل عن حذيفة (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار) وللحاكم في المدخل عن عبد الله بن الزبير عن حشد عن كذا فليتبوا مقعده من النار) وللزبير

وہ عقلی میں داخل بن فرما دیا ہے کہ تھرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیکار
ایک آدمی آیا اور کہہ لگا اچھو رسول خدا تجھے آدمی ایسی ایسی حدیثیں بیان
کرتے ہیں فرمایا میں نے نہیں کہا میں نے نہیں کہا اگر وہ جو آسان سے نازل ہوا وہ حکم شہ
جو مشہور ہو چھپرہ کو نہ کہ چھپرہ جو ٹھ بولنا اور وہ چھپرہ جو بولنے کی طرح نہیں ہر ہزار
میں ابن عمری مرفوع روایت ہے بڑی بڑی افری میں چھپرہ کا بیان کرنا ہی کہ
تو فی نہیں کی کہ اور بڑی سے بڑا معترکہ شخص ہے کہ کہو چھپرہ جو میں نے نہیں کہا۔
اور عقلی کی کتاب الضعفاء میں لکھتا ہے کہ انارسی ان لفظوں سے جو کوئی چھپرہ
جو بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ بنا۔ اور عقلی میں عن رواۃ انہیں الفاظ سے ہے اور
اس میں رطبانی کی افزا میں ہے دفع ہے جو کوئی چھپرہ کہ وہ اپنا ٹھکانا
میں بناؤ۔ اور ابن عساکر کی تاریخ میں ان ابن اسحاق سے کہنا ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ٹھکانا ہو کر ہی یہ کہہ لیا آدمی چھپرہ جو میں نے نہیں
کہی بلکہ ابن عدہ اور حاکم کی مدخل میں دو سے طریق سے رواۃ ابن اسحاق
مرفوع روایت ہے بڑی بڑی افری میں ہے کہ کہنا چھپرہ جو میں نے نہیں کہا اور کہنا
اپنی آنکھوں کو وہ خواب جو تو نے نہیں کہی اور خطیب کے تاریخ میں
بن رشیہ کی ان لفظوں سے ہے جس شخص نے چھپرہ کہہ لیا وہ اپنی جگہ آگ
میں بناؤ۔ اور رطبانی میں اس سے بن رشیہ سے ان الفاظ سے جو کہہ چھپرہ
میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بناؤ۔ اور حاکم کے مدخل میں جابر
بن عبد اللہ سے ہے سخت کہ غضب اللہ کا اس شخص پر جو چھپرہ جو
بولی۔ اور حاکم کے مدخل میں بہنیر بن حکیم اپنے بچہ سے کہہ اپنی داؤ
سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص چھپرہ بولی جان بوجہ کہ محمد پر
او سپر اللہ تعالیٰ اور فرشتہ ان اور آدمیوں کے لعنت ہو نہ اوس
سے مال قبول ہو گا اور نہ بدلا اور حاکم سے مدخل میں حذیفہ
سے ہے جو شخص چھپرہ کہہ لیا وہ اپنی جگہ آگ میں بناؤ۔
اور حاکم کے مدخل میں عبد اللہ بن زبیر سے ان الفاظ سے جو کوئی
چھپرہ جو بولے حدیث جان کر ہی وہ اپنی جگہ آگ میں بناؤ۔

کرسنہ
شہیدان
مفتی معین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہو عند مالک بن نینار وفالہ مالک بن نینار ما
 الشیخ لا یجوز عن ایہ فان بالہ الحدیث علیہ السلام
 وسمع منه فقال کان ابی لحدیث شاعنہ علیہ السلام
 ان یزید او یقصر فی الکلام وقال سمعته علیہ السلام
 یقول (من کذب علی متعمد فلیتوبوا مقعد من النار)
 ولہ عن سعد بن المدخاش عنہ علیہ السلام (من علم
 شیئاً فلا یمکنہ ومن کذب علی فلیتوبوا بیتاً فی جہنم)
 ولابی محمد الراہر مزی فی کتاب الحدیث الفاضل عن
 مالک بن عتاہیہ انہ علیہ السلام عہد لہ فی حجتہ
 الوداع فقال (علیکم بالقرآن وستر جعون الی قوام
 یحد ثون عنی فمن عقل شیئاً فلیحد بہ ومن قال علی ما
 لم یقل فلیتوبوا بیتاً فی جہنم) وللطبرانی والراہر مزی عن
 رافع بن خدیج قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوماً ونحن نحدث فقال ما تحدثون فقلنا ما سمعنا
 یا رسول اللہ قال (عند ثواب لیتوبوا من کذب علی متعمد
 مقعد من جہنم) ولابن سعد والطبرانی عن المقنع النعمانی
 انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصد اہلنا فامرہا فقبضنا
 فقلنا فیہا نافتین ہدیۃ لک فامرہا بعد الذلۃ
 من الصد فکنتا یا ما لحاض الناس انہ علیہ السلام بعث
 خالد بن الولید الی رقیق مضر لصد قتم فقلت اللہ
 عند اہلنا من مال فایتہ علیہ السلام فقلنا الناس
 فی کذا فوضع النبی علیہ السلام یدہ بحقی نظرت الی بیاض
 ابیطیہ وقال اللہم لا اهل لہم ان یکذبوا علی قال المقنع
 احد جند عنہ علیہ السلام الاحد یتنطق بہ کتابا
 جرت بہ سنۃ یکذب علیہ فخیفنا فیکف بعد مماتہ

جس وقت وہ لک بن نینار کی پاس تھ مالک بن نینار نے اس کو کہا کہ یہ حدیث ہے کہ
 کہ وہ حدیث ہے کہ آپ بیان نہیں کرتا کا لکھتے ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا ہے اور اسے سنایا ہے جواب دیا کہ میرا پاس اس حدیث بیان کرتا
 تھا شاید کوئی لفظ کلام میں یا وہ ہو گا یا کہ اور اس کو کہا ہے کہ میں رسول کریم
 سے جو کوئی چیز سنی ہے میں بیان کرتا ہوں جو کہ وہ بیان کرتا ہے میں نے اس سے سنی ہے
 بن مدغاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس کو جو کوئی چیز علم جانتا ہے وہ اس کو کہتا ہے
 اور جو چیز سنی ہے وہ اس کو کہتا ہے اور اس نے محمد راہر مزی کے کتاب
 الحدیث الفاضل میں مالک بن عتاہیہ سے کہ رسول کریم نے حجۃ الوداع میں ہا کہ اس سے
 عہد کیا ہے اور فرمایا تم لا درم کرو قرآن کو اور شاہی تم اسے قورنی طرف توجہ کرو جو
 مجھے حدیث کر کے پس جو کوئی یقیناً حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے
 اور جو کوئی کہے مجھ پر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہی پس وہ اپنا کلمہ میں بنا کر
 اور طبرانی اور راہر مزی میں نے خود سنی ہے کہ اس سے ہم ایک ہی بات سنی
 کر رہے تھے کہ رسول کریم ہم پر گزری پس سنو کیا کیا باتیں کرتے ہو ہم نے عرض
 کی کہ جو کچھ آپ سے سنایا ہے فرمایا حدیثیں بیان کرو اور جو کوئی چیز سنی ہے وہ اس سے
 جو کچھ بولے گا وہ اپنی جگہ ہر طرف میں بنائی۔ اور ابن سعد و طبرانی نے
 میں نے متعجب تھی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انھیں حدیث
 کے اونٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیا تو قبض کر کے پہرے میں عرض کے
 کہ اس میں دو اونٹ لکھے دو سطر دیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہ
 علیہ کر نکا حکم کیا ہے کہ میں نے کہ تم اور آدمی باتیں کرنی لگو کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی خالد بن ولید کو مضر کے غلام کو طرف صدقہ لے کر گیا ہے یہاں
 کہا قسم کہ جو ہمارے پاس آتا ہوا وہ میں سے لے کر کہ اس سے پہلے میں نے سنی ہے
 کی خدمت میں عرض کے کہ آدمی یہ باتیں کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ وہ تو تمہارے ہاں کہ میں نے سفید بندوں سے کہ دیکھو اسے فرمایا کہ میں نے اس کو کہہ دیا
 نہیں کہ وہ مجھ پر جو کچھ بولیں میں نے نہیں سنی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ ان کو وہ
 جس کتاب میں ملے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الیٰ اھلہا مساء فقال انی رسول من رسولہ اللہ بھشی الیکم التوفیق
فی کیونکر شست؟ کان یفتقر بیو النساء فاتی رجل منہم النبی
علیہ السلام فقال ان فلانا انا نایزعم انک امرتہ ان یفیت
ای بیوتنا شاء فقال (کذب یا فلان انطلق معہ فان
امکنک اللہ منہ فاضرب عنقه واحرقہ بالنار) لا
اولا الا قد کفیتہ (فجاءت السماء فصببت غمر من ثلج
خلعتہ اضی فمات فلما بلغ ذلک النبی علیہ السلام قال
(هو فی النار) ولا یقنع فی معجم الصحابة وابن الجوزی عن
عبد اللہ بن ابی ووفی بلفظ (من کذب علی متعمدا فلیتوبوا
مقعدا من النار) وکذا الصما عن زید بن اسد وکذا للحکم
عن عفان بن حبیث الجوزی قانی وابن الجوزی عن رجل من الصحابة
ولفظہ (من تقول علی ما لافل فلیتوبوا بین عینی) ثم
ولابن صاعد وغیرہ عن عائشہ بلفظ (من قال علی ما لافل
فلیتوبوا مقعدا من النار) وللدارقطنی وابن الجوزی
عن ام ایمن بلفظہا (من کذب علی متعمدا فلیتوبوا مقعدا
من النار) ولا بن الجوزی عن علی ولفظہ من کذب
علی رسول اللہ فانما ید مث مجلسہ من النار) ولا بن
الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال العباس یاسر
اللہ لو اخذناک عن شیا تکلم الناس فوقہ وبسہ من
فقال (لا انزل هکذا یصیبہ عبادہم ویطأون عقبہ
حتی یریحنی اللہ منہم من کذب علی مقعدا من النار) ولا
عنک عن شعیبہ (من کذب علی متعمدا فلیتوبوا مقعدا
من النار) وکذا لابن خلیل عن زید بن ثابت کذا لہ عن
عزکب بن قطیبہ کذا لہ عن الدالی الشعرانی وکذا لہ
هذا ولا یغیم عن عبد اللہ رغبہ لابی نعیم عن جابر

رات کی وقت اوس عمر رست کی اہل کی طرف آیا اور اسکو کہا کہ میں رسول
الہی ہوں مجھ کو سنو تمہارا قیصر پہنچا کہ تمہارا جو جس گھر میں چاہوں میں
اور وہ رات کی وقت اوسکے گھر کی انتظار کی گزرتا تھا پس ایک آدمی اپنے رسول
الہی کے طرف آیا اور کہا کہ فلاں آدمی سپاس کیا ہے اور تمہارا کہ اپنے مجھے حکم دیا ہے کہ
تمہارا جس گھر میں ہوں رات گزاروں پس فرمایا رسول اللہ اور جو چاہو تمہارا کہ
فلاں تم اسکو ساتھ لے کر تمہارا اسکی کڑی کی قوت دے تو اسکی گردن کاٹ
اور اسکو جلاد اور سیر پائے اسکا جب اسکا کام نہ کر لینا پس بلایا اور سیر
آدمی کو کر کے لے کر نکلا اور اسکا سپاہی لکھا اور اسکو بلایا کہ اسکو بغیر ہتھیار فرمایا کہ
وہ آگ میں ہے اور ابن قانع کی معجم الصحابة میں اور ابن جوزی نے عبد اللہ بن ابی
سنان الفاظ سے لایا ہے جو شخص مجھ پر مانو جو مجھ کو چھوٹے بودہ اپنی جگہ آگ میں بنا
اور ایسا ہی وہ نوذیرین سے لایا ہے میں اور ایسا ہی حاکم میں عثمان بن عفان اور
قانی اور ابن جوزی ایک مرد صحابی ان الفاظ سے لایا ہے میں جو شخص بنا کر مجھ پر
وہ چیز کہ میں نہیں کہے وہ اپنی جگہ پر چم دوں گے بناؤ اور ابن صاعد وغیرہ عائشہ ان الفاظ
سے لایا ہے میں جو شخص مجھ پر چھوٹے چھوٹے نہیں کہے وہ اپنی جگہ آگ میں بناؤ
دارقطنی میں اور ابن جوزی ام ایمن اور لفظ ان دونوں میں جو شخص جابو کہ
مجھے چھوٹے بولی وہ اپنی جگہ آگ میں بناؤ اور ابن جوزی علی ولفظ او کہ میں
شخص چھوٹے بولی رسول اللہ وہ اپنی جگہ آگ میں نرم کرے اور ابن جوزی ابن
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے عباس رضی اللہ عنہما کہ یا رسول اللہ
اگر ہم آپ کے وہ طہ منبر بنا دیں کہ آپ وہ سپر لوگوں سے کلام کریں ہر لوگ سنیں
پس فرمایا مجھ پر ہمیشہ ان کا غبار پہنچتا رہے اور میرا چہرہ چمکے تاکہ اللہ
مجھے اور نہ سو خوش کرے گا جو کوئی مجھ کو چھوٹے بولے گا اسکی جگہ آگ میں بناؤ
وہ شعیبہ سے جو شخص چھوٹے بولی مجھ پر وہ دستہ اپنی جگہ آگ میں بناؤ
اور ایسا ابن خلیل نے زید بن ثابت سے اور ایسا ہی وہ کعب بن قتیبہ سے
اور ایسا ہی وہ والد ابی الشعرانی سے اور ایسا ہی اسمین سے ہے
اور ابی نعیم میں عبد اللہ رغبہ سے اور ابی نعیم میں جابر

بن جاس بلعظ من قال علی ما لعل فلیتموا مقعدہ
 من الشام تعبیہ قال الحافظ السیوطی و هذا
 المختار اکثر من مائتین الصحابة و جمع طرقہ الیہم جمع من
 اهل البجانب و نقل ابن الجوزی عن ابی بکر محمد بن احمد
 بن عبد الوہاب الاسفراہینی نہ لیس فی الدین احادیث
 اجمع علیہ العشرة المشہود لہم بالجنتہ غیر حدیث
 من کذب علی الخیر قال ابن الجوزی وقعت لی فی
 روایتہ عبد الرحمن بن عوف لی ان انتقم من الطیف
 ما یدکر فی ذلک ما رواہ العلامة ابوالقاسم عبد
 بن محمد العود صاحب التصانيف قال حدثنا ابو بکر احمد
 بن محمد بن علی التودب حدثنا ابو الطغر محمد بن عبد اللہ
 بن الحسن السمرقندی قال سمعت الخضر الیاسی یقول ان
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان علیا
 لما اقل فلیتموا مقعد من النار قال الذہبی هذا الحدیث
 اصلہ ابو عمرو بن الصلاح و قال هذا وقع لنا فی نسخة
 والیاسی قال الذہبی ہذا نسخة ما ادر من جاعہا قال
 قال شیخ مستأخنا الحافظ جلال الدین السیوطی لا علم
 شیخنا من اکابرنا قال احمد بن اہل السنۃ بتکفیرہ و رتبہ
 لکن بعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان الشیخ ابی
 محمد الجوزی من اصحاب الشافعی و هو لد امام الحرمین
 ان من تمذ لکن بعلیہ علیہ السلام بکفر کفر اخرجه
 الملۃ و تبعہ علی ذلک طائفة منهم الامام فاضل الدین
 ابن التیمین ائمة المالکیۃ قلت بویہما قولہ علیہ السلام
 (لینس لکن بعلی لکن بعلی عیسا و کذا و ہذا و بقتل من
 کذب علیہ لہرافۃ بعد موتہ و ذلک لان الافتراء علیہ

روایت ابن جاس بلعظ من قال علی ما لعل فلیتموا مقعدہ من الشام تعبیہ

بن جاس بلعظ من قال علی ما لعل فلیتموا مقعدہ من الشام تعبیہ
 میں نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے اس حدیث کے ایک سوسے یا دو سوسے
 روایت کی ہے اور ایک جماعت اہل نبابت سب طرف اسکو جو صحابہ
 ایک میں جمع کئے ہیں اور ابن جوزی نے ابی بکر محمد بن عبد الوہاب
 اسفراہینی سے نقل کرتا ہے کہ کوئی حدیث دنیا میں نہیں ہے چیرشتر مشرہ
 جمع ہوئے ہوں سو اس حدیث کی - ابن جوزی کہتا ہے کہ میں اب
 ایک عبد الرحمن بن عوف کی روایت پر واقف نہیں ہوں لکن
 ابو عبد اللہ طیف جو ہمیں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ جسکو علامہ ابوالقاسم
 بن محمد عزرائلی صاحب التصانيف نے روایت کی ہے کہ اس نے
 حدیث کی ہے کہ ابو بکر احمد بن محمد بن علی التودب کہتا ہے اس نے حدیث
 کی ہے کہ ابو الطغر محمد بن عبد اللہ بن حسن السمرقندی کہتا ہے اس نے حدیث
 حضرت ابو الیاسی کہ دونوں کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے فرمائی جو شخص کہے مجھ پر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہی پس وہ اپنی جگہ
 آگ میں جگہ سے کہتا ہے ابو عمرو بن صلاح نے اس حدیث کو لکھا ہے
 اور کہا اس نے اسکو حضرت الیاسی میں لکھا ہے یہی کہتا ہے کہ میں
 نہیں جانتا کہ کون اسکا بانی والہی قائمہ ہمارے شاہنشاہ شیخ حافظ
 جلال الدین سیوطی نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ کسی نے اہل سنت کہا ہے
 ترکیب گناہ کبیرے کا کافر ہو جانا ہے کہ کذب آنحضرت پر کیا کرتا ہے
 ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعی سے ہے اور والد امام الحرمین لکھا ہے کہ
 جو شخص دین و دستہ رسول اللہ پر جوٹھ بولے وہ کافر ہو جاتا
 ہے یعنی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اسکا
 پیروی کرتا ہے - انہیں سے امام ناصر الدین ابن ہشیر امامان اکیہ
 ہے - میں کہتا ہوں ان دونوں کو رسول علیہ السلام کا قول تائید
 دیتا ہے مجھ پر کذب بولنا اور دین کذب لکھنے کی طرح نہیں - او سیوطی سوال
 کیا کہ ان کا نقل اس شخص کا جو اپنے بطنی اور اہل انوکا بنکے اور اسے کہتا ہے

لم يسمعاه عنه بأقواله البينة عليه أنه في ذلك و
كان على يستحلفه عليه كان بعض المحتاطين من
المدنيين من الصابرة والتابعين كان يقول قريبا
من هذا أو نحو هذا أو شبهه هذا كل ذلك خوفا من
الزيادة والنقصان أو السهو والنسيان وكان من جملة
في هذا الأمر والشأن أبو حنيفة النعمان وقد أحاط به
السلام بما يقع في آخر الزمان في أمته من الرويات
الكاذبة والحاديث الباطلة فحذرهم عن ذلك
خوفا أن يقع هالك هنالك فقال (سيكون في آخر
الزمان أناس من امتي يجدونكم بما لم تسمعوا
أدباً وأباً وكم فاياكم وياهم) أخرجه مسلم من حديث
أبو حمزة رضي الله عنه ومثله فيل الأسناد من المدنيين
لأنه عليه مدار المجتهدين **فصل** قال الحافظ
الدين العراقي في كتابه الصحيح بالباغت على الخلا
من حوادث القصاص ثم أنهم يعني القصاص نقلوا
حديثه عليه التسليم من غير معرفة بالصحيح و
سقطه قال وان اتفق انه نقل حديثاً صحيحاً
فما في ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صاد
وقع كان آثماً باقداً ما على ما لا يعكف قال وايضاً
لا يحل لأحد من هؤلاء الوصف ان ينقل حديثاً
الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقرأه على من
لم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ أبو بكر
خير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول
سواله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا حق يכון عند
شالقه مروياً ولو

جو انہوں نے سنی ہو اور اس پر اس کو خوف دلاتی تھی اور حضرت علیؓ
پر قسم لیتے تھے اور بعض حیاط والی محدثین صحابہ اور تابعین سے جب حدیث
بیان کرتے یہ لفظ فرماتے قریباً من ہذا ونحو ہذا الوشبهہ ایسے وہاں غلط
قریب تھے یا مثل اسکی یا کی شباہ اور یہ بات اس خوف سے تھی کہ بعض
میں یا دتی اور نقصان یا سہو اور نسیان ہو اور جو شخص اس امر و نشان
میں احتیاط کرتے تھے اور اس نام ابو حنیفہ بن نعمان تھے اور رسول
امد صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آخر زمان میں میری امت
میں احادیث کا ذبح اور روایات باطل پہل جائیں گے اور آنحضرتؐ
ڈرایا کہ امت کوئی ایسے امر میں ہلاک ہو جاوے جس نے یا آخر زمان
میں مجھ پر امت سے ایسی آدمی ہو گئی کہ مدینین بیان کرینگے جو نہ تھے
سنی ہو گئی اور نہ تھاری پونج انس و جنجا امام مسلم نے ابوہریرہؓ پر روایت
کی ہے اور اس میں طرک کہا گیا ہے کہ انہا دو میں سے اسنے کہ سپردار
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
میں جس کا نام باعث علی الخدام من حوادث القصاص ہے فرمایا ہے
پھر وہ قصہ بیان کرنے والی حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سوا ہی معرفت
سقم اور صحت کے بیان کر دیتے ہیں کہا حافظ نے اگر اتفاقاً صحیح
حدیث بھی اس میں نقل کر دی تو ہمیں بھی گنہگار ہو گا کیونکہ اسکی
نقل کیا اوچیز کو جبکہ جانتا تھا اگرچہ ورق کے مطابق ہے ہو گیا
تو بھی گنہگار ہو گا بسبب اقدام اس کے اوچیز پر جبکہ جانتا تھا کہا
حافظ نے جو شخص کہ ایسا ہو اس کو حدیث بیان کرنی کتابت سے
بھی جائز نہیں بلکہ اگرچہ صحیحین میں جب تک اہل حدیث ہی
جو یہ جانتے ہوں پڑھ نہ لے۔ اور حافظ ابو بکر بن خیر نے محبت
کی ہے کہ علمائے اہل سنت پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا ہے جیسا کہ اس کے پاس کوئی روایت موجود نہ ہو کہ

الاحکام وما لاحکامه فيه كالترغيب والترهيب والاعذار
وعيد ذلك من انواع الكلام كله حرام من اكبر الکبر
واقبح القبايح باجماع المسلمين الذين يعتد بهم
الاجماع الى ان قال وقد اجمع اهل الحل والعقد على
تحريم الكذب على ائمة الناس فكيف ممن قولهم
وكلامه وحی والکذب عليه کذب عليه تعال قال عز وجل
(وملیظن من الحق ان هوالاوحی بوحی) قال الفاضل
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحدیث علی انه لا یجوز
روایة الموضوع فی اے معنی کان لا مفر ونا بیاناً و غیر
بخلاف الضعیف فانی یجوز روایتہ فی غیر الاحکام
العقائد قال ومن جزم بذلك النور و ابن جماعة و
الطبیعی و البلقینی و العراقی قلت وقد صدر جزم
عصره العسقلانی فی شرح غنیه و قال الدارقطنی
توعد علی السلام بالنار من کذب علیه بعد امر
بالتبلیغ عنه ففي ذلك حلیل علی انما امر ان یبلغ
الصمیم دون السقیم و الحق دون الباطل لان یبلغ
عنه جمیع ما روي عنه لانه قال علیه السلام (کفی بالمرء اثمًا
ان یهد کل مسمع) اخرجه مسلم من تحذیر هريرة
وصحیله عنه ثم من وحی عن النبی علیه السلام
حدیثا و هو شاک فی صحیح و غیر صحیح کیون کا حد
الکاذبین لقوله علیه السلام من شذ عنی حدیثا و هو
یرى ان کذب حیث لم یقل و هو یستیقن ان کذب
للغير عن مثل ذلك کلا الخلفاء الراشدون و الصحابة
المتتبعون یقون کثرة الحدیث عنه علیه السلام و کان
ابو بکر و غیره یطالبون وحی الصما حدیثا عن علیه السلام

احکام میں ہو یا غیر احکام میں (مثلاً تعزیر و ترہیب و اعذار و عید و غیرہ) احکام
کی فرق نہیں ہے بل سب جو شخصیں بڑے گناہوں کی قیام چیزوں کے
اجماع اور مسلمانوں کے جملہ اعتبار اجماع میں ہی یہاں تک کہ کہا امام نووی نے
علماء اہل حل و عقد اجماع کیا ہے کہ کسی آدمی پر کذب لانا جائز نہیں ہے نہ کذب
جائز ہو گا کہ جسے کلام شرع ہے اور کلام اوکی وحی ہے اور کذب لانا اللہ کے
پر کذب بولنا ہے اور اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے اور نہیں بولنا (بغیر) اپنے خود
سے نہیں کلام اوکی مگر وحی جو اوکی طرف وحی پہنچی اور حافظ جلال الدین
سیوطی نے فرمایا ہے کہ علماء الحدیث نے کہا ہے کہ نہیں مثال بیان کرنا روایت
موضوع کا جس معنی میں ہو مگر ہر طرح کہ اس کا موضوع ہو ناجہی یا جاہلی
جاہل و خلاف محدث ضعیف کے کہ روایت غیر احکام اور غیر عقائد میں جائز ہے
کہا اس وجہ سے کہ اس پر فرم کیا ہے میں امام نووی و ابن جماعة
طبیعی و البلقینی و العراقی میں کہتا ہوں حافظ عسقلانی شرح غنیه میں دیکھ
ساتھ تصریح کی ہے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت و عید شایا
اوس شخص کو جو چاہے بولی آپ پر بعد حکم کنی آنحضرت کے تبلیغ احادیث کا
اوس کو اور اس میں دلیل ہے اسباب کہ آنحضرت سے صحیح حدیثیں پہنچا کر
ضعیفوں کے اور حق پہنچا کر سوا باطل کے نہ کہ جمیع احادیث اور صحیح
اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو گناہ کیلئے یہی بات کہ بیان
کری جو اونوشا ہے سلم فی ابھر یہ کہ روایت کی ہے پھر اگر کوئی شخص اس
روایت بیان کری جمیع اس کو خود شک ہو صحت مسلم کا تو وہ بھی ایک
دو کا ذوق ہے اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص مجھے حدیث
بیان کری مالا کر وہ اس کا کذب ظن کرنا نہ لہذا جبکہ آنحضرت نے یستیقن ان
کذب نہیں فرمایا نیز یستیقن ان کذب کا اور ایسی چیز کے کہ غلط ہے
اور صحابی برگزیدہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہت حدیثیں بیان
کرنے سے بچتی تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو اپنے حدیث بیان کری آنحضرت سے

فان هوهم متوهم ان المتكلم فين يروي حديثا
 مردودا غيبة له يقال له ليس هذا كما توهمت ذلك
 ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب بانه تلذذ
 للمسلمين وقد حدثنا القاضى احمد بن كاسر حدثنا
 ابو سعيد الطرمي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
 ليعبي بن سعيد اظن انما قلته ان يكون هو كذا
 الذين تركت حديثهم خصا مالت عنده تعالى
 فقال لا ان يكون هو كذا خصا احب الى من يكره اليه
 عليه السلام خصي يقول لم تذبل لكن ب عن حد
 قال واذا كان المشاهد بالزور في حرمه يرفاه
 حقه به ب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
 الحق واولى لان الشاهد اذا كذب شهاده له
 كذب به المشهود عليه الكاذب على رسول الله
 الحرام ويحرم الحلال ويتبوا مقعد من النار كيف
 لا يجوز الوقوع فيمن قد تبوا مقعد من النار يكن
 على النبي المختار ثم روي عن سفبان الثوري انه
 كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي فلان خذ
 عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك
 سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون يدان في
 اتخذ فقالوا جميعا بن امره قال وقيل لشعبة هذا
 الذي تكلم في الناس ليس هو غيبة فقال يا ابا
 هذا دين تركه محاباة قال وقد قال محمد بن بن
 الجرجاني لا محمد بن خضيل انه ايشند على ان اقول فلان
 ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكت
 فنتي يعرف الجاهل الضعيف من السقيم ورفاه

اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے وہ متوهم
 کلام کرے غیبت ہے تو اس کو یوں جواب دینا چاہئے کہ یہ شک اطل
 اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا کہ یہ کام عایت دین و خیر خواہی مسلمان
 کیلئے واجب ہے اور تحقیق حدیث کے ہر کواضی احمد بن کاسر نے اس کو ابوسید
 نے اس کو ابوبکر بن خلاد نے کہا ابوبکر بن خلاد نے یحییٰ بن سعید قطان
 سے کہا کیا تو خوف نہیں کرتا اور ان شخصوں کی حدیث چھوڑ
 دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری غماصم ہو گئی کہا اس کو اس کا حکم
 ہونا ہے کہ ایک ہر ہے اسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 غماصم ہوں اور کہیں کہ میری حدیث کو نے کذب کیوں دو کیا کہا
 اس کو اور جب تو ہر شیئی بی قدر پر جوشی گواہ ہوں تو اس کا حال ظاہر کرنا
 وجہ ہے کہ شخص رسول اللہ پر جو حدیث بولے گا تو اس کا کشف حال
 اولی وجہ ہے کہ کیونکہ گواہ جب کہ گواہی میں جھوٹ کہے تو اس کا کذب اس
 سے تجاوز نہیں کرتا اور کاذب رسول اللہ پر جو حدیث بولے گا کو حرام اور حرام
 کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہ آگ میں بنا کر ہے پس کیونکہ ایسے شخص کا
 حال جو اپنی جگہ آگ میں بسبب کذب بولنے کے بنی علیہ سلام پر بنا چکا
 ہو ظاہر کرنا ناجز ہوگا۔ پھر سفیان ثوری سے مروی کہ وہ کہا کرتے
 تھے فلان شخص ضعیف ہے اور فلان قوی اور فلان حدیث کو اور
 نزل اور اس کو غیبت نہ جانتا تھا کہا اس کو امام مالک اور سعد اور یحییٰ
 سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث میں قوت نہ کہتا تھا پس نے
 سائل سے کہا کہ اس کا احوال بیان کر۔ کہا اس کو سنی شیعہ سے پوچھا گیا
 کہ جو تو لوگوں میں کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہیں ہے کہا اس کو سنی احمد بن
 یہ دین اور چھوڑنا موجب خوف کا ہے۔ کہا اس کو سنی محمد بن مبارک
 نے احمد بن حنبل سے کہا میں اپنے نفس کی یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
 ہوں کہ فلان ضعیف ہے اور فلان قوی ہے آپس میں احمدی کہا جب تو کہتا
 تو جاہل کیونکہ تو قیام کو صحیح سے پچھانے گا۔ اور وہایت کی گئی کہ نبی

ولو على أقل وجوه الروايات لقوله عليه السلام
 من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده
 من النار وفي بعض الروايات
 من كذب على مطلقاً من غير تقييد
فصل قال الجوزقاني بسند صحيح
 العباس السراج يقول شهدت محمد بن اسمعيل
 البخاري يدفع اليه كتاب من ابن كرام يسأله عن كذا
 منها حديث الزهرى عن سالم عن أبيه مرفوعاً إلا ما
 لا يزيد ولا ينقص فكتب محمد بن اسمعيل البخاري على ظهر
 كتابه من حديث هذا استوجب له الضرب بالسند يث
 المحبس الطويل ورواه الذهب في الميزان وفي الميزان
 ايضا قال البرد او دسمت يحيى بن معين يقول في
 سويد الانباري هو حلال الدم وقال الحاكم انكر على
 سويد حديث فيمن عشق وعف وكتم وقال يحيى بن
 لما ذكر له هذا الحديث لو كان لي فرس ورهم غزوت
 وفي الميزان ايضا قيل لابن عتيبة روى ^{سويد} ^{هلال}
 عن ابن ابي نجيم عن مجاهد عن عبد الله قال التقى
 من اخلاق الانبياء فقال ابن عتيبة ان كان المولى
 لهذا الحديث عن ابن ابي نجيم ما العوجه ان يضرب
 واخرهم العقيلى عن عائشة قالت كان رسول الله
 السلام اذا اطلع على احد من اهل بيته كذب بك
 لم يزل معرنا عنه حتى يحد الله توبته واخرج
 انه عليه السلام اقبل شهادة رجل في كذبه قال معروا
 ادري ما تلك الكذبة كذب على الله ام كذب على رسول
 الله صلى الله تعالى عليه وسلم **فصل** قال الدارقطني

ایک طریقہ سے ہو کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی کو دیکھ کر
 رعب چھوٹے بولی وہ اپنی جگہ آگ میں بنا کر دے اور جس کو ایٹھین اور
 ہے جو شخص چھوٹے بولی سو اقلیدہ متقاہمیر کی فصل
 جوز قانی نے سندابی العباس سراچہ تک بیان کر کے کہا ہے
 لکھاؤس نے میں محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت میں حاضر
 ہوا۔ اور سو فتاویٰ کی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے
 آئی تھی جس میں اوسنے چند حدیثیں پوچھی تھیں ایک اوسنے چہ
 جو زہری سالم ہے اور سالم اپنے باپ سے سرفیج روایت کرتا ہے
 ایان کی اور زادی قبول نہیں پس محمد بن اسمعیل بخاری اوس کتاب کے
 پر لکھ دیا کہ جو شخص حدیث بیان کری میں اوسکیلئے سخت بار اور بھاری
 وجہ کہتا ہوں۔ ذہبی میزان میں یہ نقل آیا ہے اور یہی حدیث میں لکھا
 ابو داؤد بنی یحییٰ بن حسین بنی سنا کہ کہتی تھی سر پانباری کا خون جلال
 اور کہا حکم نے میں سونیک حدیث کا انکار کرتا ہوں اوس شخص کے
 حق میں کہ عاشق ہوا اور بچا اور بچا یا بچہ بن حسین کے جب پاس
 حدیث ذکر کی گئے فرمایا اگر میرے پاس گڑ اور نیو ہوتا تو میں سوید کر
 جنگ کرتا۔ اور یہی میزان میں ابن عساکر نے عتیبہ کہا گیا معلیٰ بن طلحہ
 ابن ابی نجیم کا دوسرا مجاہد اوسنے عبد اللہ بن ابی اسحاق کی جگہ اوپر
 پہننا اخلاق انبیاء ہے پس ابن عتیبہ فرمایا اگر معلیٰ بن طلحہ ابن
 نے بیان کرتا تو میں اسکی قتل میں کہہ دیتا نہیں کرتا۔ اور عقیلی نے
 حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی
 پر چوٹ کا ظن کرتی (کہ مثلاً فلان آدمی فی چوٹ بولای) تو اوس
 کو عرض کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ اوسکے توبہ اتار تا اور عقیلی نے یہ
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی گواہی
 اوسکے چوٹ کی سبب باطل کر دی مگر تباہی میں نہیں جانتا کہ کپڑے
 اوسکے اندھا بن بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فصل کہا نام لکھا

النوری هو رجل فقال كذاب والله لولا انه لا يجل
الى زسكت لسكت وعن الشافعي اذا علم الرجل من
الكذب لم يسهه السكوت عليه ولا يكون ذلك غيبة
فان مثل العلماء كالنقاد فلا يصح المناقضة في دينه ان
يدين الزیوف من غيره وكان شعبة بن الجراح يقول
نقالوا فتابع دين الله وكذا روى عن ابن عيينة وفي
الميزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصري
يحدثنا احمد بن محمد بن رهم حدثنا الليث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا (من سئل المؤمن فقد سئل من
سئل فقد سئل الله) الحديث وروى في يوم القيمة ابن
الله فيقوم سؤال المساجد فقلت يا شيخ اتفق الله و
لا تكذب على رسول الله فقال استمعي في حل انتم
تخسروا ولا تسادقوا فلهذا حق حلفان لا يحد بمكة
بعد ان خوفته بالسلطان مع جماعة فصل في
انه صلى الله عليه وسلم بن حنبل ويحيى بن معين في مسجد
الوصاف مقام بين ابيهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ويحيى بن معين قال حدثنا عبد الوهاب عن
عزقة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا اله الا الله خلق الله تعالى كل كلمة منها طيرة
من حبه ودينه من مرجان واخذ من قصه نحو من
عشرين رقة فجعل احمد بن حنبل ينظر الى يحيى في
ينظر الى احمد فقال له انت حدثت بهذا فقال والله
سمعت بهذا الا الساعة (فلما فرغ من قصته اخذ
القطيعا ثم قد ينظر بيقينها قال لم يحيى بن معين
بيده تعالى فحاشا متوهما لنوال فقال لم يحيى بن حنبل

النوري هو رجل فقال كذاب والله لولا انه لا يجل
الى زسكت لسكت وعن الشافعي اذا علم الرجل من
الكذب لم يسهه السكوت عليه ولا يكون ذلك غيبة
فان مثل العلماء كالنقاد فلا يصح المناقضة في دينه ان
يدين الزیوف من غيره وكان شعبة بن الجراح يقول
نقالوا فتابع دين الله وكذا روى عن ابن عيينة وفي
الميزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصري
يحدثنا احمد بن محمد بن رهم حدثنا الليث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا (من سئل المؤمن فقد سئل من
سئل فقد سئل الله) الحديث وروى في يوم القيمة ابن
الله فيقوم سؤال المساجد فقلت يا شيخ اتفق الله و
لا تكذب على رسول الله فقال استمعي في حل انتم
تخسروا ولا تسادقوا فلهذا حق حلفان لا يحد بمكة
بعد ان خوفته بالسلطان مع جماعة فصل في
انه صلى الله عليه وسلم بن حنبل ويحيى بن معين في مسجد
الوصاف مقام بين ابيهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ويحيى بن معين قال حدثنا عبد الوهاب عن
عزقة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا اله الا الله خلق الله تعالى كل كلمة منها طيرة
من حبه ودينه من مرجان واخذ من قصه نحو من
عشرين رقة فجعل احمد بن حنبل ينظر الى يحيى في
ينظر الى احمد فقال له انت حدثت بهذا فقال والله
سمعت بهذا الا الساعة (فلما فرغ من قصته اخذ
القطيعا ثم قد ينظر بيقينها قال لم يحيى بن معين
بيده تعالى فحاشا متوهما لنوال فقال لم يحيى بن حنبل

ذلت فاصبحوا واذ القراطس علی العبر وصدق
 الحسن بن الحسن صدق رسول اللہ علیہ السلام قال و
 العجب من هذا الذی بلغت به الوقاحتی انی تصنف مثل
 هذا وما کفاه حتی عرض علی کتاب الفقہاء فکتبوا علیہ
 تصویب التصفیہ وقال ابن عقیل اخذ بعض الوقا
 یقولہ اللہ یا مومن ترید قال ابی مریم یا محمد بن تر
 قال عی فی یا نوح من ترید قال ابی یا یعقوب
 ترید قال یوصف قال کلکم ترید معی این من ترید
 ثم اخذ وصلہ الکرسی صککة وقال یا قاری قرأ
 ترید ووجه فقرہ القاری وضبط المجلس صدق
 وخرقت شیاب قوم بشعبدة ذلک فاعتقد قوم
 ان ما ذکرہ ملتبس بالحق وعین العلو فی بعض الجا
 ان قاصا جلس ببغداد فروی فی تفسیر قولہ (ع)
 علی عرشہ فبلغ ذلک الامام محمد بن جریر الطبری
 فاحتمل من ذلک وبالغ فی تکاررہ کتب علی باب دارہ
 من لیس لہ انیس لہ فی عرشہ جلوس فارت علیہ
 ببغداد ورجعوا بیتہ بالجازة وعلت علیہ فصل
 قال العقیلہ بسند الی حماد بن زید یقولہ وضعت
 الزنادقة علی رسول اللہ علیہ السلام اثنی عشر الف
 عند وقال ابن عساکر باسناد الی جعفر بن سلیمان قال
 بہعت المہک یقولہ اقر عندی جل من الزنادقة
 وضع ارجعنا ثم قد فی بقول فی ایک الناس اخرج ابن
 حاکم عن الوعید انہ جی الیہ بن ندیق فامر بقتلہ
 فقال یا امیر المؤمنین امین مات عن اربعة آلاف

وہی
 فی
 فی
 فی
 فی

جب ہم سب کو تو گونگ ایک کا فذلہ کی قبر پر پایا اور اس پر رکھ کر ہاتھ پر کیا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بنا تعجب ہے اس شخص کے کہ
 فی اسکو اس تصنیف کی طرف پہنچا ہے اسے اس پر کونایت کی بیان
 کت کر اسنو قہاؤن کچیش کی اسکو ہون اس تصنیف پر اپنی تصویب
 کچ (یعنی یہ کتاب حق ہے) اور کہا ابن عقیل نے ایک اعظی ربیہ
 کرنا شروع کیا کہا امتناعی اسکو تو کسکارادہ کرنا ہو گیا اپنی ہائی
 کا ای محمد نو کسکو چاہتا ہے کہا اپنی چا اور ان کو ای نو کسکو چاہتا ہے کہا اپنی
 بیٹے کو ای یعقوب کے خواہش کرنا ہے کہا ای صفت کہا اسکو کہنے کے
 شے کی خواہش کے خاص محمد کو کون چاہتا ہے پردہ و عظمہ اسکو اور کرتی ہا
 مارا اور کہا افارشی میکینکم اندکو چاہتا ہے ہر قاری کرنا اور ابن مجلس موطی
 ایک تم بہرہ پیش کرنا ایک تم فی کثیری ہاڑی بسبب اسکو فریک کے
 نے یقین کر لیا کہ جو کچھ سوس ڈکریا ہے حق ہا ور میں العلم ہر سوس میں
 ذکر کر کہ ایک قصہ خوان بغداد میں مینا اس آیت (ع) میں تبتک
 مقام محمودا قریب کہ تیرا بچہ مقام محمود لوٹا گیا کی تفسیر میں بیان
 کیا کہ آنحضرت اندک کی ساترہ عرش پر بیٹھیں کچھ خیرام محمد بن جریر
 کو پہنچی اور کچھ ہوا اور اسکی انکار میں جالغیا اور اس نے زور دیا
 کہا پاک ہر وہ ذات کہ جسکا کو انیس نہیں اور نہ کوئی اسکو عرش
 والا ہو اس حرام الناس نندا کی چککتی ہو اور اسکو کچھ ہر وہ حرام الناس
 ہر وہ کو دروازہ کو تو نہ نہ اسکو دیا اولو غائب کر فصل فقی مابین
 کسندیان کی کہا کہ اسکا حارز مذیقوت ارہ ہزار حدیث وضعی
 ہے اور ابن عساکر جعفر بن سلیمان کسندیان کی کہا کہ اسکو اس
 بیٹے کے سناسو کہتا تھا ایک مذہب فی سیرت اسکو کیا ہو کہ میں چا ورتا
 بنا ہو ہے اور وہ نو مین ہیل ہی میں - اور ابن عساکر نے رشید
 نقل کیا چکلا کو پس ایک مذہب لایا گیا اسکو اس کے قتل کا حکم کیا
 اور اسکو کہا ای امیر المؤمنین تو لگا کر گجا چار ہزار حدیث کو

الحسن بن الحسن

جنی بنی عظیم العیہ قد اطاعت به قوم محمد بنم
 فقال حدثنی فلان عن فلان ریلع به النبی علیه السلام
 ان الله خلق صویرین له فی کل صور فختان نفقة
 الصعن ونفقة القیمة قال الشعب فلم اضبط نفسه
 خفت صلوای تم انصرفت فقلت یا شیخ اتق الله
 ولا تحداث بالخطا ان الله لم یخلق الا صورا واحدا
 وانما هی فختان نفقة الصعن ونفقة القیمة فقال
 لی یا فاجر انما یحدث فلان وترد علی تم رفع نغله فخر
 بهاد تتابع القوم علی ضربا معه فوالله ما اقلعوا عنه
 حتی حلفت لهم ان الله تعالی خلق ثلاثین صورا لله
 فی کل صور نفقة فاقلعوا عنی وقال الحافظ ابو بکر
 الخطیب البغدادی باسناد الی محمد بن یونس الکنانی
 قال كنت بالاهواز فسمعت شیخا یقص فقال لانا
 النبی علیه السلام علیا فاطمة امر الله بشجرة طوبی ان
 تنزل لؤلؤ الرطب یتها داه اهل الجنة بدینهم الاطبا
 فقلت له یا شیخ هذا کذب علی رسول الله علیه السلام
 فقال وعلت اسکت حدیثه الناس قال ابن ابی حنبل
 وقد منعت بعض قصاص ناسنا کنا بائنا ذکره فیه ان
 الحسن والحسین دخلا علی عمر وهوشغول فنه انیت
 وقبظهما وذهب کل واحد منهما الغافر رجعا
 باهما فقال سمعت رسول الله علیه السلام یقول لا عرف
 الاسلام فی الدنیا وسراج اهل الجنة فی العقب فرجعا
 الی عمر فحدثاه فاستدعی دوانا وقرطاسا وکتب حکما
 سیدل شیان اهل الجنة عن ابیهم عن رسول الله علیه
 السلام انه قال کذا وکذا فامعنی ان یعمل فی کفنه

والتحذیر

والتحذیر

وکیما کہ سیری ایک طرف شیخ بڑی دہش والا مشاہیر اور لوگوں کو دیکھ کر
 قوم میں رہے ان کو کو حدیث سنائی لگا کہا اس حدیث کی ہر کوئی کھان
 سے ناگزیر ہے اصل علیہ وسلم کس کو سند بیان کہ فرمایا ان حضرت
 اندکسانی و صورت پیدا کر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 تمام آدمی میں پیش ہو کر اور درویشی کا جس تمام کھڑی ہوئے شیعہ کی کیا
 اپنے نفس کو قابو نہ کر سکا اور ناز میں بلکہ کسی اس کی طرف لوٹ بیٹھا اور کہ میں
 اور شیخ اندر اور جو بڑی حد میں بیان کر کے کہ اندکسانی نہ ہوئی کی گواہی ہے
 اور ہر صویر میں ایک صویر کا دوسرا قیامت کا مجھے کہہ لگا اور فاجر محمد بن
 شخص بیان کرتا ہوں تو میری رو کر ہر صویر کا ذکر کر مجھے مانتی لگا اور تو میری
 اور کسی ہر صویر ہو کر مجھے مانتی کی قسم صد کی مجھ کو ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 میں تم کی کہ اندکسانی قیس صویر پیدا کر میں ہر صویر میں ایک صویر میں
 تباہ ہونے میں ہر صویر اور حافظ ابو بکر خطیب بغدادی اسناد محمد بن یونس
 کہ بیان کی کہ میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فاطمہ کا نکاح علی کیا تو اندکسانی
 برخواست علی کو حکم کیا کہ سوئی تر گرائو تاکہ ان جنت کو کھول دے میں ذکر کرتے
 بنائیں میں اور کہ کہا شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ایک کہا اس حدیث کے
 یہ لوگوں کے باتیں ہیں اور میں جو نہ جانتی کہا ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 میں ایک کتاب بنائی ہے اور میں اس میں ذکر کیا ہے کہ امام حسن و حسین علیہ السلام
 حضرت عباس علیہ السلام اور وہ چوکام میں مشغول تھے پھر انہوں نے معلوم کیا کہ
 ہر صویر اور کو جو اور ہر صویر کو ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 نے لوٹ کر اپنے باپ کو خبر دی کہ حضرت علی فی فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم سے سنا ہے کہ اس حدیث میں (عمر دنیا میں سلام کا نذر ہے) اور حضرت میں آل
 جنت کیلئے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں
 کا ذکر کیا ہے کہ اس حدیث میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں
 میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حدیث میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں ہر صویر میں

والتحذیر

وضعتہا فیکم احرم فیہا الحلال و احل فیہ الحرام ما
 قال النبی علیہ السلام منہا حرفا فقال الرشید این
 لا یندین عن عبد اللہ بن المبارک و ابن سحر القواد
 یخلدہ فیجرانہ حرفا و فی کتاب العقیہ عن علی
 بن عبد الرحمن الواسطی انه قال عند موتہ وضعت
 فضل علی سبعین حدیثا و اخرجه الخطیب عن الربیع
 خیم ان من الحدیث حدیثا لہ صو کضو النہار تعرفہ
 وان من الحدیث حدیثا لہ ظلمة کظلمة اللیل تکوہ
فصل ولما کان اکثر القصاص و العواظ جاہلین
 بالتفسیر و مروایہ و بالتحد و ہرابتہ و مرد لا یقص
 الناس الا امیرا و مأمورا و ہراند و ابن ماجہ بسند
 صحیح عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جبر و لابی دا
 بسند جید عن عوف بن مالک بلفظ مختار لیل
 ہراند و للطبرانی عن عبادہ بن الصامت بلفظ متکلف
 و مرد الطبرانی عن جناب بن الارت ہر فوعا ان بنی
 ہلکو لقصوا قال الزین العرائی و من آفات القصا
 ان یحدوا اکثر من العوام بما لا یبلغہ العقول و فہا
 فہلغوا فی الاعتقاد السیئہ ہذا لو کان صحیح فیکف
 اذا کان باطلا و قد قال ابن سعد ما انت محدث و ما
 حدیثا لا یبلغہ عقولہم الا کان لبعضہم فتدہ و وہ
 مسلم فی عقدہ صحیحہ قلت و من آفاتہم ان یدخل
 علیہم العجب الغریبی سائر الامور فروی الاما
 احمد بسند صحیح عن الحارث بن معاویہ انہ کثر
 العربین الخطاب فسأله عن القصص قال ما شئت
 ان اردت ان انتی الی قولک قال احدثت علیک ان تقص

احوال اطفال کا
 صفحہ ۱۱
 بن سید مرتضیٰ
 فان سید الخصال
 کہو صفحہ ۱۱
 بیان کرتے ہیں

جکو میں بنایا ہر زمین جہاں کلم اور کلم کمال کر دیا ہر اہل اللہ علی
 علیہ السلام کا ایک حرف بھی نہیں بھٹکتا و سکو جو اپنے یا تو عبد الرحمن بن مبارک
 اور ابن سحر غزازی کچھ نہیں کہتا کہ وہ دونوں ایک کو ایک ایک حرف تک
 علیہ و کر دینگے اور عقیلی کی کتاب میں یحییٰ بن عبد الرحمن موطوعی کہ
 اوس نے موت تک وقت کہا کہ میں علی کی فضیلت میں ستر حدیثیں بنایا ہر
 اور خطیب شیخ بن خیم سے نقل کیا ہے کہ بعض حدیثیں جکی روشنی دن
 کیسی روشنی ہے تو یہاں ہے اور بعض حدیثیں جنکا اندھیرا رات جیسا
 اندھیرا ہے تو انکار کرنا ہر فصل اور جب کہ بہت قصہ خولین اور و غطا
 تفسیر روایت اور حدیث اور و سکی مرتبہ جاہل تھے جس کی لئے
 وار و ہوا کہ آدمی پر تصدیق بیان کرنا کہ امیر و حکم ہوا ہر ایک
 ابن ماجہ صحیح عن عمر بن شعیب اوس نے اپنے آپ کو روایت کی
 ہے اور ابو داؤد میں جیدند کیا تھے عوف بن مالک مراکی بلفظ
 مختار کہ ہے (یعنی دو لوگ ایک ہیں) اور طبرانی میں عبادہ بن
 سے لفظ متکلف (یعنی تکلف سے و امین بنانی وال) اور طبرانی نے حجاب
 بن ارت سے مروی روایت کی کہ کبھی اس نے لیل شب قصہ خولین ہاں کہ
 کہا زین عراقی فی قصہ خولین کی کہتے ہیں یہ ایک کنت ہے کہ عوام الناس
 کو ایسی حدیثیں سناتی ہیں جکو عقل آدمی نہیں پہنچتا اس سبب
 اوسکی عقاد بری ہو جاتی ہیں جب صحیح حدیث کی بیان کر نیس یہ کنت
 ہے تو باطل کا کیا حال ہے اور ابن مسعود کہہ ہے جب تو کسی قوم کو ایسی
 حدیث سنائی کہ جکو عقل نہیں پہنچ سکے تو بعض لوگ لئے وہ فتنہ ہو سکے
 اسکو امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں بیان کیا ہر میں کتابوں میں جو کچھ
 آفتون کہہ کر ان کو دین خود پسندی و خود رتام کاموں میں جو باطن
 امام محمد بن عبد صالح بن ہر و کہہ دیا کہ ہر کما تخرین کما یطوف
 ہر گرا لندہ کما تخرین ابیبت پوچھا او ہر کہہ دیا کہ ہر کما تخرین
 ہر کہہ دیا کہ ہر کما تخرین ابیبت پوچھا او ہر کہہ دیا کہ ہر کما تخرین

فانصت وانصت واخر المروزی عن سالم (رض)
 ۱ بن عمر کان یلغی خارجا من المسجد فبقول ما اخرج
 الاصول قاصم هذا واخرج ايضا عن جاهد جاهد
 رجل قاص فجلس قریبا من ابن عمر فقال له قمر فانی ان
 یقوم فارسل الی هذا الشرط وارسل الیه شرطیا فاذا
 ورد عن الحسن ان القصص بدعة وان رضع الصبی
 بالداء لبدعة وان مد الايد بالداء لبدعة وان
 اجتماع الرجال والنساء لبدعة ومن اللطائف انه
 کان فی مسجد لکوفة قاص یقال له زمرعة فاودت
 ام ابی حنیفة ان تستقی فی شئ فاقاها ابو حنیفة
 رحمه الله فلم تقبل وقالت ما اقبل الا ما یقول زمرعة
 القاص فجاء بها ابو حنیفة رحمه الله الی زمرعة فقال
 هذا می تستفتیک فی کذا وکذا فقال انت اهلکم
 وافقه فاقاها انت فقال ابو حنیفة قد اقیها بکذا
 وکذا فقال زمرعة القول کما قال ابو حنیفة فومضت
 انصرفت واخرج ابن عدی عن الحسن الکراسی
 کان ببغداد قاص یقال له ابو مرحوم القاص یحکم
 الناس الیه فقال یوما سلفی عن التفسیر یفسر
 التفسیر فقام رجل من ویرام الدار الزین فقال یا ابا
 مرحوم اصلحک الله فقال اطعنه یا بن الفاعلة
 فقال له رجل دعالک ثم تقول له مثل هذه المقالة
 فقال نعم المسمع قول الله تعالی ان اللذین ینادونک
 من وراء الحجاب اکثرهم لا یعقلون فقال ماذا
 تقول فی المزبنة والمحاقله خلق الثیاب عند السم
 والمزبنة ان یتیم اخال السم زبونا **فصل**

وینصت ه یا لوگون کو پرانہ کر اور مروزی شامل سے نقل کیا ہے کہ
 علی بن عمر خارج مسجد سے نکلتے ہوئے کہتا تھا تو اوس نے کہا مجھ کو مسجد سے تھرا جس واسطے
 نکلا ہے اور اوس نے مجھ سے یہی نقل کیا ہے کہ ایک آدمی قصہ خوان آیا اور
 عبد الصمد بن عمر کے جلس میں بیٹھا عبد اللہ کہا کہ اگر سو تو اوس کے کھڑا ہو کر
 انکار کیا ہے اور اوس نے حاکم کی طرف آدمی سے کہا اوس نے سپاہی سے کہا اگر اوس کو
 رو یا حسن بصری کی روایت ہے قصہ خوانی بدعت ہے اور دو عین آدمی آفرینا
 بدعت ہے اور نبی یا تہہ کرنی بدعت میں اور یوں تو ہر دو میں جمع ہونا بدعت
 ہے اور یطیفہ کہ مسجد کو زمین ایک واسطہ تھا اور کما نام زمرعہ تھایں امی ام
 ابو حنیفہ رحمہ فی ارادہ کیا کہ کسی طوفان میں سند پھرچو امام صاحب نے کہا
 فتویٰ آیا دوسرے نے قبول کیا اور کہنے لگی میں نہیں قبول کرونگی مگر زمرعہ
 کہے گا پس امام صاحب اپنی مامی صاحبہ کو لیکر زمرعہ پاس آئے اور کہا
 کہ یہ میری ماں ہے تجھے فلاں ملا تو میں سننے پر ہستی ہی پس واسطہ
 کہا آپ مجھے یاد کا عالم اور زیادہ فقیہ ہو آپ فتویٰ دیجئے امام صاحب نے
 فرمایا میں نے اوس کو سطرہ فتویٰ دیدیا تو زمرعہ نے کہا اسطرح ہے خبر
 طرح امام صاحب نے فرمایا ہے یہ وہ راضی ہو گئی اور بن سنی حسین کہ آپ
 سے نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک واسطہ تھا جس کا نام ابو مرحوم تھا اوس کو
 پاس آدمی جہم ہوتے ایک وزاوس کہا مجھ سے تفسیر ہو چو اور تفسیر کے
 تفسیر میں ایک آدمی بن گیا کہہ کر کے پیچھو سی کہہ رہا وہ کہا یا ابا مرحوم اس
 تیرا حال اچھا کری تو ابا مرحوم اوس کو حرام زادہ کہہ کر طعن کیا یہ پھر اوس کو
 کسی آدمی نے کہا اوس نے تہجہ دعاوی ہے اور تو اوس کو کہتا ہے
 کہا یا ان تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (محقس جو
 لوگ تم کو جو رکے پیچھے سے کو اندیسی میں اکثر اوس کے بیوقوف
 ہیں) پھر کہا اوس نے تو مزبنا اور محافلہ کے حق میں کیا کہتا ہے کیا
 محافلہ یہ ہے کہ دلا لکے نزدیک کھڑے ہائی کہ لے اور مزبنا یہ کہ اگر بچہ
 مسلمان کو براہم کہو (عرض کہ دو نو لفظوں کے معنی اوس نے غلط کر

مروزی

حضرت امام عظیم و مظلوم

تلمیذ السخاوی فی مختصر مقاصد و الشہود کا مال
العسقلانی فی امثلة العرب الخالد و اما کی یحسد
آیة من کتاب اللہ خیر من محمد و آلفہ قال العسقلانی
لما رقت علیہ حدیث الانبیاء قاتلہ و الفقہ المسلمون
و مجالستہم زیادۃ مومنین و علائق الخلاقہ
ابو حنیفہ سر اجامتی موضوع باتفاق الحدیثین +
تحد ابو اللہ ان یصح کتابہ قال السخاوی لا اعرفہ
حدیث من الابدال من الاولیاء ملہ طرق عن النس
مرفوعا بالفاظ مختلفہ کما ضعیف ذکرہ ابن الدبیج
عن ابن الصلاح اقوی ما روینا فی الابدال قول علی
بالشام یکون الابدال و اما الادباء و النجباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقہ و لا یشیت ذلک قلت قال
الزہر کثیری فی مسند احمد من حدیث عبادہ بن الصامت
مرفوعا الابدال فی ہذا الاثمۃ ثلاثون مثل ابراہیم
خلیل الرحمن کما مات ارجل ابدلہ اللہ مکانہ رجلا و ہر
حسن لہ شاہد من حدیث ابن مسعود فی الحلیۃ قال
السیوطی لہ شواہد کثیرۃ بینہما فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افرقتها بتألیف مستقل محمد
اتخذوا عند الفقر لایادی فان لہم ولۃ یوم القیۃ
فاذا کون یوم القیۃ فادی مناد سین و الی الفقر
فیعتذر الیہم کما یستند احدکم الی اخینہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ و قال السخاوی بعد ايراد
احادیث بمعنہ و کل ہذا باطل و سبق المحکم بد
للذہبی و ابن تیمیہ و عینہما ذکرہ ابن الدبیج
قال شیخنا شامنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاکر و سخاوی اپنے مختصر مقاصد میں کہا ہے اور غوث بیگز جیسے
عسقلانی کہا ہے عرب کی امثال ہے غزوہ واکادہ کا رخ ہے حدیث
ایک آیت کلام اللہ بہتر ہے محمد سے اور اسکی آل سے کہا عسقلانی
میں اس پر واقع نہیں ہوا حدیث انبیاء کہنے والی میں اقل
سرازمین اور اسکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ میں ہے کہ یہ
موضوع ہے حدیث ابو حنیفہ سے سر است کچھ ہے باتفاق
موضوع ہے حدیث انصار کیا اللہ کر کہ اپنی کتاب کو صحیح کہہ گیا کہا
فی زین اسکو نہیں بچا تھا حدیث ابدال اولیاء میں بہت طرق
النس مرفوعا مرفوعی اس کے سب ضعیف میں اسکو ابن سبیم ذکر کیا
ہے اور ابن ہمام سے ہے قویہ طریقوں سے جو ابدال کی باب میں بیان
میں علی کا قول ہے کہ شام میں ابدال اسکو ہر دن دیکھتا ہے وہ خوب
بعض مشائخ فی نوک طرق بیان میں اور اسکو ثابت کوئی نہیں نہیں
کہتا ہوں نہ کسی نے کہا ہی کہ مسند امام احمد میں عبادہ بن صامت سے مرفوع
روایت ہے اس است میں تیس ابدال ہیں ہر ایک مثل ابراہیم خلیل
اللہ کے جیسا کہ ذکر کرتا ہے تو انہی اسکی جگہ پر کھڑے کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ہے ابن مسعود حدیث جو علیہ میں ہے اسکی شاہد امام بیہقی
فی کہا ہی اسکی بہت شاہد ہیں منہج تحقیقات علی الصفحات میں بیان
ہیں پھر چھ ایک سال اس باب میں مستقل کہہ لے حدیث
بڑے مرفوعہ فقیر و کچے نزدیک نہیں کیونکہ اسکی لئے قیامت دن کی ہی
پس جب قیامت آون ہو گا آواز نہ کرے گا آواز نہ کرے گا فقیر و کچے طرف ہوتا
ہر ایک کی طرف عند کرے گا جیسا کہ ہر ایک تم میں سے دنیا میں اپنے کھائی کھوٹ
کہہ گا کہ عسقلانی اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی پھر چھ آون ماہد کی
جو اس کے معنی میں ہیں کہا ہے یہ سب باطل ہیں ابن سبیم ذکر کیا ہے
نہ ہی ابن تیمیہ اس باب میں کیا حکم کرتی ہیں مصنف لکھ گئے ہیں
میں کہتا ہوں ہر شایعہ کو شیخ حافظ جلال الدین السیوطی فی فرمایا

ابو حنیفہ سر اجامتی

رأس صاحبہ و یفرقان عن هؤلاء الکلمة باسم الله ما
 شاء الله لا یسوق الخیر الا الله ما شاء الله لا یصوت
 الا الله ما شاء الله ما کان من فیه فن الله ما شاء الله
 لا حول ولا قوة الا بالله الحدیث ذکره السیوطی
 اجتمعوا و ارفعوا یدیکم فاجتمعنا و ارفعنا یدینا
 ثم قال اللهم اغفر للعلمین ثلاثا کیلا یدھب لقرآن
 و اعز العلماء کیلا یدھب للذین موضع و کذا اللهم
 اغفر للسلین اطل اعمارهم و بلبک لهم فی کسبهم موضع
 کذا فی الدلیل حدیث اجابہ ابوہ علیہ السلام
 کما قال ابن حبیہ و قد وضعت هذه المسئلة رسالة
 مستقلة حملت علی اختلافات اصغر و جمعة زعم کثیر
 الائمة انه لا اصل له لکن ذکره القرطبی غیر علی حدیث
 مستطرد و اشعربان له اصلا عنده و قال السیوطی
 نصر القندی فی الحجۃ و البیہقی فی الرسالة الا شعری
 بغیر سند و اورمہ الحلی و القاضی حسید امام الحرم
 و غیرہم و لعلہ خرج فی بعض کتاب الحفاظ التی لم یصل
 الینا و الله اعلم اتمی و قال الزرکشی لفرجه فی تلخیص
 فی کتاب الحجۃ مرفوعا و البیہقی فی المدخل عن القائم
 بن محمد قوله و عن عمر بن عبد العزیز قال قالہ ما سئل
 لوان اصحاب محمد لم یختلفوا لانہم لو لم یختلفوا لم
 یکن بضعة قال السیوطی و هذا یدل علی ان الراوی اختلا
 فی الاحکام و قیل المراد اختلافہم فی الحرف و المتع
 ذکرہ جماعة فنبھا من اقام العباد فیما اراد و فی سند
 الفرزدق من طریق حمید بن الفضل عن ابن عباس
 اختلاف اصحاب الکبریۃ و ذکر ابن سعید طبقاتہ عن

آپس میں نہ تکرار کیا اور یکساں تکرار کیا ہستی میں خصوص کرنا ہوتا ہے
 نام نہ جو اندھا پر لکھ کر اگر اندھا چاہے اور نہیں پتہ پائی کو گر اندھا
 وہ چاہے جس قدر تمہیں میں اندھی میں نہیں پتہ لکھ میں اندھین
 طرف بکلی گرا تھہ مدد اللہ تعالیٰ اس حدیث کو سیوطی فی ذکر کیا ہے
 حدیث صحیح ہے جو اور راہ تہ و تھا و پس ہم ہم کو اور راہ تہ و تھا و پس
 رسول مد علی اندھ علیہ وسلم فی حق نہ فرمایا یا اللہ بخش دے مسلمانوں
 تاکہ قرآن مجید رفع ہو گا اور علما و نو عمر متاثر دین رفع ہو گا موعود
 اور یہ موعود ہو گا یا اللہ بخش مسلمانوں کو اور نو عمرین بسے کر اور نو عمرین
 بکلیت و بیاسی قالی میں حدیث صحیح مد علی اندھ علیہ وسلم کی ان
 بابک زندہ ہو نام موعود ہے جیسا کہ ابن حبیہ کہا اور میں اسباب میں
 رسالہ کہا ہے حدیث صحیح است اختلاف حجت ہے جہت اماموں
 کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں لکن قطبی فی السکو غیب حدیث میں شامریا
 اور کہا کہ اسکا کچھ اصل ہی اور کہا سیوطی فی نصر مقدسی اسکو حجت میں
 اور سیوطی سالہ شریعہ میں بغیر سند کی بیاسی مدعی اور بعض حسین
 اور امام الحرمین وغیرہ اسکو لاشی میں یا بعض کتب حفاظ میں اسکی سند
 ہے جو ہم کو نہیں ملین اور آمد بیت جانور و الہی انتہی کہا زکشی
 نے نصر مقدسے کتاب الحجۃ میں مرفوع اور یہ سیوطی مدخل میں قائم
 محمد کا قول لا یلبس عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ کہا اور سیوطی مجھے کوئی
 شے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ
 اختلاف نہ کرتے نہ ہوتی کہ سیوطی فی قولہ پیر لالت کرتا
 ہے کہ مراد اختلاف و اختلاف فی الاحکام ہے اور بعضوں نے کہا ہے
 مراد اس اختلاف میں و اختلاف ہے اسکو جماعت فی ذکر کیا ہے پیر لالت
 ہے وہ ذات جس نے پیر لالت کو قائم کر کہا ہے پیر لالت اور
 فرزدق میں جو پیر لالت کو قائم کر کہا ہے اس میں ابن عباس مرفوع حدیث
 ہے کہ پیر لالت کو قائم کر کہا ہے اس میں ابن عباس مرفوع حدیث

روى ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی موسی صدیق
وهو اخذ ولعند الفقراء ایدی فان لهم دولة
یوم القیمة حل یت انقوا البودقانه قتل اخاکم
ابالرداء قال السخاوی لا اصل له فان کان واردا
فیحتاج الی تاویل فان ابالرداء عاش بعد علیہ
السلام دهر قال السنونی ویکون تاویله فانه علیہ
عبر عن المضارع بالماضی لتحقق وقوعه باخبار الصحابة
حل یت انقوا العاهات قال السخاوی لم یقع علیہ
بهذا اللفظ حل یت انقوا مواضع التعم هو من
قوله عن سالت مسالت التهم انهم رواه الخیر
فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسه
مقام التهم فلا یلوم من اساء الظن به حل یت
اتق شر من احببت الیه قال السخاوی لا عرفه فی
ان یکون من کلام بعض السلف فی المجالسة للذکر
عن علی رضی الله تعالی عنهما موقوفا للکرم بلین اذا استعمل
النیم یفسوا اذا لطف تحت اخذوا واصغر الوجوه فان
ان لم یکن من علمه او سهر فانه من عمل فی قلوبهم
اورده الدیلمی فمسند عن ابن عباس قال العسقلانی
لم یقع له علی اصل وان ذکره ابن القیم فی الطب النبوی
له فذلک بغیر مسند حل یت اجتماع الخضر الی
علیها السلام فی الموسم کل عام قال الحافظ العسقلانی
لا یتثبت فیہ شیء اقول لعله اراد به عدم الصحة و
الاقتلا خرج العقیلة والدارقطنی فی الافراد وابن
خساکو عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام قال یلتقی
الخضر والیاس کل عام فی الموسم فیخلق کل واحد منهما

یبتدئ اس حدیث کا ابو نعیم فی حلیۃ میں ابو موسیٰ اس طرح بیان کیا کہ
اور ان لوگوں فقیر و کمزور تھے کہ پانچ سو تین کیونکہ ان کا غلبہ ہے
قیامت کے روز حدیث پر سرور کیونکہ اس نے شہداء پر ابالرداء
کو قتل کیا ہے کہ اس کا کچھ اصل نہیں اگر یہ آنحضرت کا ثابت ہوتی
تو تب جو تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابالرداء آنحضرت کے بعد بہت
زندہ رہا مسنون کیا ہے اس کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ
اس علیہ السلام زمانہ صحنی کو مضامین بیان کیا ہے کیونکہ ابالرداء آنحضرت وقوف
ہو یا یعنی الثبوت حدیث پر آنحضرت کی کہ اس کا کچھ اصل نہیں ان لفظوں
اس پر واقف نہیں ہوا حدیث بہت کی جگہ ہے جو حضرت عمر کے
قول کی معنی میں ہے جو شخص تہمت کی رہتو نیز چلیکا متہم ہو گا نہ ظن
سکام الاخلاق میں عمری سو قفا ان لفظوں کو ساتھ لیا گیا جو جس شخص نے
آنحضرت کو مقام تہمت میں لایا اس پر تہمت کر دی اس کو جس نے او کو کفر
میں لایا اس پر حدیث پر اس کے شر سے جس کی طرف تہمت لگی کی ہو کہا گیا
فی میں اس کو نہیں پہچانتا اور بعض لفظ کی کلام متناہی ہو اور مجاہد
میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو قوف وایت ہو کر یہ نام ہوتا ہے جب
اس کی طرف کوئی تہمت لگے اور وہ غیل سخت ہوتا ہے جس کی کسی حدیث زندہ
والو نہ خوف کرے کیونکہ یہ زور و سیداری اور یکساں نہیں بلکہ اس کے کفر
سند ان کو نہ فریب تھا اور علی اس کو پڑ سند میل بن عباس سے لایا کہ اس کا
نے میں اس کی اصل پر پتہ نہیں سہا اگرچہ ابن قیم فی اس کو طلب نبوی میں کر
کیا ہے وہ یہی ہوتا ہے حدیث حضرت ابو الیاس علیہ السلام مجہدین
سال جمع ہوتے ہیں حافظ عسقلانی کہا ہے یہین کوئی شہادت نہیں ہے
میں کہتا ہوں شاید اس کا اصل سے عدم صحت کا اور وہ ہوا کا یعنی اس
باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں) وکرہ عقیلے اور دارقطنی نے افراد
میں خود میں مساکر فی ابن عباس اس کو سننی صلی اللہ علیہ وسلم
روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو الیاس ہر سال مجہدین میں ہر ایک

بجواز استقاؤه والا فضل بقاؤه بقدر ما یقتضی به
 غیره والا فاما الفضل انقاؤه کما یقال بقوا و انقوا
 حدیث اذ اجبت یا معاذ بن الحنصیب یعنی
 من الیمن فھرله فان فیها الحور العین قال السیوطی
 لا یصرفه وقال السنونی بل الحکمہ علیہ بالوضع ظاهر
 حدیث اذ اجلس المتعلم بین یدک العالم ففهم
 علیہ سبعین بابا من الرحمة ولا یقوم من عنده
 الا کوم ولدته امه و اعطاه الله بکل حرف ثواب
 شهیداً و کتب الله بکل حشد عبادۃ سنة موضوع
 فی الذیل حدیث اذ لعنوا العشاء والعشاء
 فابعدوا بالعشاء قال العراقی لا اصل له و کتب الحدیث
 بهذا اللفظ و اصل الحدیث فی التفق علیہ بلفظ اذ
 وضع العشاء و اقيمت الصلوة فابعدوا بالعشاء و قال
 السیوطی و وہم من عزاه المصنف ابن ابی شیبہ و
 سبق به المصنف ابن ابی شیبہ فی فتح الباری حیث قال لفظ
 ابن ابی شیبہ و حضر الصلوة کما اخرجہ فی مسنده لا
 نه فی المصنف بلفظ حضر العشاء کما توهم حدیث
 اذ ذکر الصالحون فبھلا جہر ذکرہما حسن الاکمال
 من قول ابن سعد و کذا القرطبی و ابن الاثیر و ظاہر
 کلام العراقی فی الذخیرۃ فی باب الاذان انه حدیث
 و اصلہ اذ ابہ حدیث موقوف علی حدیث اذ
 یبیت لغاری یلوذ بالسلطان فاعلم انه لم یأذا
 ایتہ یلوذ بالاغنیاء فاعلم انه مرء و ابالک ان
 یقال برده مظلمة و یدفع عن مظلوم فان ہذا
 خدعۃ ابلیس اتخذاھا القراء سلماً من قول النور

مما یقتضی ہو سکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے لہذا کہ باقی چھوڑنا
 ہے اس قدر کہ اس سے دوسرا دمی نفع اٹھا دے مگر نا فضل مگر نا ہی جیسا کہ کہا
 گیا ہے باقی چھوڑ دینا مگر حدیث ایسا وجہ برتن میں نگرانی کرنا
 تو ملے کر کرنا کہ کچھ عین عین کشادہ چشم والی میں کہا سنا و سنی میں اس کو
 پہچانا اور کہا سنونی فی وضع کا اس پر حکم کرنا ظاہر حدیث جیسا
 استاد کی رو برو میں ہے تو اس کے ساتھ پھر شتر دروازی محنت کی کہ
 ہے اور جب اس کے گھر میں تھی تو ایسا تو ہی جیسا اس کو مانا آج حاضر
 انصاری اس کو ہر ایک حرف کی کچھ سا شہرہ شہید کا ثواب تیار اور ہر ایک
 حدیث کے بدل ایک برس عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے یہ تعدد موضوع
 جیسا کہ ذیل میں حدیث جب نماز عشاء اور کہا نا حاضر ہو جائیں تو
 پہلے کہا نا کہا و کہا عراقی فی کتابت میں ان لفظوں سے اسکا اصل
 ہے اور بخاری سلم میں اسکا اصل ان لفظوں سے ہے و کہا نا کہا کہ اور
 کہی ہو جاو تو پہلے کہا نا کہا و کہا میوطی نے جس شخص نے اس کو
 ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہے وہم کیا ہے اور معتدلی نے اس کے
 سبقت کی ہے جیسا کہ فتح الباری میں اس کے کہا ہے و انصاری ابن ابی شیبہ
 یہ میں اور حاضر ہو جائیسا کہ اس نے اپنی سند میں نقل کیا ہے الفاظ
 میں نہیں حاضر ہو کہا نا جیسا کہ بعضوں نے تو ہم کیا ہے حدیث جب
 اور کیا باور ہو عمر کی طرف آئیے تو کہا و کہی جیسا کہ کمال میں
 قول ابن مسعود کا بیان کیا ہے اور عیسیٰ قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا
 اور ظاہر کلام عراقی کی ذخیرہ میں بالاذان یہ ہے کہ یہ حدیث شاذ و سکا
 حدیث سے حدیث موقوف کا ارادہ ہو گا حدیث جب قاری کو
 رکیم کہ وہ سلطان پناہ پکارتا ہے پس جان کہ وہ مجھ پر اور جیسا کہ کمال
 سے پس جان کہ وہ مرید کا ہے اس سے فریب کہانی سے اور کہا جاو
 ہے کہ ظلم کو نہ کرنا ہے اور مظلوم سے دفع کرنا ہے پس شتر
 شیطان کا فریب ہے اس کو نہ کرنا ہے پس شیخی نے کہا یا و قتل نہ کرنا

وذكره الحاكم في تاريخه عيسا بن عيسى ابو نعيم في الحلية
 من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عظيم
 اتهم بالوضع والكذب قال النخعي ورواه ابراهيم
 من حديث عائشة وقال منكر وقال المنوفي
 ساقى المشهور انه كلام الحكماء حديث لا ر
 ليس ثابت ذكره ابن الديبع قلت قد خرج ابو نعيم
 في الطب لتهوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
 اللهم ثم لا رزوكذا رواه الديلمي حديث
 الارض في البحر كالا صطبل في البر لم يوجد له اصل
 حديث الارضون سبع كل ارض بنى كنيكم
 يرو عن ابن عباس قال بن كثير بعد عروه لابن جرير
 وهو محمود ان عمر نقله اى عن ابن عباس رضى الله
 عنهما انه اخذ من الاسرائيليا وذلك امثاله اذا
 لم يعصم سنة الى مصوم فهو مرد وعلى قائله تحت
 الارض المقدسة لا تقدس احدا اغا يقدر الانسان
 عمله او مرد ماله فى اللوطا عن يحيى بن سعيدان
 ابا الداء كتب على سلمان هلم الى الارض المقدسة
 فكتب اليه سلمان ان الارض الحرم وذكره وهو مع كون
 موقعه منقطع وقد ذكر ابن الملك فى شرح خطبة
 الشارق كان والدى يقول حاكيا عن مشايخه ان
 من دفن بمكة ولم يكن لا بقابها ينقله الملك
 كفى لو اجد فيه رواية تحت استغفر ابا الصديق
 او بقضاء الدين يدعى على السنة ولم اجد هذا
 اللفظ ذكره ابن الديبع حديث اسجد للقد
 زمانه رواه ابو نعيم فى الحلية عن طاهر قال كان

حاكم كذا في تاريخه عيسا بن عيسى ابو نعيم فى الحلية
 من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عظيم
 اتهم بالوضع والكذب قال النخعي ورواه ابراهيم
 من حديث عائشة وقال منكر وقال المنوفي
 ساقى المشهور انه كلام الحكماء حديث لا ر
 ليس ثابت ذكره ابن الديبع قلت قد خرج ابو نعيم
 فى الطب لتهوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
 اللهم ثم لا رزوكذا رواه الديلمي حديث
 الارض فى البحر كالا صطبل فى البر لم يوجد له اصل
 حديث الارضون سبع كل ارض بنى كنيكم
 يرو عن ابن عباس قال بن كثير بعد عروه لابن جرير
 وهو محمود ان عمر نقله اى عن ابن عباس رضى الله
 عنهما انه اخذ من الاسرائيليا وذلك امثاله اذا
 لم يعصم سنة الى مصوم فهو مرد وعلى قائله تحت
 الارض المقدسة لا تقدس احدا اغا يقدر الانسان
 عمله او مرد ماله فى اللوطا عن يحيى بن سعيدان
 ابا الداء كتب على سلمان هلم الى الارض المقدسة
 فكتب اليه سلمان ان الارض الحرم وذكره وهو مع كون
 موقعه منقطع وقد ذكر ابن الملك فى شرح خطبة
 الشارق كان والدى يقول حاكيا عن مشايخه ان
 من دفن بمكة ولم يكن لا بقابها ينقله الملك
 كفى لو اجد فيه رواية تحت استغفر ابا الصديق
 او بقضاء الدين يدعى على السنة ولم اجد هذا
 اللفظ ذكره ابن الديبع حديث اسجد للقد
 زمانه رواه ابو نعيم فى الحلية عن طاهر قال كان

حديث في كل موضع من الرود

اور وقت التسمیم فی السمر وقد یکن مات قبل التسمیم
 بکثیر فیضونه عند الکعبة حقیصه العبط السمر
 فیصلی علیه قال الخطابی ولقد متکرمه الله
 انکاد لک وقد کان ینکر ذلک علیہم شیخنا الط
 بالله محمد بن عراق قلت وقد یعتقد لاهل مکة فی
 تأخیرهم لانه لاجل اجتماع السلیکین الصلوة وتشییع
 الجنادة لاسیما فی الاذنمة الحارة والله اعلم القائل
 الحسنه والیدع المستحسنة وقد صرح عن ابن عمر
 مرفوعا وموقوفاما رآه المسلمون حسنا فهو عند
 حسن حدیث اکرموا الخبز له طرق ^{مضططر} کلها
 وبعضها اشد في الضعف من بعض قال السخاوی
 ولا یتهیأ علیه الحکم بالوضع لاسیما فی الاستدلال
 للحاکم عن عائشة رضی الله عنہا ان النبی علیہ السلام
 قال اکرموا الخبز وقال المسقلانی فهذا شاهد مسلم
 قلت قد اخرج البغوی فی مجمعه الصحابة زیادة ^{فان}
 الله انزله من بركات السماء حدیث اکرموا الخبز
 فان الله یتخرج بهم الحقوق ویدفع بهم الظلمة ^ل
 العقیل الله غیر محفوظ بل صرح الصحابة بانہ منج
 ولم یستدل ذلك العراقي وقال السيوطي رواه الدليمي
 عن ابن عباس قلت قد قال الحاکم صحیح الاسناد ذکره
 عنه العراقي فی تخريج احاديث الاحیاء والستیوطی
 الاحاديث التي رد علی ابن الجوزی فی الموضوعات قال
 سکت عنه الذهبي ولم یعقبه علی الحاکم
 حدیث اکل الطین حرام علی کل مسلم قال البیهقي
 ردی تخريجہ لاحاد یشتد لایصح منها شیء

اور وقت صبر کی حال انکو وہ دیکھ چکے اس سے مراد کہ اگر اسکو کچھ پسر
 رکھ کر چوٹی میں مسموم کر دیا جائے تو پھر اسکو جنازہ دینا بہتے ہیں
 کہا خطابی فی جو سخاوی اہل کہ پرا نکا کیا ہے چچ کیا ہے اور دیگر علماء
 شیخ عارف باوند محمد بن عراق اسپر نکا کر تا تھا اور کہی اہل کہ
 کے تاخیر سے یہ عذر کرتا تھا کہ مسلمان نماز میں بہت جمع ہوئی گز
 اور مشہور ہو جائے جنازہ خاص کر گرمی کے دفن میں اور انتہا پتر
 جانے والا ہے چچ مقصود نکا اور چچ بدعت ہے کو اور بن عباس سے مرفوع
 اور موقوف روایت ثابت ہو چکا ہے کہ جبکو مسلمان نیک سمجھیں وہ
 اسکی نزدیکی نیکی حدیث روٹی کی تعظیم کرو۔ اسکے بہت
 طرق ہیں بکے سب صنف اور مضطر ہیں اور بعض بعض سے زیاد
 ضعیف ہیں کہا سخاوی اسپر حکم وضع کا کیا نہیں جاسکتا کیونکہ
 سند رکاکم میں عائشہ سہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کی تعظیم کرو اور کہا مسقلانی فی یہ شاہد صالح ہے میں کہتا ہوں
 اسکو بغوی نے مجم صحابہ میں اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ
 نے اسکو آسمان کی برکتوں سے نازل کیا ہے حدیث
 کہ اسوں کی تعظیم کرو کیونکہ امت کا اسبب حقوق کو نکالتا ہے
 اور سبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے۔ کہا عقیل نے یہ غیر محفوظ ہے
 بلکہ صفائی تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو
 نہیں پایا کہا سیوطی نے اسکو دیلمی فی ابن عباس سے روایت
 کے کہ میں کہتا ہوں حاکم فی اسکو صحیح الاسناد کہا ہے اس سے مراد
 نے تخريج احاديث الاحیاء میں دیلمی نے ان احادیث میں جو
 ابن جوزی پر موضوعات میں رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا
 کہ اس سے ذہری چپہ ہے یعنی حاکم پر کچھ تعقب نہیں کیا
 حدیث مٹی کا کیا ناجرام ہے ہر مسلمان پر کہا جیتی ہے
 ایسے بہت حدیثیں مروی ہیں لیکن صحیح اسکو کوئی نہیں

ذکرہ ابن الدبیج حدیثاً الامدادۃ سعادتہ
 اورہ بهذا للفظ ذکرہ ابن الدبیج قلت والشہود علی لا
 ان الافادۃ خیر من الامدادۃ لکن فی الشہادۃ التوثیق
 انه علیہ السلام کان یحید الکلام ثلاثاً فالزید الاستغناء
 حدیث افضل العبادات احمرها اتبعها وقال
 قال الزرکشی لا یعرفہ وسکت علیہ السیوطی وقال
 ابن القیم فی شرح المنازل الاصل له قلت ومعناه
 صحیحہا فی الصحیحین عن عائشۃ الاجر علی قولہ التبع
 وهو فی النہایۃ لابن الاسیر منسوب الی ابن عباس
 وهو بالمہملۃ والنای حدیث الاقربون اولی
 بالعرفۃ قال السنن وما علمت بهذا للفظ ولكن قال
 علیہ السلام لا بی طلحۃ اری ان یقبلہا فی الاقربین
 اخرجه الشیخان حدیثاً اقضاکم علی قال
 السنن وما علمت بهذا للفظ مرفوعاً بل صحیحہ
 مستدل بالحاکم وصحی عن ابن سعید رضی اللہ
 عنہ قال کنا نقصد ان اقضی اهل الدینۃ علی قال
 السنن وما علمت بهذا الصنف حکمها المرفوع علی
 الصحیح قلت وفيه نظر صریح فی شرح الشارف
 لابن فرشتہ رکان عمر رضی اللہ عنہ کان یقول
 اقرانا بی واقضانا علی قلت واصح منه ما رواه
 الترمذی ارجو انی بامق ابو بکر واشد هم فی امر
 ولما دفعتم حیاء عثمان الحدیث کما اخرجه السیوطی
 وهما الصواب قال الحافظ السنن کفی فتاواه
 سئل عن الوطن الذی استقیمت منه سلاتک
 الرحمن من سیدنا عثمان فاحییت لم اقف علیہ

اسکو ابن دبیج نے ذکر کیا یہ حدیث لو انما سادسہ من سنن ابی یوسف
 سے نہیں دیکھی اسکو ابن دبیج نے ذکر کیا یہ من کتابہ من شہادۃ
 بہ یہ قاعدہ پونچا تاہم بہرہ اعادہ لیکن شامل ترمذی میں کہ آخرت
 علیہ السلام کلام کو تین دفع اعادہ کرتی تھیں زیادہ فائدہ کیلئے حدیث
 بہرہ عبادتوں کو وہ ہر جو کوئی اور مشکل و بہاری ہوگا باز کثرت
 نہیں معلوم کی گئی اور سیوطی بہرہ حبیب ہے اور کہا ابن قیم نے نیز
 مسائل میں اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں منہ اس کے صحیح میں
 صحیحین میں عادت سے ہے اور تکلیف کی مقدار پر جو اور نہایت ابن
 اسیر بن ابن عباس کے طرف منسوب ہے اور مہملت اور تکلیف پر ہے
 حدیث قرابت والی نیکی کرنے میں بہترین کہا خادوی میں اسکو
 ان لفظوں میں نہیں جانتا لیکن انحضرت نے ابی طلحہ کو فرمایا ہے
 دیکھتا ہوں کہ تو اسکو قرابت والوں میں رکھو اسکو بخاری سلمی
 نکالا ہے حدیث میں قاضی تم سے علی ہے کہا خادوی میں
 میں اسکو ان لفظوں میں مرفوع نہیں جانتا بلکہ مستدرک عالم میں
 اسکو صحیح کیا ہے ادا بن مسعود ثابت ہوا ہے ہم باتیں کرتی
 تھے کہ اچھا قاضی اہل مدینہ سے علی ہے کہا خادوی صحیح مذہب میں
 ایسے صنعت کا حکم مرفوع کا ہے میں کہتا ہوں اس میں نظر فرما
 ہے ادا بن مسعود شکی شرح مشارقی میں مرفوعی کہ عمر رضی اللہ
 عنہ فرماتے تھے بہت عمدہ قاضی ابی ہے اور بہت عمدہ قاضی
 علی ہے میں کہتا ہوں محمد ترمذی شہادیت کی ہے وہ اس سے زیادہ
 ہے بہت رحمت کرنا الامیر امت میری دست مبارک ہو کہ ہے اللہ
 بہت دین امین مگر ہے امدیت صادق حیا میں عثمان و بہت
 قاضی علی ہے الحدیث جیسا کہ سیوطی روایت کرتے فائدہ کہا
 خادوی اپنے زمانہ میں میں پہچان گیا ان کا ان کے بیان فرشتہ
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حیا ہے یہ کہنا (جو کہ) کہ تو کہ میں کہے

وتبعه غيره في ذلك وهو كذلك ذكره السخاوي
وقال الزركشي حديث اكل الطين وقرعها
فيه جزء واعادته لا تقم قلت لا يلزم من عدم
مصلحة نفى وجود حسنة وضعفه فقد ذكره الشيخ
في جامعه الصغير من رواية الطبراني عن ابي هريرة
رضي الله عنه مرفوعا من اكل الطين كخا اغان
على قتل نفسه حل است اكل الهرمية ففي المختار
شكوت الى جبريل منعني من الوقوع فداقني على الهرمية
وفي رواية فاهني باكل الهرمية طرقة موضوعة
قبل ضعيفة واما قوله معاذ هل اتيت يا رسول الله
بطعام من الجنة قال نعم اتيت بهريرة فاكلتهما
في قوت قوة اربعين في نخاحي نخاح اربعين كان
لا يجعل طعاما الا بدأ بالهرمية فقد وضعه محمد بن
الحج الميمني وكان متأهريا في غالب طرق الحديث
يدار عليه سرقه منه كذا بنون قيل له طريق آخر
ابراهيم قال الا زدي هو ساقط عنه وفي نسخ ابن حجر
الكني اشغال الترمذي ان طبراني في الاوسط ان
جبرائيل اطلعني الهرمية يشد بها ظهره لقيام الليل
ومر به فانه موضع حديث اصناف لنية ونعفي
البروز ليس حديث كما ذكره الدبج حديث اصل
كل واء الرضائع عن النفس من كلام السلف ليس حديث
كما قاله ابن الدبج حديث اعينوا الشارح اصل
بهذا اللفظ وكذا قوله الشترى معاذ كره ابن الدبج
اعرف بالله من عامة عمال اصله كما قاله الشيخ
لحقنا انفسنا واصطلموا من الامثال السائرة وانفسنا

اور اس میں اور لوگ بھی اسکی تلمیذ ہیں اور اباسی سخاوی
ذکر کیا ہے اور کہا زکشی نے حدیث میں کی کہانی میں اور اسکی
میں ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور ضعیف اسکی صحیح نہیں جن
میں کہتا ہوں عدم صحت منی وجود حسن اور ضعیف اسکی کی لازم
نہیں آتی سیدوطی فی جامع صغیر میں طبرانی کی روایت ابو ہریرہ رضی
ذکر کیا ہے جس شخص نے مٹی کھائی گویا اسنے اپنی نفس پرہ کی حد
طوری کا کہا نا۔ مختصر میں ہے ضعیف جامع کی حکایت جبرائیل علیہ السلام
سے کی پس اسنے مجھے طوری کے کہانی کی طرف راہ بتلائی ایک حدیث
میں ہے جبکہ حکم کیا طوری کے کہانی کا اسکے طرق موضوع میں اور
بعضوں نے کہا ہے ضعیف میں لیکن قول معاذ کا کیا یا رسول اللہ
کا طعام دے گئے میں سرایان دیالیا ہوں طوری میں اسکو کہا یا
اوس نے میری قوت میں چالیس مردوں کی قوت زیادہ کی اور میرے کار میں
چالیس دو کا نخاح اور عازر طعام بنا لیا پس اوس نے طوری بنا تا اسکو محمد بن
الحنفی نے بنایا ہے اور وہ صاحب اطہار اور اکثر طرق حدیث کی اسکی دو
کوتے میں اور اسکی کا زبون چور کی ہے کہا گیا ہے اسکا طریقہ ترمذی
ابو اسیم کہ از دینی و اس سے ساقط ہو اور ابن حجر کی فی شرح
شامل ترمذی میں لکھا ہے کہ طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ جبرائیل
علیہ السلام نے مجھے طوری یا جس سے چھوڑ رات کی بیدار پر سخت ہو
اور کہا کہ موضوع ہے حدیث صاف کر نیت کو اور نہ جبرائیل
حدیث نہیں بیا کہ ویج نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہر دار کا
رضا نفیس کہ ہے پہلوی کی کلام اور حدیث نہیں بیا کہ ابن دبیج نے
کہا ہے حدیث خریداری ذکر کردہ اسکا انفقوں کے کہ اصل نہیں ہے
اور ایسا ہی قول کہ کہ اصل نہیں شترى دیا جاتا ہے کہ اس میں بی بی ذکر کیا
ہے حدیث بناؤ گئے اس میں سے جو ہو کر عاصی کے کہ اصل نہیں ہے اسکی
فی کہا ہے حدیث ضعیف اور حکم روایت شال ہے اور حدیث ترمذی

فجعلوا احذق التصرف فيها وانشأوا على لغزهم
 فثقلوا انفسهم بها فاستحقوا ان يكون اكثر اهل
 الجنة واما الالبه وهو الذي لا عقل له فغير مراد
 الحديث حديث اكر مو اظهر كره قال ابن
 موضوع وفي الذيل هو كما قال حديث
 الخلق اقدم الحق لا اصل له كما ذكره بن الدج
 تحل اللهم اصل الراعي والرعية قال العراقي
 له حديث اللهم ابدل الاسلام باحد العوا
 لا اصل له هذا اللفظ والعرا ن تغليب عمر بن
 هشام الملقب في الجاهلي بحاكم فغيره النبي
 السلام باني جهل ومعنى الحديث صحيح ثابت فقد
 رواه الامام احمد الترمذي في جامعه وغيره
 عن ابن عمر مرفوعا بلفظ اللهم ابدل الاسلام باحد
 هذين الرجلين اليك باني جهل وبعمر بن الخطاب
 وفي بعض الروايات اللهم اعز الاسلام بعمر بن
 زيادة خامسة فجمع بين اللفظين انه دعا بالاولى
 فلما اوحى الله ان ابا جهل بن مسلم خص عمر بدار
 فاجيب حديث اللهم صل على نبي قبلك بقوله
 العلامة عند تقبيل الحجر الاسود فلا اصل له ولا نص
 ان يكون اصل بهذا اللفظ والنبي فانه كفر بحسب
 وقد صنف العلامة عبد الله بن العربي عالم الشام
 زنا ته تصنيفا في ذلك وكفر قائله قلت اصل
 هذا الخطا انا فاشأ من العوام حيث انهم معمولون
 بعض الاحلام اللهم صل على نبي قبلك وهو صحيح
 بعضهم صلى الله على نبي قبلك وهو صحيح ايضا

عالم بين اوتيرى نصرت دنيا مين چو دوى اور نرنگى كى طرف متوجه
 ہر نرنگ اور نرنگو کو اسى طرف مشغول كيا پس لاى ہوى كہ اكثر ان جنت
 كے ہر جائن نكن ابو جسكو عقل نہ ہو اسكى حديث مين مراد نہيں ہے
 حديث ابن وضو كى تعليم كرو۔ كہا ابن تيمية فى سونچى او ذيل
 ميں ميا اوس كہا حديث زباين خلق كى خدا كى خليفتن
 (زبان خلق كو تقارہ خدا سجد) اسكا كچھ اصل نہيں جيا كہ ابن
 نے ذكر كيا ہے حديث يا الله نيك كرجلى والى مورع كى كہا
 عراقى نے اسكا كچھ اصل نہيں حديث يا الله مدرك سلام كوايكے
 ساتھ دو عروق۔ ان افظون اسكا كچھ اصل نہيں اور عمران تغليب
 كے جو عمر بن شام پر جسا جا ليت مين ابى الحكم تقيا اور رسول الله
 عليه وسلم نى ابو جيل تيسير كيا اور سى حديث كى صحيح ثابت مين اسكو امام
 احمد اور ترمذى نے اپنى جامع مين اور غير ذلك ابن عمر سى افظون سے
 مرفوع بيان كيا ہر ياد كہ سلام كوسا قہد و سوت شران و در و در
 تيسير كى ابو جيل يا عمر بن خطاب اور بعض و ايترو مين كہ يا الله غالب كہ سلام
 عمر سى اور ايكے ايت مين يا دى خاص عمر كى اس سے پس تيسير مين و زومين
 طرح كہ ان حضرت نى سہل تو ابو جيل كيو دعا كى جيت تھانى وحى كہ
 كہ ابو جيل سلام نہيں كيا كاتب حضرت عمر كيو دعا كى تو انكے حق مين
 قبول كچھ حديث يا الله حسنتہم اوس كچھ جو پہلے تيسير كى عام كہ
 اسكو حجر سوسو نہ كوقت كہت مين اسكا كچھ اصل نہيں رقياس كچھ نہيں كيا
 كہ اسكان افظون سے كچھ اصل ميں كيو نہ كہ باقتباس كچھ كچھ اور علامہ
 سفرى نے زباين شام كا عالم ہے اس سلسلے مين تيسير كى ہے اور
 اسكے قائل كو كفر و طعن نہيں كچھ۔ مين اسكا ابو جيل اس ظالم اور ان اس
 پيد ہو ہے جيا دنون نى بعض عالمون كچھ سنا يا الله حسنت
 بہيم اوس نى پر جو پہلے اس نى سہل كچھ اور بعضون
 رحمت ہو اسكى اوس نى پر جو پہلے اس نى تيسير كى كچھ اور سہل سہل

حدیث متعدد وکن افاضت فی البید باللسان فی
بعض جماعیہ عن الجمال الکازوفی انہما الخ علیہ
السلام بین المهاجرین الانصار بالمدینۃ فی غیبت
النس بن مالک و تقدیم عثمان لذلك کان صدقہ
مکشفہ افتا حوت اللئکۃ حیاء فامروہ علیہ السلام بتغیبتہ
صدہ فغادوا الی مکانہم فسالہم علیہ السلام عن
سبب تباخرہم فقالوا لیس عثمان حدیث اکثر
اہل الجنة البلیہ رواہ البزار مضعفا والقرطبی صححا
کذا فی المقاصد مروی زیادۃ وعلیون لذوی الالباب
وہی اہل البلیہ اصل کما قالہ العراقی بل ہی مدبجۃ
کلام احمد بن ابی الحواری کما قالہ العراقی اخرجہ البزار و
وصحیہ القرطبی فی التذکرۃ و لیس كذلك فقد قال
ابن عبد اللہ انہ منکر ثم قیل المراد الالباب فی دنیاہ و
فی دین مولاد عکس ارباب الدنیا (یعلون ظاہر
من المحبۃ الدنیا و ہم عن الآخرۃ ہم غافلون) و
سہل التستر بانہم لذلک فہت قلوبہم شغل
باللہ انتہی لا یخفی انہ لا یناسب الا کثیرۃ و لا ظہر
قالہ بعضهم من ان البلیہ کالعیان والبلہ و امثالہم
من جمیلہم فی دینہم و بتواہل یتزلزلوا علی یقینہم قالہ
بعض المحققین من الصوفیہ ہم الذین قنعوا بالجنة و
ما فیہا من المحور والعصور و انواع السجود والحوار
عن اللقاء فی مقام الشاہدۃ والخصوہ فی النہایۃ
ان البلیہ جمع الالباب و هو الغافل عن الشر الطبیعی علی
الحدود و قیل ہم الذین خلبت علیہم سلامۃ الصدق
و حسن الظن بالناس لا یفہم عقولہم و دنیاہم

حدیث مستبرر و افضل فیہ من ہولہا لیکل الشیخ و الفاضل ابی بصل
تصانیف میں جمال کاروفی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی دریان انصار اور مہاجرین کے مدینہ میں آئے اور انس بن مالک سے
ہونیکے وقت کہو اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سینہ مبارک کھلتا
و فرشتہ حیا کی ماری چھپے ہوئے گھر اسوقت آنحضرت کے اگو سیدہ فاطمہ
کا حکم کیا تب فرشتے اپنے مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت ان کو سہ
چھپے ہوئے کاسینے جہاں تو اوہوں نے جواب دیا کہ ہرگز عثمان کی حیا آیا
حدیث اکثر اہل جنت کی ہے کہ لوگ میں اسکو دربار شریف میں نہ دیتے
اور قرطبی نے صحیح سند اور سیار مقاصد میں اس کی یاد کی مروی اور علی بن
صابان دانائی کیلئے میں اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی کہا ہے بلکہ یہ احمد
ابی الحواری کی کلام درج کی ہے کہ عراقی نے اسکو زانی خارج کیا ہے اور
ضعیف کیا ہے اور قرطبی نے مذکورہ میں صحیح کیا ہے حالانکہ اس طرح نہیں کہہ سکتے
ابن عدس نے اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے اسکو زانیہ لوگ میں دنیا پر
ہوئے ہوں و امم دین میں در فقیہ ہوں نیکے لوگوں کا عکس (ظاہر
حیاتی دنیا کو جانتی ہیں اور آخرت سے غافل ہیں) اہل ہمت تشریحی لوگ
تفسیر کے ہیں کہ وہ لوگ میں جکے دل نیاں باز رہ کر امم ساتھ مشغول ہوتے
ہیں اتنے پریشید نہیں کہ سنے اکثریت کی مناسبت میں میں اور ظہور
جو بعضوں نے کہا ہے کہ بدوہ لوگ میں جو شل جڑی مستحکم ہوں اور بلا اور مثال
او کو لوگ میں جو اپنی دین میں مستحکم اور مضبوط ہوں وہ اپنے یقین سے
اور بعض محققین صوفیہ نے کہا ہے کہ وہ لوگ میں جنہوں نے دین کے رشتہ
اور حضور عراض کے اور جنت و جہنم سے جو اور محل و زمین غرض کہ وہ
کی اس کے ساتھ قیامت کی روئے ہا میں ہر جگہ کے ہیں اور اس کے
یہ میں جو غافل ہوتے ہیں کہ ان کی پر بالطبع داخل ہو کر کہا گیا ہے
وہ لوگ میں جن پر سیر کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں
سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے

فخطوا الکلمتين وجمعوا العبادتين فحصل من ذلك
 هذا الفساد والله رؤف بالعباد وينبغي ان يجعل
 الالتفات عند من قال به على حسن الظن بالمتكلم
 لا يرد به ما يتبادر الى الفهم فانه صريح فتعمل قبله
 جملة مستأنفة نحو قوله عليه السلام في خطبة نجة
 الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد فان
 عنهم في اثناء كلامه وقوجه الى الله لتمام مرامه ولا
 نجعل صفته تبنى لما قبل من ان شروط الالتفات ان
 المتحدث عنه واحد فاصل فانه موضع ذلل والظاهر
 في دفع الخلل ان يقدر مضافا لقال قبل بنية
 حث امان العباد ما قال بن المهام لا يعرف له اصل
 حديث امرت ان احكم بالظاهر والله يتولى السرائر
 اشتهر بين الاصوليين والفقهاء الاكابرة بل وقع في شرح
 مسلم للنووي قوله عليه السلام اني امرت ان اكتب
 عن قلوب الناس الحديث اى فقتل فلا وجود له وكتب
 الحديث المشهورة ولا الاجزاء المشهورة وجرم العراقي
 بانفلا اصل له وكذا انكره المزني وغيره ومن انكره الحافظ
 ابن الملقن في تحريم البيضاوى قال الزركشى لا يعرف
 بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة
 وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تحريم احاديث التفسير
 لما افقته على سند حديث امرنا بتفسير اللقمة
 في الاكل وتدينق المصنف قال النووي لا يصح حديث
 امير الفضل على لاصل له ذكره ابن الدبيع وفيه ان
 الدليمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله عنه
 يحسن المؤمنون رفعه الى النبي عليه السلام انه قال

ليس ذنبون في ذنوبهم ولا ذنوبهم في ذنوبهم
 تراخل في فساد حاصل هو اور اسد شکار میں ہر سانہ پڑھو گئے اور
 شخص کے نزدیک اسکو کہتا ہوں التفات پر عمل کرنا چاہیو سبب حسن ظن کے
 ساتھ مسلمان کے کہو کہ وہ جو متبادر الفہم ہی نہ ہو نہیں سکتے کہ وہ غیر
 صریح ہو جس ہم لفظ قبل کے جملہ مستأنف کرتی ہیں جیسا کہ قول آنحضرت
 کا خطبہ حجۃ الوداع میں ہے تحقیق میں ہو چکا دیکھا لوگوں نے مان فرمایا ان
 حضرت یا اعدائے لوگوں وہ سبکہ آنحضرت انشاء کلام میں انہی التفات کے کہ
 اسد شکار کی طرف توجہ کیا وہ تمام کر فی مقصود کی اور مقصود ہی کی تہم
 کرتی کیونکہ شرط التفات یہ ہے کہ جسکی بات کیجاں نہ ہو کہ وہ اسد شکار کی فکر
 کیونکہ یہ مکان میں ہے کہ اسکی نظر وہم غل میں ہے کہ وہ متبادر کرنا چاہیو جسکی بات
 پہنچے ہی انہی کی حدیث شامانہ بنکر امانت ہو مکہ ابن ہشام کا اصل میں
 معلوم ہوا حدیث میں کہ حکم ہوا کہ اظہار قول کیلئے حکم کون اور اسد شکار
 والی ہر رائے کا ابا بقیہ ہوں اصولیوں میں شہرہ ہو بلکہ شرع مسلم نوویز
 آنحضرت کی اس قول میں واقع ہوا ہے مجہور اسیوں کے دونوں تحقیق کا حکم
 نہیں ہوا الحدیث مشہورہ کتب حدیث میں اور اجزا مشہورہ میں اسکا
 وجود نہیں ہے اور عراقی فی القین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور یسار
 مزنی وغیرہ فی اسکا انکار کیا ہے اور چہرہ بنی انکار کیا ہے انہی کے حافظ
 ابن الملقن تحریر معینا دی میں کہتا ہے اور کہا نہ کسی فی ان الخطوط
 معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی فی یہ کلام شافعی کی ہر رسالت میں اور
 کہا حافظ عماد الدین بن كثير نے تحريم احاديث التفسير میں اسکی سند
 پر واقع نہیں ہوا حدیث میں کہو کہ فی کیوقت چھوٹا لقمہ ڈالو کا
 اور چاکر باریک کرنا حکم ہوا ہے کہ انود کرنا صحیح نہیں ہے حدیث
 کہیوں کا امیر علی بن ابی بنی در کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور
 فی حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا علی بن میں ہر در مسند کا بیرون
 اور اسکو آنحضرت کی منسوب کیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبہ

والحديث صحيح في كل موضع من كلامه صلى الله عليه وسلم
 حاله في كتابه من الحديث لا ينفك عن
 له العوامان معاً غاية اقبال ولد آدم من
 الجود وله خليفة يقال له خزيمة بن الحارث
 موضوع حديث ان العالم والمتعلم اذ لم
 على قربة فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبرة
 تلك القرية اربعين يوماً فقال الحافظ لجلال
 لا اصل له حديث ان العبد لينثر له من
 التثام بين المشرق والمغرب ما يزن عند الله جنا
 بعوضه كذا في الاحياء وقال العرق لم اجده هكذا
 وفي الصحيحين من تحذابي هريرة رضي الله عنه انه
 ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يوزن عند
 الله جناح بعوضه حديث ان القصير قد
 تطيل اي تلك ولداً طويلاً ذكره الجوهري في
 صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل وليس
 حديث كما وهم فيه الجوهري حديث
 ان ابراهيم الخليل ولا يبر الصديق لحيته
 والحجة لم يصح ولا اعرف ذلك في شيء من كتب
 الحديث المشهورة ولا الاجزاء المشهورة قال
 المسقلاقي قال ثبت ان كذا ما ورد في العلم
 من اهل الجنة جرد مرد الاموي عليه السلام
 في الجنة ان يتركوا في الجنة كذا ما ذكره
 القزويني في خلاصة روي عن عرو بن
 ربيعة عن ابي عبد الله عليه السلام في حديث
 لا احد من الناس في الجنة كذا ما ذكره

ہے جس کی کلام ہے حدیث شیطان کہان اور
 میں کے درمیان ہے ہم اور کا بیان ہے آخر قسم کے اور
 کے ساتھ اور کا شکر ہیں اور ایک اور کا طیفہ ہے حکام
 حریک کہا بن جوڑی بی مومنی ہے حدیث حب عالم
 اور شاگرد و دو ایک دن ہلکدیں تو اللہ تعالیٰ اس کو
 قبروں سے چالیں ورنہ عذاب دو کرویت ہے۔ کہا حافظ جلال
 نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے حدیث قیامت کی روز بعض
 آدمیوں کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منشر کے جائیگے
 مالا مال اللہ کی نزدیکت چھ کعبہ نہیں ہوگی۔ ایسا احادیث
 کہا عراقی نے بیٹھے اسکو سطرہ نہیں پایا اور صحیحین میں
 سے ہی القبتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
 پاس پر چھہر کے پڑا بر او اس کا قدرہ ہوگا حدیث چوٹی
 کہیے لبتا پچھتے ہے جوہری نے صحاحین ذکر کیا ہے اور
 کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہیں جب
 جوہری نے تو ہم کیا ہے حدیث جنت میں ابو ہریرہ
 خلیل اللہ کے اور ابو بکر صدیق کے داہری ہوگی صحیحین
 ہوئی اکثر مشہورہ حدیث میں اور اجزاء مشہورہ میں
 مسکونین پہنا نا کہا عقدا کی کہا ہدی شیخ نے جو طبرانی
 ہے کہ راجل جنت بی ریشی چونکہ گروس سے علیہ السلام
 ان کے لئے داہری ہوگی حق تک ایسے ہے ہے اور
 ایسی ہے جو قرآن نے ذکر کیا ہے کہ بارون
 علیہ السلام کے من میں داہرہ جوئی ہے اور پتے
 سحر مالون کے خطا کہا جو اد کیا ہے کہ حدیث
 حرم علیہ السلام کے من میں داہرہ ہونی ہے اور
 اس کے سے اس سے ثابت نہیں حدیث

انہ حسن باعتبار طرقہ لا ضمیم ولا ضمیم فصلان
 ان تکرر موضوعا علی ما ذکرہ الزکر کثرتی حدیث
 انما من الله والمؤمنون مع قال السقلائی انہ کذاب
 مختلف فیہ وقال الزکر کثرتی لا یعرف قال ابوتیمية
 موضوع وقال السخاوی هو عند الدلیلی بلائہ
 عن عبد الله بن جرادة مرفوعا انما من الله والمؤمنون
 فن اذی مؤنفا فقد اذانی حدیث انصیف
 بالحق من احقرت قال السخاوی لا عرفہ حدیث
 انفق ما فی الجیب بانک ما فی العین اصل لبناء ولكن
 یعم معناه لقوله تعا (وما اتفقتم من شیء فهو فلتان)
 والحد المتفق علیه انفق علیک اما قولهم انفق
 ابو بکر رضی الله عنه مامعه حتی تغفل بالعباء فلیس
 المرفوع لکن معناه صحیح حدیث ان الارض تنفس
 من بول الا براربعین یوما فیند او ذالوضع حدیث
 ان بلا لا کان یبدل الشیء الا اذان سینا قال المزنی
 فیما نقله عنه البرهان السفاقی انہ اشتر علی
 السنة العوام ولم زہ فی شی من الکتب حدیث
 ان الثمرات علی علی بن ابی طالب احمد لا اصل
 وادعی ابن الجوزی انہ موضوع لکن قال السیوطی اخرجه
 منہ وابن شاہین ابن مردودیہ وصحیہ الطحاوی و
 القاضی عیاض قولہ داخل المنفی ردھا بامر علی التثبیت
 بدعاء النبی علیہ السلام ونقصیله فی السیر حدیث
 ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فنیقوا
 مجاریہ بالجموع ذکرہ فی الاحیاء قال العراقی متفق علیہ
 من حدیث صفیہ دون قولہ فضیقوا مجاریہ

یہ کہ سن ہے باعتبار کثرت طرق کی یہ صحیح ضمیمہ ہے بلکہ کثرت
 ہو گیا کہ زکر کثرتی فی ذکر کیا ہر حدیث میں مدح و تحسین اور بد و تحسین
 میں کہا مستقل فی ہر کذب ہر مختلف فیہ اور کہا زکر کثرتی یہ مقولہ
 یہی اور کہا ابوتیمية فی ضمیمہ ہر وہ دلیلی کے پاس بلا اسناد و سند
 بن جرادیہ مرفوع میں کہہ من اور مومن مجسم میں جن مومن کو ایذا
 دی اوس نے جھکوا ایذا دی حدیث منصف ساتھ حق کی وہ جو
 اقرار کرے کہا سخاوی میں اسکو نہیں جانتا حدیث خیرم کر اپنی
 جیسے دیکھا تجھ کو غیب سے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن سننے اسکی صحیح
 میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے (اور جو تم چم کر کسی چیز سے پسندیدہ
 ہو تو اسکو اور حدیث متفق علیہ میں یہ خیرم کر میں تجھ پر خیرم کر دیکھا لیکن
 لوگوں کا یہ قول کہ ابو بکر نے خیرم کیا جو کچھ اوسکے پاس تھا تاکہ
 اوس نے گوڈری کو ٹانگا لگایا یہ مرفوع نہیں ہے لیکن معنی اسکی
 میں حدیث زمین اونٹ کی بول سے چالیس دن تک
 پلیدہ رہتی ہے اسکی سند میں داؤد ہے جو وضع ہے حدیث
 بلال زان میں ٹین کیجی گدیں کہتا تھا۔ برہان سفاقی نے مرنے سے پہلے
 کہ حدیث عوام الناس کی زبان پر مشہور ہے اور کتب حدیث میں بھی
 اسکو کہیں نہیں دیکھا حدیث سورج حضرت علی پر دیا گیا تھا
 کہا امام احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی دعویٰ کیا ہے کہ
 موضوع ہے لکن سیوطی نے کہا ہے کہ ابن مندہ اور ابن شاہین و
 ابن مردودیہ اسکو اپنی کتاب میں لائے ہیں اور طحاوی اور قاضی عیاض
 نے اسکی تصحیح کی ہے اور شاہد امام احمد وغیرہ نے نفی امر علی کی ہے
 ہوا اور مثبت حضرت کی دعا ہے اسکی تفصیل کتب سیر میں ہے حدیث
 شیطان دمی کی خون کی جگہ میں کہیں تاہم اوسکے کہنے کیجی کہ کہہ
 تنک کر۔ یہ حدیث چہا میں مذکور ہے کہا عراقی نے حدیث میں
 کی روایت متفق علیہ ہے سو اس قول کی اسکی جگہ پر کہہ کر

ایمان العبدان یشتقی فی کل حدیث مسکوت **حدیث**
 ان الیوم یزال الناس فی بیت سبعة ايام قال البیهقی
 فی مناقب احمد سئل عنه احمد فقال باطل لا اصل
 له قال النضاوی وینظر معناه قال النووی من کلام
 مظلم وواضعه مجرم فیم الله من وضعه ولا یرد
حدیث ان نسبة الفائدة الى مفیدها من
 الصدق فی العلم وشکره ان السکوت عن ذلك من
 الکذب فی العلم وكفره من کلام سفیان الثوری کما
 ذکره ابن جماعة من منسکه الکبیر قلت من الفائدة
 فی الاسناد الى صتا الفائدة من زیادة العائد ما
 قیل علما خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة
 برأۃ من الخاتمة **حدیث** ان الورد خلق من
 عرق النبی علیه السلام او من عرق البراق قال النووی
 لا یصح وقال العقلاء موضوع وسبقه لذلك بی
 ذکره السخاوی وقال الزمر کشی له طرق فی مسند
 الفردوس و کتاب الریحا لابن فارس **حدیث**
 ان کان الکلام من فضاة فالصمت من ذهاب من
 قول سلیمان ولیمان لاینبه کا ذکره ابن الدبیع قال النضائی
 وهذا محمول علی مالم یس فی فائدة شرعیة والافتقد
 یکون النطق فی بعض المواضع واجبا فی بعضها نداء
 اقول فی کل حدیث من صمت نجاة علی الاول کما
 بشیر الیه خدا من کان یؤمن بانه والیوم الآخر
 فلیقل خیرا ولیصمت فیہ تنبیه نبیه علی ان کلام
 الخیر خیر من السکوت عن الشرفان نفع الاول
 متعدد الثاني قاصد کما فی الذی عن المنکر **حدیث**

ایمان سی بی بی کہ اپنی سب کلاموں میں مستحکامی سکوت ہے **حدیث**
 میت ابنی کبر من مات دون کلمة ویسأل کذا یموتی ہے کہا میتی علی
 نام احمد کی مناقب میں انسی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جواب دیا کہ با
 ہے اسکا کچھ اصل نہیں کہا سنا دینی اسکے معنی دیکھو جانی میں کہا نووی نے
 اسکے متن میں بڑی کلام اسکا واضح مجرم ہے کہ یہ حدیث کے واضح کواد
 اسکی خواب گاہ کو سرور کری **حدیث** فائدة کونستو کرنا اس شخص کے
 طرف جنب فائدة یاہو آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے ایسے یہ سب کلمے
 صادق اور شکر ہے اور اس چکے ناو اسکے کذب اور ناشکری پر دلالت ہے ایسے
 یہ کاذب و ناشکر ہے سفیان ثوری کے کلام میں جیسا کہ ابن جماعت اسکے بڑی
 سے بیان کی ہے میں کہتا ہوں فائدہ کو صفا فائدہ کی طرف نسبت کر نہیں سکتے
 علم کا فائدہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے دو علم بہتر ہیں ایک علم ہی باوجود کہ کتب
 میں خون ہی برات ہے **حدیث** گلاب حضرت کی پسینہ سے پیدا ہوا
 یا براق کی پسینہ سے کہا نووی صحیح ہے اور کہا عقلائی موضوع
 ہے اور اس میں ابنی عساکر سبقت لی گیا ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا
 ہے اور کہا زکشی نے مسند فردوس میں اور کتاب الریحا ابن
 فارس میں اسکے بہت طرق ہیں **حدیث** اگر بولنا چاندی
 جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہے یہ کلام سلیمان کی ایمان کے
 اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن دبیع فی ذکر کیا ہے کہا خطابی نے
 یہ سپر محمول ہے جس میں فائدہ شرعی نہ ہو ورنہ بولنا بعض حکمتیں
 کہیے واجب نہ ہے اور کہی مستحب میں کہتا ہوں یہ حدیث خبر
 چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر عمل کرنا چاہئے
 جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص بعد از گرفت
 کے ساتھ ایمان رکھتا ہے چاہئے کہ نیک بات کری یا چپ ہی اور اگر
 میں تنبیہ ہے کہ کلام خیر شر کے سکوت سے بہتر ہے کیونکہ پہلی بات
 متعدی ہے اور دوسرا قاصر ہے جیسا کہ ابوہریرہ نے منع کرنی میں **حدیث**

کہ انی الاحیاء وقال العزیز لم اقبلہ علی اصل وروایت
 من تقل معاذ ما انزلہ اللہ شیئا اقل من الیقین قلت
 وهو مستفاد من قوله تعالی (وما اوتیتم من العلم الا
 قليلا) واما عزیمۃ الصبری فی العمل فکذا اقلیل کما
 قال اللہ تعالی (ان الذین آمنوا وعلوا الصالحات وقلیل
 ما هم) **تحد** ان من الذنوب نوبالایکفرها
 الوقوف بعرفة ذکرہ فی الاحیاء وقال اسند جعفر
 محمد بن رسول اللہ علیہ السلام وقال العزیز کم اجلہ
تحد ان من العصمة ان لا یقتل من کلام الصوفیۃ
 وہی من جملة ما اعجاب الشافعی من کلماتہم عن عبد
 ابن احمد فی زوائد الزهد عن عوف بن عبد اللہ
 کان یقول ان من العصمة ان تطلب الشی من الدنیا
 فلا تجد ذکرہ السیوطی **حدیث** ان المسافر وما
 له علی قلتمہ بفتح القاف واللام وباللغات ان فوقہ
 هلاک قال النوفی ہذا یشیہ لیس ہذا خبر عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما هو من کلام بعض السلف
 فقیل انہ عن علی کرم اللہ وجہہ و ذکر ابن السکیت
 السجوری انہ عن بعض الاعراب انتہی وقد ورد لہ
 علم الناس رحمة ابی المسافر لا یجزم الناس ہم علی سفر
 ای المسافر ورحلہ علی قلتمہ الا ما وقی اللہ زائد علیہ
 عن ابی ہریرۃ مرفوعا بلا سند وکذا ابن الاثیر فی
 النہایۃ وهو ضعیف والدیلمی بسند عن ابی ہریرۃ
 یرفعہ لہ علم الناس مال المسافر لا یجزم او ہم علی
 سفر ان اللہ بالمسافر لرحیم وهو ضعیف ایضا ففی
 الجملة ثابت غیر موضوع **حدیث** ان من

ایسا اور احیاء میں اور کہا عرواقی بن اسحاق اصل ہوا
 معاذ روایت کی ہوا اللہ تعالیٰ کی کسوت حقیقت کہ نہیں نہ کہ کیا نہیں
 ہون یا اس قول اللہ تعالیٰ کی مستفاد ہوا نہیں یا کیا حکم علیہ
 صبر عزم علیہ ہوا بھی کم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو (جو لوگ ایمان لائے
 اور نیک عمل کرو اور وہ کم ہیں **حدیث** بعض گناہ البہرہ میں کہ
 اذکا کفارہ سو اذکوف عرفی اور چیز کوئی نہیں احیاء میں کہ ہے
 اور کہا اسکو جعفر بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سند کیا ہے
 اور کہا عرواقی نے نہیں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی ہوئے
 (آدمی کسی چیز پر) قافز ہو۔ صوفیہ کے کلام سے ہو یہ اون جملوں میں ہے
 جس شافعی متعجب ہوا عبد اللہ بن احمد کی کتاب وائد الزہد میں اسیمین
 بن عبد اللہ سے کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے بچو کہ تو جس چیز دنیا کو طلب کریں
 پہر سکر نہ پاؤ۔ اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر
 اسکا مال ہلاکت پہر کیا نو دینی تہذیب لاسا میں کہ یہ خبر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہے لیکن بعض سلف کی کلام ہے
 بعضوں نے کہا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ ہی اور ابن اسکیت اور
 جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتھے
 اور وار دہو ہے اگر جان لین آدمی اللہ کی رحمت جو من
 پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں ایسے مسافر اور اسکا
 سبب ہلاکت پر ہے مگر جبکہ اللہ نگاہ رکھے دیلمی نے ابو ہریرۃ
 سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر
 نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے اور دیلمی میں ابو ہریرۃ سے
 مرفوع سند ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے
 لئے ہی البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر ہوں اللہ تعالیٰ مسافر
 کے ساتھ رحیم ہے اور یہ ہے ضعیف ہو اصل کہ **حدیث**
 ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ابن عبد السلام هو الکتاب الصالح
من خواص الکتاب واما السبع الوارد من الموضع
فانما له بل مر فی السبع خواصه اعوذ بالله من علم
ینفع وقلب لا یضغ ونفس لا تشبع ودعاء لا یمنع
هو الکتاب السبع حدیث ای شیء لا یجفی قال یمکن
قالا الصغلا لا اعرف له اصلا قال فغوه حدیث
من خفیة سریه صالحه اوسینة الله منها راوله
بین الناس یعرف به ولودخل المؤمن کوة حائط و
علاء صالحا اصبر الناس یحدثون به قلت یعقوبی معناه
قوله تعالی (والله یخرج ما کنتم تکتبون) وقد فسره قوله تعالی
(فانه یعلم السرائع) ای فی الباطن وقلن الا یمکن فانه
عالم بالموجزات والمعدومات وانه ای شیء یمکن وای شیء
لا یمکن ولو کان کیف یمکن انه اذا قال للشیء کن فیکون
حدیث الایمان عقد بالقلب اقرب بالسان وعل
بالارکان قال السخاوی رواه بن ماجه بسند من
عبد السلام بن صالح الی علی رفعه بهذا وحکم علیه
ابن الجوزی بالوضع لکن قال السیوطی او مرده ابن الجوزی
فی الموصوفات ولم یثبت قال الفیروز آبادی فی کتابه
الصراط المستقیم الحدیث المشهور ان الایمان قول وعل
ویرید وینقص وایمان لا یرید ولا ینقص کله غیر
وذا فی الزمزم کتبی فی اول کتابه عن الجناد انه سئل عن
حدیث الایمان لا یرید ولا ینقص فکتب من حدیث هذا
استویا لعمری لشدید وعلی السبل العلیل وعلی
البیاض الوحده حدیث الباذنجان لای
لما اطلق اسما له قال الصغلا لا اعرف له اصلا

ابن عباس اسی طومر ای طومر معصوم معصوم وادی کلک کرا
لیطرح بانو لیکن ه شیخ جواد فی سواد الطبع خارج مودع نہیں بلکہ
شیخ بن جی وارہ ہوا ہر جیسا کہ اس عبارت میں جیسے ہے میں نے
اند میں تجہ سے پناہ مانگتا ہوں ایہو علم سے جنت زدہ ہوا ہوا ہوا
ذوہی اور البیاض شیخ جواد ہوا اور اس کا شیخ جواد ہوا اور اس کا شیخ جواد
حدیث کون شیخ جواد نہیں بلکہ جیسا کہ اس عبارت میں جیسے ہے میں نے
اسکا اصل نہیں جانتا اور کہا ایسا ہی ہے حدیث جیسا کہ اس عبارت میں جیسے ہے میں نے
پیشہ کر گیا اعلیٰ وکسکو ویسی طور پر کہ میں نے کچھ نہیں کہا جس سے وہ معلوم ہو کہ
کوئی مومن یا کئی ایمان میں داخل ہو کہ نیک عمل کرے کہ لبتہ صبر کو آدمی
نوسکی باتیں کرے کہ میں نے کہا ہوں قول اللہ تعالیٰ کا اسکا سوا دین (اللہ تعالیٰ
کمال والا ہے جو تم پر شہید کرتی ہو) اور اس کی (وہ جانتا ہے سرور پر شہید کیا
تفسیر سطر حکمی ہے یعنی جو باطن میں ہوا اور کہا گیا ہے جو انہی کو سکھاتا ہے جو
اور مسدود کو جانتا ہے اور جو ہوا اور جو نہ ہونی ہوا اگرچہ کسی طرح کے ہونے پر وہ
جیسے شیخ کو علم کرنا ہے کہ ہر جاتہ ہر جاتی ہے حدیث ایمان عقد بالقلب
اور اقرب بالسان وعل بالارکان کا نام ہے کہ اسکا شیخ بن ماجه بسند السلام
بن صالح کی طریق سے علی تک وارد اس مرفوع کیا ہے اور ابن جوزی نے
اس پر حکم مومن کا لگایا ہے لیکن یہ سوطی نے کہا ہے ابن جوزی کو موصوفات میں
دیا ہے اور صاحب نہیں کیا میں کہتا ہوں فیروز آبادی فی کتاب صراط المستقیم
میں کہا ہے کہ یہ مشہور حدیث ایمان قول وعل ہے اور زیادہ ہوتا ہے
اور کہ ہوتا ہے اور یہ حدیث ایمان نہیں زیادہ ہوتا اور شک یہ تمام غیر معتبر
اور زکشی فی اول کتاب میں بجا رہی نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں
نہیں زیادہ ہوتا کہ کی بابت ہوا گیا اور حدیث کہ ہوا شخص حدیث
بیان کری سخت مارا و بہت دیندگی لائی ہے حرف با حدیث
ہیں اس لئے کہ جس نے کہا یا جانی دینے جس میں کے لئے کہا یا جانی
کہ حدیث مذکور ہے کہ اس حدیث میں کہ مستثنیٰ بن اسیر امت نہیں ہوا

حدیث

ان لم یکن العلماء اولیاء الله فلیس ولی قال ابو حنیفہ
 والشافعی قد قیل من اطلق لسانہ فی العلماء بالتثلیث
 وقال بعضهم غیبة العلماء کبیرة وقیل لہم العلماء ثم
 یختل فی لاجد فضل الرحمة من قبل الین او من
 الین قال العزائم اجلہ اصلاح حدیث اولہ ما
 الله العقل تقد فی ان الله لما خلق العقل الحدیث
 ابن داود المحرق قال السخا وعلین بن المحبر کذا با وقد
 شیخنا یحیی العسقلانی والوارد فی اولہ ما خلق الله
 وهو اثبت من حدیث العقل حالیت ایاکم و
 الدمن اخرجه الدارقطنی فی الافراد والعسکری
 حد الراقد وقال الدارقطنی لا یصح من ذکر ابن الدبیج
 قال السیور ورواہ الدیلمی عن ابی سعید قلت فلا یكون
 موضوعا لیکون موقوفا او مرفوعا و ذکرہ ضاحق
 العروس عن عمر موقوفا ولفظہ ایاکم وخضراء الد
 فانہا لکد مثل اصلہا وعلیکم بذات الاعراق
 فانہا لکد مثل ابہا وعمہا واخیہا ثم الدمن یفصح
 جمع دمنۃ بکسر الدال الهملة وھی البعر شہبت للرة
 المحسنا الفاسدة بالنبات ینبت علی البعر فی التبع
 الخبیث فان ظہرہ حسن وباطنیہ فاسد الاعراق
 جمع عروق والمراد بہ الاصل **تحد** ایاک والسبع
 ابن ولحد کذا فی الاحیاء قال العراق لم یجد ہکذا
 و فی کتاب لویاضۃ لابن السنی وابی نعیم فی الحلیۃ من
 حد عائشۃ باسناد صحیح انہا قالت لئن ایاک
 السبع فان النبی علیہ السلام واصحابہ کانوا لا یجمعون
 ولا بن حجا واجنب السبع فی التبع کخو من قولہ

نہ

العلماء اولیاء الله فلیس ولی قال ابو حنیفہ
 اسکو امام ابو حنیفہ او شافعی فی کہا ہر دو کلمہ گویا ہر دو علم کی حیثیت
 کی زبان کہوں اوس کو اعتدالے ولی کہہ سکتا ہوں
 کہتا ہوں اور بعضوں نے کہا ہر علم کی حیثیت گناہ کبیرہ کی گویا ہر علم
 گوشت تہر قائل ہے حدیث میں رحمت کو میں کہ طرف پر یا نہ رحمت
 کہا عراقی نے اسکا اصل نہیں پایا حدیث پہلے اسکا تھا عقل
 کو پیدا کیا۔ اسکا حال اس حدیث (ان الله لما خلق العقل) میں گہرا
 اسکو ابن داود المحرق روایت کیا ہے کہا سنا وحق ابن المحبر کذا نہیں ہے اور
 کہا شیخ عسقلانی اس حدیث کی جگہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سب
 اسکا علم کو پیدا کیا اور یہ حدیث عقل کی زیادہ ثابت ہے حدیث جو عمر بن
 حسین نے بیان کی ہے۔ اسکو دارقطنی نے باہر اور کئی اقدسی اور دارقطنی
 فی کیر جو صحیح نہیں اس کو ابن دبیج ذکر کیا ہے اور کہا سنی اسکو دبیج نے
 ابو سعید روایت کی ہے میں کہتا ہوں موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
 ہو یا مرفوع اور صاحب تحفہ العروس نے عری موقوف روایت کی ہے اور کئی الفاظ
 میں جو ترجمہ میں حسین خراب ظن ہے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل خبیث ہیں
 لازم کر دے وکیل عورتوں کو کیونکہ وہ اپنی بائیں چپا اور بائیں منہ میں
 دمن بفتح دال بکسر ال جمہ ومنہ بکسر ال کی جگہ اسکو بکسر ال جمع میں
 کو انکو رسی تشبیہ کی گئی جو غیبت جگہ پیدا ہوا اسلئے کہ ظاہر اسکا
 اچھا ہے اور باطن اسکا فاسد اور عراق جمع عروق کی معنی اس کے اصل کے
 میں حدیث امی بن داود کی صحیح ہے۔ ایسا ہے احیاء میں اور
 میں نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضۃ
 میں اور ابو نعیم کے علیہ میں عائشہ صحیح ہوا سے روایت ہے
 اوس نے کہا سائب کونج تو سب سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم اور اس کے اصحاب صحیح نہیں ہوتے تھے اور ابن حبان
 میں ہے پر ہیسز کہ سب سے اور ہسز ہی میں ہے

بعض الحفاظ انہ من وضع الزنادقة وقال الزركشتی
 وقد لجم به العوام حتى سمعت قائلا منهم يقول هو
 اصم من خد ماء زمزم لما شرب له وهذا خطأ
 فیم وكل ما روی فیہ باطل قال السيوطی ولم أقف
 على اسناد الا في تاريخ بل هو موضوع وفي الفتاوى
 الحديثية له ان هذا القائل عظمى اشتد الخطأ
 فان خد الباذنجان كذب باطل موضوع باجماع
 المحدثين على ذلك ابن الجوزي في الموضوعات
 الذہبی فی الميزان وغيرهما وحديث ماء زمزم
 مختلف فيقل صحيح وقيل حسن وقيل ضعيف لم يقل
 احدا نه موضوع حديث باعد ابن نفاس
 الرجال والنساء غير ثابت واذا ذكره ابن الحجاج المذکور
 في صلوة العيدین ذکره ابن جماعة في منسكه في هو
 ولفظه ويروى عن النبي عليه السلام باعد وابن النضر
 الرجال والنساء حديث الباقلاء ليس له اصل
 ابن الديبع وقال الزركشتی احاديث الباقلاء والعد
 باطلة حديث باكر وبالصدق لان البلاء لا
 ينخطاها قال ابن الجوزي هو موضوع وقال العسقلانی
 لكن لا يتبين انه كذلك وقال السيوطی رواه الطبرانی
 الاوسط من خد علي وابو الشيم من حديث ابن
 حديث بخلاء امتي النخاطون قال السخاوی لم
 عليه قال ابن الديبع بل اصل له فان حديث عمل الابرا
 من الرجال النخاطة وعمل الابرا من النساء الغزو
 الذي رواه تمام في فوائد وغيره عن سهل ابن سعد
 خد النخيل عند الله ولو كان راها لا اصل له

اور بعض حفاظ نے کہا یہ بعض مذہبیوں نے بنائی ہے اور کہا زركشتی نے
 یہ عوام الناس کے آواز ہی تاکہ میں ایک قائل کی کہ یہ کھڑے ہے کیا اس حدیث
 سے صحیح ہی (بانی زمزم کا اسمی اسٹی ہے جس کے لئے پیا جانی) اور
 سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
 فی میں کے اسناد پر وقت نہیں ہوا مگر تاریخ میں اور وہ ہی
 موضوع ہے اور فتاویٰ حدیث میں اس قائل فی بہت سخت خطا کی ہے
 کیونکہ حدیث بنیگر کے کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث ہے یہ
 ابن جوزی فی موضوعات میں اور ذہبی میزان میں اور غیر
 نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمزم مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
 اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف رکھی فی موضوع نہیں
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کر ثابت نہیں ہے
 اسکو ابن حجاج فی داخل میں صلوة العيدین میں ذکر کیا ہے اور ابن
 نے منسک میں طواف النساء میں ذکر کیا ہے اور الفاظ اسکو یہ ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
 مردوں میں فرق کرو **حدیث** لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں اسکو
 ابن بیہق ذکر کیا ہے اور کہا زركشتی نے حدیثین لوبیا اور مسوکی باطل
 ہیں **حدیث** صبح کے وقت صدقہ دو اسلئے کہ سکو بار و کد
 نہیں لکھا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عسقلانی مجھے اب معلوم
 نہیں ہوتا اور کہا سیوطی کج طبعی فی اوسط میں علی روایت کی ہے
 اور ابو الشیخ فی انس سے حدیث بنجل سیری اشکے درزی میں
 کہا سخاوی میں اس پر وقت نہیں ہوا کہا ابن رجب فی کد اسکا
 اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث سکور ذکر کی ہے عمل نیک مردوں
 کا سینا ہی اور عمل نیک عورتوں کا کاتنا ہے روایت کے
 اسکو تمام نے فوائد میں اور غیر میں نے سہل بن سعد سے
حدیث بنجل دشمن امدا ہے اگر چہ اسکا کچھ اصل نہیں

فی رواہ ابن حبان و لا یصححہ بالیوم و ذکر فی
 فی شرح معالم الجنۃ رواہ البزار فی سندہ و لم یصح
 الراضی بسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تنظروا
 ما استطعتم فان اللہ بنی الاسلام علی النظافۃ و
 یدخل الجنۃ الاظیف حدیث البلاء موکل
 بسندہ و رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث
 ابی الدرداء و ابن مسعود قال الیریح وهو عند النبی
 تاریخہ عن ابن مسعود بلفظ البلاء موکل بالمنطق فلو
 رجلا غیر رجل یرضاء کلۃ لرضعہا قال السخاوی
 و هو ضعیف قلت لفظ الزکشی بالنطق و قال
 رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق من حدیث ابن عباس
 والد یلمی من حدیث ابی الدرداء قال السیوطی والد یلمی
 ایسا من حدیث ابن مسعود مرفوعا و احمد الزہد
 موقوف و ابن السمعانی تاریخہ من حدیث علی مرفوعا
 حدیث بیت المقدس طشت من ذهب مملو
 عقار و یسجد بل هو ما یسجد التورۃ من
التاء المثناة من فوق حدیث
 تحفۃ البیت الطواف قال السخاوی کما روي هذا اللفظ قلت
 المراد بالبیت هو الکعبۃ و هو بیت الحرام و معنی
 صحیح کما فی الصحیح عن عائشۃ اول شئی بذابہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکتا انہ تو صائم فط
 التحف و ذلک لان کل من یدخل المسجد الحرام یسجد
 ان یبدأ بالطواف و ان یأتی بصلوۃ فیکتفی
 المسجد الا ان لم یکن فی مینہ ان یطوف بعد او
 لادخل و لیس معناه ان فیه المسجد فاکتفی عن

اور ایک حدیث میں ابن مسعود کو اور شاہد بہو سہو نہ کر واد
 قرطبی نے شرح معالم الجنۃ میں ذکر کیا ہے کہ سکو بزار نے اپنی سنن
 روایت کیا ہے اور راضی فی ابوابہ سے اسناد کی ساتھ بیان کیا ہے
 کی جس قدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کی پاکیزگی سے
 اور داخل ہو گا جنّت میں مگر پاک آدمی حدیث با قول کیا ہے
 سیر کی گئی ہے۔ ابن مسعود کو موضوعات میں ابی الدرداء اور ابن مسعود
 آیا ہے کہا بیع فی تاریخ خطیب بن ابن مسعود ان المنطق کثر
 کی ہے بلا کلام کی سیر کی گئی ہے اگر کوئی آدمی کسی کو کتر کے روئے پیر
 عیب کتر کا البتہ وہ بھی ضروری گا۔ کہا سخاوی یہ ضعیف ہے۔ میں
 کہتا ہوں کتر کے لفظ میں کلام کی جگہ لفظ ہے جس کے معنی بولنا ہے
 کہا کہ اسکو ابن لال فی مکارم الاخلاق میں ابن مسعود اور یلمی نے
 سے روایت کی ہے کہا سیوطی فی یلمی سے ابن مسعود مرفوع روایت
 احمد زہد میں اوسے موقوف روایت نقل کے ہے اور ابن مسعود نے تاریخہ
 میں علی سے مرفوع روایت کی ہے حدیث بیت المقدس مملو کا
 ہے پھر ہوں ہے یہی۔ یہ حدیث نہیں بلکہ یہ کلام تورۃ کی طرف
 منسوب ہے **حرف تاء**۔ حدیث گھر کا تحفہ طواف
 اس کا ہے کہا سخاوی نے میں نے اسکو ان لفظوں کے نہیں دیکھا
 میں کہتا ہوں مراد گھر سے فائدہ کہ ہے اور معنی صحیح نہیں جیسا
 کہ عائشہؓ صحیح بخاری میں ہے اول سے جب کوئی صلی صلی
 علیہ وسلم نے مکہ میں آئی ہے شروع کیا تھا یہ تھا کہ وضو کیا
 پھر طواف کیا الحدیث اس طرح جو کوئی مسجد حرام میں داخل ہو
 اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ فعلی ہو
 یا فرضی اور نماز نجس المسجد کی شروع نہ کری مگر جب کہ
 اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا بلا عذر اور جب
 سے نہیں میں کہ نجس المسجد اس مسجد ہی ساقط نہیں

الحیز و قال انه باطل و كانه تبع الناس فيما نقل عنهم
 انه كذب قلت لا اخذت البركة قد ذكره السيوطي
 في جامع الصغير عن ابى الشيخ في الثواب عن ابن
 عباس رضي الله عنه والسلف في الطيور يا عن ابن
 واما تجد صفرا وفسيا في عليه الكلام في محله
تجد بومه الشريك لا تفور ليس بحديث كما قال
 ابن الديبع **حديث** البشارة خير من القرع
 اى الضيافة قال السخا ولا اعرفه **حديث** شر
 القائل بالقتل قال السخا ولا اصل له **حديث**
 البطيخ وفضائله منصف فيه ابو عمر التوقاني جزء
 احاديثه باطله ذكره ابن الديبع وكذا قال الزركشي
 قلت ما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه من
 السلام اكله فثابت لا سيما مع الروكب في شمائل
 الترمذ وغيره **تجد** البطنة تذهب اللفظة
 ليدل اصل في مبناه وهو عن عمر بن العاص وغيره
 الصعانة من بعد **تجد** بنى الدين على النفا
 ذكره في الاشياء وقيل لا تجد له اشارة ذكره ابن الديبع
 قلت لفظه لم اجد هكذا رواه الصعفاء لابن جابر
 من حديث عائشة رضي الله عنها واما نظيف و
 للطبراني بسند ضعيف جدا من حديث ابن مسعود
 قد عولى الايمان اني سمعته قال سيوطي واقرّب ما اخرج
 عن سعد بن ابى وقاص عن فروان الله نظيف **تجد**
 بنظفوا فيه كذا رواه الترمذ من حديث سعد بن
 اذ الله طيب **تجد** طيب نظيف **تجد** نظيف
تجد طيب **تجد** طيب **تجد** طيب **تجد** طيب

روثيون كواور کہا کہ باطل ہے کہ الیسیا کی کتاب میں
 سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے میں کہتا ہوں مذہب کی حدیث کو بیٹھ
 فی جامع الصغير میں ابی الشيخ سے ثواب میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے
 اور سلفی فی طویریات میں ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفحا)
 میں سکی جگہ پر کلام ہوگی حدیث مشرک کی انہی میں
 نہیں مانی۔ ابن بیع فی کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے حدیث
 بشارت چہر کی اچھی ضیافت سے کہا سنا دینی میں کہ نہیں جانا
حدیث قاتل کو قتل کے خوشخبری دی۔ کہا سنا دینی اسکا اصل
 نہیں ہے حدیث تربوز کی اسکے فضائل میں ابو عمر تو قاتل ایک
 کتاب تصنیف کی ہے ابن بیع فی ذکر کیا ہے کہ اسکی تمام حدیثیں
 باطل ہیں اور ایسی ہی کہا زکشی فی۔ میں کہتا ہوں فضائل کے
 اور یکیش بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمد کہا ہے
 ثابت ہی بلکہ بوجہ رتر کے جیسا کہ شامل ترمذی وغیرہ میں ہے
حدیث زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے۔ اسکا اصل ثابت
 نہیں اور عمر بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنی ثابت
حدیث دین پاک پر ناکیا گیا ہے۔ احیاء میں مذکور ہے اور
 کہا کہ میں اسکے مخرج نہیں پائی اسکو ابن بیع فی ذکر کیا ہے
 میں کہتا ہوں اس طرح تو معلوم نہیں ہے لیکن صغفاء ابن جابر
 میں عائشہ سے اس طرح مروی ہے پاک کر دینا کہ اسلام پاک ہے
 ہر کس میں بہت ضعیف سند بن مسعود سے روایان کی طرف
 ہے۔ انتہی کہا سیوطی جو زبانی سعد بن ابی قاص سے مرفوع روایت ہے
 وہ ذکر زیادہ قریب انتہی پاک ہے کہ وہ کہتا ہے ہم جو بنو سنان
 پاک کہو انتہی اور زبانی سعد بن قاص سے ہے کہ انتہی پاک ہے
 دوست کہتا ہے معافی کو پاک ہے دوست کہتا ہے پاک ہے دوست کہتا ہے پاک ہے
 دوست کہتا ہے دوست کہتا ہے دوست کہتا ہے دوست کہتا ہے دوست کہتا ہے

السیا

احیاء

على انه كلام تام وكذا الحكم في القراءة فان المستصحب فيها هو الوقف على الفواصل **حديث التكلف**
 حرام قال ابن الدبيج لا اعلم بهذا اللفظ بل في مصحح البخار عن عمر قال فبينما عن التكلف قلت والحال ان مع ثابت ويؤيد ما اخرج ابن عساكر في تاريخه عن الزبير بن العوام بلفظ اللهم اني واصلحي برأه من التكلف واخرجه ايضا بلفظ انا وامني برأه من التكلف عن الزبير بن ابى هالة وهو ابن خذرج زوج النبي عليه السلام وقد يقتبس لك من قوله تعالى (وما انا من التكلفين) **حديث تمكث**
 احد يكن مشطو عمر هالا نصي ولفظ الزر كمنى شطو دهر قال ابن مندا لا ثبت وقال ابن الجوزي لا يفر وقال النووي باطل وقال البيهقي طلبه غلام جد له اسناد اول الحاصل انه لا اصل له بهذا اللفظ من صباه والا فيقرب من معناه ما اتفق عليه الشيخا من حديث ابى سعيد مرفوعا اليه اذ حاضرت لم تصل ولم تصم فذاك من نقصانها **حديث تناسل**
 اباهي بكر يوم القيمة جاء معناه عن جماعة من الصحابة وفي ابى داود والنسائي والبيهقي وغيرهم من حديث معقل بن يسار مرفوعا تزوجوا الولود فاني كاتر الالم ولاحد والبيهقي عن انس كذلك وصححه ابن الجار **حديث التوكا على العصا من سنة**
 الانبياء كلام صحيح وليس له اصل صريح وانما يستفاد من قوله تعالى (ماثل كيمينك يا موسى) ومن فعل بني اسرائيل في بعض الاحيان كما بينته في رسالتي

اسلئے کہ یہ کلام تام ہے اور ایسا ہی حکم ہے قرأت میں کیونکہ اس میں کوننا فاصلا نہیں مستحب **حديث التكلف**
 ان لفظونہ نہیں جانا بلکہ صحیح بخاری میں عمر سے اس طرح ہے کہا کہ تم نہ کیے گئے میں تکلف میں کہتا ہوں حاصل یہ کہنے کے ثابت میں اور اس کا صحیح ہے جس کو ابن عساکر نے تاریخ میں زبیر بن عوام سے ان لفظوں سے روایت ہے یا اس میں اور زبیری است کی صاحبین کے میں تکلف سے اور ان لفظوں سے بھی مروی ہے میں اور زبیری است ہی برسی تکلف سے زبیر بن ابی ہریرہ سے ہے جو مذکور آنحضرت علیہ السلام کی میری کا لڑکا ہے اور یہ حدیث قول اللہ تعالیٰ سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے اور نہیں ہون تکلف **حديث تمكث**
 نہیں پڑھتی۔ اور لفظ زر کشتی کے نصف نامہ تک میں کہا ابن مندا نے یہ ثابت نہیں ہے اور کہا ابن جوزی یہ معلوم نہیں ہے اور کہا نوک نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے منی اسکو طلب کیا اور اس کے کوئی سند پائی اور حاصل یہ ہے کہ اسکا ان لفظوں کے کچھ اصل نہیں ہے اور قریب اس کے معنی کی ہے جبریش خان ابی سعید اتفاق کیا ہے کیا نہیں بات کہ جب عورت حاضر ہو نہیں نا پڑھتی اور نہیں وزی کہتے یہ اسکے دین کا نقصان ہے **حديث تناسل**
 دن سے فخر کروں گا۔ اسکے معنی بہت صحابہ مروی ہیں اور ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ میں متقل بن یسار سے مرفوع روایت ہے نکاح کرو جننے والیوں کو کیونکہ میں تم سے اول مستحب فخر کروں گا اور احمد اور بیہقی میں انس سے ایسا ہی ہے اور ابن جبار اور حاکم اسکی تصحیح کی ہے **حديث التوكا على العصا من سنة**
 کلام صحیح ہے اور اسکا کچھ اصل صحیح نہیں ہے لیکن بعض اسکو نقل اسے تعالیٰ سے مستفاد ہو سکتے ہیں (کیا ہو تیری دامن ہاتھ میں سے ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ منہ کچھ لالہ میں جان کیا ہے

بعض وقت کے فضل کی بھی

تفرقت علی اثنتین وسبعین ملة كلهم في النار
 الاملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا
 واصحابي وفي رواية احمد وابي داود عن معاوية
 اثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي
 والحديث في الشكوة وشرحه المرقاة **تحل**
 تفهموا قبل ان تسودوا من قول عمر قيل معناه
 قبل ان تزوجوا فقصروا وارباب بيتو وخدموا
 قيل صناع العلم في اخفاء النساء وقال الثوري من
 اسرع الولاية اضرب كثير من العلم ومن لم يترج
 تمكيت تمكيت وهذا المعنى اعم والله سبحانه
 اعلم **حديث** تفكرت اخير من عبادة سنة
 ذكره الفاكهاني بلفظ فكر ساعة وقال انه من
 السر السقطي وقال ابن عبا وابو الداء فكرت
 خير من قيام ليلة نقله الخطابي وذكر السيوطي
 الجامع بلفظ فكر ساعة خيرة من عبادة ستين سنة
حديث التكبر على التكبر صديق قال الرازي هو كلام
 مشهور قلت لكن معناه ما في **تحل** التكبير جزم
 السخا ولا اصل له في المرفوع مع وقوعه الراجح ولما
 هو من قول ابراهيم الغني حكاه الترمذي في جامع
 عند قتادة عن ابراهيم الغني انه قال التكبير
 والتسليم جزم وقال السيوطي رواه شعيب من
 فسننه عن ابراهيم الغني قوله التكبير جزم والقار
 جزم واخر من جهة آخر عنه قال كابوا يجزمن
 التكبير والارادهم التعطيط والترديد قوله
 انه اراد بالجزم الوقت دون الوصل فابعدته

بہتر فروغ اور میری بہتر فروغ مشرق ہوگی سبک میں
 اگر ایک فرقہ کہا لوگوں کو وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جس میں ہوں
 میرے اصحاب ہیں اور ایک امت احمد اور ابن داود میں معاویہ کی بہتر
 ناری میں اور ایک غنی اور وہ اہل سنت جماعت میں وہ حدیث
 مشکوٰۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے حدیث فقہات
 سیکھو پھر سزاؤں سے یہ قول عمر کا ہے جو لوگوں کو کہا ہے جس سے
 یہ میں پہلی آیت کی کہ کج کردین ہو جاؤ تم تاک کہہ دین اور خادموں
 کے اور اس میں سطر کہا گیا ہے صنائع ہو گیا ہے علم عورتوں کو جو خیر و شر میں
 توجہ نہ تھی جو شخص جلدی کرے ریاست کو اس سے نسبت علم نالگ کیا اور
 جس کے جلدی نہ کی تو وہ کیسا ہو گیا ہے یہ کیسا ہے اور بمعنی عام میں
 اللہ پاک بہت جانور و لای **حدیث** ایک گہری فکر کرنا نیک
 کے عبادت ہے بہتر ہے یہاں کہانی فی ان لفظوں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کلام
 سری السقطی کی ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الدرداء فکر ایک گہری
 رات کی گہری سوئی ہے بہتر ہے سکو حطانی فی افضل کیلئے اور بتوں کی
 میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر ایک گہری کا ساتھ برس کے عبادت ہے بہتر
حدیث مشکر کے کہ چکر کرنا صدمہ ہے کہا راجحی یہ کلام مشہور ہے میں
 کہتا ہوں لیکن معنی اسکو مرد میں **حدیث** بکیر جزم ہے کہہاں سجاد
 فی سکا کچھ اصل نہیں باوجودیکہ رافعی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
 ابراہیم غنی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
 نقل کی ہے کہا اوس ابراہیم غنی سے مروی ہے کہ اوس نے کہا بکیر جزم
 اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
 نے سنہ میں ابراہیم غنی سے اس طرح روایت کیا ہے بکیر جزم ہے اور
 قرآنہ جزم ہے اور اس میں وجہ دوسرے اس روایت کی ہے کہ وہ
 جزم کرتی بکیر جزم اس سے ہے کہ نہ لانا (ایک کو دوسرے) میں کہتا
 ہوں اظہر ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سو اس میں کے اپنی ابتدا

فکر ساعۃ خیر من عبادة سنة

السفاوی لم اقف علی لفظ ثلاث الا فی موضعین
من الحیاء و فی تفسیر العمران من الکشاف و ما ایتھا
فی شیء من طرق هذا الحد بعد مزید التفتیش قال
وزیادته تتلخذه للمعنی فان الصلوة لیست الدنیا
قلت وصحته من جهة البنی فقد قال السیوطی فی ترجم
احادیث الشفاء لکن عند احمد من حدیث عثمان
کا یجب فی الله من الدنیا ثلاثة اشیاء النساء و
الطیب الطعام فاصحاب التثنیة لم یصب احدهما استا
النساء والطیب لم یصب الطعام قال اسنادہ صحیح
ان فیہ رجال لم یم قل فیہ اسنادہ حسن
صحته من جهة المعنی فلو قوع قرۃ عینہ فی الدنیا
جعل کانه منہ لو فیزید ما جلد فی رواية الطیب لاف
وقرۃ عینی فی الصلوة وھل المراد بالصلوة العبادۃ
الموضوعة لسان لا نام والصلوة علیہ السلام قد
حبک الشی یعم و یعم رواہ ابو داود و قد بالغ الصفا
فیہ وحکم بالوضع علیہ قال السخاوی و کیفینا سکوت
ابو داود علیہ فلیس بموضع ولا شدید الضعف فهو
قلع ذکر الزرکشی عن ابی الدرداء وقال الوقف
وروع عن معاویہ بن ابی سفیان و لا یثبت سکت حلیم
السیوطی مع انه ذکرہ فی الجامع الصغیر قال رواہ احمد
البخاری فی تاریخہ و ابو داود عن ابی الدرداء و لو الخ
فی اعتلال القلوب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ابن
عسا کو عن عبد اللہ بن انیس انتفی فی الحد اما صحیح
لذاتہ و لغيرہ فیرقی عن درجۃ الحسن لذاتہ لکثرة
وقرۃ صفاتہ حدیث العبد لا یعد ب جمیع

سفاوی نے بین اعظمین پر واقع نہیں ہوا اگر اچا کی دو جہ میں اور
ثبات کی تفسیر آل عمران میں اور میزان و نو کو کسی جگہ اس حدیث
طریق میں نہیں دیکھا حالانکہ بہت تلاشیں کیں گے اور شیخ زیادتی
اسے معنون کو مختلف کرتے ہیں کیونکہ نازدینا ہی نہیں ہے میں کہتا ہوں
صحت اسے مبنی کی جہت سے یہ کہ اسے سنی صحیح احادیث شفاء میں
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ کو دنیا سے تین چیزیں
پسند آتی تھیں عورتیں اور خوشبو اور طعام آنحضرت کو دو
چیزیں ملین اور ایک علی علی آنحضرت کو عورتیں اور خوشبو
اور زلا طعام کہا اوسے اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس میں ایک
ہے اور کا نام معلوم نہیں میں کہتا ہوں اب اسناد اسکی حسن ہو
لیکن صحت اسکی جہت سے اس طرح ہے کہ آرام آگاہوں کا دنیا سے گویا
اسے اور اسکی تائید یہ دیت کئی ہے خوشبو و عورتیں اور آرام آگاہوں کا دنیا سے
مراد صلوة سے عبادت ہے جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہے اور وہ آنحضرت پر
ہو اللہ تعالیٰ کی اس پر حدیث محبت تیری کسی شے سے تھوڑا
اور یہ کرتے ہیں روایت کیا اسکا ابو داؤد و فی اور صفائی اس میں بالذکر کے
اس پر منع کا حکم کیا کہا اسناد صحیح ہے بلکہ ابو داؤد کا چپ کرنا لغات کرنا ہی
پس سونے نہیں ہے اور سخت ضعیف حسن ہے میں کہتا ہوں زکریا
ابی الدرداء سے کہ کیا ہو اولہا ہکا چپا اور معاویہ بن سفیان سے روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہیں ہے اور سیوطی نے اس پر چپ ہے باوجود
اوسے مسکو جامع ضعیف میں ذکر کیا ہے بعد روایت کیا اسکو احمد و ابی
نہ تاریخ میں اور ابی داؤد و فی ابی الدرداء سے اور علی بن عقیل القنوی
میں ابی ہریرۃ سے اور ابن عسا کو نے عبد اللہ بن انیس سے
استنبیہ پس حدیث باوجود صحیح لذاتہ ہی بالغیرہ درجہ حسن لذاتہ
سے بڑھ کر ہے بسبب کثرت روایت کی اور قوت صفا
حدیث دوست نہیں عذاب دیتا دوست کرے

کافر لا یرحم علی صاحبہ فی حالہ وقاتلہ من اهل الجہنم
 ای دفعہ عن مسلم مضطرب من اهل الجنة فنعناه محکم
 واما مبناہ فمما قال ابن الدبیع انه کلام بید ورا لا سوا
 وليس بحديث حديث الجيرة وروضة ومصر
 الله فی ارضه قال العسقلانی کذب موصوع فی التہذیب
 ان الجيرة بکسر الجیم وسکون الیاء قرية قبالة مصر
 علی النیل حرف الحاء المهملة - حديث
 حاکو الباعة فانه لازمة لهم کذا ذکرہ ابن الدبیع
 الکاف مدغما ولفظ السیو حاکو ابالفک وقال
 اصلہ فی مسند ابی یعلی من تہذیب الحسین بن علی
 مرفوعا المعبون لا مأخوذا محمد واورجہ ابو القاسم
 البغوی من طریق کامل بن طلحة عن ابی ہشام القاسم
 قال کنت احمل المتاع من البصرة الى الحسين بن علی بن
 ابی طالب فكان یماکنی فی فعلی لا قوم عند حتی
 علمت قلت یا ابن رسول الله جئتک بالمتاع من البصرة
 فما کنی فی فعلی لا قوم حتی تبتاعته فقال ان ابی
 حدثنی یرض التحد الی ابی علی السلام قال المعبون
 مأجور ولا محمود قال البغوی لو هم من کل ورد وغیر
 عن ابی ہشام قال کنت احمل المتاع الی علی بن الحسین
 قال العسقلانی وروید بسند ضعیف بلفظ ما کسوا
 الباعة فانه لا خلاق لهم قال ابو ریسند قوی عن
 الثوری نه قال کان یقال ما کسوا الباعة فانه لا خلاق
 لهم حدث جلیس ثنیاکم ثلاث الطیب
 النساء وجعلت قرعہ منی فی الصلوة قال الزکشی روا
 التکا والحاکم من تہذیب انس بکلم لفظ قلت فقال

کافر ہے اپنی صاحب کی حال میں ہم نہیں کرتی اور اس کا قاتل اہل
 جنت سے ہے یعنی دفع کرنا ولا یرحم کما مر و سہل ان جنت سے
 سننے کے معنی ہیں لیکن بنا کے ایسی ہو جیسا کہ ابن دبیع فی فرایا
 کلام بازاروں میں یہی ہے حدیث نہیں حدیث جیزو باع
 اور شہر مصر سے کما کما خزانہ زمین میں کہا عسقلانی نے کذب موصوع
 ہے اور نہایت میں جیزو کہ ہم اور سکون یا سوام کاؤن کے قریب
 نیل پر حرف حاء - حدیث سختی کر دینے والوں سے اس کے
 کہ یہ اوکو لازم ہے - ایسا ہی اسکو ابن دبیع ذکر کیا ہے تہذیب
 اور سیوطی کا کاف و غام سے ہے اور کہا کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور
 ابی یعلیٰ بن حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے مغبون
 ہے اور نہ محمود اور اسکو ابو القاسم بغوی نے طریق کامل بن
 سے اوسنے ابی ہشام القاسم روایت کی ہے کہا اوسنے میں
 بصرہ سے استبا حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف لانا تہادہ
 مجھے اوس میں کم دیتا تھا اور میں اوسکے پاس سے نہ کہہتا توجیب
 وہ تمام اسباب بخش دیتا میں کہا اے بیٹے رسول اللہ
 کیا میں لایا ہوں تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجھ کو زمین کو دیتا
 اور میں نہیں کہہتا ہوتا تاکہ تو تمام بخش دیتا ہے مجھے میرے پاس
 مرفوع روایت کی ہے کہ معبون ناجور ہے اور نہ محمود کہا بغوی وہم کامل
 سے ہے اور غیر دن نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوسنے میں وہم
 تھا اسباب علی بن حسین کے طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف ان
 سے وارہ ہے کہ ہم کہ نقصان کرنا ولا یرحم کہہ کر یہ نصیب نہیں کہا اوس
 قوی سفیان ثوری سے مروی ہے کہ تہا باج کے نقصان کرنا ولا
 کہی کہ نصیب نہیں حدیث مجھ تہا ہوا دنیا سے تیرے چیزیں پسند
 میں خوش ہو اور عورتیں اور میرے کما آرام نماز میں کیا گیا ہے کہا کہ
 نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے کما لفظ میں کہ

انا کتبنا علیہم) فانہ دل علی جمہ وطنہم مع عد
 تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمنافقین و تعقبہ
 بعضہم بانہ لیس کلامہ انہ لا یحب الوطن المؤمن و
 انما فیہ ان حب الوطن لاینافی الایمان انتہی لا یخفی
 ان معنی التحد حب الوطن من علامۃ الایمان و
 لا یكون الا اذا کان الحب مختصا بالمومن فاذا وجد
 فیہ وفی غیرہ لا یصلح ان یکون علامۃ مقبولہ ومعناہ
 صحیحہ نظر الی قولہ تعا حکایۃ عن المؤمن (ومالنا
 الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا) ففتح
 معارضة لقولہ تعالی (ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا)
 نعم الا ظہر فی معنی التحد ان صح مبناہ ان یجمل علی
 المراد بالوطن الجنة فانہا للسکن الاول لابن آدم
 علی خلاف فیہ نہ خلق فیہ او د خل بعد ما کمل و تم
 او المراد بہ مکہ فانہا ام القری قبلۃ العالم الاول
 لی اللہ تعا علی طریقۃ الصوفیین فانہ البدأ والعاد
 یشیر الی قولہ تعا (وان الی بک المنتہی) او المراد
 الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون حبب صلتہ
 ارحامہ واحسانہ الی ہل بلدہ من فقرانہ وایتا
 ثمر التفتیح انہ لا یلزم من کون الشئ علامۃ لہ
 اختصاصہ مطلقا بل یکفی غالباً الاتری الی حدیث
 العبد من الایمان وحب العرب من الایمان مع انہما
 یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستأحد حب
 الہرمہ و صنع کما قالہ الصغانی وغیرہ بسطت علیہ
 بعض الکلام فی رسالۃ مسقلۃ للتحقیق المرام وایصح
 فی تقدیر من خصا اہل الایمان وهو لاینافی ما

ہم کہتے ہوئے ہیں پس اس قول فی دلالت کی ہے اس بات پر کہ وہ
 محبت اپنی وطنوں کے ہے باوجودیکہ انہیں ایمان نہیں ہے اس لئے کہ
 ضمیر علیہم منافقین کے طرف ہوا اور بعض تو اسکا اس طرح بھیجا گیا
 کہ اس کلام میں یوں نہیں کہ نہیں دوست رکھتا وطن کو اگر مومن
 بلکہ نہیں یہ ہو کہ حب وطن کے معانی ایمان کی نہیں انتہا حد پوشیدہ
 نہیں کہ معنی حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہو اور یہ
 نہیں ہو سکتی مگر جب حب مختص مومن سے ہو اور حب مومن وغیرہ
 میں ہو گئے تو اس کے قبول کی علامت نہیں ہو سکتے اور معنی اوپر
 بعد نظر کے قول استلحا کی طرف جہیں حکایت سونہل کی کہ یہ
 صحیح معلوم ہوتا ہے اور کیا ہو سکتا کہ ہم اس کی سہ میں جنگ کر سکیں
 حالانکہ ہم اپنے گھر وں نکالی گئے ہیں پس اسکا معارضہ قول اللہ
 تعالیٰ ہے صحیح ہو گیا (اور اگر ہم کہتے اپنے کو قتل کرو) یہ ظاہر ہے حدیث
 یہ نکلتا ہے کہ اگر اس کے بنا صحیح ہو جائی تو اس پر عمل کرنا چاہئے کہ مراد
 سے جنت ہے کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہماری باپ آدم علیہ السلام کا
 لیکن اس بات میں خلافت کہ پہل جنت سے پیدا ہو گئی بعد پیدائش کے دہل
 گئے یہ یا مراد وطن ہے کہ یہ کیونکہ وہ ان کا وطن ہے اور جہاں کا قیدی ہمارا دس جو
 اللہ کی لطف و برکت صوفیوں کے لئے ہے اور عبادہ جہاں کے اس کی طرف تعلق
 کا اشارت کیا ہے (اور طرف بیکر کی ہوا زگشت) یا مراد اس سے متعلق وطن ہے
 اس طرح کہ اس کی تہ ہو کہ میں سے کہیں ہو محل کہ میں اہل شہر اور قریبوں کا
 اس کے تحقیق یہ کہ ایک شہر کی علامت ہو کہ اس کے خصوصیت اس سے لازم نہیں
 اکثر زمین پر جاتی ہو کیا تو اس حدیث کی طرف نہیں دیکھتا صحیحہ کا ایسا
 ہے باوجودیکہ یہ دونوں اہل لغو میں سے پائے جاتی ہیں۔ اور اسے تسلیم کرنا
 ہے حدیث محبت ملی کے۔ مومن سے ہے جہاں صغانی وغیرہ
 نے کہا ہے اور اس میں بھی ایک سالہ مستقل لکھا ہے اور صحیح یہ
 کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ یہ صفتیں اہل ایمان میں اور یہ معانی نہیں

قال السخاوی ما علمته في الرفوع وقوله ثقاتاً (وقالت
 اليهود والنصارى نحن أبناء الله وأحباؤه قل فلم يعذبكم
 بذنوبكم) يشير إليه أي إلى صحة معناه، إن لم يثبت
 مبناه حديث حب الدينار أس كل خطيئة
 قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تيمية حيث جزم
 من قول جندب البجلي وقد رواه البيهقي في الشعب
 باسناد حسن الحسن البصري رفعه رسلاً قال السخاوي
 وقد عدل الحد في الموضوعات وتعبه في غير الإسلام
 ابن حجر بان المديني انشأ على مراسيل الحسن الاسناد
 حسن إليه وقد اوردته الديلمي من تحت علي بن ابي طالب
 في مسند ولم يذكر له اسناد او هو تار يخ ابن حنبل
 عن سعد بن مسعود الصمد التابعي بلفظ حب الدينار
 رأس الخطايا انتهى وهو عند أبي نعيم في ترجمة سيفان
 التورث من المحلية من قول عيسى عليه السلام وعند
 أبي الدنيا في مكاييد الشيطان له من قوله مالك بن نويرة
 اقول القائل بان موضوع لم يصرح باسناد الاثنا عشر
 مختلفاً والمرسل حجة عند الجمهور اذا اضم اسناد
 لهذا فلا ابن المديني مراسلات الحسن اذ رويها عنه
 الثقات صحاح وقال الدارقطني في مراسيله ضعيف
 فالاعتماد على عماد الاسناد حديث حب الدينار
 من الايمان قال الزركشي لم اقف عليه قال السيد
 معين الدين الصفوري ليس بثابت وقيل انه من كلام
 بعض السلف وقال السخاوي لم اقف عليه معناه صحيح
 قال المنوفي ما ادعاه من صحة معناه عجيب لا ملازم
 بين حب لوط بن وبن الايمان ويره قوله تعالى ولو

کہا سخاوی میں اسکو مرفوع نہیں جانتا اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا
 (اور کہا یوں کہ ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور دوست اس کے تو کہہ یا محمد سر
 کیسے تمکو عذاب تیار کیا بسبب گناہ تمہاری کے) ثبات کے
 صحت میں کے طرف کرتا ہوں اگرچہ بنا اس کے صحیح نہیں ہے حدیث
 محبت دینا کی تمام گناہوں کے شراب کہ بعض نے موضوع ہے اور
 اوس ابن تیسرے اوس نے یقیناً کہا کہ یہ جذب بکلی کا قول ہے اور اسکو
 بیعتی شعب میں اسناد حسن حسن بصری اور اوس اسکو مرفوع
 مرسل کیا ہے کہا سیوطی اوس نے حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور کہا
 کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اسطر سے مینی فی مراسیل حسن بصری
 ہے اور اسناد او شک حسن ہے اور اسکو دیلمی نے بن علی بن ابی طالب
 سے لایا ہے اور اسکو سنا نہیں دیکر کی اور تیار خ ابن عساکر میر سعد بن مسعود
 تاہی سے ان لفظوں سے یہ محبت دینا کی شرار گناہوں کے ہر نام اور
 ابی نعیم کے نزدیک حرمہ بیان ثوری میں حدیث سے نقل کیا ہے حدیث
 کے طرف منسوب ہے مکایید الشیطان میں ابی الدیناس سے قول مالک بن
 نویرہ کا کہہا ہے میں کہتا ہوں جس اسکو موضوع کہا ہے اوس اس کے
 اسناد کی تصریح نہیں ہے اور سندیں مختلف ہیں اوپر مرسل جبوں کے
 نزدیک جب اسکی اسناد صحیح ہو محبت ہو اور اسی اسطر میں
 نے کہا ہے مرسل حدیثیں حسن کہ جب اس سے روایت کرو صحیح ہیں
 اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل میں ضعف ہے پس اعتبار اسناد
 پر ہے حدیث محبت لوط بن کی ایمان ہے۔ کہا زکشی
 نے میں اس پر واقف نہیں ہوا اور کہا سید معین الدین صفوری
 نے ثابت نہیں ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے
 اور کہا سخاوی نے میں اس پر واقف نہیں ہوا اور معنی اس کے
 صحیح ہیں کہا منوفی فی اسکی صحت کا دعویٰ کرنا عجیب ہے اس کے
 وطن اویان میں کوئی ملازم نہیں ہے اور اسکو کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ

سواء اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
 اغرب بعض المألفين قوله هو ان لا يكون فيه قول
 ورجه الله حديث الحديث في المسجد قال
 الحسن اكانا كوا البهيمة الحشيش لم يوجد كذا
 المختصر حديث حسان الابرار سينات
 افردين من كلامي سعد الخرد حديث
 حسنو القاكم تكل بهما فرائضكم لا اصل له هذا
 المبنى ان كان يصح في المعنى حديث الحسن
 مرحوم من كلام ابي حازم التاجي حديث الحسن
 لايسو من كلام بعض السلف في رسالة القشير
 حديث حسنو مجلس عالم افضل من صلوة
 ركعة كذا في الاحياء من تحت ابي ذر قال العراء ذكر
 الجوزي في الموصوعا من تحت عمرو لم اجده من
 طريق ابي ذر حديث الحفظ في الصغر كان
 في الحجر ليس بثبت كذا لكن رواه الخطيب في
 من تحت ابن عباس مرفوعا حفظ الغلام
 كالنقش في الحجر وحفظ الرجل بعد ما كبر كالكتا
 على الماء حديث حكي على الواحد حكي على
 الجماعة لا اصل له كما قال العرفي وانكره المزني
 والذهبي ايضا وقال الزركشي لا يعرف حديث
 الحمد لله رداء الرحمن لم يوجد له اصل تحت
 حمد باب خير اورده ابن اسحق في السير انكره
 بعض العلماء وقال السخاوي له طرق كلها واهية
 وقال الزركشي اخرجه الحاكم من طرق حسن
 بلفظ ان عليا لما انتهى الى الحصن اجتبذ احد

سنے اسکے پرین امام کا سلام جلدی پہنچا تاکہ مقتدی اور مسیبت نہ
 کر جائے اور بعض لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا نقل ورجہ انتہا کمزور حدیث
 باتین کرنی مسجد میں نیکیوں کو کہا تھی ہیں جیسا کہ چار یا پانچ اس کو
 کہتا ہے۔ نہیں پائی گئے ایسا ہی مختصر میں ہے حدیث
 پاک لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہیں کلام ابي سعد الخرد
 کے ہے حدیث چار و پانچ نفیوں کو اس نے فرائض مبارک
 کا لکے جائینگے اس بنا پر اس کا کچھ اصل نہیں اگرچہ باعتبار حسن
 کے صحیح ہے حدیث حسن حمت کیا گیا ہے۔ یہ کلام ابي حازم
 تاجی کی ہے حدیث ماسد سزاوار نہ بنایا جائے۔ یہ بعض سلف
 کے کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیری میں ہے حدیث عالم کی مجلس
 میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔ ایسا ہی احیاء میں ابي ذر
 سے کہا عراقی نے اسکو جوزی مرفوعات میں سے ذکر کیا ہے
 میں نے اسکو ابي ذر کی روایت سے نہیں پایا حدیث الزکریا
 یا ذکرنا مثل نقش کے ہی پھر میں۔ یہ اس طرح ثابت نہیں ہے لیکن خطیب
 جامع میں ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے جو لے لڑکے کا
 کرنا مثل نقش کی ہی پھر میں اور بڑی مروید کا یاد کرنا مثل کتاب کے
 ہے پانے پر حدیث میر حکم و امیر پر مثل حکم میرے
 کی ہے جماعت پر۔ اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے
 اور انکار کیا اسکا مزنی اور ذہبی نے بھی اور کہا زکشی نے جمعہ میں
 ہوئی حدیث الحمد مدح حسن کے چار ہے اسکا اصل نہیں پایا
 گیا حدیث حضرت علی نے ذر وازہ خیر کا اڑھا یا اسکو
 ابن اسحاق سے بیان لایا ہے اور بعض علماء نے اسکا حکا
 کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہیں کتب ب
 و اشیاء ہیں اور کہا زکشی نے اسکو حاکم بہت طرق سے
 جابر سے اس طرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہنچی تو اسکا

بہ بعض اہل الکفران کسائر مکارم الاحکام والایقظ
 من علامۃ الایمان کما توہم السعدۃ السیدۃ اغتر
 الثانی حیث جعل اضافتہ من بابا صافۃ للصد
 الی مفعولہ حدیث حبذا المتخللون من امتی قال
 الصغائر وضعف ظہر وفسر بتخلیل الاصابع فی الوضوء او
 بتخلیلہا بعد الطعام قلت ما ملینہا فوضف ظہر واما
 معنہا فتبوتہ ظہر باہر لورود الاحادیث فی
 التخیلۃ والاصابع حتی عدل من السنۃ المؤکدۃ فینظر فی
 رجال الاسناد لیکرم علیہ بالتحقیق واللہ وہا التوفیق
تحد الحججہا کل ضعیف تساہل الصغاحیث
 ادرجہ فی الموضوعات وقد وده احمد بن ماجہ من حدیث
 ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ام سلمۃ مرفوعہ
 واسنادہ حسن **حدیث** الحجامة فی نفقۃ الرأس
 تورث الذنبا فجنبوا ذلک رواہ الدیلمی من طریق عمر
 بن اصل قال حکمی محمد بن سواع عن مالک بن دینار
 عن انس مرفوعا و ابن واصل الفہم الخطیب بالوضع لا
 سیمما وھو حکایتہ وقد اجمعت علیہ السلام فی یا فوخہ من
 وجع کان بہ **تحد** الحجون والبقیع یؤخذان باطرا
 ویشتران فی الحنجرۃ وھما مقبوتان بمکہ والمدة اومرہ
 الریح مشری الکشاف فی بعضہ الزلیعی فی تخریجہ و تبعہ
 الصغائر وسکت عنہ السیوطی **حدیث** حذق
 سنۃ قال ابن القطان لا یصح مرفوعا ولا موقوفاً قلت
 اخرجہ ابوداؤد والترمذی وابن خزيمة والحاکم فی
 صحیحہما عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
 الحاکم وصحیحہ ورفعه الترمذی وقال احسن صحیحہم ثم

اسکی کہ اہل کفر میں بخصلت پائی جاوے مثل بائی کاموں احسان کے
 اور علامت ایمان کی نہ کہنا پڑے جیسا کہ حدود و سیدہ توہم کیا ہے اور وہ
 نے بہت توجہ بات کی ہے اسلئے کہ اس کے اصناف دسکی اصناف صد کے
 مفعول کی طرف بنا کر حدیث میں جو میں خلال کی بنا کر میرے کہہ سکتا ہے
 سے وضع ہوا اسکا ظاہر ہے اور اس کے تفسیر اسکی اس طرح کی ہے وضو میں انگلیوں کا
 خلال کرنا یا خلال کرنا اور کابعد طعام کی میں کہتا ہوں باعتبار بنا کر وضو
 ہوا اسکا ظاہر ہے لیکن باعتبار سنی کی ثبوت اسکا ظاہر ہے بسبب وہو اما واث
 کے و اہری و انگلیوں کے خلال میں ہی کہ ان دونوں کا خلال سنت ہو مکہ شمار
 کیا گیا ہے پس نظر کی جائے اس کے اسناد میں کہ تحقیق ہے ہر حکم کیا جائے اور اسکا
 ذکر توفیق کی حدیث حج جہاد میں ہر ضعیف کا معنی فی سائل یا یا اسلئے
 کہ اس کے اسکو موضوعات میں درج کیا ہے حالانکہ اسکو احمد بن ماجہ ابی جعفر
 محمد بن جیس کے وہ اسلئے مرفوع لایا ہے اور سند اسکے حسن ہے
 یہ بھی کہے کہ لو میں نسیان کو پیدا کرتی ہے پس اس سے تنگ کو دلیلی فی عمر
 بن اصل سے روایت ہے کہ اسکو اس میں میری پاس محمد بن سوار مالک بن
 دینار سے اسکو اس خطیب نے وضع ہے متہم کیا ہے خصوصاً یہ حکایت ہے کہ ان
 حضرت علیہ السلام فی بنو مالوین بسبب دلی بھیج کر گائی ہے
حدیث جحون اور بقیع کو بکر اور کبوت میں منتشر کرینگے اور
 دو قبرین میں کہ اور مدینہ میں اسکو زخمی کشی کشاف میں لایا
 ہے اور زلیعی نے تخریج میں سفیکہ چوڑی ہے اور عسقلان
 اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی جیب کی ہے **حدیث**
 اسلام کا مذہب کرنا سنت ہے کہ ابن قطان نے مرفوع اور موقوف
 دو نو طرح سے صحیح ہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو داؤد اور
 ترمذی اور ابن خزيمة اور مالک نے اپنے صحیح میں ابی سلمہ
 اسے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے حاکم فی اسکو مرفوع کیا
 اور صحیح کہا ہے اور ترمذی مرفوع کیا اور کہا حسن صحیح ہے کہا گیا ہے

۲۰۰
 اس کے مرفوع روایت کی ہے کہ ابن دینار سے

حذق السلام

لا یصح له اسناد استحقاق فی الفروع من حدیث
 تلمیذ / لیکن من حیث عائشہ و لم یدکر له اسناد افلا
 لکن معناه صحیح فان عند ہامن بشر الدین دا
 یقتضی اعتمادا و قد استہر ایضا حدیث کلینی علیہ
 لکن لیس له اصل عند العلماء **حدیث**
 حکمہ کلام لا یصح حدیث الخمول نعمہ و
 یا باہامن کلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد
 ان اللہ یحب العبد الخفی التقی ذکرہ البخاری و کذا
 حدیث الخمول راحة و الشهرة آفة من کلام المشایخ
حدیث صارفاء امتی احسن و جہاوار
 مہر اقال البخاری ذکرہ الدیلمی مرفوعا بلا اسناد
حدیث خیر بقار تکر البز و خیر مناعہ کثر
 قالہ الطبرانی لم اقف له علی اسناد و ذکرہ صاحب
 من تحد علی **حدیث** خیر البر عاجلہ لا یصح
 مبناہ قد مر عن العباسی معناه لا یم العرف و البتیل
 فانذا عاجلہ ہناہو معنی ما استہر من ان لا یظہر
 اشد من الموتی لا نہ قد یودی الی الموت **تحد**
 خیر الاسماء ملعبہ و ما حدیثا السیولم اقف علیہ
 فی جمہ الطبرانی تحد ابی ہیر التقی اذا سمیتہ فجد
 و اخرجہ ایضا من تحد ابن مسعود مرفوعا علیہ السلام
 الی اللہ ما یقبلہ و سندہ ضعیف و روایہ ضعیفہ
 مرفوعا قال اللہ تعالیٰ و عز وجل لا یلحد احد
 یسم باسمک **النار تحد** خیر خیر حدیث
 و نحوه لیحد حدیث بل ہو نوع من الطیر ذکرہ ابن
 قلت بل ہو من الغال لامن التلثمہ لا فی الحال بل

لیحد اصل نہیں استحقاق فروع میں اس حدیث سے
 کے گہرے اور اسکی کوئی سند ذکر کی میں کہتا ہوں لیکن سب سے
 صحیح میں کہو کہ اسکے پاس نصف دین ایسی سند ثابت ہے جو قابل اعتماد ہے
 اور یہی حدیث مشہور کلام کر مجھے ای حیر لیکن علماء کی نزدیک کا
 کچھ اصل نہیں ہے حدیث خصم میرا حکم میرا ہے۔ یہ کلام ہے
 حدیث نہیں حدیث لوگوں کے پرشیدہ ہنا (اسکی) نعمت
 حالانکہ ہر ایک سے انکار کرتا ہے۔ یہ بعض سلف کی کلام ہے۔ ان سے
 رفع کا ثابت ہے اللہ تعالیٰ آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہے اسکو خدا
 نے ذکر کیا اور ایسا ہی حدیث چہنار احسن اور شہرت آفت ہے۔ بعض
 شیخوں کے کلام حدیث میرا دست کی عمر تین غنہ کل میں ہوتا ہے
 مہر الی میں کہتا ہوں اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند ذکر کیا ہے
حدیث تمہاری اچھی تجارت کچھ ہے اور تمہارا اچھا کسب کیا ہے
 کہا عراقی نے میں اسکی سند برواقف نہیں ہوں اور صاحب فروع نے
 علی ذکر کیا ہے حدیث اچھو نیکی وہ ہے جو جلدی ہو۔ اسکی بنیاد
 نہیں اور اسکے معنی میں عباسی آیا ہے نیکی تمام نہیں ہو مگر ساتھ جلد کے
 کیونکہ جب جلد کرے مبارک ہوتی ہے اسکو اور معنی اسکے میں شہرت نہیں
 سوت سوت ہے یعنی اسکا کہی فوت کی طرف پہنچاتی ہے حدیث
 اچھا نام نہ کہتا ہے جہنم عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہ اسکو طے نے میں پیر
 نہیں ہوا و مجھ پیر میں ابی زبیر تقی سے جب تم نام رکھو تو وہ کہو جہنم
 عبد کا لفظ ہوا۔ جہنم ابن مسعود مرفوع سند ہے یا زبیر نام اسکی طرف وہ
 جہنم عبد کا لفظ ہوا اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع
 روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قسم ہے مجھ میری عزت اور جلال میں کسی غذا
 آگ میں نہیں دیتا جو میرا نام ہو کہ حدیث خیر خیر کہ جب کوئی حدیث
 حدیث نہیں بلکہ ایک قسم ہے قال ہے اسکو ابن ربیع نے
 ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ قال ہے میں نہیں بلکہ میں

ابوابہ بالارض فاجتمع عليه بعد ستون جلائلہ
ان اعدوا الباب اخرجه ابن اسحق في سيرته عن
ابن رافع وان سبعة لم يقلوه **حد** حين نقلت
ليس بحديث ومعناه صحيح ويشير اليه قوله تعالى
سوف تعلمون حين يرون العذاب من اصل سبيل
حرف الخاء للجملة - حديث خاتم
لا سفية له هو من قول محمول بلفظ ذلك من لا سفية له
كما رواه ابن ابى الدنيا في الحكمه **حديث خاتم**
القوى مقوت ليس بحد ولكن معناه صحيح بحد
المحتكم ملعون **حديث خاتم** خالفوا اليه فلا تم
فان تعميم العايم من ذكر اليه لا اصل له على ما ذكره
حديث خاتم خذوا شطر دينكم عن الحميراء وهي
عائشة وتضعير الحمراء بمعنى البيضاء على ما في الحديث
والشطر النصف قال العسقلاني لا اعرف له لسنادا
لارايته في شتى من كتب الحديث الا في النهاية لابن الاثير
ولم يذكر من اخرجه وذكر الحافظ عماد الدين بن كثير
انه سأل المزني والذهبي فلم يعرفاه وذكره في المعجم
بغير اسناد وبغير هذا اللفظ ولفظه خذوا ثلث
دينكم من بيت الحميراء ويصير له صاحب مسند
الفردوس لم يخرج له اسنادا وكذا ذكره السيوطي
قال السيوطي لم يقله عليه قال الحافظ عماد الدين بن
في تحريم احاديث مختصر ابن الحاجب غيب جدا
بل هو حديث منكر سالت عنه شيخنا الحافظ
فلم يعرفه وقال لم يقله على سندنا الى ان قال
شيخنا الذهبي هو من الاحاديث الواهية التي

میں سے روایت کیا گیا ہے

بہارہ اسکا زمین سے کہیں اوسکے بعد اس پر شاہ آدمی حج ہوا اور
نے کوشش کی کہ دروازہ کو پہنچ کر وہ لوٹائیں اور اسکو ابن اسحاق شریح
ابن اسحاق سے روایا ہر کسات آدمی اوسکو نہ لٹا کے **حدیث جب**
رشتہ کی گریگا معلوم کر گیا یہ حدیث نہیں دیکھنے سے اسکو صحیح میں اور
اسکی طرف قول اللہ تعالیٰ کا اشارت کرتا ہے کہ تو یہ جان لو کہ جب
عذاب پہنچے گا تو ہر کس سے پہچا ہوا **حرف خاء بجملة**
نقصان پایا اور قسم می جیسے کہ بے وقوف نہیں ہے یہ کہ محمول کا
قول ہے ان لفظوں میں رسولی وہ قوم کا بی وقوف کوئی نہیں جیسا
کہ ابی الدیانی حکم میں روایت کی ہے **حدیث** حدیث سے غضب ہے ذکر
شخص جو طعام کو جسم کر دینا اسلئے کہ حدیث میں سے چکار کرینا
لغت ہے حدیث یہو کی مخالفت کر دینا کہ مریخ باندہ ہو کیونکہ پکار
باندہ ہوا ہو کا لباس ہے اسکا کہ اصل نہیں جیسا کہ سیوطی فی ذکر کیا
حدیث نصف میں جیسے عشاء سے سیکھو و تصغیر حرام کی بضمائیکم
یہ جیسا کہ نہایت ہے اور شطر کے معنی نصف کی ہیں کیا عسقلانی میں اس
سند نہیں جاتا اور شیعہ اسکو کسی کتاب حدیث میں کہا کرتے ہیں ابی الدین
میں اور اس سے اسکو خارج کو ذکر نہیں کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہے کہ مینو مزی اور دوسرے پوچھا ان دونوں اسکو یہ بھی نا اور
کیا اسکو فردوس میں بغیر سند اور بغیر ان لفظوں کے اور لفظ اس کے ہیں
میں اسکو فردوس میں بغیر سند اور صاحب فردوس کے اسکو اس سے
پہرے اور اسکی سند نہ ذکر کی ایسا ہے اسکو خواہی ذکر کیا گیا ہو
نے میں اسکو وقت نہیں ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تحویم احادیث مختصر میں صاحب میں یہ بہت غریب بلکہ منکر
ہے اسکی بابت شیخ حافظ مزی سے پوچھا اور اس نے
اسکو نہ پہچانا اور کہا میں اب تک اسے سند پر واقف
نہیں ہوا اور کہا شیخ ذہبی نے یہ احادیث وہاں سے چکا

اللہ علی تحقیق عندہ السلیم الاختیار ان لیسید
 حقیقة الاختیار لقولہ قال وریبک یخلق ما یشاء
 ویمیر ما کان لهم الخیرة وعن السید ابی الحسن
 الاختیار کان لابد ان تختار فاختر ان لا تختار ما
 یربک یخلق ما یشاء ویمیر ما کان لهم الخیرة
المحلة - حدیث دار الظلم خراب لو
 اجد حیدن قال السخا وکم اوقت علیہ لکن ہشید
 (فتاک بیوتهم خاویة باظلموا **حدیث**
 دارهم ما دمت فی دارهم قال السخا و ما علمتہ
 حدیثا لکن جاء فی الزوجة دارها تعیش بها
 اخروجه ابن جانی صحیحہ عن سمرقند **حدیث** دار
 سفہاء کم ہو دائر علی بعض السنة بزیدة بتیث
 اموالکم وفد سئل عن العسقل فلم یکن علیہ **حدیث**
 داوی قرع باب الجنة قالہ لعائشة قالت بماذا قال
 بالجمع ذکرہ فی الاحیاء قال العرق لم اجلہ اصلا
حدیث دخوله علیہ السلام حماما بالبحفہ
 الترمذی فی شرح المنہاج فی الکلام علی الماء السخن
 ذکرہ النووی فی شرح المہذب بانہ ضعیف جدا فقو
 شیخنا ابن حجر البکی فی شرح الشمائل جنوناہ علیہ السلام
 دخل حمام بالحفہ موضوع باتفاق الحفاظ وان
 فی کلام الترمذی وغیرہ ولم یعرف العرب الحمام بلادہم
 الا بعد موقة علیہ السلام لیس فی محله ولیکن یکون
 موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحفاظ الترمذی
 وتضعیف النووی اذ لا یخفی التفاوت بین الضعیف
 الموضوع مع ان الایات مقدم علی النفي فی الکمال

جو تحقیق مشایخ کے نزدیک یہ کہ اختیار آدمی کی اختیار میں نہیں
 ہے بسبب قیل امدت قال کے (اور یہ سید اید کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اختیار کرتا
 ہے انکے کہ اختیار نہیں ہے) اور سید الحسن ثانی جو اختیار کرتا ہے
 ضرور ہو اختیار کرتا ہے ہم اختیار کو پسند کر کیونکہ رب تیرا سید کرتا ہے
 جو چاہتا ہے اور اختیار کرتا ہے **حدیث** وال - حدیث کہ
 ظالم کا عذاب ہو جائیگا اگرچہ بعد موت کی ہو - کہا سخا وخی میں
 اس وقت نہیں ہو لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ بین گہراونکے گہرا ہوئے
 بسبب انکم ظلم کے) **حدیث** نیکی کرو ان جب تک تو انکو گہرا نہیں
 ہے - کہا سخا وخی میں سکون نہیں جاتا لیکن عورت کی حق میں
 آیا ہے نیکی کرو اس کیونکہ تو اس کے ساتھ خوش کرتا ہے یہ ابن
 صحیح میں عمرہ لایا ہے **حدیث** نیکی کرو اپنے بی و قوفوں سے
 یہ بعض نابون برس یادتی سے جو سے حصول ہے اس عسقل
 پوچھا گیا اس پر اس نے کچھ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت عائشہ
 کو فرمایا جنت کی دروازی کو ہمیشہ کھڑا رکھا اور اس کے کسے نہ کیا
 یہ کہ یہ سوا حیا میں نہ کرے کہ عیسیٰ بن ابی عرقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا
 آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
 شرح منہاج میں بحث گرم پانی میں نہ کر لیا ہے اور نووی نے شرح منہج
 میں ذکر کیا ہے کہ یہ سخت ضعیف ہے - لیکن قول شیخ ابن حجر
 مکی کا شرح شامل میں کہ (آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل
 موضوع ہے اتفاق حفاظ سے اگرچہ ترمذی وغیرہ میں واقع
 ہو اسے اور عرب نے حمام اپنے شہروں میں نہیں معلوم کیے مگر بعد
 موت آنحضرت علیہ السلام کی) اپنے محل میں نہیں ہے کس طرح اتفاق
 حفاظ سے موضوع ہو حال آنکہ حافظ ترمذی اسکو ثابت کیا ہے اور
 نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع میں فرق
 پرستید نہیں ہے باوجودیکہ اصل مقررہ میں اثبات نفی پر مقدم ہے

حدیث خیر السوا ان ثلاثة لقان لبلال
 صحیح مکر رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری
 صحیحہ عن قتلة بن اسقع به مرفوعاً کذا ذکرہ ابن
 الربیع لکن قول البخاری سہو قلم امس المناسخ او من
 المص فان التحد لیس من البخاری والد فی المقام
 انما هو ما رواه الحاکم بقول النوفی ما ذکرہ من ان
 مکر رسول الله علیه السلام سہو فانه مکر مکر الخطا
 وهو اذ ما قتل من المسلمین یوم بد اناہ سہم
 غریب ہو بین الصنفین فقتله وهو من اهل الیمین
 فی المقاصد خذ رضعه والذی نفسی بیذا انلیہ
 بیاض الاسود فی الجنة من میتر الف عام قال الترمذی
 فی قولہ علیہ السلام بیاض الاسوای الذی کان فی
 الدنیا ومنہ یعلم ان مؤمنی السوان لا یدخلون الجنة
 الا بیضاء وبہ صرح العسقلانی فی شرح البخاری
 الحدیث فی ذی امی الی یوم القیمة قال العسقلانی لاف
 ولكن معناه صحیح قال السخاوی یعنی فی تحذ لا یزال
 طائفة من امتی ظاہرین علی الحق الی ان یقوم
حدیث خیرہ الله للعبد خیر من خیر لنفسه لا
 یعرف له اصل فمبہا وان مع معناه کما یستفاد
 قوله لکما او عنی ان تکرہوا شیئاً وهو خیر لکم و
 ان تحبوا شیئاً وهو شر لکم والله یعلم وانتم لا تعلمون
 ومن هنا وراہول الاستحارة صلوۃ ودعاء وقد
 ماخاب من استخار وما اندم من استشار وثبت فی
 الدعاء اللهم خری واختری فلا تکلنی الی اختیاری
 هذا اصل ما اشتهر علی السنة العامة الحدیث فی اختار

م بطور عام اور عام طور پر

حدیث ہر سب سے بہتر یہ ہے کہ میں تم کو اس بات پر
 غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 مرفوع روایت کی ہے ایسا ہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قبل
 کا سہو قلم کا ہے کسی کہنے والی ہے یا مصنف کی کہ یہ حدیث بخاری
 سے نہیں ہے اور جو مقاصد میں مسکو حکام نے روایت کیا ہے ہر ایک
 نے یہ جو اس ذکر کیا ہے کہ صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا
 سہو بلکہ وہ غلام عرب بن الخطاب تھا وہ پہلا شخص ہے جو کہ دن
 کیا گیا تھا وہ دو صفوں کے چھین تھا اسکو از ناہو نیز لگا اور
 مر گیا وہ شخص اہل یمن سے تھا اور غلام میں مرفوع حدیث
 قسم ہے مجھ کو اس بات کی جسکے تاہم میں ہر نفس سے کہ وہ مکتبہ
 ہے سفیدی سیاہی جنت میں ہزار برس کے رہے گا کہ سنو فی فی مکر
 علیہ السلام سفیدی سیاہی ہے ہر سفیدی جو کہ سیاہی کا جو اسکو دنیا میں
 تھی اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہی میں جنت میں داخل ہو گا
 سفیدی میں اور سیطرہ عقلمانی فی شرح بخاری میں تصریح کی حدیث
 ہر سب سے بہتر یہ ہے کہ میں تم کو اس بات پر غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 لیکن معنی کے صحیح میں کہا تھا سب سے بہتر یہ ہے کہ میں تم کو اس بات پر
 ہر اس کے غالب حق پر قیامت تک حدیث پہلائی اللہ
 کے بندے کے لئے بہتر ہے پہلائی اسکی ہے اپنی نفس کے لئے اسکا
 اصل اس بنا پر معلوم نہیں ہے اگرچہ صحیح میں ہے اسکو عیا کہ قول اللہ
 انما لی سفاد متروا ہی اور قریب کہ تم برا جانے کو کسی کو مالاکو دیکھ
 تمہارے اور قریب کہ تم کو دیکھو کسی کو مالاکو وہ کہ تمہارے اللہ تعالیٰ جانتا
 ہے تو تم نہیں جانتے اور اسیدو سلمی غلام کا ہر مالاکو نقصان پہلائی
 جسے تمہارے کیا اور شریعت اللہ جسے مشورہ کیا اور دعائیں ثابت ہو
 یا اللہ بندہ کو اور اختیار کر لے اور مجھ کو میرا اختیار کی طرف بہت پہلے لائے
 اصل ہے جو عام یا تو ہر مشہور ہے پہلائی اس میں ہے جسکو اللہ اختیار کرے

عن ابی جعفر الباقرقطی و نعم السند الظاہر من
 امام الباقر علیہ السلام بسلسلۃ الذہب ہی کافیہ
 الذہبی علیہ السلام کہتہ اذا استدلل بخد علی حکم
 الاحکام فلا یتصور ان لا یكون صحیحاً او حنا عند
 شہ لا یضمرہ دخول ضعف او وضع فسنذوقا
 الزمرکی لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفیہ
 ابن جریر تہذیب الاثر و قال السیوطی و اخرجه ابن
 ابی شیبہ فی المصنف عنہ و اخرجه البیاض عن ابی جعفر
 عن ابی قلابہ قوطیما قلت قد تقدم رفعہ وقد رکا
 عن عائشہ موقوفاً و اصلہ فی الہدایۃ مرفوعاً لکن قال
 خجہ لم ارہ فی العلوم ان موقوف الصحاۃ عندنا
 و کذا الخ لا یقطع اذا صح سندہ و یقولون کذا
 فی سنن ابی داود باب طہور الارض اذا بیست استند
 ابن عمر قال کتبت الی السجده عند رسول اللہ علیہ السلام
 و کنت فی سابعربا و کانت الکلاب تبول و یقبل
 تدبر فی السجود لم یرشون شیئاً من ذلک انتہی فلو لا
 اعتبارہا لظہر بالجماکان ذلک بقیۃ لہا ابو
 النجا سمع العلم بانہم یقومون علیہا فی الصلوۃ
 البتۃ لصغر السجود و کثرۃ المصلین فیکون ہذا
 الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخا و روو قول
 ابی قلابہ بلفظ جفون الارض طہورہا و یعارضہ
 حدیثہ عن الامام علیہ السلام عن ابی بولالا عن ابی بلال
 فیہ الخفۃ انتہی فیہ ان المراد ہوان الجفون احد
 جوارق الطہور لا طہورہا فیہ فظہیرہا بالماء صیہ
 ابنافیہ حرف الراہ حدیث رلیت

ابی جعفر باقر علیہ السلام کہتے ہیں کہ اس سند نام بامرت
 صحت نہ ہے کہ لو کافی ہے باوجودیکہ جب محمد کسی حدیث کسی حکم پر
 دلیل کرے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے نزدیک صحیح یا حسن نہیں
 ضعف یا وضع کا اس کے سند میں داخل ہونا ضروری نہیں تھا کہ اس کے
 نے اسکا کچھ اصل نہیں بقول محمد بن حنفیہ کہ اسکو ابن جریر نے
 تہذیب الاثر میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی سے
 ابن ابی شیبہ اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر ابی
 سے بھی یہ قول منقول ہے میں کہتا ہوں اسکا مرفوع ہونا
 پہلے گزر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف وایت کیا گیا ہے اور اصل
 اسکا ہایہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اس نے اپنے اسکا مخفی نہیں کیا
 اور معلوم ہے کہ موقوف صحابہ ہمارے نزدیک حجت ہیں اور اس طرح
 حدیث منقطع جب اس کو سند صحیح ہو اور مذہب کے قوت و وجہ بقدر
 جو ابو داؤد میں ہے باب میں کہ پاک ہونیکا جب خشک ہو جاوے اور اس نے
 ابن عمری بیان کی ہے کہ ابو خزیمہ نے ماہ رسول اللہ علیہ السلام میں مسجد
 رات گزارا تھا اور میں غریب تھا تو کہتے مسجد میں آئی جاؤ بولنے
 تھے اور اوپر چٹھیں ڈالتے تھے خشک ہوئی بعد اسکی پاکی کا
 اعتبار نہ ہو تو وصف نجاست کی باقی رہے باوجودیکہ وہ نماز کی حالت
 میں اس پر کھڑے ہوئے کیونکہ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی بہت پس گویا یہ
 اجماع ہو گیا کہ اسکا صحیح اور قول ابی قلابہ کا ان لفظوں سے روایت
 کیا گیا ہے زمین کی خشکی اسکی پاکی ہے اور حدیث اس
 کی جس میں ذکر ہے پانی گرے گا بول اس کے بارے پر اسکا
 معارض ہے بل اس میں کہو دے گا ذکر ہے اس کے
 اس میں اس طرح کلام ہے کہ خشکی ہے ایک پاکی کا راستہ ہے
 اور کہو دنی کا ذکر اس میں نہیں پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور دیگر
 پانی کا گرانا اس کے مشافی نہیں حرف راہ حدیث

المصنوع حديث الدرجة الرفيعة فيما يقال
 بعد الاذان من الدعاء قال السخاوي له اراه في
 شئ من الروايات **حديث** الدم مقدار الد
 يغسل ويعد منه الصلوة فيه فوح كذاب كذا في
حديث الدنيا ساعة فاجعلها طاعة
 لا اصل لبناء لكن يصم معناه من قوله تعالى (كانهم
 يوم يرون ما يوعدون لم يلبسوا الا ساعة من ليل
 وهولاء في ما ثبت من ان عمر الدنيا سبعة آلاف سنة
 فان ما مضى فكانه في ساعة انقضى **تحل**
 الدنيا مزرعة الاخرة قال السخاوي له اقف عليه ايراد
 الغزالي في الاحياء قلت معناه صحيح يفتبس من قوله
 تعالى (من كان يريد حرث الاخرة تزدله في حرثه
حديث الديك الابيض صدقي وصدقي
 وعد وعدك وله طرق ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
 قال العسقلاني لم تبين لي الحكمة على هذا المتن لو
 قال السخاوي لكن في اكثر الفاظه رككة لا روق لها
 وقد افرد الحافظ ابو نعيم احاد الديك في جزء قلت
 فلا يكون موضوعا وقال السيوطي اخرجه ابن ابى سامة
 ابو الشيخ من خذ انش هو منكر **حديث**
 الدين في ثوب درهم والعائلة ولو بيت السائل ولو كعب
 الطريق قال السخاوي لا استحسنه في الرفيع ومعناه
 صحيح قلت والشهر السؤال ذل ولو ابن الطريق
 ولي التوفيق **حرف الذال المعجمة حديث**
 ذكات الاوص يبيها قال ابن الربيع احتج به الخفيف
 ولا اصل له في المرفوع نعم ذلره ابن ابي شيبة مرفوعا

حديث درهم دينك الفظ هو افان في دعائهم كما جاء في
 سخاوي في سنن السكوت في رواية من سنن **حديث** خون
 درهم کے دہویا جادی اور ناز و ناسی جانے کی سند میں بخیر
 ہے ایسا ہی لاکھ میں ہے **حديث** دنیا ایک ساعت ہے
 عبادت میں صرف کر کے بنا کا کچھ اصل نہیں لیکن سننے کے
 قول اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوتی ہیں (گو یا جس دن یکہیں کے جو وعدہ
 کئے گویں نہیں ٹھہری مگر ایک گھنٹی دن) یہ منافی نہیں ہے
 جو ثابت ہو ہے کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس کیوں کہ جو گذر گیا ایک
 میں گذر **حديث** دنیا آخرت کی کہی ہے ۔ کہا سخاوی نیز
 اس پر اکت نہیں ہوا اگرچہ عزالی اسکو احیاء میں لایا ہے میں کہتا ہوں
 سننے کے صحیح ہیں قول اللہ تعالیٰ سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو مختصر
 کہیے آخرت کا ارادہ کرتا ہو زیادہ کرے تب ہم اسکو لئے اسکو کہیں
حديث مرغ سفید میر دوست اور دوست میر دوست کا اور دشمن
 میر دشمن کا ۔ اسکو بہت طرق ہیں ابن حجر ششی موضوعات میں ذکر کیا ہے میں
 کہا عقدانی مجھکو اسکے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہیں ہے کہا سخاوی
 اسکے اکثر الفاظ میں رکت ہے اور حافظ ابونہس نے مرغ کی خبریں ایک
 رسالہ میں لکھی ہیں ۔ میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہو سکتی اسکو کہا
 سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیخ نے انس سے روایت
 کیا ہے اور وہ منکر ہے **حديث** فرض اگرچہ درہم ہو اور
 اگر یہ مٹی ہو اور والی اگرچہ کسی رستہ کا ہو کہا سخاوی میں اسکو
 مرفوع نہیں جانتا اور سننے اسکے صحیح ہیں میں کہتا ہوں اور
 مشہور ہے یہ سوال ذیل کرتا ہو اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالیٰ دے
 توفیق کا ہے **حرف ذال معجمہ - حديث** پاکی تر
 کے خشک ہونا اسکا ہے ۔ کہا ابن ربیع نے اسے حنفیہ نے محبت
 کیڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچھ نہیں اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

حدیث جہاد الیہا قال امیر الیہا
 اکبر قال جہاد العبد فی توبہ العبد
 صوفیہ علی الیہا توبہ من کلام ابراہیم بن عبد
 فی الیہا فی توبہ العبد فی الیہا ونبیہ
 العراقی الیہا من حدیث جابر وقلہذا اسناد
 ضعیف وقلہذا الخطب فی تاریخہ من حد
 جابر قال قدم النبی علیہ السلام من عزاء ثم قال
 علیہ السلام قد تم خیر مقدم وقد تم من الجہاد
 الامیر الیہا اکبر قال ولما الجہاد اکبر قال
 جہاد العبد ہوا **حدیث** رحمہ اللہ الخ
 الخضر لو کان حیا لزار فی قال العسقلانی لا یتبع
حدیث رحمہ اللہ من دارنی ومارفاقہ بیدہ قال
 العسقلانی لا اصل لہجذ اللفظ **حدیث**
 رد دانق علی اہلہ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ قال ابن
 مہرہن اصلہ یعنی اصل مہناہ والا فہو صحیح من جہت
 معناہ فان رد الحق الی اہلہ فرض وھو افضل من عبادۃ
 سبعین سنۃ فقلوا قال السخاوی انما قالہ یحیی بن عمر
 یوسف بن عامر الاندلسی لفقہ المالکی حین ائم
 الرضاہ من القزوان لقرطبة لیردد انقالہ
 انتی و ذکر ابن جماعتی منسکہ اکبر ما ضہ عن
 علیہ السلام انہ قالہ رد دانق من حرام بعد اللہ
 سبعین حجۃ انتی والدانق بکسر اللون وبفتح سدس
 اللہ رحمہ **حدیث** رد الشمس علی قال احمد اصل
 لہ ونبیہ ابن الجوزی فی الموضوعات وکن قد صح
 لفظ او وجہ الشفاء واخرہ ابن مندہ وابن شاہین

حدیث ہم جہاد من جہاد اکبر کی طرف توبہ میں کہا لوگوں
 جہاد اکبر کی طرف توبہ میں کہا لوگوں جہاد اکبر کی طرف توبہ میں
 زبانیہ شریف اور سنائی کی گئی میں زبانیہ شریف اور سنائی کی گئی
 ہے میں کہتا ہوں یہ حدیث احیاء میں کہتا ہوں اور عراقی نے جابر بن
 کیف نے سنو کیا ہے اور کہا یہ اسناد میں ضعیف ہے اور کہا یہ
 فی خطبے تاریخ میں جابر بن روایت کی ہے کہا آئی بنی علیہ السلام
 سے فرمایا آنحضرت فی تم آئی ہونیک ۲۱ اور تم آئی ہونیک
 امیر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگوں جہاد اکبر کی ہے فرمایا جہاد
 کرنا آدمی کا اپنی خیر شوق حدیث رحمت کرنا دیکر باری
 خضر اگر مہناہ البتہ میری یارت کرنا۔ کہا یہ مرفوع روایت
 ثابت نہیں حدیث رحمت کرنا اس شخص جو میری زیارت
 کرے اور اسکی اوٹنی کے بال اس کے ہاتھ میں ہو۔ کہا عسقلانی
 نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل نہیں حدیث ایک مہم
 رو کرنا اسکی اہل پرستش کے عبادت بہتر ہے۔ کہا ابن حبشہ
 میں اسکا اصل نہیں مٹا لیکن سنہ کی جہت صحیح ہو اسلئے کہ رو کرنا
 اسکی اہل کی طرف فرض ہے اور وہ شریک کے نفل عبادت بہتر
 اور کہا سجاد بن یحییٰ بن عمر بن یوسف بن ہارنلسی لکی فی کہا جہت
 اسنے قزوان قطب کی طرف کو چرکی قسم کی تاکہ وہ کہہ نہ لیں
 رو کرنا انتہ اور ابن جماعتی منک کبیر میں ذکر کیا ہے بنی علیہ السلام
 علیہ السلام کا حسین ذکر نہیں کیا کہا ایک ہم حرام کار کرنا انتہ
 کے نزدیک شریک کے برابر ہے اتھے حدیث
 سورج حضرت علی پر رو کیا گیا تھا۔ کہا احمد نے اسکا
 کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی موضوعات میں اسی کا
 قیاس ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفاء اس کے تقیم
 کے ہے احمد ابن مندہ اور ابن شاہین

ربی يوم الفرع على رجل اوراق عليه حبة مؤتمام الناس
موضوع لا اصل له كذا في الذيل وفي اللآلئ عن ابن عباس
رفعه رأيت ربي في صورة شاب مرد قال ابن قتير
عن أبي ذرعة خذ ابن عباس صحيح لا ينكوه لا معتبر
وروى في بعضها بفؤاده والحديثان حمل على المنام فلا
اشكال في المقام وان حمل على اليقظة فاجاب ابن
الهام بان هذا تحا الصورة وكانه راد بهذا الكلام
ان تمام المرام يتصور بحمله على التجلي الصوري فان
الحاصل الضرر وحمله على التجلي الحقيقي فلا سيما وتكا
انواع من التجليات بحسب لذات الصفا وكذا له
القدرة الكاملة والقوة الشاملة زيادة على الملائكة
وغيرهم في تشكيل الصور والهيئات وهو منزله عن
والصورة والجهات بحسب اللذات ولهذا ينحدر كثير
من الشبه في الآيات المتشابهات ولحاديث الصفا
والله سبحانه اعلم بمجاقيق المقامات ودقائق الـ
وهذا اندفع كلام السبكي وغيره ان خذ رأيت ربي
في صورة شاب مرد دائر على السنة عوام الصو
وهو موضوع مفتر على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فانه بنى الحديث على ان في سنده ما يدل
على وضعه فسلم والا فبنا بالتاويل واسع حتم
حديث الراجم في الشرح اسرأى من الجذر
كلام بعض الحكماء وقد قال تعالى (والعصران
الانسان لفي خسرة الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات)
فما رجت بخاريتهم ولله در الشيخ البستي (زينا
الرعد في دنياه نقصان - وريحه غير بعض الجوز)

میں اپنے رب کو حج کے دن خالی رنگت پوش پر دیکھا اور میں نے
انکے کو سپر جبریتا مصون کا موضوع پر ہکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ
میں نے اور لائی میں ابن عباس سے مرفوع نہ ہوتا کہ میں نے اپنے رب کو
صورت میں دیکھا اور اسکے بال اور ایک ایت میں جو ان بی ریش کے
صورت میں کہا ابن صدقہ فی ابی ذرعة حدیث ابن عباس صحیح نہیں
کرنا اسکا مگر مسترلی اور بعض روایت میں اپنی دل سے دیکھا حدیث اگر
خواب پر حمل کے جائز تو کچھ شہ نہیں اصل گری پر حمل کیا جائز تو ابن الہام
اس طرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب گویا اور اس کا کلام یہ ارادہ
کہ تمام مقصود تجلی صورت پر حمل کر نیے مقصود ہوتا ہی اسلئے کہ محال ہے
اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائز پس اسکا کیلئے باعتبار ذات و صفات
کے کو قیاس تجلی کے میں اور اسکے لئے زیادہ قدرت اور قوت ہر فرشتوں
وغیرہ صورت اور ہیئت کی بدین میں اور پاک ہر جسم اور صورت
اطراف ہر اپنی ذات میں اور اس سے بہت شبہ آیت متشابهات
اور صفات کی احادیث سرخ ہو گئے اور اسد تعالیٰ پاک ہے
بہت جانچ والا مقصود حقیقت کو اور اس کے کلام سبکی وغیرہ
کے دفع ہو گئی کہ حدیث (میں نے اپنے رب کو صورت جو ان بی ریش
میں دیکھا یہ عوام صوفی کی بناؤں پر ہے اور موضوع ہے معتبر
پر فتر ہے) اس لئے کہ اگر اس نے حدیث کا سبب پر بنا لیا
ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے مرد بابتاویل
کا کثادہ ہر حدیث نافع شہ میں بنیان کا ہر خیر ہے۔ یہ
کلام بعض حکما کی ہے اور اسد تعالیٰ فی مسئلہ ہے (قسم
ہے عصر کے تحقیق آدمی کہاٹے میں ہے مردہ لوگ
ایمان لائے او عمل نیک کریں پس نفع دیا او کئی تجارت نے
اسکی لئے ہر کوئی خشم بستی کی زبانی آدمی کی دنیا میں نقصان
ہکا ہے۔ اور نفع اوس کا سوائے خیر کے کہاٹا ہے

ظہار اور کعبہ مرفوع علیٰ الخصل ذکرہ فباطل لا اصل
 له حدیث زکوة ^۱ ماہ اغاثہ اللہفات لم یفر
 بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث منها افضل
 اللسان اشفاعت نقلہ بها الاسیر یحقق بها الذم
 وتجربها المعروف بالاحسان الی اخیک وتذفع
 الکریہۃ اخرجہ ^۲ بل فی الکبیر البہقی فی الشعب عن
 بن جندہ حدیث الزید بن یحییٰ عن ہذا الامۃ قال
 السخاوی لمدارہ ولكنه عندابی داؤد والطبرانی
 غیرہما مرفوعا من حدیث ابن عمر یلفظ القدیۃ قال
 ابن الریبع بل هو قد موصوع لا یحل دوانہ وحاشا
 الزیدیۃ من هذا النسبة الردیۃ اقول ان کاذا علی
 القدیۃ فغناہ صحیح اذ ہم شارکون ہم فی القصیۃ
 سواء یكون بطریق الکلمۃ او الجریئۃ والعلہ اثبات
 الاتنیۃ فان المجوس یثبتون النور فی المرتبۃ الاولیٰ
 والظلمۃ یتبتون الاصناف المخلوقۃ فی عبدان نوا
 من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان اللہ خلق
 الظلمات والنور ووسائلہا یر فی عالم الظہور ولم یر
 ان کل مخلوق کما قال بہ اهل الحق من اهل السنۃ
 والجماعۃ من ان الخیر والشر والنفع والضر کلہ
 یخلق اللہ بل وکل صانع وصنعتہ کما فی حدیث
 الیہ وکذا یدل علی قولہ تعالیٰ اللہ خلقکم وما
 تعملون فن اعتقد ان لہ فعلا مستقلا فقد
 اشرک مع اللہ جبلا مستقلا واما قولہ الغزوی
 حدیث القدیۃ مجوس هذا الامۃ ان ہر منوا
 فلا یقرہم وان ماتوا فلا تشہدوہم موصوع

لیکن یہ جو اس سے مرفوع روایت نہیں ہے یورین زکوة باطل ہے ہر کچھ
 اصل نہیں حدیث زکوة مرتبہ کی عاجز دیکھی فرما دیجئے۔ ان لفظوں
 معلوم نہیں ہو اور اس کے معنی میں بہت حدیثیں ہیں اور ہر میں میں ایک ایک
 اصل صدوزبان کا شفاعت و جس قدر ہی چھو اور محفوظ ہیں بسبب اسکی
 سخن و بسبب اسکی نیکی اور احسان اپنی بہائی کی طرف کہینچا جائی اور اسکی بجز
 دفع کر کے طبرانی کیسے میں اور یہی شعب میں ہر میں جنہ کے لایا ہے
 حدیث زیدی مجوس اس است کہ میں کہا سخاوی میں اسکو نہیں دیکھا
 لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ میں ابن عمر سے قدریہ کی لفظ سے مرفوع
 روایت کیا میں اسکی بیج فی بلکہ یہ حدیث موصوع ہے اسکی روایت طبرانی
 نہیں ہے اور ایک میں زیدیہ اس نسبت دیکھی میں کہ تہا سون اگر وہ نہ
 قدریہ پر میں تو میں اسکی صحیح میں اس کے کہ وہ اس قضیہ میں انکے شریک
 میں خواہ بطریق کلی کے ہوں یا جزئی کے اور علت ثابت کرنا تو اسکی
 صحت کو دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت میں نور ثابت کرتی ہیں
 اور ظلمت کو قسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہیں پس عبادت
 کرتی ہیں سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہیں کہ اللہ
 نے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا ہے اور سب عالم ظہور میں دیکھتا ہے
 اور نہ معلوم کیا انہوں نے کہ تمام پیدائش اللہ تعالیٰ کی ہے جیسا
 کہ اہل سنت والجماعت فی کہلے کہ خیر اور شر دفع نقصان
 صانع اور اسکی صنعت سب اللہ کی پیدائش سے ہیں جیسا کہ اللہ
 میں ہے اور یہی ہے ہر قول اللہ تعالیٰ کا دلالت کرتا ہے
 (اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرے ہو) پس میں نے
 اعتقاد کیا کہ اسکا فعل سب سے قبل ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ سے
 بسبب حمل کے شرک کیا لیکن قول قرآنی کا قدریہ مجوس اس
 است کی ہیں مگر برعین ہوں اور انکی عبادت پر کوبہ اگر حرامیز
 تو ان پر حرام ضرر ہو تو موصوع ہے۔ + + +

من تحذ الصبیح وکذا اعتقاد من امتی لم یس
 لهافی الاسلام بضیاع العذریة والرجحة
 فخطأ منه وقد بینا مزجها فی المرقاة شرح مشکو
 حرف السین - حدیث سبأ صحابی
 لا یغفر قال ابن عیمة هذا کذب علی النبی علیہ السلام
 وقد قال الله تعالی ان الله لا یغفران یشترک به ویغفر
 دون ذلك لمن یشاء قلت قد یوجه معناه ان
 مبناه بانه ذنب عظیم یعلق به حق الاحتیاج
 حق سید الاحتیاج ان الغالب فی السبأ انه یستحل
 یرجوه الثواب فیه یکفر ویستحق به العقاب
 للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبأ
 لا یغفره حیث عظم شأنه فهو لا ینافی قوله تعالی
 (ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء) وقد اکتبت فی
 المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی
 اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تسامح لحد من سبأ صحابی
 فاضربوه ومن سبئی فاقتلوه حد سبأ به انشی
 کانت طول من الوسط غلط من قال به وانما کان
 اصابع رجلیه كما ذکره العسقلانی حیث قال
 هذا علی الالسنه کثیرا وسلف جمہورہم الکمال الذ
 وهی خطاء فناء من اعتماد رواية مطلقة وعین
 منه علیه السلام لذلك بناء علی ان القصد منه ذکر
 وصف اختص به علیه السلام من غیره ولكن الحد
 فی مسند الامام احمد مقید بالرجل فالت سیقونة
 کوزم فانیت طول اصبع قدمه السالبة علی سائر
 اصابعه وکذا هو عند الباقی فی اند لا نکل قال

اور یہاں دو تہین ہیں میری سب سے پہلی اسلام میں جو
 شخص نہیں - قدر یہ اور میری خطا ہے اور ہے ان دو کو کا حق نہیں
 شکوہ میں بیان کیا ہے حضرت سین - حدیث
 کرنی میرے اصحابوں کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہیں ہے کہ
 تیسرے یہ آنحضرت پر کذب ہو مالا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو
 (اللہ نہیں بخشا شرک کو اور بخشا ہے سوا اس کے جسکی لئے چاہتا
 ہے) میں کہتا ہوں اگر اسکی بنا صحیح ہو باقی تو معنے اسکے اہل
 ہو سکتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے اس اصحاب کو کما حق تعلق پڑتا ہے
 بلکہ حق آنحضرت کا باوجود دیگر غالب ظن کالی نکالنے والی کحق
 میں یہ کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور میں نے کبہ اسکا کہتا ہے اس
 کا فر ہو جائی اور خدا کا سستی بن جائی اور جو خدا کی کیلئے دیکھ کر بعض ایسے
 گناہ کی خبر دیکھو اللہ تعالیٰ سبب کی میرے کہ نہیں بخشا یہ قول اس کے
 سنا فی نہیں ہے (اور بخشا سوا اس کے جسکی لئے چاہتا ہے) اور میں اس سلسلہ
 میں سال مستقل کہای اور یہ نہیں کہ اس حدیث کی سنی (سبکی کی اصحابوں کو
 ایسا گناہ ہے جو بخشا نہیں جاتا) اس حدیث کو ائمہ ان جو شخص کے اصحابوں کو
 کالی و اسکو بار و جو مگر کالی و اسکو قتل کو حدیث علی با بنی علی
 اسلام کہی تھے حج کی جس نے یہ کہا اسکی غلطی کے اسلئے اعلیٰ باؤں
 کی لمبی حق مبرا کہ عقلانی ذکر کیا ہے یہ بہت زبانون پر
 مشہور ہے اور سب پہلے کمال دسیری نے کہا ہے اور یہ
 خطا مطلق روایت پر عتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور
 حضرت کی ہاتھ کی تعیین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے
 ذکر کرنا ایسی شے کا ہے جو آنحضرت نے بخشا لیکن حدیث مستند
 احمد میں مقید باؤں کے ساتھ ہے کہا میوند میں کو دم نے
 میں آنحضرت کی باؤں کی سبب کی لمبا ہی نہیں
 پہلی اور یہاں یہ دلائل بھی سنی میں چھپا

جبرانها فانہ اذا کان سفہاء مکثر حشو الجنبۃ اے
 وسطها فابال فقہائہا فلا شک انہم یكونون فی
 اعلامہا وغیرہم فی ادناہا **حدیث** السلام علی
 النبی علیہ السلام فی القنوت قال السیاح وکرمہم علیہ
 وان وقع فی کلام جمع من الفقہاء کملیتہ فی القول
 البدیع **حدیث** السلامۃ فی العزلۃ کلام صحیح
 لیس **حدیث** صریح **حدیث** سلمو علی الیہود
 النصاری ولا تسلمو علی یہودی امتی قیل ومن یہود
 قال نزل الصلوۃ قال السیوطی لم یفق علیہ اور مدہ
 الفردوس بلفظ ولا تسلمو علی شارب الخمر وحب
 ولہ فی مسندہ ولم یذکر اسناد **حدیث** سلام
 ولود خیر من حناء لا تلذ کذا فی الاحیاء قال العلاء
 اخرجہ ابن جبار فی الضعفاء من روایۃ یحییٰ بن حکم
 ابیہ عن جدہ ولا یصح قیل و ذکرہ فی النہایہ **حدیث**
 واخرجہ الاثر **حدیث** امر فوعا واخرجہ غیرہ عن
 موقوف **حدیث** السوکی زیار الرجل فضاخۃ قال السیوطی
 وضعہ ظاہر **حدیث** سید طعام اهل الدنیا
 والآخرۃ اللحم واہ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا من **حدیث**
 ابی الدرداء مرفوعا بہ وسناہ ضعیف فیہ سلیمان بن
 عطاء عن مسلمۃ الجریری وقد قالہ ابن جبار فی سلیمان
 انہ یرو عن مسلمۃ اشیاء موضوعۃ وما ذکر الخلیط
 او من مسلمۃ وقال العقیلی لا یصح فیہ شیء دخلہ ابن
 الجوزی فی الموضوعات لکن قال السیوطی لم یتبع
 المحکم علی ہذا التین بالوضع فان مسلمۃ غیر مخرج
 وابن عطاء ضعیف قال السیوطی ولہ شواہد منها

اسخ کہ جب سفہاء کی بیچ جنت کی ہو تو ققیہون کا کیا حال ہوگا
 نہیں شک کہ وہ اعلیٰ جنت میں ہوگی اور غیر ان کو اور فی جنت میں
حدیث سلام نبی علیہ السلام پر قنوت میں کہ اسحاق
 نے میں اس پر اتفاق نہیں ہوا اگر یہ یہی فقہاء کی کلام میں
 واقع ہو ہے جیسا کہ میں اس کو قول بدیع میں بیان کیا ہے **حدیث**
 سلامتی کناری میں ہے - کلام صحیح ہی اور حدیث نہیں *
حدیث یہود اور نصاریٰ کو سلام کرو اور سیرت کی یہود
 پر سلام نہ کرو کہ ان میں تیری امت کی یہود فرمایا ترک کرینو کہ نماز
 کے کہ اسٹیٹ فی بین اس پر وقت نہیں ہوا اور اس کو فردوس میں
 ان لفظوں سے لایا ہوا سلام کرو شراب پیو والی پر اور دیکھو
 نے سنہ میں اس کے کہ سعید سی جہودی ہے اور اس کے اسناد کہ نہیں
حدیث سیاہ جہودی والی بہتر ہے اس میں حسن جوہر - ایسا ہی
 احیاء میں کہ اس عرقی فی ابن جبار نے ضعیف میں نہیں کہیم سے
 نے اپنی روایت اس کو اس روایت کی ہے اور صحیح نہیں کہا گیا ہے
 یہ نہایت میں ان لفظوں سے مذکور ہے اور نہ ہی حدیث مرفوعہ کا لہو
 اس سے عمر سے مرفوع نقل کیا ہے حدیث مسوئل آدمی کی فصاحت
 کو زیادہ کرنی ہے کہ اسغانی نے مرفوع ہونا اس کا **حدیث**
 سر طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہے - اس کو ابن جبار نے دنیا
 نے ابی الدرداء سے مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف اور میں
 سلیمان بن عطاء مسلمہ جزیری روایت کرنا ہی مالا کہ کہا ہے ابن جبار نے
 سلیمان کے حقیقہ کہ یہ مسلمہ موضوع روایت میں کہ نامہ اور میں نہیں
 خاطط اس سے ہوا مسلمہ کہا عقیلی نے ہمیں کوئی شے صحیح نہیں
 اور ابن جبار نے اس کو موضوعات میں اعلیٰ کیا ہے لیکن کہا عطاء مجھ کو ایک
 اس کو متن پر وضع کا حکم ثابت نہیں ہے کیونکہ مسلمہ مروج نہیں اور
 ابن عطاء ضعیف ہے اور کہا خواہی اس کے لئے شام میں اور ہے

قوله تعالى (قل كل عمل على شانه) اعلم الى ذلك
 حديث شراكم عزابكر او من جاء بن الجوزي
 الموضوعات فاخطا كما ذكره السيوطي فقد اخرج
 والطبراني عن عطية بن يسرو بن عبد عن ابي
 رضى الله عنه وابو يعلى بن جابر وقال السخاوي
 اخرج ابو يعلى والطبراني من حديث ابي هريرة مرفوعا
 حديث شراكم معلوما صبا انكم اقلهم
 على اليتيم واغلاظهم على المسكين موضوع كما ذكر
 اللآلى حديث شرا الحيوة ولا المات ليعق
 بن هوسن كلام بعض الحكماء القدماء قاله العقلاء
 وهو غير صحيح من حيث المعنى فان من يغلب خيره
 شره فالنوت خيره كما استفاد من قوله عليه السلام
 طوبى لمن طار عمره وحسن عمله وويل لمن طار عمره ساء
 عمله وهو مستفاد ايضا من قوله سبحانه وتعالى (ولا تعبين
 الكفر وانما نملى لهم خيرا لانفسهم انما نملى لهم ليزدادوا
 حديث الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله
 السخاوي اعرافه هذا اللفظ قلت هو من كلام بعض
 الشايخ حيث قال المار الامر على شيتين التعظيم لامر الله
 الشفقة على خلق الله حديث الشكر في الوجه
 ليس حديث ويناسبه حد قطع عين اخيك خطايا
 لمن مدح صاحبه في حضوره حد شهادته
 للمصلي يروى عن ابي الداء وغيره من الصحابة و
 التابعين وبشهادة له قوله تعالى (يومئذ شهدوا خبر
 بان رسلنا وحي لهما) حديث شهادته المراد
 نفسه بشهادته من ليس حديث ولكن صحيح

قول الله تعالى (لا يؤمنون) يا محمد اربك عمل كذا في طريقه
 طرف اشارت كذا في حديث شريفة دائمة تهاوي بين
 اسكو موضوعات من لا يابى او خطا كذا في حديث سيد طبراني
 احمد او طبراني في عطية بن يسرو او بن عبد بن يسرو او ابو يعلى
 في جابر بن ابي عمير او كذا في حديث اسكو ابو يعلى او طبراني في ابي هريرة
 من مرفوع روایت کی ہر حدیث شریفہ سے (اذا كان مسلم بن
 ميثون پر بہت تھوڑی رحمت کرتی ہیں اور مسکینوں پر بہت سخت ہر
 موضوع ہر جیسا کہ لآلی میں مذکور ہر حدیث برسی جاتے تو
 نہ مزا۔ کہا عقلائی نے یہ حدیث نہیں بلکہ بعض پہلی حکیموں
 کی کلام اور معنی کی وجہ سے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ جسکی شرا
 کے خیر پر غالب ہو جائے پس موت اس کے لئے بہتر ہے جیسا کہ
 قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہے خوشخبری ہے اس کے لئے
 جسکے عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں اور طاقت اس کے لئے جسکے عمر
 ہو اور بر عمل ہوں اور یہ معنی اس آیت سے بھی مستفاد (اور میت
 گمان کہ کافر و کلمہ کر ڈیل انکے لئے نیک ہے ہم بہت سلسلہ دیتی ہیں
 ناگہ زیادہ کر لیں حدیث شفقہ کرنی خلق امد پر امر اس کے
 تعظیم ہے۔ کہا سخاوتی میں اسکو ان لفظوں نہیں جانتا میں کہتا ہوں
 یہ بعض شایخوں کا کام ہے جیسا کہ اس کے کہا ہے مدار کمر و چیز و چیز
 ایک اندھا کی تعظیم دوسر خلق اللہ شفقہ کرنی حد نہ بڑھ کر
 زنت ہے۔ حد نہیں اور حد اس کے مناسب قطع کی زنی گردانی کر
 اپنی خطا ہے اس شخص کیلئے جو اس کی صفات کے
 حدیث نماز کیلئے سید بن ابی شہادت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ سے روا
 آئی ہے۔ یہ آیت اسکی شام ہے (اور من بیان کر گی جہیز بن ابی
 نے کہ تیرے بیٹے کی طرف رحم کی ہے) حدیث کو ایسی دیتی
 اپنی نفس پر مقابلہ دو گواہوں کے ہے۔ یہ حدیث نہیں لیکن صحیح ہے

مطلوبہ امر علی شیتین

مرفوعا بل یرو فی الرفوع من یحذف ان لا یفعلن حتی
 اواحقی یستشیر فان لم یجد من یستشیر فلیستشیر
 بشرایع الفها فان فی خلافها البرکة فی سفندہ
 وانقطاع و مردی الدلیلی و العسکری و القضاعی
 عن عائشہ مرفوعا طاعة النساء ندامة لکن قال ابن
 عبد کما حدیثہ عن هشام الاضعیف و ادخال ابن
 الجوزی له فی الموضوعات لیس یحذف انتی کلام
 السخاوی و قال السیوطی هو باطل لا اصل له لکن فی
 معناه حدیث طاعة النساء ندامة اخرجہ ابن عبد
 وابن لال الدلیلی عن عائشہ و اخرج ابن عبد کما حدیث
 ام سعد بنت زید بن ثابت عن اہلہا مرفوعا طاعة
 المرأة ندامة و اخرج الطبرانی و الحاکم و صحیحہ من
 حدیث ابی بکر مرفوعا هلکت الرجال حیث طاعة
 النساء و اخرج العسکری فی الامثال عن عمر قال انما
 النساء فان فی خلافهن البرکة و اخرج عن معاویہ
 عود النساء لانہا ضعیفة ان اطعنا اهلکنا
 قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
 حدیث شیبہ الثئی مخدب الیہ ہو کقولہم الجنس
 الی الجنس عیل و قولہم الجنسیة علة الذم و قولہم
 الہیبة مع غیر الجنس عذاب شدید کما فی قولہ
 تعالی (لا عذبة عذابا شدیداً) ای لا حیلہ
 مع غیرہ فی نفس الکلم مستفاد من حدیث الارواح
 جنود مجندة و قد ذکر فی سببہ رواجہ راوی ائمة
 عند عائشہ فقال من ہی فقالت مضحکة مکة
 فقال لئن نزلت فقالت عند مضحکة المدینة و فی

الصحة مع غیر الجنس عذاب شدید

بلکہ انس سے مرفوع روایت مطہر کر دی کہ ہر ایک مسرور کسی کلم
 کہ مشورہ کرے اگر نہ پائے ایسا شخص جس سے مشورہ کرے وہی عورت
 مشورہ کرے یا روکی مخالفت کرے کیونکہ اسے خلاف میں برکت ہے اگر
 سند میں ضعف و انقطاع آوے دیلمی اور عسکری اور قضاعی عائشہ
 سے مرفوع روایت کی ہے عورتوں کی اطاعت مذمت ہے لیکن کہا ابن
 عبدی جس نے ہشام روایت کی ہے وہ ضعیف ہے اور ابن جریج کا
 موضوعات میں داخل کرنا اچھا نہیں کلام صحاح کی حتم ہو اور کہا
 سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن اس کے معنی میں
 ایک حدیث ہے اطاعت عورتوں کی مذمت ہے اسکو ابن عبد او زید
 لال اور دیلمی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عبدی نے ام سعد
 زید بن ثابت سے اس کے اپنی باپ سے مرفوع روایت کی ہے اطاعت عورت
 کے مذمت ہے اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح ابی بکر سے مرفوع
 روایت کی ہے ہلاک ہو مرد و فت اطاعت عورتوں کی اور عسکری
 نے امثال میں عمر سے نقل کیا ہے مخالفت کرو عورتوں کی اس لئے
 کہ ان کی خلاف میں برکت ہے اور اس سے معاویہ روایت کی ہے عورت
 کرو عورتوں کی نہ اس لئے کہ وہ ضعیف ہیں اگر تو اس کی اطاعت
 کرے گا تجھ پر ہلاک کرے گی بعض شغری کہا ہے ان کی خلاف کا ترک کرنا خلاف
 عقل ہے حدیث شیبہ کا اس کی طرف پہنچا جاتا ہے جیسے قول
 جنس جنس طرف میل کرتے ہے اور قول انکا جنسیت پر بندگی کی علت
 ہے اور قول انکا صحبت غیر جنس سے سخت عذاب جیسا کہ اس کے تفسیر کی
 ہے (البتہ میں انکو سخت عذاب و عذاب جنس میں انکو بخیر میں نہیں ہے شتان
 کرونگا اس سے قول اس حدیث سے متعاقب ہو گا ایک شکر صبر کیا گیا
 اور اس حدیث کی درود لایہ سبب کہ آنحضرت ایک مذہب کے
 کہ عائشہ کی پاس نہ کیا فرمایا کہ کون ہے عائشہ فی کہا یہ کہ مذہب
 ہے فرمایا کہا ان اتر ہی ہے جواب دیا عائشہ فی حدیث کی و عورتوں کو

وینادون من آدبه وکله باطل اکتھے ومن حزم
 بوضع ابن عیسیٰ لکن اخرجه ابن حبان فی الضعفاء
 تحدی ابی رافع بهر فوعا وقال السیوطی اسنفا الذکر وکر
 ایضا فی جامعه الصغير بلفظ الشیخ فی اهلہ کالنبی
 امته رواه الخلیل فی مشیخته وابن الجار عن ابی یوسف
 ولفظ الشیخ فی بیتہ کالنبی فی قومہ رواه ابن حبان
 فی الضعفاء والشیخ الرازی فی الالقاب عن ابن عمر امی
 ویقویہ من حیث المعنی تحدی صحیح البیہقی وکر
 الانبیاء ویقویہ قوله تعالی فاستلو اهل الذکر انکم
 لاتعلمون **حرف الصاد - حدیث**
 حدیث الحاجة اعنی قال السخاوی لا عرفه فی الفروع
 کذا فی قولهم الغریب لا یصح من جهة المبنی
 تحدی صاحب النبی الحق بحمله الا ان یکون ضعیفا
 عنه فبعینه اخوه المسلم ضعیف بالغ ابن الجوزی قد ذکر
 فی الوصوفا وخطا فقد رواه ابو یعلیٰ من تحدی ابی
 هريرة به مرفوعا والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی
 فی الافراد والعقید فی الضعفاء وعیاض بدین عز
 فی الشفلة حدیث الصبر کثر من کثر الجنة
 کذا فی الاحیاء وقال العراقی غریب لم یوجد حدیث
 صریح الاقدام عند الاحادیث یعدل عند التکبر
 الذی یکبر فی رباة عقلا وعبادان من کتب
 اربعین حدیثا اعطی ثوابا لشهداء الذین قتلوا
 بعبادان وعبقلا خبر باطل کذا فی المیزان تحدی
 صد رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام بقوله کثیر
 من الصلوة عقیب قوله المؤذن فی الصبح الصلوة

اور اسکو ادب ادب ابی یوسف میں سب باطل میں متوجہ نہیں
 اسکو موضوع ہو گا یقین کیا اور انس ابن تہیب پر لیکن اسکو حبان
 نے ضعیف میں دفع مرفوع روایت کی اور کہا سیوطی اسکو
 فی سند کیا اور بحر اس جامع منہج میں سطح ذکر کیا ہے شیخ ابی زائل
 میں نبی کی طرح کر اپنی امت میں اسکو غیبی نے سفیحت میں روایت کی
 ہے اور ابن حبان فی ابی رافع اور اسکو غیبی میں شیخ ابی ہریرہ میں
 کی ہے نبی قوم میں اسکو ابن حبان ضعیف میں بشر از حدیث العابد میں ابن
 عمر سے روایت ہے اسکو اسکو معنی کی جیت یہ حدیث صحیح المعنی تقویٰ
 کرتی ہے اور یہ حدیث ہی اسکو تقویت کرتی ہے (پس سوال کر لو اگر
 کو اگر تم نہیں جانتے احرف صلو - حدیث ضعیف کثرت
 ہے - کہا سخاوی میں اسکو مرفوع روایت نہیں جاتا میں کہتا ہوں
 ایسا ہی قول کا غریب نہ ہو کی طرح اسکی تابہی ہم نہیں حدیث
 شے کا اسکو اسکو ادبانی کا زیادہ حدیث ہے گویا ضعیف ہو اور اسکا
 ہو تو سلمان پہاڑی اسکی ذکر کری - ضعیف اور ابن جریر میں جہاں
 کیا کہ اسکو موضوعات میں ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابویعلیٰ اسکو
 سے مرفوع روایت اور طبرانی فی الاوسط میں اور قطنی فی الافراد میں
 عقید میں ضعیف میں اور عیاض منہج میں نسبت ضعیف میں روایت کی
 ہے حدیث صبر خزانہ ہر جنت خزانہ ہے - ایسا ہی احیاء میں
 اور کہا عراقی فی غریب نہیں پائی گئی حدیث اور قطنی کا
 وقت کہنے حدیث کی اللہ نہ دیکھ اس کی طرح برابر جو عقلا
 اور عبادان کے چاؤ فی زمین کہی جاتی ہے اور جو شخص چالیس حدیث
 لکھے ثواب دن شہید دن کا دیا جاتا ہے جو عبادان اور عقلا
 میں قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان میں ہے حدیث
 صحیح کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت
 لوگ پیچھے اس قول مؤذن کے کہتے ہیں الصلوة

الصلوة کثیر من کثیر

بالنظر إلى الأقرار وأما قولهم شهادة الرمد على نفسه
بسبعين فكذلك الأصل لم يوصف معناه على المباينة
حديث شهادة السليمن بعضهم على بعضهم حجة
ولا يجوز شهادة العلماء بعضهم على بعض لأنهم
ليس من الحديث وإسناده فاسد من وجه كثيرة
على ما في الآلي وعلى تقدير صحة فالعلماء يراد بهم علماء
الدنيا التاركون طريق العقبي كما يشير إليه العلة المذكورة
في نفس الحديث فإن الحسد حرام وأما الغبطة فحرام
حديث الشهرة في قصر الشبابة يصح حديثا
لأن قصر الشباب من جملة استبأ الشهرة إذا كان على
قصد هادون وإرادة متابعة السنة **حَدَّثَنَا**
الأنس بن مالك عن شياطين الجن من كلام ابن دينار قال
أقْبَسَ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى (وَكُنْ لَكَ جَعَلْنَا لَكَ نَبِيًّا عَدُوًّا
لِلْإِنْسِ وَالْجِنِّ) حَيْثُ قَدْ مَاتَ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ عَلَى
الْجِنِّ يَذْهَبُ سَوَسْتَهُ بِالْعَوْنِ خِلَافَ شَيْطَانِ الْإِنْسِ
لأن قوة تأثير الصيغة انما هي في اتحاد الجنس **حَدَّثَنَا**
شَيْبُو عَيْبٍ يَصْهَرُ مَبْنَاهُ وَأَمَّا جَاءَ مَعْنَاهُ فِي حَدِيثِ
مَنْ لَمْ يَرَوْعْ عِنْدَ الشَّيْبِ يَسْتَحْيِي مِنَ الْعَيْبِ لَمْ يَخْشَ
اللَّهُ فِي الْعَيْبِ فَلَيْسَ بِهِ فِيهِ حَاجَةٌ ذِكْرُهُ الدِّينِيِّ بَلَا
سَدَّ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا وَحَكَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى
وَجْهَ فِي الرِّأَةِ فَقَالَ ظَهَرَ الشَّيْبُ لَمْ يَذْهَبِ الْعَيْبُ
أَدْرَى مَا فِي الْعَيْبِ **حَدَّثَنَا** الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَانُوا
فِي أَمْتِهِ فِي الْمَقَاصِدِ جَزَمَ شَيْخُنَا وَجَعَلَهُ بَابَهُ حَسْرَةً
وَأَمَّا هُوَ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ السُّلَفِ وَبَرَعًا أَوْ رَدًّا بَلْفَظٍ
الشَّيْخُ فِي جَمَاعَتِهِ الْبَنِي فِي قَوْمِهِ يَتَعَلَّمُونَ مِنْ عِلْمِهِ

وَلَا يَنْبَغِي لِلْجِنِّ أَنْ يَكُونَ

بِسَبَبِ قَرَارِ كِلَيْهِمْ بِقَوْلِ الْكُتُبِ شَهَادَاتُ كَرَمِي كِلَيْهِمْ
مُقَابِلَتُهُ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ أَصْلُ نَهْنِ وَأَوْ بِسَبَبِ الْعَلَمِ كِلَيْهِمْ
سَمِعَ مِنْ حَدِيثِ شَهَادَاتِ سَلَامَتُهُ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِهِ وَأَوْ شَهَادَاتِ عِلْمِهِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
حَاسِدِينَ يَتَحَدَّثُونَ فِي سَمَاعِهِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
مِنْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
أَخْرَجَ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
أَوْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِهِ حَدِيثِ شَهَادَاتِ تَهْوِيلِهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
مَتَابَعَتِ سُنَّتِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِرَّ غَالِبٍ هُوَ كِلَيْهِمْ - يَكَلِّمُ ابْنَ دِينَارٍ كِلَيْهِمْ
أَيْتُ أَقْبَسَ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
وَشَمْنُ أَوْ مِوْنُ أَوْ جَزْمُ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
أَوْ سَمِعَ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بُرْزَا بَا أَوْ عَيْبٌ - كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بُرْشُخْ بُرْشَا بِي مِنْ عَايَةِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
تَوَاقَعَالِي كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
طَاهِرٌ أَوْ عَيْبٌ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
تَوَاقَعَالِي كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِهِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِهِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ
بِهِ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ كِلَيْهِمْ

بھی غیر معروف کیا قال مجزہ وفاء السخاوی
 لما رقت علیہذا اللفظ قلت لکن معناه محکم لما
 رواہ الدیلمی من حدیث جابر عروفا بلفظ قد روا
 اختیار کہ ترکوا اعمالکم واللہ اعلم بالصواب
 عن مرثد بن ابی مرثد العتوی دفعان سرکہ فی
 صلوٰۃ فلیزکمر جبار کہ حدیث صلوٰۃ
 اللہ لا تصعد فوق واسلہ لم یوجد حدیث
 صلوٰۃ النهار جماعی لانہا لا یجمع فیہا قرآنہ علی
 ما فی النہایۃ قال النووی شرح المذہب انہ باطل
 اصلہ وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیہ السلام
 وافاہو من قول بعض الفقہاء قال الزمرکتی قال الدارقطنی
 والنووی باطل لا اصل لہو فی فضائل القرآن
 کلام ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود قال السیوطی
 اخرجہ یصنع عن الحسن بقیۃ عنہما وصلوۃ اللیل
 یمع اذینک واخرجہ سعید بن منصور عن حماد
 بن ابی سلیمان بدون هذه الزیادۃ وکذا اخرجہ
 عبد الرزاق عن حماد اخرج عن الحسن قال صلوٰۃ
 النهار جماعی لا یرض فیہا المستوی الا الجمعۃ والصبح
 حدیث صلوٰۃ بولک خیر من سبعین صلوٰۃ غیرک
 وفی لفظ بلاسوالک وقال ابن عبد البر فی التمهید
 ابن معین انہ تحد باطل قال السخاوی ہذا بالنسبۃ
 لما وقع لہ من طرفہ وقال السیوطی رواہ الحارثی
 سننہ وابو یعلی والحاکم عن حائشۃ والدیک
 ابی ہریرۃ انتہی قال ابن قیم الجوزیۃ رواہ الامام
 احمد بن حزمۃ والحاکم فی صحیحہما والنوار

نے کی اسکا منہج غیر معروف ہے اور کہا سناوچی میں اسکا منہج
 سے واقف نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں لیکن میں نے اسکا منہج میں اسے
 اور میں نے جابر مرفوع روایت کی ہے مقدم کہ نہ کیوں کو نہ کہ ہاں
 ہوں عمل تمہارا اور حاکم اور طبرانی میں سند ضعیف مرثد بن ابی
 مرثد العتوی مرفوع روایت اگر نکلے خوش گئے یہ بات کہ تمہاری نہایت قبول
 ہو تو نیک لوگ تم میں سے امامت کرائیں حدیث نماز پڑھو اور
 کی اس کے سے اور نہیں چڑھو نہیں پائی گئی حدیث
 وکی نماز پڑھو اس لئے کہ اس کے قرأت نہیں جاتی ایسا ہی نہیں
 میں کہانہ سناوچی شرح مذہب میں یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں
 اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی نہیں ہے بعض
 فقہاء کا قول ہے کہ زکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے اسکا
 کچھ اصل نہیں اور یضائل قرآن میں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود
 کی کلام کہا سنی اسکو اس سے ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں
 روایت کیا ہے اور اس کے اسکو حسن ہے اور یضائل دو دوسری روایت
 کے ہے اور دو روایت کی ہے اور رات کی نماز کو تیری کان سننے میں اسکو
 سعید بن مسعودی حلد بن ابی سلیمان سے اسکا اس نے یاد کی ذکر کیا ہے
 ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے حاکم سے روایت ہے اور حسن نے ذکر لایا ہے
 کہا وکی نماز پڑھو اس میں کہ ازہد نہیں کیا جاتا اگر جمعہ وصبح میں
 حدیث ایک زسواک ہے ستر نمازوں کے جو سواک کے پڑھو
 گئی ہوں اور ایک حدیث کہ لفظ بغیر سواک کے کہ ابن عبد البر نے
 میں ابن سعید سے حدیث باطل ہے کہا سناوچی یہ بات اس نے اپنی
 طریق سے کہی ورنہ سیوطی نے کہا ہے اسکو حارثی نے سنن
 اور ابو یعلی اور حاکم نے حائشۃ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
 کیا ہے اور کہا ابن قیم جویریہ اسکو امام احمد بن حنبلہ اور حاکم
 نے اپنے صحیح میں ابن ابی ہریرہ سے سند میں روایت کیا ہے

خیر من النوم وليس له اصل وكذا قوله عند قول المؤذن الصلوة خير من النوم صدق وبررت و بالحق بظفت استحبه الشافعية قال الدمي واد ابن الرضخ ان خبرا ورم فيه ولا يعرف من قاله و بربر بكم الرء الاول وسكون الثانية حديث صدقة القليل تدفع البلاء الكثير وفي بعض صدقة العيسر ليس بخد ومعناه صحيح حديث صفير الجوزي في الموضوعات وقال الزركشي خد الامر بتصفير اللقمة وتدقيق اللقمة قال النووي لا يصح خد صلوة بختم تعدل سبعين بغیر خاتم موضوع كما قاله العسقلانی وكذا صلوة بعامة تعدل بخمس عشرين صلوة وجمعة بعامة تعدل سبعين جمعة والصلوة في العامة بعشرة آلاف حسنة قال للمونی فذل لك كله باطل وقال السخاوی خد صلوة بخاتم تعدل سبعين بغیر خاتم هو موضوع كما قال الشيخنا شيخه وكذا ما اوردہ الدیلمی من خد ابن عمر مرفوعا صلوة بعامة تعدل بخمس وعشرين وجمعة بعامة تعدل سبعين جمعة ومن خد انس مرفوعا الصلوة في العامة بعشرة آلاف حسنة قلت وی ابن عمر السیوطی عن ابن عساکر فی جامعہ الصغیر مع الترمذی بانه لم یذكر فی الموضوع حديث الصلوة العالم بأربعة آلاف واربع مائة واربعين صلوة باطل كذا فی المختصر كذا قول صاحب المصنف لقول عليه السلام من جلی خلف تقی فكافا صلی خلف

خیر من النوم امد اسکا کچھ اصل نہیں ہے یہاں ہی قول اللکما بعد قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے صحیح کہا تو فی اور تو یہ صحیح کیا ہے حق بولا۔ اسکو شافعیوں نے مستحب نامی کہا اور میری اور میری کہا اور الرضخ فی خبر اسین اور جو اور نہیں معلوم کس اسکو کہا ہے حدیث شکرست کا صدقیت با وضع کرتا ہے سلام الیک وایت میں (صدقہ کم مال کا) ہے یہ حدیث نہیں اس سے اسکا صحیح بن حدیث روفی چوٹی کرو اور اذکی تدبیرت کو تکرار میں برکت دے جائیگے اسناد اسکی راہی ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا زکشی نے یہ حدیث جمیع علم پر لغو کو بار یک کر لیا اور زکشی نے کہہ کر کے چاہئے گا کہ اذکی نے صحیح نہیں حدیث ایک ناز انگوٹھی سے ستر ناز دیکر برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کی پڑی ہو تو موضوع ہو جیسا کہ عسقلانی کہا ہے اور ایسا ہے ایک ناز پڑی سے پچیس ناز دیکر برابر ہے اور ایک جمیع پڑی سے ستر جمیع کی برابر اور ایک ایک پڑی میں اس ہزار نیکی کے برابر ہے کہا سنو فی نے یہ سب باطل میں کیا سخاوی نے یہ حدیث ایک ناز انگوٹھی سے ستر ناز دیکر برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کے ہون موضوع جیسا کہ ہمارے شیخ فی اپنے شیخ سے نقل کیا ہے اور ایسا ہے جیسو دلی ابن عمر سے مرفوع عطیت لایا ہے ایک ناز پڑی سے پچیس ناز دیکر برابر ہے اور ایک جمیع پڑی سے ستر جمیع کی برابر اور انس سے مرفوع روایت ہے ایک ناز پڑی سے ستر ناز دیکر برابر ہے میں کہتا ہوں اسکو سیوطی نے جامع صغیر میں ابن عساکر سے اوصی ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجود کہ اسکی الترمذی ہے کہ میں اس میں کوئی موضوع نہ ذکر کر دینا حدیث ایک ناز عالم کی صحیح پڑی چار ہزار پچیس ناز دیکر برابر ہے باطل ہے ایسا ہی مختصر میں ہے اور ایسا ہے قول صاحب المصنف کا کہ حضرت فرمایا جو شخص ناز پڑی سے کسی شقی کے گویا اس سے نماز پڑھی تیجھے

مبناہ وجاہ فی معناه عند احمد واصحاب السنن عن
ابی امامہ مرفوعا الزعیم غلام وصیہ ابن جناد
مقبس من قولہ جاد بہ حل بید واثلبہ زعیم ای کفیل
وزعیم **حدیث** الضرورات تبیح المحظورات
تجدد و هو کلام صحیح **حدیث** ضعیفان یغلبان
قوی الیسجد **حدیث** **حدیث** الضیافۃ علی
الوبر لیست علی اهل المد لا اصل له فقد قال عیا
فی الشرح مسلم لما تکلم علی حد من کان یؤمن بالله
والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ انا موضوع عند اهل العرف
وقبلہ التو **حرف الطاء المہملہ** **تجدد**
طلب جامعا کما قال علیہ السلام لابی بکر وعمر قال ابو سعید
التولی هذه النجیۃ لا اصل له وقال التو وهذا للحلیم
فیہ شیء انتی ورفاء الدلیلی بلا سند عن ابن عمر مرفوعا
وقد تقدم عن ابن حجر الکی ان العرب باعرت الحمام الا
تؤتہ علیہ السلام **حدیث** طاعة النساء نذ
مضی فی نشا وروہن ذکر فی صا الفضة العروس
عن الحسن البصری انما قال ما اطع رجلا امرأة فیہا
قواء الا کتبہ اللہ فی النار فیل ہو محمد علی طاعتہا
تھو من السیات لا فیما تھوی من المباحات وقیل
فیما تھو من المباحات فانما تجزالی المنکرات **تجدد**
طعام البخیل داء وطعام السخی مغفہ قال الامام
وہو حد منکر وقال الذہبی کذب قال ابن عد
انہ باطل عن مالک **حدیث** **حدیث** المطلاق عیین
النفاق وقع فی عدۃ من کتب المالکیۃ قال السخاوی
لم اقف علیہ مرفوعا واثنبہ مدرجا قلت ویق

لیکن معنی اسکا سند احمد واصحاب السنن عن
روایت صحیحین مناسب قرضادہ اور ابن جناد
یہ معنی اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص اور سکولایا او سکے
الہی و جہاد و فکاہ اور میں اسکا مناسب میں) **حدیث** ضرورات
خوفناک چیزوں کو مسلم کو دین ہیں۔ یہ حدیث نہیں لیکن کلام صحیح
حدیث و ضیف ایک قوی پر غالب کی ہیں۔ حدیث نہیں ہے
حدیث ضیافت ال قریبہ اہل صحرا پر ہکا کچھ اصل نہیں ہے اسلام
کو عیاض نے اول شرح مسلم میں جب اس میں اس حدیث پر کلام ہے (جو
اللہ تعالیٰ درون آخر پڑھیں کہتا ہو پس جیسے کہ وہ اپنے زبان کی تعظیم
کری) کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک سے مضی ہے اور نو سنی اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء مہملہ**۔ **حدیث** تم دونوں کا سام پاک ہے۔ ان
حضرت ابی بکر اور عمر کہا کہا ابو سعید ثنی ان اس کا وہی کچھ اصل نہیں
کہا نو سنی اس محل میں کوئی صحیح نہیں ہے اور اسکو دلیلی بن کر
بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور ابن حجر کی ہے پیچھے گذر چکا ہے کہ حدیث تمام
کو نہیں معلوم کیا اگر بعد موت آنحضرت **حدیث** طاعت عورتوں
نہایت اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے اور متاعفہ العروس کے حسن بصر
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اس کے جس شخص نے طاعت عورت کی اور چہیز
جسکے وہ ہمیشہ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں ڈالے گا۔ کہا گیا ہے
اس نبی فرماتے ہیں مراد میں مباح فرماتے ہیں اور بعض نے کہا ہے
مراد اس سے مباح فرماتے ہیں کہ کہنے پر ای کی طرف کہنے ہیں **حدیث**
طعام بخیل کا رد ہے اور طعام سخی کا شفا ہے۔ کہا مستقانی نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہتا ہے سخی یہ کہ جب اور کہا ابن عد نے سخی مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسق کو قسہ ہے جہت کتب کونین میں واقع
ہوئی ہے کہا سخاوی نے میں اس کے مرذعیت پر واقع
نہیں ہوا اور میں ظن میں یہ درج ہے میں کہتا ہوں

حدیث الصلوۃ علی النبی افضل من عتی الرقاب
 السقلان فی بعض فتاواه انه کذب مختلف فیہ لعل
 یعنی بہ امانتہ الی النبی علیہ السلام والا فقد رواہ
 فی الترغیب عن ابی بکر الصدیق موقوفاً وکذا رواہ
 التیمی وابن عساکر **حدیث** الصلوۃ علی النبی
 علیہ السلام لا تردہومن کلام ابی سلیمان الدارانی
 علی ما ذکرہ الجوزی فی حصنہ ولفظہ اذا سلئت
 حاجتہ فابذہ بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام ثم ادع
 بما شئت ثم اخرج بالصلوۃ علیہ فان الله سبحانه بکرمہ
 یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینہما و ذکر
 فی الایاد مرفوعاً قال السجناوی لم اذقت علیہ افاہر
 من ابی الدرداء موقوفاً اذا سلتم الله حاجتہ فابذہ
 بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام فان الله اکرم من ان
 یثال حاجتین فیقضي احدهما وترد الاخری
حدیث الصلوۃ عماد الدین قال ابن الصلاح
 مشکل الوسیط انه غیر معروف وقال النووی التفتیح
 انه منکر باطل لکن رواہ الدیلمی عن علی کما ذکرہ
 السیوطی والبیہقی فی التعلب ضعیف عن عمر مرفوعاً
حرف الصاد - حدیث صناع العلم
 اخذ النساء ولفظہین الحفاظ النساء هو معناه من
 کلام بشر الحافی قال لا یفہم من الف اخذ النساء **حدیث**
 الضب شہادۃ لہ علیہ السلام قبل انہ موضوع و
 قال البرز لا یصح اسناد اولئک لکن رواہ التہق
 ضعیف و ذکرہ القاضی عیاض فی الشفاء فقایتہ
 الضعف لا الوضع **حدیث** الصائم غارم لا

حدیث درؤبنی پرفضل ہے غلام چیرانی سے کہا عقلاً
 بعض فتون میں یہ کذب ہر مختلف فیہ وغایدہ اس کے مراد
 ہو کہ اس کی نسبت بنی صلیہ امہ علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے
 اس کو اسبابی ترغیب میں ابی بکر صدیق سے موقوف وایت ہے
 ایسا ہی سکوتیمی اور ابن عساکر فی روایت ہے **حدیث** صلوۃ
 بنی پر رد نہیں ہو یہ کلام ابی سلیمان الدارانی کی ہے جیسا کہ جزر
 فی حصن میں ذکر کیا ہے اور اس کی لفظ یہ ہیں جب سوال کرے
 اس پہلی درؤبنی صلی امہ علیہ وسلم پر پہنچا پہر دعا کر جو تو چاہے
 پہر کو ختم درؤبنی اس کے کہ امہ تعالیٰ اپنے کرم سے دونوں درود کو
 قبول کرتا ہے وہ کریم اس کے کہ چھوڑے پیچ کی دعا کو اور جانتا
 اس کو مرفوعہ ذکر کیا ہے کہا سخاوتی میں اس پر واقف نہیں ہوا لیکن
 سے موقوف روایت اس طرح ہے جب امہ تعالیٰ سے
 کا سوال کرو تو پہلے آنحضرت پر درؤبنی ہو جو اس کے کہ امہ تعالیٰ بہت کرم
 اس کے کہ اس سے دو حاجتوں کا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسرے
 رد کرے **حدیث** نازدین کا تہم ہے کہا ابن الصلاح مشکل الوسیط
 یہ غیر معروف ہے اور کہا نووی تعقیب میں یہ منکر و باطل ہے لیکن اس کو
 دیلمی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے کہا ہے
 اور بیہقی فی شعب میں مکر سند ضعیف مرفوعہ روایت کی ہے **حرف**
صاد - حدیث صانع ہوا علم عورتوں کی اور ان کا تہم ہے
 میں در بیان عورتوں کو چڑو کر - یہ کلام بشر الحافی کی ہے میں
 کہا اس نے خلاص ہو گا وہ شخص جس نے عورتوں کے چڑو کرے
 کی **حدیث** گواہ اور اس کی شہادہ دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے
 یہ موضوع ہے اور کہا ہمارے پہلی سند میں مرفوعہ ضعیف نہیں لیکن
 بیہقی سند ضعیف روایت کی ہے و ظنی میں شافعیین نے ذکر کیا ہے
 ہے کہ ضعیفہ موضوع نہیں **حدیث** صائم مرفوعہ اس کے باوجود

على الباعثة والافتد ومرد فضوح الدنيا اهلون
 من فضوح الاخره كما رواه الطبري من شد ابن عباس
 رضي الله عنهما عن اخيه الفضل به مرفوعا على
 في التنزيل (ولعلنا لاخرة استذواق) **حد**
 العارية مودة ذكره الراضي فقال العسقلاني في
 تخريج احاديثه لم اراه باللفظ الذي ذكره للصنف
 انما رواه احمد واصلح السنن بلفظ العارية مود
حديث عالم قريش مملأ الارض علكت ال
 الصفاني موضوع وتعبه العراقي بانه ليس عوصه
 ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد اوردته الطيالسي حسنة
 وفي مسند مجهول وله شواهد **حديث**
 في القراية والحسد في الجيران والمنفعة في الاخوان
 قال السخاوي لم اقف عليه حديثا بل هو في **شعب**
 البيهقي من قبله بشرب الحارث **حديث** العدا
 العاقل ولا الصديق للجاهل رواه وكيع في الغرر
 سفیان قال ابو جازم لان يكون لي عدا مسلم
 احبالي من يكون لي صديق فاصد **حديث**
 عداوة العاقل ولا مصيبة الجنون **حد**
 عد والمؤمن من يعمل بجهل ليس بحديث وانما رواه
 ابو يعقوب عن سفیان بن عيينة انه قدم مكة و
 فيها رجل من آل المنكدر يعني فقعد سفیان **بني**
 فقال المنكدرى من هذا الذي قدم بلادنا يعني
 فكذب اليه سفیان حد محمد بن دينار عن ابن عباس
 قال مكتوب في التوراة حدك الذي يعمل بجهل فكف
 عنه المنكدر **حد** اخذ رواه اشهد من بنه ليس بحديث

اور زود و دہا اس کے قولہ نبی دنیا کی آسان ہو خوری آخرت جیسا کہ
 طبرانی فی ابن عباس اس پر بھائی فضل سے مرفوع ہوا کہ
 ہے بلکہ قرآن مجید میں کہ اور البتہ غذا آخرت کا سخت ہو بعد باقی
 رہنے والا) **حدیث** اعلیٰ ہوئی شے روکی جاتی ہے۔ اسکو
 راضی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی فی تحریج احادیث میں ہے
 اسکو ان لفظوں سے جیسا کہ مصنف فی ذکر کیا ہے نہیں کیا لیکن امام
 احمد اور اصحاب سنن فی اس طرح بیان کیا ہے عاریت او کی جاتی کہ
حدیث عالم قریشی زمین کو اپنے علم سے پر کرنا ہی۔ کہا صفانی نے
 یہ موضوع رواہ عراقی نے اسکا طرح بھیجا کیا ہے کہ یہ موضوع نیز
 ہے لیکن مصنف عراقی نہیں کہ اسکو طحاوی ابن مسعود میں
 ہے اور اسکی سند میں ایک شخص مجهول ہے اسکا ذکر شاہد ہے
 میں **حدیث** شے قربت میں اور حدیث یونین نفع پہا میں
 کہا سخاوی میں اس پر واقف نہیں ہوا بلکہ یہ شبہ لایا بیان بیہقی میں
 قول بشرب حارث کا یہ **حدیث** دشمن عاقل (بہتر ہے) اور زود
 جابل (بہتر) نہیں اسکو دیکھ فی غرر میں سفیان کی روایت کی ہے کہ
 کہا اس کے کہا ابو جازم فی البتہ میرے دشمن صالح ہونا بہتر ہے
 دشمن برے سے **حدیث** دشمنی عاقل کے اور نہ صحبت مجنون کے
 یہ حدیث نہیں **حدیث** دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اسکا
 عمل کی طرح عمل کرے یہ حدیث نہیں لیکن اسکو ابو نعیم نے
 سفیان بن عیینہ بھی اس طرح روایت کیا ہے کہ وہ کہ میں آیا اور اس
 جگہ ایک مرد مفتی آل منکدر سی تھا جبکہ سفیان ان ہی مفتوی تھے
 انکا کہا منکدر سی کی کون شخص ہے جو ہمارے دشمن اگر فتویٰ کرے
 انکا ہے پس اسکی طرف سفیان نے کہا کہ حدیث کی میرا اس حد میں بنا رہا
 ابن عباس کہ کہا اس پر زائد میں کہا ہوا یہ دشمن وہ ہے جو کسی طرح
 اس پر اس منکدر کہ **حدیث** اسکا اسکا لگا ہوا سخت ہے دشمن

الصلوة في التراب والحمد في الجيران والمنفعة في الاخرة

معنی حدیث ما خلف بالطلاق مؤمن ولا استخلف بہ
 الامنافی رواہ ابن عساکر بہ مرفوعاً **حرف**
الظاء المجہ حدیث الظالم عند اللہ
 الارض ینقم بہ من الناس ثم ینقم منه قال الذرکتی لہ
 اجہ وقال العفلا فی الاستحضرة لکن قال الشیخونی
 معناه اخرجہ الطبرانی الاوسط من شد جابر
 ان اللہ تعالیٰ یقول انقم من بعض عن بعض ثم
 اصیر کلہا الی النار وساقہ الدلیلی فی الفردوس
 اسناد عن جابر رفعہ واخرجہ ابن عساکر عن علی
 تمام قال کان یقال ما انقم اللہ من قوم الا بشر منہم
 اخرج عبد اللہ بن احمد فی ذوائد الزہد عن مالک
 بن دینار قال قرأت الزبور انی انقم من المنافق بالنا
 ثم انقم من المنافقین جمیعاً قالوا نظیر ذلک وکتب
 اللہ تعالیٰ (وکذلک نولی بعض الظالمین بعضنا بجا
 کاوا یکبوت) قلت وقویذ عموم قوله نکالاً (ولو لا دفع
 اللہ الناس بعضهم بعضاً لفسدت الارض) وسبق
 فی معناه بخلاف ما تکررنا قولہ علیکم **حدیث**
 المؤمن قبلہ قال السخاوی لا اعرفہ ومعنا جہم
 ان لا کفادہ فی السقۃ واحججہ العسکری عن عائشہ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وادخلہ **حرف**
العين المجہلة - حدیث العارضین
 النار قال الحسن بن علی رضی اللہ عنہما عین المعاصی
 فقال لہ اصحابہ یا عاراض السالمین فقال لا عارضین
 النار واساقول البعض العامة النار بالنار ولا
 العارض من کلام الکفار لان النار بها نار الدنیا

اس حدیث کی معنی اسکی تائید کرتے ہیں موسیٰ طلاق سے مستحکم
 کرتا اور قسم نہیں طلب کرتا اس مگر منافق یہ ابن عساکر نے مرفوع
 روایت کی ہر حرف خطا مجہد حدیث ظالمہ کا مدلل
 زمین میں بدلہ لیتا ہوا اسکے ساتھ آدمیوں کے پہرے سے بدلہ لیا جاتا ہوا
 کہا زکشی نے منیٰ سکونین یا یاد رکھا عقلائی نے میں اسکو نہیں
 جانتا لیکن کہا سیوطی نے اسکے سنی میں یہ قہر ہے جسکو طبرانی نے
 الاوسط میں جابر مرفوع روایت کی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں دشمن سے بدلہ
 دشمن کے ساتھ لیتا ہوں ہر دو کو آگ کی طرح کہنیتا اسکی ہر کوئی
 فردوس میں بلا اسناد جابر مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن
 تمام سے لایا ہے کہ کہا جاتا تھا نہیں بل لیتا اللہ کسی قوم سے مگر ساتھ
 شریکی اولیٰ اور عبد مہد بن احمد واما الزہد میں انکسبت منیٰ
 لایا ہے کہ کہا اس نے بیٹے زبور کو پڑھا میں نے منافق سے معافی کیے
 کیا ہوں پھر سب نفوں سے بدلہ لیتا ہوں کہا اس نے نظیر اسکے کتاب
 میں ہے (اور سیطرہ ہم والی کئی میں بعض ظالموں کا بعض کو بسبب
 وہ عمل کئی میں) میں کہتا ہوں آیت عموماً اسکی تائید کرتی ہے
 (اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالیٰ بعض کو بعض البتہ خراب فی زمین) اور اسکے
 معنی میں حدیث کی ایسے (جیسا کہ تم ہوتی ہو دوسرا پیر الی کرتی میں
 حدیث پیچھے موسیٰ کے قبلہ کہتا ہوں میں اسکو نہیں جانتا ہوں
 اسکو مجھ میں بسبب فی ہونے کے سترہ میں ہوا عسکری عارف مرفوع
 کہ ہر بیٹہ موسیٰ کے گاہ کی گت ہے مگر کسی حدیث میں اسکی مدد نہیں
 عین مجملہ - حدیث عار بہتر ہے آگ سے جس میں آگ
 دیکھا اور ہوں نہ عار یہ پوسو کیا تو اسکو اسکا اس کے کہنے کے
 اسی عار سداون کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض عام
 ہو گون کا قول کہ آگ لگا ہے عار یہ عار یہ کلام بعد کی ہے مگر جیسے
 آگ دینا کا ارادہ بطور سالف کے کیا جاوے +

عن الله هو بين وبين حبابي واللباني والصفاني
 او صدق في قولهم لا يطلع عليه ملا سقر كاذبي
 رسول قالوا لعلنا في هو موضوع والحسن ما لقي
 حديثه حديث على الحيز سقطت جاء
 جماعة من اهل العلم ومنهم ابن عباس رضي الله عنهما
 حديث على كذا خير مانع ليس بحديث ومعناه
 حديث عليكم بدین العجائب قالوا السخا ولا
 له هذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن
 وقال الرزكشي رواه الدليلي عن ابن عمر بلفظ اذا كان
 الزمان واختلفت الالهة فعليكم بدین البادية
 النساء وسنة قوله بل قال الصناني موضع حد
 العنب وروى عن ثنتين ثنتين والعمر يكذب
 واحدة واحدة لا اصل له حد عند ذكر الصالحين
 الرحمة قال العسقلاني لا اصل له وقال العمري في تحريم
 ليس له في المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة لكن
 ابن الصلاح في علوم الحديث وروى عن ابن عمر واسحق
 جليل بن سار اباب جعفر احمد بن حنبل وكانا عتدا
 صالحين فقال العباسي نية اكتب الحديث قال الستم
 ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة فقال نعم قال
 فرسول الله صلى الله عليه وسلم رخص الصالحين انتم
 ولم يند على ذلك العراقي في نكتة عليه كذا ذكره
 بعضهم لكن اللفظ ان كان نروون جواوين من الروا
 فيد لي الجمل على انه قد ولد له اصل وان كان
 من الرواية مجهولا او معلوما فلا كماله في ذم معناه
 بفظان او يظنون حد يث عن الراجح

ان الله تعالى في كتابه اورد ابي كذا في سيره ورواياته
 بر كذا وكذا من بين مسكونه وان من ادلت ركنها من كذا
 فرشته ترقب في رسل افق منين تروا كذا عسقلاني في موضوع
 اور حسن من يتركه منين لا حديث فونكي بر كذا بهت اهل علم
 ہے اور انسي ابن عباس سے حدیث ہر خبر مانع ہے یہ حدیث
 نہیں اور سخران کے معجم میں حدیث لازم کزو دین یونہی
 عورتوں کا۔ کہا سخرانی اسکا ان لفظوں سے کچھ اصل نہیں اور اس کے
 میں بہت حدیثیں آئی ہیں لیکن صنعت خالی نہیں اور کہا رزکشی نے
 اسکو دیلمی نے ابن خضر سے اس طرح روایت کیا ہے جب خرمز ماہ ہوگا اور خرمز
 غنات ہوگی تو لازم کزو دین جنگیوں اور عورتوں کا۔ اسکی سند
 ہے بکار کا صافی نے۔ موضع ہے حدیث انگر روو دو او کچھ
 ایک رک کچھ اصل نہیں حدیث نیکون کے ذکر میں رحمت نازل ہوتی
 ہے کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا عراقی فی تحسین
 میں اسکا مرفوع روایت میں کچھ اصل نہیں یا یالیم قول سفیان بن
 عیینہ کا لیکن کہا ابن صلاح علی علوم الحدیث میں ابن عمر اور
 اسمیل بن جندب سے ہم روایت کو گئے ہیں کہ اسنے اباب جعفر
 کی طرف سے کہا اور وہ دونوں آدمی صالح تھے تو اسنے اسکا کہا میں
 کسنت سے حد کہوں کہا کیا تم نہیں جانتے کیونکہ ذکر کبریت رحمت
 نازل ہوتی ہے کہا ان کہا اسنے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرما کر نیکون کے ہیں انتھے اور عراقی فی اسمیں کسی بحث سے تنبیہ میں
 کے ایسا ہی مضمون ہے ذکر کبریت لیکن لفظ ذکر تروون ہونو دلالت
 کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہی اور اس کا کچھ اصل
 اور اگر لفظ تروون کا ہو خواہ مجهول یا معلوم ہو تو حدیث
 پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اس کے معنی جھٹکا اور
 ظن کے ہیں حدیث روح سے

حدیث العربیہ ذات الجہم لیس لہ اصل ومعناہ
مصمیم حدیث عربیہ عنصرت علی اعمالہ امتی فوجدت
 القبول والرد والاصلو علی لم اقبلہ علی سند قال
 السیوطی لکن معناه کما سبق عن اصحابہ الدرداء
 وابی سلیمان الدانی **حدیث العزم** مشوّم و
 العزم مضموم رو عن انس مرفوعاً ولا یصح معناه
 ان صح معناه **حدیث عسقلان** حدیث العز
 یبعث منہما یوم القیمة رواہ الامام احمد فی مسند
 و ذکرہ ابن الجوزی فی اللوضعات **حدیث**
 عظموا مقادیرکم بالتقابل لیس عجبت حد
 عقولہن فی فروجہن یعنی النساء قال السخاوی
 لا اصل لہ **حدیث علامۃ الاذن** التیسیر فی لفظ
 علامۃ الاجازۃ تیسیر الامور لا اصل لہ **حدیث علم**
 اصق کابنیا بنی اسرائیل قال الدمیثک والعسقلان
 لا اصل لہ وکذا قال الزرکشی وسکت عنہ السیوطی واما
 حد العلماء ومرتبة الانبیاء فرواہ الاربعین الد
حدیث العلم یسعی الیہ وهو معنی قولہ مالک
 للمہدی حین دعاه لسمع ولدیہ منہ وقل لہا
 حین القس منہ خلوة للقرأة العلم اولی ان یقرؤ
 یؤتے وهو معنی قولہ الجاحک العلم یؤنی ولا یأتے
 فی امثلا العربیہ بیتہ یؤنی الحکوم ویشانی فی حرف الفاء
حدیث العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان
 موضوع کما فی الخلاصة فی الدیل وکے سلسلہ
 عن الحسن عن حفصہ سألت النبی علیہ السلام
 علم الباطن ماہو فقال سألت جبریل عنہ فقال

حدیث عربیہ فارجم کی ہیں۔ اسکا اصل کچھ نہیں اور
 اسکا صحیح ہیں **حدیث سیر** اگی سیر است کی اعمال پیش کر گئے
 تو میں نے اور کئی بعض مقبول اور بعض مردود ہائی مکرر وہ عجیب ہیں
 سند پر آف نہیں ہوا الہامیو طے لیکن میں نے اسکا ایسی من جیسے ابی الد
 اور ابی سلیمان الدانی ہی گزیر کچھ **حدیث عزت** محروس ہے اور کچھ
 عزت کا غم زدہ ہے یا اس سے مرفوع روایت گئی ہے اور اسکی بنیاد
 نہیں اگرچہ معنی اسکا صحیح ہیں **حدیث عسقلان** ایک معروضہ
 ہے ان میں سے ایک قیامت کی دن اٹھایا جائیگا اسکا امام احمد
 میں روایت کیا ہے اور اس جو کچھ موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
 اپنے قدیم مکرر مقابلہ میں تنظیم کرو۔ یہ حدیث نہیں **حدیث**
 عورت کو عقلی طور پر کئے فرج میں کہ اسکا خواہی نے اسکا کچھ اصل نہیں
حدیث علامت اذن کی آسانی ہے اور ایک روایت میں ہے
 علامت اجازت کی کا سون کا آسان کرنا ہے۔ اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
 سیر اس کے علمانی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں کہا دیکر اور عسقلانی
 اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا کہ کہا زکشی فی اور سیموطی اس سے پہلے
 ہے اور لیکن یہ حدیث علماء وراث انبیاء کی ہیں اسکو چاروں نے ابی الد
 ہے روایت کچھ **حدیث علم** کی طرف سے کی جاتی ہے۔ یہ مالک کے قول
 کے معنی ہیں جو اس نے کہا کہ ہاتھ دقتیکہ مالک نے اس کے میٹھوں کو علم
 کے سنے کی طرف بلایا اور بعض نے کہا کہ یہ قول مالک ہے ہارون کے
 لئے وقتیکہ اس نے مالک سے خلوت میں پڑھنے کی التماس کی بہتری یہ ہے کہ
 علم کی عزت کی جائے اور اس کی طرف آیا جائے اور یہ بخاری کی قول کے معنی میں
 علم کی طرف آنا چاہیے وہ نہیں آتا اور مثال عرب میں ہے کہ عرب میں علم آجائے
 اور معرفت فامین اسکی بحث آئے **حدیث علم** میں ایک علم دین کا سوا
 میں کا موضوع ہے جب کہ خلاصہ میں اور ذیل میں حسن حنیفہ سے سلسلہ
 لڑا ہے کہ یہ آخرت کے چرچا علم باطن کی شہرہ فرمایا ہے جبریل سے چاہئے

من روى الحديث فقولنى انى كان يكون
الكان والكون الا كان الذى يكون موضع
الحدوث والوقت لا نفس رواه الوصيم فى الطب عن ابى
سعيد قال مثل احمد عليه السلام مثل العروق رواه
المين روى مسنداه وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجزة - حديث الغريب ورتك الانبياء
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب قومهم وعين
عز وعوا وهو باطل ويرده ما ورد فى القرآن من
التمنا (انا اوسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم
اولى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك)
وكذا ارسال موسى على سائر انبياء بنى اسرائيل وكذا
يسعيا عليه السلام واما حصلت لما عزيت فى الجملة بعد
حديث عن القدم وغيره ورواه الدارقطني فى
عن ابن عباس رضى الله عنهما قال كنت عند ابى بكر
قدمة فذكر حديثا وفى الاحياء انه عليه السلام نزل
من لافى بعض اسفاره فنام على بطنه وعبداسود يغز
ظهره الحديث قال العرقى رواه الطبرانى فى الاوسط
من تحته روى عنه روى عنه بسند ضعيف **حديث**
الغناء يثبت لثقلان فى القلب كما يثبت لثقلان فى القلب قال
السنوكلان ورواه السيوطى فى جلاله روى عن انس
ابى هريرة روى عنه الله تعالى كما فى حديث الغناء
وقية الزناء قال السنوكلان فى شرحه هو من امثالهم
الشهوة انتمى وعزاه الغزالي للفضيل بن يحيى **حرف**
الفاء - **حديث** الفاتحة لما قرئت فى
الزكوى للبيهقى فى الثعلب فى عقبه السيوطى لا يوافق

من روى الحديث فقولنى انى كان يكون
الكان والكون الا كان الذى يكون موضع
الحدوث والوقت لا نفس رواه الوصيم فى الطب عن ابى
سعيد قال مثل احمد عليه السلام مثل العروق رواه
المين روى مسنداه وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجزة - حديث الغريب ورتك الانبياء
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب قومهم وعين
عز وعوا وهو باطل ويرده ما ورد فى القرآن من
التمنا (انا اوسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم
اولى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك)
وكذا ارسال موسى على سائر انبياء بنى اسرائيل وكذا
يسعيا عليه السلام واما حصلت لما عزيت فى الجملة بعد
حديث عن القدم وغيره ورواه الدارقطني فى
عن ابن عباس رضى الله عنهما قال كنت عند ابى بكر
قدمة فذكر حديثا وفى الاحياء انه عليه السلام نزل
من لافى بعض اسفاره فنام على بطنه وعبداسود يغز
ظهره الحديث قال العرقى رواه الطبرانى فى الاوسط
من تحته روى عنه روى عنه بسند ضعيف **حديث**
الغناء يثبت لثقلان فى القلب كما يثبت لثقلان فى القلب قال
السنوكلان ورواه السيوطى فى جلاله روى عن انس
ابى هريرة روى عنه الله تعالى كما فى حديث الغناء
وقية الزناء قال السنوكلان فى شرحه هو من امثالهم
الشهوة انتمى وعزاه الغزالي للفضيل بن يحيى **حرف**
الفاء - **حديث** الفاتحة لما قرئت فى
الزكوى للبيهقى فى الثعلب فى عقبه السيوطى لا يوافق

و کلبوا من رزقه) وقال (وان ليس للانسان الا ما سعى) وقال (فاستعوا الى ذكر الله عواذ الى مغفرة من ربه واستبقوا الخيرات) فهذا كله لا بد والى البراءة والبركات الباقيات الصالحات والدنيا العاليات

حرف القاف - حديث قال
 جبريل هل قالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم

ساريت الشمس مسيرة خمسمائة عام لم يقر له اصل

تحد قدس لعدس على لسان سبعين نبيا اخرهم عيسى عليه السلام قال الزكشتى باطل نفس عليه جماعة من الحفاظ كابن المبارك و ليث بن سعد و من المتأخرين ابن المديني وقال السخاوي اخره الطبراني من حديث واقله تهر فوعا واسند ابو يعقوب المعمر و في الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك

را هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** القرآن كلام الله غير مخلوق

فن قال بعير هذا افك كفر قال انصافى هذا موضح وقال السخاوي وهذا الحديث من جميع طرق باطل واو

ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** قوله

الفلاقل امان من الفقر قال السخاوي لا اصل له و الفلاقل هي التي اوائلها قل وهي خمس و لها سورة الجن و لكن المشهورة هي ربعة الكافرون و الاخلاص

العزات حديث فصل الاطعام ثبت في

يافية و لا تعين يوم له عن النبي عليه السلام قال السخاوي وما يعزى من النظم لعلي بن ابي طالب

اور کہا و او سکون و نوق سے (اور کہا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں ہوا آدمی کیلئے کچھ کہ جو لوگ کوشش کریں گے) اور کہا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں ہوا آدمی کیلئے طرف اور جلدی کرو طرف بخت کش کے اپنی رستے اور سبقت کرو نیکیت کیلئے پس ان سبایات میں برکات کا حاصل کرنا اور بندہ درجہ کا پائا مسکن ہوتا ہی حرف قاف - **حديث** فرمایا آنحضرت فی خبر بل علیہ السلام سی کیا سورج ڈبل گیا ہو کہ نہ ان فرمایا آنحضرت فی سطر توفی نہ ان کہا کہا جبرائیل علیہ السلام فی یوم ان کتبہم بان کہنے تک سورج پانچ سو برس کا رستہ طے کر گیا تھا ایسا کا اصل ہے نہیں ہوا **حديث** پاک کر گئے ہیں مسوئستہ نبیوں پر یا پھر آخر ان کے عیسے علیہ السلام ہیں کہا زکشتی نے باطل پر اسیریت حفاظ فی تصریح کی ہے مثل ابن مبارک و لیث بن سعد کے متاخرین ابن مہدی ہے اور کہا سخاوی اسکو طبرانی نے وائیکہ مرفوع روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو مسمرنفہ میں سنہ کیا ہے اور ابن ابی بن علی سے بھی روایت ہے اور کئی روایت بھی نہیں ہے بل باطل میں جیسا کہ ابن مہدی نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حديث** قرآن کلام اللہ تعالیٰ ہے مخلوق نہیں جس نے سوا اسکو گواہ و کافر ہوا - کہا معانی نے یہ موضوع ہے اور کہا سخاوی نے یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی اسکو موضوعات میں لایا ہے **حديث** پڑھنا سویتین قلاقل کا فقر سے امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور قلاقل سورتین ہیں جنکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچمین پہلی اور نہی سورہ جن لیکن مشہورہ چارہین کافرون اور اخلاص اور سوزتین **حديث** ناخون کشا ناو نکی کیفیت میں اور کسی ان کے تعین کنی او نکی حقین آنحضرت سے اس باب میں کچھ ثابت نہیں کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

ورقاه الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قليل الفقه خير
من كثير من العبادة **حرف الكاف**
حد كانك بالدين ولم تكن بالآخرة ولم تزل
قال السيوطي لم اقف عليه مرفوعا واخرجا ابو نعيم عن
عمر بن عبد العزيز **حد** يثا كانك من اهل
بدو وحين هو كلام يقال لمن يستاهل وليس
حد كان ولا شيء معني رواية ولم يكن شئ قبله
ولكن الزيادة وهي قولهم وهو الآن على ما عليه
من كلام الصوفية وينسب ان يكون من مفترتي
الوجودية القائلة بالعيونة المخالفة للنص بالمعية
المرتبة اليهودية وقد نص ابن تيمية والعسقلاني
على وضع الجملة الزائدة وان صححت فتاويلها انه تعالى
تغير بحسب ذات الكمال وصفات الجلال عما كان عليه
القوة والقدرة بعد خلق الموجودات كما يشير اليه
قوله سبحانه ولما خلقنا السموات والارض في
فستة ايام وما سنا من لغوب اي نصب لا تعب
لا كلال ولا ملال والمعنى ان ما عدا كسر بقبعة
بحسبه النظام ملأه وكهلاء تطيره هو الله فليس
الحادث بحسب الموجود القديم حقيقة الموجود في
نظر العارفين اذ الخلق ليس لهم وجود مستقل
ذا اذا صفة ومن هنا قالوا اللهم سوا الله والله
ما في الوجود وليس الدار غيره ديار وهو ذم
الجمع ويشير اليه قوله سبحانه اكل شئ هالكا لا وجه
وقوله عليه السلام اصدق كلمة قالها العرب قول
ليد اكل شئ ما خلا الله باطل هو امان وصل

اور طبرانی نے ابن عمر سے ان الفاظ میں روایت کی ہے تھوڑی فقہ بہتر
ہے بہت عبادت **حرف کاف** - **حد**
گویا تو دنیا میں ہے اور نہیں ہے اور آخرت میں ہو اور ہمیشہ ہے
کہا سیوطی نے میں یہ مرفوع روایت نہیں جانتا اور یہ ابو نعیم عمر بن عبد
سے لایا ہے **حد** گویا تو ازل بدر اور حنین ہے یہ کلام اس شخص
کو کہی جاتی ہے جب وہ مکہ اور اہل میں داخل کرنا ہو۔ **حد** نہیں
پہلے اند موجود تھا اور کوئی شے اس کے ساتھ نہ تھی اور ایک حدایت میں
ہے اور کوئی شے اس کے پہلے نہ تھی ثابت ہے لیکن زیادتی (اور
اب بھی اوسط طرح ہے جیسے تھا) صوفی کی ہے۔ شاید یہ وجودیوں کا
افراد موجود عینیت کی قائل ہیں اور تہہ بہ تہہ میں ان کے مخالف
میں اور ابن تیمیہ و عسقلانی اس جملہ کی موضوع ہونے پر تصریح کی ہے
اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یوں ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذات کمال
میں اور صفات جلال میں جس قوت اور قدرت میں تھا بعد
پیدایش مخلوقات کے بھی متغیر نہیں ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ
فرماتا ہے (تحقیق پیدا کیا مئے آسمانوں اور زمین کو چہ دن میں اور
ہم کو کچھ تکلیف نہ پہونچی یعنی سختی اور کمال و طلال نہ ہوا یا یہ معنی ہوں
ما سوا او کی مثل سب کی ہے جسکو پیا سا پانی میال کرتا ہے
یا مثل خاک کی جسکو ہوا اور آبی پس نظر عارف میں موجود حادث
لئے موجود قدیم کی مقابل میں کچھ حقیقت نہیں ہے اسلئے کہ مخلوق
کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہیں ہے
اور اسبجہ سے بعض قائل نے یہ بات کہہ کرے قسم اللہ کے
سوا اللہ کسی کا وجود نہیں اور سوا او کے کوئی گہر نہیں
اور یہ قول مقام جمع میں ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے
بجائے ہاں ہونی چاہی ہے گردان اسکی اور اس شخص کا قول بہت سچ کلام
کلام عرب کلمہ لیبیکا ہے خبر دار شہر سوا اللہ کی باطل ہے۔ لیکن دشمن جو

و شیخنا ابنا طلعہا **حدیث** قصہ عثمان بن
 اللہ عن ابنہ لما خطب فی اول جمعة ولی الخلافة وصعد المنبر
 فقال الحمد لله فاربع علی فقال ان ابابکر وعمر رضی اللہ
 عنہما کا نایمان ہذا المقام مقالا و اتم الی امام فقل الحمد لله
 الی امام قال و سبنا تکرم الخطیب واستغفر اللہ لی و لکم
 نزل و صلے ہم قال ابن الہمام انہما لم تعرف فی کتاب الحدیث
 بل فی کتاب الفقه **حدیث** القلب بیتا لرب قال
 السیحا و لیس اصل فی الرفوع و قال الزرکشی اصل
 و قال ابن تیمیہ ہو موضوع و فی الذیل ہو کما قال الفو
 لکن لہ معنی صحیح کما سیدنا فی حدیث ما وسعنا
 ارض **حدیث** قلب المؤمن حلوی حب الحلال
 و ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات لکن ثبت فی علیہ السلام
 کان یحب الحلواء و العسل ذکرہ ابن الریج و فیہ من ہذا
 صحیح معناه و الکلام فی ثبوت منہ فقد قال السیوطی
 رواہ البیہقی فی الشعب الدیلمی عن ابی امامة فکلام ابن
 الجوزی موضوع مدفوع و رواہ الدیلمی ایضا عن علی
 و فعل المؤمن حلوی حب الحلال و من حرما علی نفس
 فقد عساه و رسولہ لا یحرموا شیئا من نعمہ اللہ و
 الطیب علی انفسکم و کلاوا و شربوا و اشکروا فان لکم
 لزمتم عقوبۃ اللہ عز و جل و سندہ واہ **حدیث**
 قلیل من التوفیق خیر من کثیر من العلم ذکر فی الاجل
 و قال العراقی لم یجد لہ اصلا و قد ذکرہ صاحب
 الفردوس من تحت ابی الدرداء و قال العقل بدل العلم
 و لم یخرجہ لدہ فسنده انتہی و تعقبہ بعض المتأخرین
 بان ما ذکرہ فی الفردوس رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

اور ہمارے شیخ کی طرف کی گویا ہے وہ باطل ہے حدیث
 قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئے اور منبر پر چڑھے
 تو پہلے جمعہ میں یہ خطبہ پڑھا سب حمد اللہ کرے پس آنحضرت
 اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اس کے لئے کچھ بات تیار کرتے تھے اور تم امام کے
 طرف ہو و فرمایا میں تم میں سے ایک امام تو ال کی طرف خارج ہو گیا
 اور آئیگا تھا بطرف خطیب کے میں اپنے لئے اور ہمارے لئے بخشش لکھا تھا
 اور تم نے اور ان کی ساتھ ناز پڑھی کہا ابن ہمام فی یہ کتب حدیث میں
 پایا نہیں گیا بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں پایا گیا حدیث میں
 نقالی کا گہر ہے۔ کہا سخاوتی مرفوع روایت میں اس کا کچھ اصل نہیں ہے
 کہا ابن تیمیہ فی یہ موضوع ہوا و ذیل میں بھی ویسا ہی میں کہتا ہوں لیکن
 سند اس صحیح میں جیسا کہ اس حدیث میں آئی آئیگا صحیح میں کافی نہیں ہے
حدیث دل مومن کا میٹھا ہے شہا کے کو دست کہتا ہے اس کو ابن جوزی
 موضوع عین ذکر کیا ہے لیکن ثابت ہے اگر آنحضرت شہا اس شہد کو دست
 رکھتے تھے۔ ابن سیح ذکر کیا ہے اور اس میں کہ اس کے معنی صحیح میں کلام
 بنامیں ہے کہا سیوطی نے اس کو بقی نے شعب بن ابی امامہ سے
 روا کیا ہے پس کلام ابن جوزی کی کہ یہ موضوع ہے اور نہیں اور سیوطی
 علی بھی مرفوع روایت ہے مومن میٹھا ہے شہا اس کو دست کہتا ہے اور
 اس کے اپنے نفس حرام کیا تو اس کے اندر رسول کے بغیر کسی
 کے اور تم کسی شے کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پاک چیزوں کے انہی نفس
 حرام نہ کرو اور کہاؤ اور میاؤ و شکر کرو اگر نہ کرو گی تو تم کو اللہ تعالیٰ کا عذاب
 لازم ہوگا اور سند اس حدیث تہذیبی توفیق بہتر ہے
 بہت علم ہے۔ ایما میں گویا اور کہا عراقی فی منہا کما من شیخ ابی اسکو
 صاحب فردوس ابی الدرداء ذکر کیا ہے اور علم کچھ عقل کا لفظ ذکر کیا اور
 اس کو میثی نے اس کو مسند میں ذکر نہیں کیا انتہا و بعض متاخرین نے اس کا
 طرح چھپا لیا ہے کہ جو فردوس میں مذکور ہے اس کو ابن عساکر نے ابی الدرداء

علیہ السلام حال اکہ فی کثیر من الاحادیث منہا
 حدیث سمی اللہ وکل جمیعک مما یلیک **حدیث**
 کل احد یؤخذ من قوله ویروہ الاصحاب القبر و
 قولہ مالک واداد بلال بنی علیہ السلام
 ذلک لکونہ معصومان الخطا لانه ما ینطق عن الہوی
 وکذا حکم سائر الانبیاء فی الطبرانی من حدیث ابن
 رفعہ بلفظ ما من احد الا یؤخذ من قوله ویروہ
 اور وہ الغزالی فی الاحیاء بمعناہ وقال لا یؤخذ من
 علم فیرک **الارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 وقال السیوطی رواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد
 طریق عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما
 من الناس الا یؤخذ من قوله ویروہ غیر النبی علیہ السلام
 انتہی لکن ینبغی ان یکون الروایۃ یؤخذ ویروہ او
 فاخذ ویروہ **حدیث** کل الاعمال فیہا القبول
 الردود الا الصلوۃ علی فانہا مقبولہ غیر مردود
 مر الکلام علیہ جرح الصادق من تعدد صلوۃ علی النبی
 نزد وقال العسقلانی ہذا انہ ضعیف جدا لکنہ
 بذکر من المخرجین احد ولا اظہر سندا معتدا
حدیث کل اداء بما فیہ یطہر لیس حدیث و معنی
 یفیض فیہ فی الشہو کل اداء یشہ بہ بما فیہ **حدیث**
 کل نبی دم ینقوی الی عصبہ ایہم الاولاد فاطمہ فاطمہ
 انا ابوہم وعصبہم قال ابن الجوزی فی العلل النشا
 انہ لا یصح ویروہ علیہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
 فاطمہ وکذا اخرہ ابو یعلیٰ سندا ضعیفا الحدیث
 مرسل ولم یشاہد عند الطبرانی وغایتہ انہ حدیث

آنحضرت کی وقت کہاں کی بہت حدیث ہو ثابت ہو ایک دوسرے
 حدیث ہر انتہا نام لی اور ہر نام ہر آپنے آگے کہ حدیث
 ہر کوئی اپنے قول سے بڑا جانا ہی اور چوڑا جانا ہی مگر صاحبس قہر
 یہ قول مالک ہر اور مراد اسکی اسے نبی علیہ السلام ہیں اسنے کدہ
 خطا سے معصوم ہیں کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے اور ایسا ہر
 ہے سب نبیوں کا اور طبرانی میں ابن عباس سے رفعہ روایت اس طرح ہے
 نہیں کوئی گراپنے قول سے بڑا جانا ہی اور چوڑا جانا ہی اور غزالی
 اسکو ہجاء میں اسکے معنی سے لایا ہے کہا نہیں بڑا جانا تاہم سے
 اور نہیں چوڑا جانا تاہم رسول مد علیہ السلام اسکو ایسا ہی
 نے اسکو عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد میں عکرمہ سے اس سے ابن
 سے روایت کی کہ کہا کوئی آدمیوں میں نہیں مگر اپنے قول سے بڑا
 جانا ہی اور چوڑا جانا ہے سوائے نبی علیہ السلام کے انتہی لکن
 روایت اس طرح ہونی چاہیے بڑا جانا ہے اور امانت رکھا جانا
 یا بڑا تھے ہیں ہم اور چوڑا تھے ہیں ہم حدیث سب علو میں مقبول
 اور مردود میں مردود چھوڑ دینا قبول کیا جانا ہی مردود نہیں ہوتا ہر
 مساویں کلام اس حدیث کی نیچے گزرجلی مردود بنی پر نہیں ہوتا
 کہا عسقلانی نے اسکو بہت ضعیف ہے لیکن اسے اسکا کوئی اور
 سند معتد علی نہیں بیان کی حدیث ہر برتن میں وہ میر
 ہے جو اس سے چمکتی ہے۔ یہ حدیث نہیں اور بسنے کے
 مشہور ہیں ہر برتن اس سے وہ چمکتا ہی جو اس میں ہو حدیث
 تمام نبی آدم اپنے باپ کی طرف منسوب ہو گئے ہیں مگر بیٹے فاطمہ کے
 میں میں انکا باپ در عصبہ ہوں کہا ابن جریج علی متناہیر میں یہ
 نہیں سچہ یہ وارد ہوتا ہے کہ باپ فاطمہ نے کے بغیر میں فاطمہ سے
 روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور بسنے کے
 ضعیف ہے اور مشہور ہے اور طبرانی کی پاس کیلئے شامی نے

الی مقام جمع الجمع فلا تصحیبه اللغة عن الواحد
 ولا الواحد عن الله ذکرکما لیتصور البقره معافاة (وصا)
 ریت اذ ویت وکن الله رمی **حدیث کا**
 علیہ السلام لا یجلس الیہ احد وهو یصلی الا خفت
 وسالہ عن حاجتہ فاذا فرغ عاد الی صلوٰتہ ذکرکے
 قال الجلال السیوطی غریح احادیثہ قار العرق فی
 تخرج الامام اجمل اسلا **حدیث الکبیر**
 قد رعا اخرجہ الیہ فی فی الشعب عن ابی ہریر رضی
 اللہ عنہ یروی قال فی سنیہ منزولہ ویشہ ان
 یکون موضوعا وکن مشہور بین الزہاد وغیرہم
 واذ ابر من عمدتہ یعنی لا اقول بوضعتہ لا یثبتہ
حدیث کفی بالمرضۃ ان یرعد وہ بعضہ
 قال البیہاقی هو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواہ
 فی مکارم الاخلاق **حدیث الکبیر حبیب اللہ**
 ولو کان فاسقا والجنیل عدل اللہ ولو کان راہبا
 لا اصل لہ بالفقوۃ الاولی موضوعۃ لعارضتھا
 فی قولہ تعالی (ان للہ یحب التوابین) اللہ لا
 الظالمین) والفا سق امامن الظالمین والکافر
حدیث کفی من التریکۃ الشرعۃ لا
 یفرلہ اصل **حدیث** الکلام صفرۃ تکلم لیس لہ اصل
 ومعناہ معہم موافق لغوہم کل نالہ یتو فہم فی
 فقوۃ ابن الریج لیس علی اطلاقہ لیس محملہ استحقاق
حدیث الکلام علی المائدۃ قال البیہاقی ولا
 اعلم منہ شیئا فقبولہ لا اثبات لبعنی ما یثبت علی
 هذا الحد ولا علی اثباتہ ولا فقد ثبت کلامہ

حدیث
 کفی

مقام جمع الجمع کو پھر چنانچہ اس کو نہ کثرت وحدت سے ادر
 نہ وحدت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول اسحاق کا اسکا بیان
 اشارہ کرتا ہے (اور نہ رمی کی قوتی حجتی فی رمی کی ایک اسد تعالیٰ
 رمی کی حدیث کو کفر آنحضرت کے پاس نہ منہا حاجتہ نماز پر ہر گز
 اپنی نماز ہلکی کرنے اور اسکے حاجت پر چھوڑ کر چلتا ہے جو کثرت پر
 نماز کی طرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی نے تحذیرہا حدیث میں یہ
 شغافین مذکور ہے کہا عراقی نے تحذیرہا لایحیائین میں اسکا اصل نہیں
 پایا حدیث کو کفر جہاد و ہونٹا کرتا ہے۔ اسکو یہ بھی فی شعب میں
 ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ اسکی سند میں ایک شخص مشہور
 ہے اور مستاجر اسکا موضوع ہو سکتا ہے نہ زہاد وغیرہ میں یہ اور
 میں بری ہوں اسکے ذمہ سے یعنی من اسکے وضع اور موت میں کہ
 نہیں کہتا حدیث سرود کو مدد کرنے میں بات کافی ہے کہ پھر نہ
 کو اسد تعالیٰ کی بیعت کرنا کہ پھر۔ کہا سیوطی نے یہ جعفر احمر کی کلام ہے
 جیسا کہ خوافی نے کلام الاخلاق میں روایت کیا ہے حدیث کی
 دوست اسکا ہے اگرچہ فاسق ہو اور غیل دشمن اسکا ہے اگرچہ عابد ہو
 اسکا کہ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اسکا کہ وہ نص کا سا اثر
 ہے (تحقیق اسد تعالیٰ دوست رکھتا ہے تو بہ کر نیوالو کو اور اللہ تعالیٰ
 دوست رکھتا ظالمون کو) اور فاسق یا ظالمون سے یہ یا کافرون سے
حدیث پر کثرت سے جو شریعت سے بچا یا جاد کیا اسکا اصل معلوم نہ
 ہوا حدیث کلام شکم کے صفت، اسکا کہ اصل نہیں بلکہ
 سننے اسکی صحیح میں موافق ہیں اس قول کے ہر برت سے وہی بچتا ہے
 جو اوہمیں ہو پس نقل ابن سیج کا اپنی اطلاق پر نہیں ہے (درست نہیں
حدیث کلام کفری درست خوان پر۔ کہا غوافی نے میں اسکا
 اور نفی کی بات کہ نہیں جانتا یعنی ایسے سے اسکی صحیح
 کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام + +

الی بلیس من موت سبعین عابد او یقویہ حد
 الموت قبیلہ ایسے من موت عالم رواہ الطبرانی وابن
 عبد البر من حدیث ابی الدرداء ویؤید حدیث
 واحد اشہد علی الشیطان من الف عابد قلت
 عندنا ان ذلك بمقتضى البعد عن مان النبى علیه
 السلام فانه كمشعل النور في عالم الظهور ویقویہ حدیث
 خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
حدیث كل بدعة ضلالة لا بدعة فی عبادۃ
 سدا کذاب متهم **حدیث** كل من صنع حلوا لیس
 وبدا علی حجة معناه ما تبلی آدم علیہ السلام لقوله تعالیٰ
 ولا تقربا هذه الشجرة **حدیث** كنت نبیا و آدم بن
 المراء والطین قال السخا وکما اختلف علی هذا اللفظ
 فضلا عن زیادة وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین قال
 العسقلانی فی بعض ما جوسته ان الزیادة ضعیفة وقبلها
 قوی قال الزرکلی اصله هذا اللفظ ولكن في الترمذی
 متى كنت نبیا قال و آدم بین الروح والجسد وفي
 صحيح ابن جبال والحاکم عن العریاض بن ساریة فی
 الله لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمجدل فی طینة
 السیور واد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین ولا اصل
 ایضا یعنی بحسب مناه ولاحق صحیح باعتبار
 معناه لما تقدم و بحديث كنت والانیبیین الخلق
 آخرهم فی البعث رواه ابن ابی حاتم فی تفسیرہ و ابو نعیم
 فی الدلائل عن ابی هريرة رضى الله عنه كما ذكر السیوطی
 وله شاهد من حدیث میسرة الفخر بلفظ كنت نبیا
 و آدم بین الروح والجسد اخرجه احمد والبخاری

اللیس کو زیادہ پسند ہے ستر عابد و مکی مرثیہ اور یہ حدیث ابو سلمہ
 تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہو عالم کی موت ہو سکو
 طبرانی و ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث
 اسکی تقویت کرتی ہے ایک فقیہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابد کے میں کہتا
 ہوں یہ بقدر جسکی ہر زمانہ آنحضرت علیہ السلام کیونکہ عالم ظہور میں
 آنحضرت نور کی مانند ہیں اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے کہ
 زانوں کا میرزا باز ہے یہ وہ لوگ جو اونس متصل ہو گئے یہ وہ لوگ
 جو اونس متصل ہو گئے **حدیث** ہر بدعت گمراہی ہے گردِ بدعت عبادت
 میں اسکی سند میں ایک کذاب و درہم ہے **حدیث** ہر منہج ہتھار
 یہ حدیث نہیں اور اسکی صحت سنی پر آدم علیہ السلام کی آزمائش دلائل
 کرتی ہے (اور نہ قریب ہونے اس نہ خشک) **حدیث** میں نہیں تھا
 وقتیکہ آدم پانی اور کچھ میں تھا کہا سنا دینی میں اس پر ان لفظوں سے
 نہیں ہوا چہ بایک اس یادتی سے میں نہیں تھا پس آدم اور نہ پانی
 نہ کچھ تھا اور کہا اسقلانی نے بعض جواب میں یہ زیادتی ضعیف ہے
 اور ما قبل اسکا قوی ہے اور کہا زکشی نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل
 نہیں لیکن ترمذی میں اس طرح ہے آپ کہ نبی تھو فرمایا وقتیکہ آدم روح
 اور بدن میں تھا اور صحیح ابن جبال و حاکم میں عریاض بن ساریہ
 کہ کہ میں نے آدم کی زندگی ظم بنو کا کہا گیا تھا جماعت میں کہ آدم کچھ نہیں
 والا تھا کہا سیوطی نے عوام نے زیادتی کی ہے آدم اور نہ پانی اور نہ کچھ تھا بنا کی ابتدا
 ت کا کچھ اصل نہیں لیکن زکشی صحیح ہے کہ کچھ گزر چکا ہے اور اگر
 حدیث میں میں پیدائش میں اول نبیوں کا ہوں اور اوٹنے میں آخر
 انجی ہوں اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر میں اور ابو نعیم نے دلائل میں
 ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
 اور اسکا میسرة الفخر کے حدیث سے شادی میں بنی تھا
 آدم روح اور بدن میں تھا یہ احمد اور بخاری سے ہے

ضعیف لا موضع حدیث کرنا ان لایا من
ثالث غیر معروف و کلام بعضهم + الشی لا یثقی الا
قد یثقی + اصل حدیث کلام تردید
بسیغۃ الجہول و الارذل من کلام شیخ ادو و من
سبحانہ (و من کون یرد الی رذل العر) قال الزکشی
هو من کلام الحسن البصری و معناه الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لایاتی علی امتی زمان الا
الذی بعد شرمہ و فی الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء
ما من علم الا ینقص الخیر فیہ و یزید الشر و اخرجه
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما من عام الا و یحد
الناس بدعۃ و یمیتون سنتہ حتی مات السنن و
البدع و مات لعمۃ فی عتوت بہا قرأتی السبعۃ
و مت متنا بکسر الیم و ضحہا و فی الجامع الصغیر
من علم الا الذی بعد شرمہ حتی تلحقوا بکمر حرجہ
الطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا و روئے احمد
البخاری و النسائی عن انس مرفوعا بلفظ لایاتی علیکم
عام و لا یم الا و الذی بعد شرمہ حتی تلحقوا بکمر
و یحدو ذلك من قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ولا اعنی امر اخیرا من امر ولا عما خیرا من عام و
لکن علما انکم و فقہا انکم یدہبون ثم لا یجدون
سہم خلفا و یمیتون قوم یفتون برأیہم فی لفظ و
ذلك بکثرة الامطار و قلتہا و لکن بذہا العلماء
و بمنزلہ فہر ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ تعالیٰ اولم
اننا نأت الارض ننقصہا من اطرافہا کحیت قال
ثم علما انہا و فقہا انہا و عن ابی جعفر مرفوعا احب

کوت عالم الخیر الی بنی ہاشم من سیدین عابدین

ضعیف ہر موضع نہیں حدیث ہر دو کے کیلئے نہ
ضرر ہو۔ مشہور نہیں ہے ایسے ہر بعضوں کے کلام۔ کوئی شہر
نہیں بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے حدیث ہر سال تم ذکر
کئے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے سے بہت ہونے کی ہیں اور اس
سے قول اللہ تعالیٰ کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہنچے ہیں)
کہا نہ گشتی ہے یہ کلام حسن البصری کے ہے اور اس کے معنی ہیں بخاری میں
انس سے مرفوع روایت ہے نہ آیت کا تیسری امت پر کوئی زمانہ مگر
اوس سے پیچھے ہو گا وہ پہلے سے شر ہو گا اور کبیر طبرانی میں لایا
سے مرفوع روایت ہے کوئی سال نہیں مگر نیکی اور حسین کم ہوتی جاتی
ہے اور شر بڑھتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہے کوئی برس نہیں
مگر آدمی اس میں بدعت پیدا کرتی ہیں اور سنت مارتی ہیں انکے سنتیں
مربانی لگے اور بدعتیں نہ ہو جائیں گے اور مات لغت ہے موت میں اور
روئے طرح سات فرسٹون میں سے اتم اومت اور غنائیم کا کسر اور ضم اور
میں کا کوئی برس نہیں مگر اوس کے پیچھے کا اوس سے برا ہو گا نہ تم اپنی
لوگی اور طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہے اور بخاری اور احمد و نسائی
انس سے مرفوع روایت ان لفظوں کی ہے نہ آیت کا تم پر کوئی زمانہ
اور نہ کوئی دن مگر اس کے پیچھے کا اوس سے برا ہو گا نہ تم اپنے
لوگی اور سیوطی قول ابن مسعود کا ہی مرفوع ہے کہا اوس میں نہیں
رکتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے
مہارسی عالم اور فقیر علی جانین کے پیر پاد کے تم کوئی دسے پیچھے رہیں
والا بعد لکھو ایسی قوم لکھو جو اپنی رائی سے فتویٰ دینے اور ایک روایت میں ہے
یہ کثرت بیش اور کم بارش کے باعث ہے نہیں بلکہ مالوں کے مٹنے اور بن
عباس کی اس آیت کی یوں تفسیر ہے (کیا وہ نہیں دیکھتے کہ
ہم زمین کو اوس کی اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہیں) کہا اوس نے مرا اس
عالم میں اور فقیر کے موت ہے اور ابی جعفر سے ہر موت عالم کے

الی بلین من موت سبعین عابدا ویقولون حد
لموت قبیلہ ایسیر من موت عالم رواہ الطبرانی وابن
عبد البر من حدیث ابی الدرداء وروید حدیث
واحد اشدد علی الشیطان من الف عابد قلت
عندک ان ذلک بمقتضی البعد عن مان النبی علیہ
السلام فانه کمشعل النور فی عالم الظهور ویقویہ حدیث
خیر القرون قونی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
حدیث کلید عتره صلاۃ الابد عن فی عبادۃ
سند کذاب متهم **حدیث** کل من صرح حلوی
ویدل علی صحۃ معناه ما تنبأ آدم علیہ السلام لقوله تعالی
(ولا تقربا هذه الشجرة) **حدیث** کنت نبیا و آدم بن
الماء والطين قال الشيخ وکما افق علیہ هذا اللفظ
افضل لاعتناء بآیة وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین قال
العقلائی فی بعض ما جوبته ان الزیادة ضعیفة وقبلها
قوی قال الزکی فی الاصل له هذا اللفظ ولكن فی الترمذی
متی کنت نبیا قال و آدم بین الروح والجسد وفي
صحيح ابن جبال والحاکم عن العریاض بن ساریة فی
الله لکتوب غام النبیین وان آدم لم یجد فی طینة
السیور واد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین ولا اصل
ایضا یعنی حسب مناه والا فصریحیم باعتبار
معناه لما تقدم و بحدیث کنت اول النبیین فی الخلق
آخرهم فی البعث رواه ابن ابی حاتم فی تفسیرہ و ابو نعیم
فی الدلائل عن ابی هريرة رضی الله عنه کما ذکر السیوطی
وله شاهد من حدیث ميسرة الفخر یلاحظ کنت نبیا
و آدم بین الروح والجسد خروجه احمد والبخاری

(۱۷)
اللیس کو زیادہ پسند ہے مترجم ابو علی موصوف اور یہ حدیث ابو سلمہ
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہو عالم کی موت ہو سکے
طبرانی اور ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا اور یہ حدیث
اسکی تقویت کرتی ہے ایک فقیہ سخت پر شیطان پر ہزار عابد کے میں کہتا
ہوں یہ بقدر جسکی ہر زمانہ آنحضرت علیہ السلام کیونکر عالم کو میں
آنحضرت نور کی مانند ہیں اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے
زمانوں کا میرا زمانہ ہی ہر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے ہر وہ لوگ
جو ان سے متصل ہوں گے حدیث ہر دعوت کو اسکی ہے گردنعت عبادت
میں اسکی سند میں ایک کذاب اور متهم ہے حدیث ہر منہج ہر ہمارے
یہ حدیث نہیں اور اسکی صحت سنی ہے آدم علیہ السلام کی آزمائش دلائل
کرتی ہے (اور نہ قریب ہو تم اس درخت کے) حدیث میں بخیر تھا
وقتیکہ آدم پانی اور کچھ نہیں تھا کہا سخاوتی میں اس پر ان لفظوں کو وقت
نہیں ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے میں نہ تھا پس آدم اور نہ پانی
نہ کچھ تھا اور کہا عقلمانی نے بعض جو ابونہیں یہ زیادتی منیعت ہے
اور اقبل اسکا قوی ہر اور کہا زکشی نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل
نہیں لیکن ترمذی میں اس طرح ہے آپ کب بنی تھو زکشی کہ آدم و
اور بدن میں تھا اور صحیح ابن جان و حاکم میں عریاض بن ساریہ
کہ کہ میں نے تھکا کی زندگی قائم نہیں کیا کہ کیا تھا جسما میں آدم کچھ نہیں
والا تھا کہا سیوطی عوام نے زیادتی کی ہے آدم اور نہ پانی اور نہ کچھ تھا بنا کی ابتدا
ت کا کہ اصل نہیں لیکن ترمذی میں صحیح ہے کہ کچھ گزر چکا ہے اور اگر
حدیث میں میں پیدا میں اول فیوں کا ہوں اور اوٹنے میں آخر
اور کچھ ہوں سکوا میں ابی حاتم فی تفسیر میں اور ابو نعیم نے دلائل میں
ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا مستقر الفخر کے حدیث سے خارج ہے میں بخیر تھا
آدم روح اور بدن میں تھا اور مسند اور بخاری سے ہے

ضعیف از موقوف حل بیتا کران لا بد من
 ثالث غیر معروف و کلام مسموم و الشی لا یقی الا
 قد یثبت + لا اصل له حدیث کلام تردید
 بصیغه الجہول والا رد خلاصه کلامی ادو و من
 سبحانه (و منکون یرد الی اذلا العز) قال الزکری
 هو من کلام الحسن البصر و فی معناه الحدیث الصحیح
 فی البخاری عن انس مرفوعا لایاتی علی امتی زمان الا
 الذی بعد شرمه و فی الکبیر للطبرک عن ابی الدرداء مرفوعا
 ما من عام الا ینقص الخیر فیو زید الشر و اخبر الطبرانی
 عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما من عام الا و یحد
 الناس بدعته و یمیتون سنته حتی قات السن و
 البیع و قات لعمه فی غوث بمأخر فی البعته
 و من متنا بکسر الیم و ضمها و فی الجامع الصغیر
 من عام الا الذی بعد شرمه حتی تلقوا بکرا و خوجه
 الطبرانی عن انس رضی الله عنہ مرفوعا و روى احمد
 البخاری و النسائی عن ابن مرفوعا بلفظ لایاتی علیکم
 عام ولا یوم الا و الذی بعد شرمه حتی تلقوا ربکم و
 رو بخو ذلك من قول ابن مسعود رضی الله عنه قال
 ولا اعنی امر اخیرا من امر ولا عام اخیرا من عام و
 لکن علما انکم و فقها انکم یدہون بقلا یحدون
 منهم خلفا و یجیب قوم یفتون برایهم فی لفظ و
 ذلک بکثرة الامطار و قتلها و لکن بذہا العلماء
 و بمنزلہ خبر ابن عباس رضی الله عنہما قولہ تعالی اولم
 انانأت الارض ننقصها من اطرافها کحیث قال
 متو علمانها و اضفها ثما و عن ابی جعفر متو عالم احب

ما یجوز ان حدیث ابن عباس من سنن عبد بن ماجه

ضعیف از موقوف نہیں حدیث مرفوعہ کلام
 مرفوعہ ہو۔ مشہور نہیں ہے ایسے ہی موقوف کلام کوئی حدیث
 نہیں بنتی مگر وہ قیسی کی جاتی ہے حدیث ہر سال ہر سال
 کئے جاتی ہو۔ اور ردل کی معنی ہر شے سے بہت ہونگی ہیں اور کسی
 سے قول اللہ تعالیٰ کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہنچیں)
 کہا نہ کشتی لے یہ کلام حسن بصری کے ہے اور اس کے معنی میں بخاری نے
 انس سے مرفوعہ روایت ہے نہ آئینگی سیری است پر کوئی زمانہ مگر
 اوس سے پیچھے ہو گا وہ پہلے سے شر ہو گا اور کبیر طبرانی نے
 سے مرفوعہ روایت ہے کوئی سال نہیں مگر نیکی اوس میں کم ہوتی جاتی
 ہے اور شر بڑھتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہے کوئی برس نہیں
 مگر آدمی اس میں بدعت پیدا کرتی ہیں اور سنت مارتی ہیں تا سنیت
 مر جائینگے اور بدعتیں نہ ہو جائینگے اور تات لغت ہے موت میں اور
 روز طریحات قرآتوں میں استم و مت اور متناہیم کا کسر اور فہم و مت
 میں لگوئی برس نہیں مگر اس کے پیچھے کا اوس کے برابر تاکہ تم اپنے رب
 لوگی یہ طبرانی انس سے مرفوعہ روایت لایا ہے اور بخاری و احمد و نسائی
 انس سے مرفوعہ روایت ان لفظوں کی ہے نہ آئینگی تم پر کوئی زمانہ
 اور نہ کوئی دن مگر اس کے پیچھے کا اوس کے برابر تاکہ تم اپنے رب
 لوگی اور سبط قول ابن مسعود کا ہے مرفوعہ کہا اوس میں نہیں
 رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے
 تمہاری عالم اور فقیر علی جائینگے پہرہ پاؤ گے تم کوئی دن سے پیچھے نہ
 والا بعد انکرم ایسی قوم کئے جو اپنی راہ سے فتویٰ دینے اور ایک روایت میں
 یہ کثرت باریش اور کم بارش کے باعث ہے نہیں بلکہ عالموں کے جو ہے اور ابن
 عباس کی اس آیت کی تفسیر کے ہے (کیا وہ نہیں دیکھتے کہ
 ہم زمین کو اوسکی اطراف سے کم کرتے چلتے ہیں) کہا اوس کے اطراف
 عالموں اور فقیروں کے موت ہے اور باری جعفر سے ہے موت عالم کے

البس العرق الحسن البصر فان الله تعالى
يشتر العن من على ما عاضلا عن ان البصر
قال السخاوی لم یفرد بذلك شیخنا بل سبقة الیر
جامع حق من لبها والبها کالدیاطی والذهی ابن
جان العلائی والعراق وابن الملقن والبرهان الجلی
وغیرهم یعنی تشبیہا بالقوم ویکرک بطریقہم اذ در
لبسهم لهما مع الصبغة المتصلة الی کبیل ابن زیاد و
حسب علیا کرم الله وجهه اتفاقا فی بعض الطرق
اتصالها بأویس الثقفی وهو قال لاجتمع بعرو علی و
الله عنهما قلت وکذا نسبة التلقین للتعارف بین
لا اصل له وکذا نسبة المصافحة للتصلة الی النبی
السلام لیس له اصل عند العلماء الا اعلام وکذا نسبة
الخزعة الی اویس انه علیه السلام اوصی بخزعة اویس
وان عمر وعلی اسماها الیه وانها وصلت الیهم
وهلم جرافید ثابت ولودکره بعض الشایخین فالله
علی طریق الصبغة ومناقبه الکتاب السنه ووجها
الهی ومقاربه لعلک والعاقبة للفقو حدیث
الد والموت وابو الخزاع لا الامام احمد هو ما
بدوی فی الاسواق ولا اصل له لکن رواه البیهقی فی الشعب
من حدیثی هريرة مرفوعا ان ملکابیاب من ابواب
السماء یقول ذلك وهو عند البیهقی من حدیث ابن
مرفوعا جمناه بسند غیر مضبوط ومجهول وعندانی
فی الحلیة من حدیثی ذرموقا ومنقطعاً هذا خلا
ما ذکره السیاحی وادوا السیوطی ورواه احمد الزهد عن
عبدالواحد قال قال عیسی علیه السلام قد ذکر

الحسن البصری کما مر فی سابق السیاق
ثبت نہیں کرتے ہو جانے کا اور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہو کہ اسناد میں
ہمدا شیعہ اس سے منفر وہیں ہوا لکن ایک جامع سے اس
سبقت کی ہے تاکہ جس سے پنا اور پنا یا ہے یہ میں مثل میاطی اور
ذہبی اور ابن حبان اور علائی اور عراقی اور ابن طعن اور ابن ابی
وغیرہ یعنی قوم کی مشابہت کرنی اور ان کی طریق کا تبرک حاصل کرنا
اس لئے کہ انکا سکو پنا بمعصیت تسلسل کے کبیل ابن زیاد کا
ثابت ہوا اور اسے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہو اور
طریق میں اسکا اتصال اویس ثقفی سے بھی ثابت ہو اور ذکر
کہا اور اس نے عمر اور علی سے ملاقات کی ہے میں کہنا میں اور ایسا نسبت
تلقین کی جو صوفیہ میں متعارف ہو اسکا کچھ اصل نہیں اور اس طرح
مصافحہ کی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا ہی اصل علمائے نزدیک
ثابت نہیں اور اس طرح نسبت خرقہ کی اویس تک کے یہ کہ آنحضرت
رمیت خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر اور علی نے وہ خرقہ اسکی سپرد
کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اس سے پہنچا تا آخر تک ثابت نہیں ہے
اگر یہ بعض مشایخ فی اسکا ذکر کیا ہو پس ہمارے کا صحبت اور متابعت کتاب
سنت اور رسوم پر ہرگز نہ پور ہدایت کی تربت پر اور آخر پر
کے لئے حدیث تربت تم سو کہ تم اور بنکر و خوالی کیلئے کہنا
احمد یہ باز درون میں پھر ہے اور اسکا کچھ اصل نہیں لیکن بیہقی نے
میں ابی ہریرہ مرفوع روایت کی ہو کہ یہ ایک فرشتہ آسمان کے دروازے
میں سے ایک دروازہ پر کہنا ہو اور بیہقی میں ابن زبیر سے اس سے
سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند میں دو ضعیف
اور ایک مجہول اور ابی ہریرہ کی حدیث میں ابی ذر سے مرفوع اور منقطع ہے
یہ خلاصہ سکا ہو جو بخاری میں ذکر کیا ہو اور نہ یاد کیا ہو اسکی کہنا ہمارے
فی زہد میں عبدالواحد روایت کی ہو کہ اویس کے لئے عیسیٰ علیہ السلام نے ایک

فی تاجیة صحیحہ الحاکم حدیث کنت کذا
 کنت لا عرف فاحیت ان عرف خلقت خلقت
 حضرت مصطفیٰ خرفونی قال ابو عبیدہ بن جراح کلام النبی علیہ
 السلام ولا یعرف له سند صحیح ولا ضعیف وبعلاؤی
 والمقلانی لکن معناه صحیح مستفاد من قوله تعالی
 خلقت النبی والاشیاء لا یعبدون ای یعرفون فاما
 ابن حبان وروی عنه حدیث کنت ذبا وکان
 رأسا هو من کلام ابرہم وزاد فان الرأس هیکل
 الذب یسلم ویقرب من معناه قول بعضهم کنت
 وامن جانا حدیث کنت من خیار النساء علی
 حدیث لیس فی حدیثه وافاخرجه عبد الله بن احمد وروی
 الرهد عن اسمعيل بن عبيد قال قال لقمان لابنه
 یا بنی استعذ بالله من شرار النساء وکن من خیرهن
 علی حدیث رافضی لکن یسار الی خیر بل من الی الشر
 اسرع فی المذكور عن علی انه قال فی آخر کلام له
 فی النساء استعیدوا بالله من شرادهن وکونوا علی
 حدیث من خیارهن **حرف اللام** حدیث
 لبس الخفزة الصوفیة وکون الحسن البصر لیسها
 علی قال ابن دحیة وابن الصلاح انه باطل وکذا
 قال المقلانی انه لیس شی من طرقها ما ثبت
 لم یرو فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی
 علیہ وسلم لبس الخفزة علی الصورة المتعارفة بین
 الصوفیة لاحد الصحابة ولا امر لاحد من اصحابه
 ذلک وکذا ما یرو من ذلک صریحا باطل قال
 ثعلب من الکذب بافتری قول من قال ان علیا

قال لقمان لابنه يا بني استعذ بالله من شرار النساء

من مقلانیات السلف علی النبی

ابو جریج بن دویس کی ہے اور عالم کی اس حدیث کے ہے حدیث
 میں خزانہ نامعلوم تھا اپنے دوست رکھا کہ میں مشہور ہوں تو میں
 خلقت کو پیدا کیا پس میں نے ان کو اپنے ساتھ لیا اور ان کو اپنے
 ساتھ لیا تاکہ ابوبیسلی یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہیں اس لئے کہ
 سند صحیح اور ضعیف نہیں ہے اور زکری اور عقیلی اس کا نام ہوا
 لیکن معنی اس صحیح میں قول اللہ تعالیٰ ہے مستفاد میں (اور میں نے)
 کیا اپنے جنم و آدمیوں کو مگر ناکہادت کرین یعنی تاکہ مجھ کو معلوم کر لیں
 کہ ابن عباس اسکی تفسیر کے یہ حدیث تو ہم ہوا و شر ہو۔ یا ابن
 کلام اور اس زیادہ کیا اس کے سر ملا کہ ہوتا ہی اور ہم پھر شاہی
 اور بعضو کا یہ قول اس کے قریب ہے تو ہم میں ہوا و ایک طرف چل
 حدیث یہی عورتوں سے خوف کرتی ہو۔ یہ حدیث نہیں اسکو
 عبد اللہ بن محمدی زوائد الزم میں اسمعيل بن عبيد کا لایا ہے کہا
 اس کے کہا لقمان اپنے بیٹی کو اسی سے کہہ دینے شر عورتوں سے
 اس کے ساتھ پناہ مانگ اور یہی عورتوں سے خوف پر ہوسکتے کہ
 خیر کی طرف میل نہیں کرتیں بلکہ شر کی طرف جلدی کرتی ہیں۔ اور
 تذکرہ میں علی سے کہ کہا اس نے عورتوں کو حقین آخر لمبی کلام کے
 پناہ مانگو اسکی حدیث شر عورتوں سے اور ذکریا سے خوف ہو حرف
 لام۔ حدیث پہنا خوف صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے پہنا
 کہا ابن دحیہ اور ابن الصلاح یہ باطل ہے اور کہا عقیلی نے
 اسکا کوئی طریقہ ثابت نہیں اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
 میں نہیں آیا کہ ان حضرت فی اس طرح حق پہنایا
 کسے اصحاب کو جیسا کہ مونیون میں مشہور ہے اور
 کسے کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات میں
 صریح روایت ہی وہ باطل ہے پھر کیا یہ قول
 کذب ہے کہ علی نے

کذب ہے کہ علی نے

جس کو ہمارے اتفاق یا باہم کذب یا اتفاق اہل
 العلم بالحدیث و ما روی فی ذلك موضوع و قال
 السیوطی آخر جلد الدلی من حدیث انس قال لقد ربه ابو
 عمار بن اسحاق قال الذہبی کانہ واضعہ قال الذہبی
 و رواہ ابو طاهر العتبی من حدیث انس صاحب
 العوار ان علی السلام اشہد بحضرتہ الیبتان فتوا
 البی علیہ السلام و تواجد اصحاب الکرام و قد
 رواہ عن منکبہ فلما فرغوا اوی کل احد لی مکانہ
 ثم قال علی السلام لیس بکرم من ابھتر عند السلام
 ثم قدیم رواہ علی من حضر اربعائہ قطعه فھذا
 حدیث موضوع کان واضعہ عمار بن اسحاق فان باقی لا
 نقہ کذا قالہ الذہبی وغیرہ وھو ما یقطع بکذبہ
حدیث اللعب بالحمام مجلبۃ للفقر و منہ قول
 ابراہیم الخضری من لعب بالحمام الطیار لم یتحی
 الفقر و فی المرفوع عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یتبع
 حمامتہ فقال شیطان یتبع شیطانہ آخر جلد البحار
 فی الادب لا ترد و اجوز و رد فی سننہ فی البیہقی
حدیث لعن اللہ الخلفینہ بغیر نسب الخاص منہ
 سبب قال السخاوی بیضہ شیخنا یعقوب العسقلانی
 ولم ینکر لہ شیخنا ولہ شواہد ثابتہ کحدیث
 ان من اعظم العرب ان یدعی الرجل لہ غیرابیہ
 الحدیث رواہ البخاری فی رواۃ لہ من ادعی لہ
 غیرابیہ وھو یعلم انہ غیرابیہ فالجنتہ علیہ جہنم
 فی التفسیر ما رواہ مصعب عن مالک بن انس

اپنے پڑوں میں سے کھڑا کر کے دیا یہ اتفاق اہل علم کذب پر
 اور جو زمین مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اس کو دلی
 انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق اس کے ساتھ متفق رہا
 ہے کہا ذہبی نے گویا اس نے اس کو موضوع کہا ہے اور کہا میری
 ابو طاهر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارف نے روایت کی ہے
 کہ آنحضرت نے اپنی کچھری میں دو شعر پڑھے پھر آنحضرت اور
 اصحاب کرام کو مدعو ہوا اور چار دریا پر کاہند و تن گری جیہ
 فارغ ہوئی تو ہر ایک نے اپنی جگہ کی طرف مگر لے کر یا ان
 حضرت علیہ السلام نے نہیں کریم وہ شخص جمعہ کے وقت نہیں
 کو دہر آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو گوا کر کے حاضرین میں تقسیم کر دیا
 یہ حدیث موضوع ہے علامہ بن اسحاق نے اس کو بنایا ہے اور باقی اس
 کے درست ہے۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے لکھا ہے سیوطی اس کا کذب
 یقیناً معلوم ہوتا ہے حدیث کبوتر سے کہیلنا فقیر لکھنا ہوا
 یہ قول ابراہیم غنی کے معنی میں جس نے کبوتر اڑنیوالی سے
 کہیل کے نام کا حب تک و فقر کے نام کا مرغزیلی لایا اور ابو ہریرہ
 مرفوع روایت ہے کہ اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ایک آدمی کو کہ اس نے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطان
 کے پیچھے لگتا ہے اس کو بخاری و اب مفرد میں و ابو داؤد و ترمذی میں
 بیہقروا میں حدیث لعن کریمہ عالم اس کو جو ہم میں سے اس کے
 داخل ہو اور اس کے سب سے کہ اس کو اس کی سیلے رشتم عقلاً فی سبیل
 چوری ہے اور اس کے کوئی شوق نہ رہا اس کیلئے بہت شاذ ثابت ہیں
 جیسے حدیث کبوتری لکھا ہے کہ آدمی اگر غیر بابک طرف نسبت
 کرے الم بخاری نے روایت کی ہے اور اس کے دوسرے روایت کرتا
 جو شخص غیر بابک دعویٰ کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ بابک نہیں تو
 اس پر جہنم اور عذاب میں مصیب ملک بن انس سے روایت کی ہے

حدیث لسان اهل الجنة العربية والفارسية
الدرية اور وہ صفا کافی وعن الدیلمی اذا ولد الله اهل الجنة
لیعلموا وحی الله به الی الملئكة القریین بالفارسیة الدریة
وكلها موضوع فانه معارض بما فی حدیثهم مرفوع
احمر العرب لثلاث فانی عربی وكلام الله عربی ولسان
اهل الجنة عربی وقد اعتنى بضبطه المولى ابن کمال الشافعی
فی حاشيته علی التلویح قال الاصفهانی الدریة فی
بفتح الدال وكسر الراء المحففة لغتة مدن المدائن و
كان يتكلم من باب الملك فهو منسوبة الی حاضر
الباب انتهى ثم قال المولى ومن هم انهم منقول
الباب نفسه یعنی باللغة الفارسیة فان الباب
در فقد وهم انتهى ولا يخفى انه لو صح الحد بلقظه
دون ضبطه لكان الاولى ان يضبط بضم الدال
تشديد الراء لغتة الفارسیة بالكلمة المشبهة
باللؤلؤ فی اللطافة اللفظية والظرافة للعنوية و
لذا موضوع ما ذكره بعض مشايخنا من العجم انه ورد
فی الكلام القدسی باللسان الفارسی چكنم باين
گناه گاران که نیا مرزم یعنی ایش افضل هبوا له الذین
ان لا اغفر لهم حدیث السمعت الحجة هو کید
وفی رواية صحیحة قد سمعت فلاطیبها ولا رائحة
الا الحبیب الذی شفقت به فانه علی و تریاق و
انما ما انشد بین یدک النبی علیه السلام فلا
له قال ابن تیمیة مما استهوان ابا محمد ورة انشد
بین یدک علیه السلام وانه تواجد حتی وقت العیوة
الشریفیة عن کتفه ففقا سبها اصحاب الصفة و

در حدیث لسان اهل الجنة

حدیث زبان اهل جنت کی عربی اور فارسی درسی ہر ملکہ
احسان کی لایا ہر ماوروی سے ہر جہاں سے کسی ملکہ
ارادہ کرتا ہر اسد تعالیٰ مقربین فرشتوں کی طرف فارسی زبان
میں وحی کرتا ہر اور دو موضوع ہیں اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث
کے معارض ہر دوست رکھو عرب کو تین چیزوں کے لئے ایک کتاب
عربی ہون دوسرے کہ کلام اللہ عربی ہر تیسرے کہ زبان اہل جنت
کے عربی ہر سکو کو ابن کمال پاشانی ماثیہ نویمین ضبط کیا
ہے کہا صفہانی فی درسی بفتح وال و کبر سر محففة شہر کی زبان
اور اسی سے کلام کرتی تھ وہ شخص جو دروازہ پادشاہ پر رہتا تھے
یہ حاضرین ایک طرف منسوب ہر انہی پر کہا سولی فی جسے کہا کہ
یہ افسر باب کی طرف منسوب اسلئے کہ باب سے دروازی کے
میں تو اس نے وہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ اگر حدیث ان
لفظوں سے صحیح ہو جاوے تو اولیٰ یہ کہ اس لفظ کو منوال اور
تشدید راء ضبط کرنا چاہئے تاکہ لغت فارسی کی اس کلمہ سے جو جس کے مثلاً
ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی میں نعمت ہو جائے اور
ہے موضوع ہر جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہر کلام قدسی
فارسی زبان سے وارد ہو چر کہ ہم باين گناه گاران کہ نیا مرزم
یعنی میں کیا کروں کہ ان گناہگاروں کو نہ بخشوں حدیث
حرم کے سانچے میری جگہ کو کا نا ہے۔ اور صحیح روایت میں
ہے اس نے کا نا اس کے کوئی لطیف اور منوگر نہیں کردہ وہ
جس کے ساتھ میں شفقت رکھتا ہوں اس کے وہ بیاری سے ہے
تریاق میرے یہ دونوں حضرت کے روبرو پڑی گئے تھے اس کا حال
نہیں اور کہا ابن تیمیہ یہ کہ مشہور ہے کہ ابا محمد و کبر سر
روبو و جہی اور ان کو جو جد جوا نا کہ چارہ شریف آپ کی کا ندہ
سے گر پڑے پس اس کو اہل صفہ فی تقسیم کر لیا اور

البحر البیض علی ما یجی ویستانی البعث علی
 حروف المیم علی وجہ الاستیعاب حدیث لو
 اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجئ یوم البقیۃ ^{استند} الحنب
 الدلیلی من حدیث انس مرفوعاً به و ذکر بغیر هذا ^{لفظ}
 قال السخاوی وهو کل ما فی معناه باطل حدیث
 لو صدق السائل ما افلم من رده رو من طرف
 عن عائشة وغیرہا مرفوعاً قال ابن عبد البر ^{نقدھا} لفراسا
 لیست بالقویۃ قال ابن المدنی اصلہ وقال العقیل
 لا یصح فی هذا الباب شیء ذکرہ السخاوی وقال احمد
 لا اصل له ذکرہ الزمرکتی لکن رد بمعناه حدیث
 یقرئ معناه لولا ان الساکین یکذبون ما افلم من ^{ردھم}
 رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بہ مرفوعاً
 حدیث لو عاش ابراہیم کان نبیا قال اللہ
 فی ہذیبہ هذا باطل وجارۃ علی الکلام ^{الحدیث} لم یف
 ومجازفۃ و هجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر فی
 تمجید لا دری ما هذا فقد ولد نوح علیہ السلام
 غیر بنی ولولم یلد النبی لانبیاء کان کل احد نبیا
 لانہم من ولد نوح علیہ السلام انھم وغرابہ لا ^{شخص}
 اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلیبۃ انبیاء ^{مطلق} لا
 ذرئیہ مع ان الکلام فی الخصوص الجزئیۃ لا فی اللطیفۃ
 الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراہیم ولد نبیا علیہ
 السلام نبیا ان یکون ولد کل بنی نبیا واد الخیر
 الصادق وثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام تمہیداً
 قد خرج ابن ماجہ وغیرہ من حدیث ابن عباس قال لیس
 ابراہیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لم ^{منہ}

سختی ردی ہوا کہ ذکر کی گویا کہ پوشیدہ نہیں اور عرف ہم میں
 اسکی بحث بھی طرح سے آئیے حدیث مگر لوطی ردی کی باقی سے
 غسل کرے تو قیامت کی دن نہ آخر گا کہ حالت حبس میں اسکو
 نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور بغیر ان لفظوں کو بھی مرفوع کہا
 سخاوی یہ اور جو ایک سنی میں ہوں باطل میں حدیث اگر سولہ
 حج کو تو نہ خلاصی پائی جو اسکو رد کرے۔ طریق عائشہ وغیرہ مرفوع
 روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر فی مسند میں اسکی قوی نہیں ہے اور کہا
 ابن مدینی اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ لوطی
 میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد فی اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 یہ زکشتی نے ذکر کیا ہے لیکن اسکے معنی میں ایک حدیث جو قریب
 بنا کی ہے وارد ہو کر اگر سکین لوگ جو ٹھہرے تو نہ خلاصی پائے جو اسکو
 رد کرتا ہے طبرانی فی کبیر میں ابی امامہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے حدیث
 اگر ابراہیم زندہ تھا بنی ہوتا۔ کہا نووخی تمہذیب میں یہ حدیث باطل
 ہے اور غیب پر دلیری ہے اور مگر سولہ ہی بات پر هجوم اور کہا ابن
 عبد البر نے تمہذیب میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلئے کہ نوح علیہ
 السلام غیر بنی بنی جانی اگر ہر ایک بنی کا بیٹا بنی ہوتا تو ہر ایک شخص
 ہوتا اسلئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد ہے اتھم اور غرات
 اسکے پوشیدہ نہیں اسلئے کہ نہیں لازم آتا اسکو مگر اولاد
 کا بنی سولہ مطلق اولاد کا باجوہ کہ کلام خصوص جزئی میں ہے
 نہ مطلق کلی میں اسلئے کہ نہیں لازم آتا ابراہیم بیٹے آنحضرت
 کے بنی ہونے سے یہ کہ مسخر بنی کا بیٹا بنی ہوا اور جب صادق
 نے خبری اور نقل ثابت ہو گئی تو پیر زوس میں کہ کلام نہیں
 حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا
 مبراہیم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوتا ہوا فرمایا
 اس کے لئے دودھ دینا چاہئے

قاله قبل فاقبل ثم قاله ادبر فادبر قلما خلقت
خلقا احب الي منك بلغ احد وبلغ اعط
هذه مرسل جيدا لاسناد وهو في سجع الطبراني
الاوسط موصول من خلد ابي هريرة باسنادين
ضعيفين **حدیث** لما غسلت النبي صلى الله عليه وسلم
اقصصت سياه محاجر عينية اى رفعت سياه
فشر به فورث علم الاولين والاخرين ذكره علي
النووي لا يصح قلت وكذا ذكره الشيعة من انه شر
من ماء اجتمع في مرته عليه السلام عند غسله
يطل شارب به ونحن مانقصر شواربنا اقتداء به هذا
كلام باطل اصلا وفرعا **حدیث** لم يهدم الكعبة
حجر اجرا اهلون من قتل المسلم قال السخاوي لم يهدم
هذا اللفظ ولكن فمعناه ما عند الطبراني في الصغير
انس رضي الله عنه رضى عن اذى مسلما بغير حق
فكنا نهدم بيت الله **حدیث** لو حسن احدكم ظمرا
بحجر لنفعه الله به قال ابو تيمية انه موضوع وقال ابن
القيم هو من كلام عباد الاصنام الذين يجهنون
بالاجهار وقال ابن حجر العسقلاني لا اصل له ونحوه
من بلغة شقي عن الله فيه فضيلة فعل به بمانا به و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك قلت
وقد ذكر العزيز جماعته في منسكه الكبير من غير
ولا اسناد وروى عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم
من بلغه عن الله تكافضيلة فاخذ بها ايمانا و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك
انتهى وكان محله حرف الميم بحسب السبقي ولكن

لما اسكو الى ابي بكر في ايامه كذا اسكو من حيث
استلخاني تحس من كوني من ابناء السوء عقوق به ابناء السوء
كرونگا اور تيري سبب دونگا۔ ميرس جید لاسناد و ہر سجع طبرانی
مین بویہ کہ وہ ستادون ضعیفون موصول روایت ذکر کے ہے
حدیث جب میرا حضرت کو غسل دیا تو حضرت کی انگلیوں کو کھڑکا
پانی بلند ہوا پر میرے اوس سے پیا تو پہلے لوگوں اور پھر کھڑکا وار شہر
اسکو علی نے ذکر کیا ہے۔ کہا تو دیکھی یہ صبح نہیں۔ میں کہتا ہوں
ہے ہر جو شیخ روایت کرتی ہیں کہ اوس پانی پیا جو آنحضرت کے
ناف میں غسل کی وقت جمع ہوا تھا پر وہ پانی بہت دیر تک پیا رہا
اور ہم اپنے پیروں والوں کا قصہ بسبب اسکو قتل کی بیان نہیں کرتے
اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے حدیث کہہ گا ایک ایک پتھر
اگر آسان ہو مسلمان کو قتل کر نیسے کہا سخاوی میں اس پر انفق
سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی ضعیف من انس سے اسکو معنی تیز
مرفوع روایت آئی ہے جو شخص سلمان کو ناحی ایداوی تو گویا
اوس کا غار کہہ کر گویا حدیث اگر کوئی تم سے یقین اپنا پتھر کے
ساتھ دست کر لے تو اسے کھا دو اسکو اس نفع دیکھا۔ کہا ابو تیمیہ
یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ تو کلمہ بد مذکی کلام ہے جو لوگ اپنا
پتھر دیکھ کر کہتے ہیں اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
نہیں ہے اور یہ بھی اس کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت دے
اللہ تعالیٰ سے پہنچی اور اسکو ساتھ بیان اور ثواب اسکا عمل کرے
تو اسے کھا لو سکودے دیتا ہے اگرچہ دینی نہیں کہتا ہوں کہ کیا اسکو
بن جماعت منسک کہیں میں غیر سند اسکا روایت جابر اوس سے روایت
اس پر مسلم کی روایت ہے جسکو اسے کھاس کہ فضیلت پہنچے پیر اور اسکو
ایمان اور ثواب کی امید پکڑ لیا تو اسے کھا لو سکودے دیکھا اگرچہ دینی
نہ ہوا تھے اور اس حدیث کا محل نیکہ دوسرے حرف میں تھا لیکن

وقد ارجح ما اوجب العسقلانی فہم مقتدری علیہ
فی مناقب الشافعی لہم فی رجبہ لا یبطلہم وہو القیمۃ
زہد صنفی فقی جند و امانۃ امراء و عبادۃ صنف
ہو ہجول علی الغالب فیہ السخا و حل یث لو
کشف العطلۃ ما اردت یقینا قول عامر بن عبد اللہ
عبد فیض علی ما ذکرہ العسقلانی فی رسالۃ و الشہود من کلام
علی کرم اللہ وجہہ قد بینا معہ فی محلہ الابن یث
لو کان الدنیاد ما عبطا ای ظریا لکان قوت المؤمن
حلا او فی لفظ لکان نصیب المؤمن جلا لافلا
السخا و لا یعرف لہ اسناد و قال الزکشی لا اصل لہ
سکت عنہ السیوطی لکن معہ صحیحہ لا یرضیہ مضطرا
اقلہ حلا لا حدیث لو کان الارز جلا لکان حلما
قال ابن القیم فی الھدای النبوی ہو موضوع و تبع العسقلانی
فقال ہو موضوع و ان کان یجری علی الاسنۃ و کذا
احادیث الارز موضوعۃ کلھا قلت قد تقدم عن
رفعہ سید طعام الدنیا اللھم ثم الارز اخبر ابو نعیم
فی الطبایب و الدبلی حل یث لو کان الخضر
لزار فی قال الحافظ العسقلانی لم یثبت ہر فوعا و قال
الحافظ الخیصر لا یر لہ اسناد و اما ہو من اختلاف
البعض الذکا بن انتی فقول الشیخ ابن عطاء فی
لطایف الممن لم یتعقبہ اھل الحدیث عمول علی عدم
و مولا کلام الاثمۃ الیہ و قد علم لانا شریح حدیث
لو لا لاختلقت الافلاک قال الصغانی انہ موضوع کذا
لخلاصۃ لکن معہ صحیح فقد و الدبلی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما مرفوعا قانی جبریل فقال یا محمد لو لکان

یا قوم کا ذکر کرنا باطل ہے اور جو عقلائی کی طرف انکواب میں منسوب
ہے افری ہے کہ سبقت کی مناقب شافعی میں کچھ چار میں اس کی مدد نہیں
کرتا زہد صنفی اور سنی لشکر والا اور امانت حور کی اور عبادت کے
کی یہ غالب پر معمول ہے اسکو سخا و ذکر کیا حدیث اگر پروردگار
جانی تو میرے یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ قشیری نے پندرہ سال میں ذکر کیا
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور شہود یہ کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور معنی اسکے معنی اسکے محل میں بیان کر دینا
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہو تو بھی قوت مومن کا حلال ہوتا اور
ایک روایت میں یہ نصیب مومن کا حلال ہوتا۔ کہا سخا و ذکر اسکی
سعلوم نہیں ہو اور کہا زکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور سیوطی اسکا
چپ ہا لیکن معنی اسکی صحیح میں اسلئے کہ اسوقت مومن مضطر ہوگا
پھر کہانا اور اسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاہوں کہ وہ ہوتا تو زہد
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الھدی النبوی میں یہ موضوع ہے اور عقلائی نے
اسکو تابع ہو کر کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اگرچہ زبان غیر جارحی اور حدیثین چاہوں کہ
سب موضوع ہیں میں کہتا ہوں کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکے ہیں
مرفوع طعام دنیا کا گوشت ہے بعد اسکی چاول اسکو دہلی اور ابو نعیم طب
بنوئی یا یہی حدیث اگر خضر نہ ہو تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عقلائی فی یہ مرفوع ثابت نہیں ہو کہ حافظ خضر نے
اسکی سند معلوم نہیں کی۔ بعض کہ ابون کا اختلاف ہے و تھے پس قول
شیخ ابن عطاء کا لطائف السنن میں کہ کسی اہل حدیث فی اسکا جیسا
نہیں کیا معمول ہے اسپر کہ اسکو ناموں کی کلام نہیں پہنچ اور
ہر ایک آدمی اپنا مشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
میں آسمانوں کو پیدا کرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے پس ہر
خلاصہ میں ہے لیکن معنی اسکو صحیح میں اسلئے کہ دہلی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کر کے کہا اس میں جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

فی الجنة ولوعاش لکان صلبا یقانیہ ولوعاش
لاعتقت اخوالہ من القبط وما استرق قطی لان سلفہ
ابا شیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی ہو ضعیف لکن
طریق ثلاثہ یقبی بعضہا بعض ویشیر الیہ قولہ تعالیٰ
(ما کان محمد ابا احد من مجاہد و لکن رسولہ و خاتم
النبین) فانہ یومئ الیہ بانہ لم یعش لہ ولد یصل
سبلع الرجال فان ولدا من سبلتہ ان یكون لب قلبہ
یقال الولد سراسیہ ولوعاش وبلغ اربعین وضار
لزم ان لا یكون نبیا خاتم النبیین اما قولہ ابن حجر
المکی وتاویلة ان القضیۃ الشرطیۃ لا تستلزم وقوع
المقدم وان انکار النور وکان عبد البر لذلک قلعدم
ظہور هذا التاویل وهو ظاهر فبعد جدا ان لا یفہم ما
الجلیلان مثل هذا المقدم واما الکلام علی وقع المقدم
واللہ سبحانہ اعلم نہ یقرب من هذا الخد فی اللغة قد لو
کان بعد نبیا لکان عمر بن الخطاب قد رواہ احمد الحاكم
عن عقبہ بن عامر برفوعا قلت ومع هذا لو عاش
ابراہیم وصار نبیا وکذا الوصار عمر نبیا لکانا من اتباعہ
علیہ السلام کعینی الخضر والیاس علیہم السلام فلا
ینافض قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یأتی
نبی بعدہ ینضم ملتہ ولم یکن من امتہ ویقو قد
لو کان موسی علیہ السلام حیال ما وسعہ الا اتباعہ
حدیث لو علم اللہ فی الخصیان خیر الاخر
اصلا بہم ذریۃ توحد اللہ ولکنہ علم ان اخیر
خاجہم یروعن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعا
بلا سند ولا یصح عند الحدو کل ما ورد فیہ من حدیث

جنت میں اگر زندہ رہتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا
میں اوسکی تہمال کو قبط سے اور اگر اما اوسکو کوئی قطعی علامہ نہ
جنا اگر اسکو سندیں با شیبہ ابراہیم بن عثمان مرفوعہ اور سندیں
ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں بعض
طرف قول مدح کا اشارت کرنا ہے (نہیں محمد باب کسی نام میں ہے لیکن
رسول مدح اور خاتم النبیین ہے) یہ اس طرح اسکو طرف اشارت کرنا ہے
کہ آنحضرت کیلئے ایسا ارکان زندہ نہیں ہو جو جوانوں کی انجو کو پہنچ
کیونکہ ارکان صلی اللہ علیہ وسلم کی مقتضائے اس کو دل کا کھڑا ہو گیا کہ وہ تو ہم
ارکان انجو با یک ستر ہی اگر زندہ رہتا اور جالینس تکس پیر خجاء اور بنی
ہوتا پیر اس سے لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیوں نہ ہوں اور لیکن قول
ابن حجر کے کا کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں کرتا اور نو کو اگر
کے طرح اسکا انکار نا سبب مقدم راستہ دلیل کے جو ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ دو امام علیل القد ایسا قضیہ نہ سمجھیں لاکہ کلام تو فرض وقوع
مقدم پر فافہم مدحانہ بہتر جانو والا یہ اسکو معنی قرین حدیث پر اگر پیر
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب تا یہ محمد اور حاکم عقبہ بن عامر سے مرفوعہ
روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا اور بنی ہوتا اور
اسی طرح عمر اگر بنی ہوتا تو وہو آنحضرت کی تابعدار ہوتی شلے
اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی پس حدیث قول مدح تعالیٰ
خاتم النبیین کے سنا قضا ہوئی اس کو کہ سمجھئے ہو کہ کوئی نبی
آنحضرت کی بعد نہ آئیگا جو اسکو دین کو منسوخ کرے اور اسکو کہے
نہ ہو اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ رہتا
تو اسکو موسیٰ بن عبدکریم گنجائش ہے حدیث اگر اللہ تعالیٰ خاتم النبیین
ہو جائے تو اوسکو پیشہ سوا اولاد پیدا کرنا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے لیکن
معلوم کر دیا کہ انہیں کسی خدین میں انکو نبی نسل کی یاد اور دین میں
مرفوع روایت بلا سند ہے اور احمد کی نزدیک کوئی صحیح حدیث ہے

والاعتماد والحرز اليه في السنن وفي الشبايع
عن ابن فضال عن النعماني جليل البلاء فلا خيبة له
قال السبكي انه ليس بقوي قال قدر في اسنادوه
النعماني فصل انه غير موضوع بل ضعيف لذاته او
لغيره بناء على تعدد طرق حديث ليس للمؤلف
راحت دون لقاء به رواه محمد بن نضر في قيام
الليل المعصوم من قوله وفي الموضع انما
المستخرج من حفره ذكره السخاوي حديث
مع الله وقت لا يسع في ملك مقرب لاني مرسل
الصوفية كثير وهو في رسالة القشيري لكن بلفظ
الى وقت لا يسع فيه غير مرسل قلت ويؤخذ منه انه
اراد الملك المقرب جبريل وبالنبي المرسل ^{الجليل} نقتله
وفيداء الى مقام الاستغراق باللقاء العبدية
بالسكر والمحو والفناء **حرف الميم** **حديث**
ما اخاف على امتي فتنة اخوف عليها من النساء
والخمر يجعل السخاوي له يتكلم عليه قال ابن الربيع
لفظه فلو اجده مسندا واما شواهد فكتيرة جدا
ثم عند الدليل بل اسند على دفعه ما اخاف على
فتنة اخوف عليها من النساء والخمر **حديث**
ما علم ما خلف جدري هذا قال العفلا ^{ال} اصل
حديث ما افلم سمين من كلام الشافعي وقال
الامام محمد بن الحسن ذلك لانه لا يجدوا لعاق من ان
هيم آخرته اولاد يباهوا بالشك لا يعتقد مع الله واما
خلاصه ما صار في حديثه ما ثم واشد ^{الدين} الشيخ سيف الدين
الباخرزي اجاز ويقولون ليسم الجبين فضوة

اور مستقرين اور سبھی نے سنن میں اور شعب میں بحر انس سے قول
روایت کے ہر شخص ڈالی جا دین چاکی جس اسکی غیبت نہیں کہا اسے
نے یہ قوی نہیں کہا اس کے اسناد میں ایک ضعیف ہے اسے بر
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بل ضعیف لذاته یا حسن یعنی ہر اسے
کہ اسے بہت طریق میں حدیث مروی کے لئے سوا ملاقات کے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے اسکو محمد بن نصر بن قیام الیل میں
بن منبہ سے روایت ہے اور مرفوع روایت میں اسکو اس کے نہیں ستر
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہو گئی نہ سخاوتی ذکر کیا ہے حدیث میں
لے اعلیٰ کی ساتھ ایک یا ساقی ہے کہ اس میں کوئی فرشتہ گذر
نہیں کہتا اور کوئی نور مرسل اسکو بہت موقوفہ کرتی ہیں اور یہ
قیصری میں ہے لیکن ان لفظوں سے میرے لئے ایک قسہ ہے جس کی بخشش
اس میں ہوا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اسکو معلوم ہوا کہ ایک مفرج
جبریل ہے اور نبی مرسل سے پانا نفس اس میں اشارت ہے مقام ستران کے
طرف جسکی تیکڑ ہے سکر اور عود فاسم خوف میم - **حديث**
میں اجازت پر کوئی فتنة عورتوں اور شرک جنت سے زیادہ خوفناک نہیں
سخاوتی اس کے لئے سیندی چوڑی ہے اور اوپر کی کلام نہیں کہ کہا ہے
برج فی لیکن لفظ اس کے میں مسند میں باقر ان شایہ کہ بہت میں
درمی ہن بلا سند علی سے مرفوع روایت میں اپنی است پر کوئی فتنة عورتوں
اور شرک جنت سے زیادہ خوفناک نہیں جانا **حديث** میں نہیں جانا
میرس دیوانی ویجی ہے - کہا عفتانے کا کہ اصل نہیں **حديث**
نہ خلاصی باقی مونی نے - یہ کلام شافعی کے ہے کہا امام محمد بن حسن
یہ اس کے کا قائل وہ شخص ہے جو دنیا یا آخرت کی غم سے خالی نہ ہو
اور جبری غم کی ہوتی نہیں چوتھے جہان و فو سے خالی ہو یہ
چار باور ہے کہ ہر سوچ گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخری
الحاکم کے یہ شعر پڑھتے تھے میں دوستوں کا جسم لاغری میں

تیس المومن را حذر و انقا صدم

ما خلقت الجنة والاولاد ما خلقت النار وفي رواية
 ابن عساکر قال ما خلقت الدنيا حديث
 لو منع عن قت البعد لقتن وقالوا ما نهينا عند الا
 وفيه شيء ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجد قلت
 يؤخذ معناه من قوله تعالى ولا تقربوا هذه الشجرة ولا
 الشيطان لما نهىكم عن هذه الشجرة الا ان تكونوا ملكين
 من الجن والانس **حديث** لو وزن خوف المؤمن بجا
 لا اعتد الا اصله في الرفع وانما يؤثر عن بعض السلف
 كذا في المقاصد قال الزركشي لا اصل له قال السيوطي
 عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت التياقوله
 بلفظ كانا سواء وتحقيق معناه في باب الخوف والرجاء
 شرح غين العلم **حديث** لو علم الناس ما في الجنة
 انشروها ولو بوزنها ذهبوا به رواه الطبراني في الكبير
 سليمان بن سليمان الجبائي بسند الى معاذ بن جبر
 والنخعي كذا في كرم المسالك وقال الزركشي رواه ابن
 عساکر من حديث معاذ بن جبر وهو ضعيف قال السيوطي
 بل هو موضوع **حديث** اللوايح على يوم القيمة
 قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي والوصفي
حديث ليس لما سبق غيبة وقال الشيخ ابو عبد
 الله بن محمد في معناه في الجليل فقد قال العقيلي انه ليس
 الحديث اصل وقال القلاء بنسبته مكره انتهى
 قال النووي وحسنه المعروك وليس كذلك فقد صح
 من جملة الحفاظ بانه مكره موضوع لا اصل له قلت الحديث
 رواه الطبراني وغيره من حديث معاذ بن جبر
 لكنه سند ضعيف وهذا معناه في الجليل انه غير صحيح

تو جسٹ نہ پیدا کیا جا اور اگر تو نہ ہو تا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور وہ
 ابن عساکر سے اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں نہ جاگو **حديث**
 اگر آدمی اونٹ کی گوبر پہاڑ سے سرخ کر جائے تو اسے اسکو پہاڑ
 اور کہتے ہیں ہم نہیں منہ کئی گھر گرا سکتا کہ اس میں کچھ ہو گا۔ یہاں تک کہ
 ہے اور کہا عراقی نے میں اسکو نہیں پایا میں کہتا ہوں اس سے اکثر
 سے معلوم ہے میں (اور تم نہ نزدیک مجھو اس دھنکے) اور قبل غیبت کا
 (تم نہیں منہ کئے اس سخت سے مگر اسلئے کہ شاید تم فرشتے ہو
 ہمیشہ بہر والاون سے **حديث** اگر مومن کا خوف خدا کی سید ورن کجا
 تو دو نو بار بیرون۔ اسکا فروغ میں کہ اصل نہیں لیکن بعض سلف مانتے
 ایسا ہر مقاصد میں کہا ذکر کشتی اسکا کچھ اصل نہیں لیکن اسکو نہ منہ
 عبد بن احمد نے زوائد الزہد میں بت بنامہ اسطرح وایت ہے تو دو نو بار بیرون
 اور اسکو منہ تحقیق شرح عبد السلام کی باب الخوف والرجاء میں **حديث**
 اگر جانے آدمی جو عیسائی ہے تو فرشتے اسکو اگر چاہے وزن سپرنا دینا پڑتا۔
 یہ طبرانی کیس میں طرق سلم بن سلمان التجانی کی ہر مانگ مرفوع بت بیان
 کہ ہے اور سخاوت ذکر کیا کہ جنازہ کذاب اور کہا زکشی فی بیان حد
 نے معاذ بن جبر سے روایت کی ہے اور وضعیف اور کہا سیوطی بکرم موضع
حديث جہذا قیامت کے دن علی اوٹھا کر گا۔ کہا انطاکی نے عام
 تنقار میں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حديث**
 فاسق کی غیبت نہیں کہا سخاوتی بعد لانی اسو **حديث** کی جو
 اسکی سن میں ہر الحاصل کہ کہا عقیل نے اس حدیث کی نحو کچھ
 اصل نہیں اور کہا قلانس نے یہ منکر ہے اور کہا منوفی نے اگر
 اور بروی نے حسن کہا ہے حالانکہ اسطرح نہیں اسلئے کہ بہت
 تحقیقین حافظی تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں
 ابن کہتا ہوں اسکو طبرانی وغیرہ نے معاذ بن جبر سے مرفوع وایت ہے
 لیکن سند اسکی وضعیف اور یہ منکر میں قتل ماکم کی کہ غیر صحیح ہے

اور قبل غیبت کا

ابن عساکر

من کلام ذی النون الصبر فی سماء ما تبعد
 صبر عن حب حدیث ما یکتین
 الیکت علیہ من کلام ابن عباس معناه حد
 ما نزلہ العاتل علی المقتول من ذنب قال بن کثیری
 یار عیض انہ لا یعرف لہ اصل ہذا اللفظ ومعنا
 ما اخرج ابن جبار عن ابن عمر مرفوعا بلفظ االسیف
 حملہ للخطایا وللسیف فی حد مرفوع القتلی ثلاثہ
 فذاک وہالی ان قال فی الرجل المؤمن المترف علی
 نفسه المقتول فی الجہاد فی سبیل اللہ تعالی السیف
 حملہ للخطایا و فی الساق المقتول فی الجہاد ان
 لا یحمی النفاق وقال السیوطی حدیث السیف حملہ
 للخطایا اخرجہ حمد وابن جبار حدیث عتبہ
 بحید اخرجہ الدیلمی ابو نعیم عن عائشہ قتل
 لا یر علی ذنب الامحاء واخرجہ سعید بن منصور
 من مرسل عمرو بن شعیب قتل صیرکان کف
 الخطایا واخرجہ البیہقی فی الشعب عن الاوزاعی
 من قتل مظلوما کفر اللہ عنہ کل ذنب قال وذلک فی
 القرآن (انی اید ان تبویحی ۱۰ اتمک) انہی و
 استدلالہ بالقرآن بحث ظاہر العیان حد
 ما تعظم علی احد مرتین ہومن کلام غیر واحد
 السلف ففی المجالس للددینور عن الاممعی قال
 اعلم ما قام علی احد مرتین قیل و کیف ذاک قال انہ
 اذا تاء علی عروہ لم اعد الیہ قلت و مما یؤید معناه
 حد لا یبلغ المؤمن من جہر مرتین وعن الاممعی
 قال قالی رجل ما رأیت ذاک یؤید الاصل ماؤ

کلام ذی النون صبر کی ہے اور یہ اسکی معنی میں ہی نہیں ہو کر کسی
 پرستہ دوست حدیث نہیں دلا یا تو فی زمانہ کسی کسی کو مر تو اگر
 پروردگار یا گیا ہے۔ یہ کلام ابن عباس کے ہے معنی حدیث
 نہیں چوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ۔ کہا ابن کثیر نے تہج
 میں ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل معلوم نہیں اور معنی اسکا صحیح
 جیسا کہ ابن جبار نے ابن عمر سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کرتے ہوئے
 دور کر نیوالی ہے گناہوں کو اور یہی معنی میں مرفوع روایت ہے مقتول تین
 میں ہر ایک کو ذکر کیا تاکہ مرد مکلف اگر اللہ تعالیٰ کدہ استغفر میں شیعہ
 تو تلو اور اس کے گناہ مشاویہ ہے۔ اگر منافق جہاد میں مارا جاوی تو
 تو اور نفاق کو نہیں مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس حد کو تلو اور
 گناہوں کو مٹاتی ہے احمد اور ابن جبار نے عقبہ بن عسید
 ذکر کیا ہے اور دیمی اور ابو نعیم فی عائشہ سے جو قید کر کے
 قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہیں گناہ مکر اور کو مٹاتا ہے اور حد
 بن مسعود فی عمر بن شعیب مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کر کے
 قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل او سکے گناہوں کا گناہ ہو جاتا ہے اور
 بیہقی نے شعب میں او ذاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
 جاوی تو اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے کہا یہ قرآن میں
 (میں بارادہ کرتا ہوں کہ تو اپنی گناہ اور میرے گناہ اوٹھاؤ) استہ اور اسکے
 مقتول سے دلیل کرنے میں بحث ظاہر ہے حدیث نہیں ہے
 کی کسی نے چھوڑ دوفہ۔ یہ پہلے لوگوں کے کلام ہے اور مجالست دینور
 میں ہے کہا اس کے کہا اعرابی نے نہیں کبیری کی مجھے کسی نے دہتر
 کہا لوگوں نے کس طرح کہا جب کسی ایک مرتبہ کبیری کی فہر میں اس کے
 طرف نہیں گیا میں کہتا ہوں یہ حد تک تقویت کرتی ہے مومن ایک
 ستر بار مرتبہ نہیں کیا تا وہ ایسے ہو کہ اس کے کہا ایک مرتبہ میرے
 میں کوئی شکر نہیں دیکھا اگر اس کی مرض میرے حق میں نہ آئی

لا یحفظ مرفوعاً وانما هو قول ابن ہارون **حدیث**
 ما غریب شیء الا وہا وہو معنی الحدیث الصمدی عن
 انس حق علی اللہ ان لا یرفع شیء من الدنیا الا وضعہ
 الخرجہ **حدیث** ما فضلکم ابو بکر بفض
 صوم ولا صلوة ولكن بثنی وقرنی قلبہ ای سکن ثن
 واستمر واستقر من ذکر الرب ہو فی الاحیاء وقال
 العراقی لم اجد مرفوعاً وہو عندنا بحکمہ الترمذی
 فی النوادر من قولہ بکر بن عبد اللہ المزنی **حدیث**
 ما کثر اذان بلد الا قل بردھا الخرجہ الدبلی بلاند
 عن علی وفي اللآلی **حدیث** ما من مدینة یكثر اذانها
 الا قل بردھا موضع **حدیث** ما کل مرۃ تسلم
 الحجۃ لک **حدیث** ما امتلأت دار من الدنیا
 حبرة الا امتلأت منها عبدة قال العراقی رواہ
 البارک عن عکرمۃ بن عمار عن یحیی بن کثیر
 مرسل او المحبرة بفتح الحاء المهملة وسکون الموح
 السور وروئہ قولہ تعالی (فہم فی روضۃ یحیرہ
 ای یسرون والعبدة الدمع السائل **حدیث**
 ما من لیلة الا ینادی مناد یا اهل القبور من یغفلون
 فیقولون اهل المساجد الخ لم یوجد له اصل
حدیث ما من جماعة اجتمعت الا وفیہم لی
 اللہ لا یم یذون بہ ولا ہو یکذب بنفسہ لا اصل له
 کلام باطل فان الجماعة قد تکتون فجاءا یقولون
 الکفر والغرور کذا ذکرہ بعضهم ولو ہم سندہ
 التاویل واسع عندهم **حدیث** ما من نبی
 بنی الاعداء اربعین قال ابن الجوزی انہ موضع

یہ مرفوع محذوف نہیں لیکن یہ قول ابن ہارون کہ **حدیث**
 نہیں عزت پائی کسی شے کی گروہ پس ہرچہ مصمم حدیث کی سزا
 ہیں جو بخاری نے انس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالیٰ پر
 کہ جو شیئی دنیا میں بلند ہوئی اسکو بہت رکھا **حدیث** تہ لہو بکر بن
 اور نماز میں فضیلت نہیں لگایا لیکن اوش شے سے جو اسکے دل میں ثابت ہو
 ہے۔ یہ سرفہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور تہیرا لہو اس سے قرار پکڑا اور تعالیٰ کے
 یا دوسرے یہ لیا میں ہے اور کہا عراقی نے بیٹے اسکو مرفوع نہیں پایا اور عکبر
 ترمذی نو اور میں کہتا ہوں کہ یہ قول بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہی **حدیث**
 کسی شہر کی اذان زیادہ نہیں ہو کر اوسکی سرگرم ہو کر۔ اسکو دہلی
 بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لکائی میں جس شہر کے اذان زیادہ ہو
 اوسکی سرگرمی کم ہوئی موضع ہے **حدیث** ہر تہہ پہلی سلامت
 نہیں رہتی۔ یہ حدیث نہیں **حدیث** کوئی گروہ دنیا میں خوشی
 سے پر نہیں ہو اگر وہ روئس ہو گیا کہ عراقی نے اسکو ابن مبارک
 عکرمہ بن عمار سے اوس کے یحیی بن کثیر سے مرسل روایت کیا اور تہہ
 بفتح حاء وسکون با کے معنی خوشی کے ہیں اور اسی سے قول استلحا
 کا ہے (پس وہ باغ میں خوشی کرتی ہیں) اور عبرہ کی معنی آنسو
 جاری کرنے کے ہیں **حدیث** کوئی رات نہیں گراو کر
 میں آوازہ کر نہی الا آوازہ کرتا ہے اسی صاحبان قبر تم کے کا حدیث
 ہو کہ تہہ میں سجد والوں کا الخ اس کا اصل نہیں پایا گیا
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہو جس میں لی اند کا نہ ہو نہ
 اوسکو لوگ جانتے ہیں اور نہ وہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کہیں اسقون سے ہے ہوتے ہیں اور کفر
 گناہ پر مرتے ہیں ایسے ہی بعض نبی ذکر کیا ہے اگر اس کے سند
 مصمم ہو جائی تو بائبل و کراؤنگر نزدیک شدہ ہے **حدیث** کوئی گروہ
 بنی نہیں ہوا مگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی یہ مرفوع ہے

فی یرید انی انکبر علیہ **حدیث** ما خلا جسد
 من حدیث قال السخاوی لم اقف علیہ بلفظہ وقد
 ورد معناه فی زہدہ الحفاظ لابی موسیٰ المدائنی
 عن انس مرفوعاً فی حدیث طویل کل بی آدم حسود
 وسندہ ضعیف **حدیث** ما خلا قصیر
 حکمہ ولا طویل من حاکم قال السخاوی لم اقف علیہ
 لکن ورد عن عائشہ مرفوعاً جعل الخیر کلہ فی
 الرغبۃ یعنی المعتدل الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
 لا بالطویل البابین ولا بالقصیر المتردد بان یکون میل
 الی الطول کما صرح فی شاملہ علیہ السلام وعن الحسن
 بن علی رفعہ ان اللہ جعل الهوج فی الطول و
 بغفتین الحق وهو بالصم قلة العقل **حدیث**
 ما رفع احداً فوق قدرہ الا واقع عند من قدر
 بازیادہ لیس فی المرفوع لکن جاء نحوه فی مناقب الشافعی
 للیہقی ما اکرم احداً فوق مقدارہ الا انضع من قدرہ
 عند بمقدار ما اکرمته **حدیث** ما ذاق مجلس
 بمصحابین اخرجہ الدیلمی بلا سند عن الحسن بن جعفر
 واخرجہ الیہقی فی الشعب من قول ذی النون مصر
 بمعناه **حدیث** ما عاقبت من عصی اللہ فیک
 بمثل ان یطیع اللہ فیہ بیض لہ السخاوی ولم ینکحہ علیہ
حدیث ما عند اللہ بشئ اعظم جبر القلوب
 قال السخاوی لا اعرف فی المرفوع **حدیث**
 ما عرل من ولی ولہ قال شیخنا لا اصل لہ قلت بل
 موضوع فی مبناء وباطل فی معناه **حدیث**
 ما عرل النیۃ فی الحدیث الا اشرفہ قال الخطیب

میں نے نہ دیکھا کہ اس حدیث کو ہی بدلتے ہوئے نہیں
 کہا سناوی نے میں نے اس پر ان لفظوں سے واقف نہیں ہوا اور سناوی
 کے ابی موسیٰ سے زہدہ الحفاظ میں انس سے مرفوع روایت میں ہے
 بنی آدم حسود کہ کرنا وہاں ہے اسناد اسکی ضعیف ہے **حدیث**
 نہیں خالی چھوٹا حکمت اور لیا حاکم سے کہا سناوی نے
 میں نے اس پر واقف نہیں ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
 روایت ہے تمام نیکی دریا نہ قدین رکھی گئی ہے یعنی معتدل
 میں جو نہ لیا ہوا اور نہ چھوٹا ہو یعنی نہ بہت لیا اور نہ بہت چھوٹا
 جیسے کہ آنحضرت کی شامل تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
 روایت ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بے وفائی لیے آدمی میں رکھ
 ہے اور ہوج بغفتین حسن کو کہتے ہیں اور صمدی قلت عقل
 کو **حدیث** کسی نے کسی کو اس کے قدر سے بلند نہیں کیا
 جتنا اسکو بلند کیا اتنا ہی آپ اس کے نزدیک (بکر زیادہ) بہت ہوا
 یہ مرفوع نہیں لیکن مثل اس کے بھیقی کے مناقب الشافعی میں ہے
 میں نے کسی کو اس کے قدر سے زیادہ اکرام نہیں کیا مگر جو وہ مجھ سے اتنا بہتر
 اسکا کہ میں نے اسکا اکرام کیا تھا بہت ہوا **حدیث** دوستوں سے
 مجلس تنگ نہیں ہوتی یہ دلیلی نے حسن سے مرفوع روایت ہوا سند
 ذکر کی ہے اور بھیقی نے شعب میں ذی النون مصر کا قول اس کے معنی
 میں نقل کیا ہے **حدیث** نہیں مذاہب کرنا میں اس شخص کو
 کے بغیر مانی کہ وہ سچ بڑی اور قد اطاعت کرے کہ وہ امین اسکی عقل
 نے سچ چھوڑی اور اس پر کہ کلام نہیں کہ **حدیث** اللہ کی نزدیک کر
 شے دلو کر شک کے بغیر ہی ہے بہت چھوٹا نہیں کہا سناوی میں اسکو
 نہیں جانتا **حدیث** حسن منزل ہوا وہ شخص کیا دلی ہوا کہنا
 شیخ فی اسکا کہ اصل نہیں میں نے اسکو ہوا وہ شخص کیا دلی ہوا کہنا
 باطل میں **حدیث** نہیں درگی کسی فی نیت میں اسکو دیکھا ہے

حدیث عجبۃ الایام صلۃ فی الایام قال
 السخاوی اختلف علیہ هذا اللفظ **حدیث** السخاوی
 مرزوق بیضی السخاوی ولم ینکله علی قلت لانہ کلمۃ
 اخوانہ دفع شاذہ اذا کان شاکراً لانعمہ لقولہ تعالیٰ
 (لئن شکرتم لا زدکم) **حدیث** مداد العلماء
 افضل من دماء الشهداء قال الخطیب مع منوع ذکرہ
 الرزکشی وقال ہومن کلام الحسن البصری وروی
 بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فخرج علیہم
 قال السخاوی رواہ ابن عبد البر من خشد ابی الدرداء
 موضوعاً بلفظ یوزن يوم مداد العلماء بدم الشهداء
 والخطیب فی تاریخہ من خشد نافع عن ابن عمر دفعہ
 حبر العلماء بدم الشهداء فخرج علیہم فی سندہ
 محمد بن جعفر انہم بالوضع قلت ومعناہ حکیم
 نفع دم الشہید قاصر ونفع قلم العالم متعدد
حدیث المرء بسعدہ لا بابیہ ولا بجدا ہو معنی
 خشد من بطاہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ویکن ان
 ویقال ولا بجدا ولا بکذا وقد ضبط خشد لا ینفع ذا
 الجدا منک الجدا بفتح الجیم فی روایتہ بکسر ہا
 تحکم لک علی دین خلیلہ فلینظر من خیالہ رواہ ابو
 اللیث المدحی وحسنہ وغیرہم من خشد ابی ہریرۃ بہ مرفوعاً
 قال المزکر کئی خطا ابن الجوزی فاوردہ الموضع
حدیث الرضی فی راجلہ واحدہ والبریز لقلیلہ
 قلیلاً قال السخاوی رواہ الحاکمی فی تاریخہ والخطیب
 المتفق والدیلی من طریق الحارث بن عبد اللہ الصغیر
 بسندہ عن عائشہ بہ مرفوعاً وهو باطل بالصغیر

حدیث باون کی محبت میٹون میں وصل کرنا ہو۔ کہا سناؤ کہ میں نے
 ان لفظوں واقف نہیں ہوا **حدیث** محمود رزق دیا جا تا ہے۔ سناؤ
 نے اسکیلے سفیدی چوڑی ہو اور اس پر کچھ کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں یہ
 ہے کہ جب اسکو نبائی ہو اسکا حسد کرتی ہیں تو اسکا نشان بلند ہوتا ہے
 اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرے (اگر تم شکر کر دے گی تو تمکو زیادہ دیں گی)
حدیث عالم کو دو اشیاں شہید کر خون کے فضل ہے۔ کہا خطیب نے
 موضوع ہو سکوز کشی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ کلام حسن البصری ہے اولیٰ الفاظ
 مرفوع روایت ہے عالم کو کیا شہید کر خون کے مقابلہ میں دن کی گم ہو پس
 ترجیح پانچواں کہ سناؤ اسکو ابن عبد البر فی ابی الدرداء ان لفظون وروایت
 ہے قیامت کی دن عالم کو کیا شہید کر خون کے مقابلہ میں دن کی گم ہو
 اور تاریخ خطیب میں نافع ابن عمر سے مرفوع روایت ہے عالم کو کیا شہید کر
 کے خون کے مقابلہ کی گئی پس اسو ترجیح پانچواں اور اسکی سند میں محمد
 بن جعفر ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے میں کہتا ہوں اسکو صحیح
 ہیں اسکو کہ شہید کر خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدد ہے
حدیث آدمی اپنی بختیاری سے اس حدیث کی معنی میں جس شخص کے گل
 اوس دور میں نسب اسکو اس کے ساتھ ملکہ نہیں کرتی اور ممکن ہے اسکا
 اس طرح معنی کر جائیں اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ قد ضبط کی گئی
 نہیں کہ یہ صاحب کوشش کو عذاب تیرے کوشش اور مدبہم سمجھ دو طرح سے
 مروی **حدیث** آدمی اپنی بختیاری سے دین ہے پس جیسے کہ کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 اسکو ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ ابی ہریرۃ سے مرفوع روایت کیا ہے وہ
 نے اسکو حسن کہا ہے کہ ہار کشی نے ابن جوزی خطا کیا ہے کہ اسکو موضوعاً
 میں درج کیا ہے **حدیث** من کید فدا نزل ہو تو اور وصحت ہے
 بہرہ نازل ہوتی ہے کہ سناؤ اسکو عالم کی تائید میں اور خطیب نے
 میں اور دلیلی نے طریق حارث بن عبد اللہ صغیری سے عائشہ سے
 مرفوع روایت کیا ہے اور باطل ہے اس لئے کہ معانی

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء
 مداد العلماء افضل من دماء الشهداء

ذکرہ الزکشی وسکت عنہ السیوطی قلت وبعثت
 نصر قولہ کافی بھی (و آتیہا الحکم صیبا) وفي
 یوسف (واوحینا الیہ لتنبئہم باہرہم هذا)
 الایہ ولو یثت یحل علی الغالب **حدیث**
 ما النار فی الیابس یاسرع من الغیبة فحسنت
 العباد ذکرہ فی الاحیاء وقال العراقی لم اجعل لصلی
 والیابس یفتحتین وبصم فکون الیابس والمراد بہ
 الحطب الیابس فغیر **حدیث** ما وسعی ارضہ
 ولا سمائی ولكن وسعی قلب عبد المؤمن فی الاحیاء وقال
 لم ارلہ اصلا وقال ابن تیمیہ ہو مذکور فی الاستیعاب
 ولیس لہ اسناد معروف عن النبی علیہ السلام وفي الذکر
 وهو کما قال ومعناه وسع قلبہ الایمان بی وصیغۃ
 فالقول بالحلول کفر وقال الزکشی وضعہ الملاحضہ
 وقال السیوطی اخرجا احمد فی الزہد عن وهب بن
 ان الله فم السموات الخزفیل حتی نظر الی العرش
 فقال خزفیل سبحانک ما اعظم شأنک یا رب فقال
 الله ان السموات والارض ضعفت عن ان تسع
 وسعی قلب عبد المؤمن الوارع اللین انتق ذیاعی
 الی معنی قولہ تعالیٰ انا عرضنا الامانة علی السموات
 الارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وجعلنا
 الانسان **حدیث** مت مسلما ولا یتا قال السیوطی
 لا اعلمہ هذا اللفظ قلت معناه صحیح لفقولہ تعالیٰ
 (ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** الحجۃ
 باب السما ذکرہ فی النہایۃ من عید عن وحدث
 المحبۃ مکتبہ لہما معنی حدیثک الشیعی صیغۃ

اسکور زکشی فی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے پہلے مامین کہتا ہے
 یہ آیت جو میر علیہ السلام کی حق میں ہے، اسکی معارض ہے (اور یہی وہی
 لو کہیں میں حکم دیا) اور یوسف علیہ السلام کی حق میں ہے (اور اسکی طرف
 سے منہ دہی کی تو اسکو اس امر کی خبر دیا) اگر یہ ثابت ہو جائے تو غالب عمل
 ہوگی حدیث نہیں آگ لکڑی بن جلد کر نیلی غیبت جو منہ دہی
 کے نیکیوں میں جلد کرتی ہے یہ اچھا میں مذکور ہے اور کہا ہے حق میں
 اسکا اصل نہیں پایا اور میں بغیر حق میں بعض اول مسکون ثانی مراد اس
 لکڑی ہے یا جو اسکی مثل ہو حدیث میں اور اسماں گنجائش نہیں کہتا
 لیکن ہوسن آدمی کا دل میر گنجائش کہتا ہے۔ اچھا میں ہے اور عراقی نے
 میں اسکا اصل نہیں دیکھا اور کہا میں تیمیہ یا لریلیون میں مذکور ہے اور حضرت
 سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوپر لکھا ہے اور
 معنی اسکی یہ ہیں آدمی کا دل ایمان کو میر محبت پر ہوتا ہے۔ و
 قال طول کا ہونا کفر ہے۔ اور کہا زکشی فی اسکو ملا مدون کے معنی
 کیا ہے اور کہا سیوطی احمد زہد میں وہب بن منہ سی وایت کی
 اللہ تعالیٰ نے خزفیل کے لہر اسماں کہہ دیا تاکہ اسکو عرش کے طرف نظر
 کے پہر کہا خزفیل نے تو پاک ہی بڑا ہی شان تیرا میر بفرمایا اللہ تعالیٰ
 نے آسمان اور زمین میری گنجائش سے ضعیف ہیں اور ہوسن متقی آدمی
 کا دل میر کما کافی ہوتا ہے انتہی اور سمین اس آیت کی طرف اشارہ
 ہے (ہے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انہوں نے اسکو رکھا
 سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان اسکو کواٹھا یا) حدیث
 تو مسلمان ہو کر مر اور پرواہ نہ کر۔ کہا خدا وحی میں اسکو ان فطرت
 نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں خدا کے اس آیت کی موجب مجھ میں
 (اور نہ مروت مگر اوس حالت میں کہ تم مسلمان ہو) حدیث مجاہد
 آسمان کا ہے۔ نہا یہ میں جاسند مذکور ہے حدیث محبت و اگر
 اگر نبی ہوں۔ یا پس تشکیک میں نہیں محبت تیری اسکی نہ کہنا اور اگر

وکل ما یزید فی هذا فلا یصغر دفع البتة قلت اذا
ثبت دفع علی الصدیق فیکفی العمل بقوله علیه السلام
علیکم بتی وستة الخلفاء الراشدین وقیل لا یغفر
لایمنه وغیرہ لا یحق علی ذی النہی حدیث
المصاب مقام الارزاق ترجمہ السخاوی واما یتکلم علیہ
وهو یقول فیہما احتمالین احدهما انہ عیدہ فی مصیبتہ
یہو منہ خبر اسنہ کا یشیر الی یحد الہم اجری فی مصیبتہ
اختلف فی خبرہا وثانیہا ما اشتهر من قولہم مصائبنا
عند قوم ہراند ومن اللطائف موت الحمیر عن ابن
تحد مصارعة علیہ السلام ابا جہل الاصل کہما
ذکرہ الجبل فی حاشیۃ الشفاء حدیث مختار
الارضین ترا با وعجمہا اکرم العجم انسابا قال القسطلانی
یذکر معناه عن عمرو بن العاص ولا عنہ فر فرعا
ولعل المراد بعجمہا الیہود والنصار فانہم من نسب
یحقوب بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام
تحد مصر کائنۃ اللہ فی ارضہ ما طلبہا عدو
اھلکہ اللہ وکائنۃ السہم بالکسر حیثہ من جلد لا یختص
او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخاوی لا یحد
بھذا اللفظ وورد بمعناه احادیث لا یصم منہا شئ
لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر فرعا انکم ستفقون
ارضنا یدکر فیہا القیاط فاستوصوا باھلہا خیر فان
لھم دماء ورحمۃ قال الزہری رحمہما بالاعتبار ہاجروا
باعتبار ابراہیم ای بن ابی علیہ السلام وقال القسطلانی
اراد بالذمت العہد الذی دخلوا فیہ فی الاسلام ایام عمر
فان مصر فتحت صلحا وفی هذا الحدیث من اعلام

اور جو اس باب میں سرگرمی وہ مرفوع نہیں ہے میں کہتا ہوں
ابو بکر صدیق تک اسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اسے
الغایت کرنا ہی اسلئے کہ آنحضرتؐ فرمایا ہر لازم پکار و سیر سنت اور سنت
خلفوں ابیہ الکوئی اور بعض کو کہا ہے کہ مذکورہ نہ منع کرے اور غزوات
صاحبان دانائی پر پیشہ نہیں حدیث مصیبتیں نذری کی کہیں
میں۔ یہ بخاری ترمذی میں آیا ہے اسکی اسیر کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں
روایت ہو سکتے ہیں ایک کہ اللہ تعالیٰ اسکو بعد مصیبت کی بہتر نصیب دے گا
اگر تاہم حدیث اسکی طرف اشارہ کرتی ہو یا مسجد میں مصیبت میں
اجرو اور بہتر اس سے میرا طیفہ کر اور دوسرے میں ایک قوم کی مصیبتیں
کے فوایہ میں اور طیفہ کر گئے ہو تو کہتے تھے اس سے حدیث آنحضرتؐ کا اثر
کو چھوڑنا یہ کچھ اصل نہیں جیسا کہ علی نے مائتہ شفا میں ذکر کیا ہے حدیث
سرخ زمین پاکتر زمینوں سے اور اسکی عجم نسب میں عجوبہ ہے میں کہتا
عقلا فی اسکی معنی عمر بن العاص سے ذکر کرتے تھے میں اور میں اسکو فرما
نہیں جانتا اتنے شاید مراد عجم سے یہ ہونے نصاریٰ کی کہ کیونکہ یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب میں حدیث مصر
زمین میں انڈکا تیر ہے جسے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو ملا کر
ہے۔ کہا بخاری نے میں یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں دیکھے اور
اسکے معنی میں بہت حدیثیں وارد ہوئیں ان سی کوئی صحیح نہیں ہے
لیکن صحیح مسلم میں ابی ذر سے مرفوع روایت ہے کہ تم ایک
زمین فتح کرو گی جس میں قبر ادا کا ذکر کیا جاتا ہے اسکے اہل کو غنی کی
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور دم کہا نہ رہی ہے دم
باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے۔ کہا عقلا فی نے مراد ذمہ ہی عہد ہے علی
سبب اسلام میں حضرت عمر کے وقت دم حاصل ہوا اسلئے
کہ مصر مسلم سے فتح کیا گیا تھا اور اس حدیث میں +

انہم بالضعف وقد قال الخطيب عقيب ما رواه له انه
 اخطأ فيه خطباء فطيعا واثقا موثقا لا يثبت عن
 النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد من الصحابة
 واقامه قوله عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الذهبي
 الحاكم في المستدرج من طريق عبد الله بن الحارث عن عائشة
 مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى
 حديث الرزيق اينده تبين وصياحه بتكبير ونفسه
 صدقه وفوضه عبادة ونقله من جنب الى جنب جهاد في
 الله قائله العقل انه ليس بثبت **حديث** مسلم الرقية
 امان من الغل قال النووي في شرح المذهب موضوع
 قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
 الرحمن عن مؤمن طلحة قال من سمع قفاه مع ربه
 وقى عن الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم مرفوع
 لان مثله لا يقال بالرأي في قوله موقوف عام مسند
 الفردوس من محمد بن عمر لكن بسند ضعيف الضعيف
 يعمل في فضائل الاعمال اثقا قاولا قال اعثمان بن
 الرقبة مستحب سنة **حديث** مسلم العينين
 بياطن اعلمني السابتين بعد تقبيلهما عند ملاء
 قول المؤذن اشهدان محمد الرسول الله مع قوله اشهد
 ان محمدا عبده ورسوله رضى بالله ربا وبالله اسلا
 ديننا ومحمد عليه السلام نبيا ذكره الدليل في الفردوس
 من حديث ابى بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
 صعد ذلك فقد حلت عليه شفاعة قال السخاوي
 بصح واورده الشيخ احمد الراد في كتابه موجبات الر
 بسند في معاجيل مع انقطاعه عن الحضرة عليه السلام

ووضع في بيته اور کہا خطیب کے اس کے حقیق بعد ازاں اس حدیث کے
 کہ اس نے نبی صحت خطا کی اور در کلام کہا یہ حدیث اس حضرت کے کہ
 سے ثابت نہیں ہو اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کے
 اور کہا سیوطی دلیلی اور حاکم فی تاریخ میں عبد اللہ بن عمار کے
 عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے انتہ اور کلام اس کے اس امر
 کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
حدیث مرصع کے کلمہ اور کسی تبیین ہے۔ چنانہ اور کا بکیر ہے اور
 سانس اور کا صدقہ ہے اور سونا اور کا عبادت ہے اور کا ایک چکر
 دو سر پہنچا ہوا ہے۔ کہا عقلانی فی نہایت نہیں ہے **حدیث**
 گردن کا مسہ طوق سوامان کہا نوکی شرح مہذب میں یہ موضوع ہے
 میں کہتا ہوں لیکن اسکو ابو عبید القاسم قاسم بن عبد الرحمن سے
 اس کے نسخہ میں علم سے روایت کیا ہے کہ کہا اس کے جو شخص اپنے گلوں
 کو ساتھ کر کے مس کرے گا طوق سے لگا دیا جائے گا اور یہ حدیث مرفوع ہے
 لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلئے اس طرح قیاس نہیں کیا جاتا اور یہ
 مرفوع جو سند فردوس میں ابن عمر سے ضعیف مرفوع اور اسکی نقل
 کرتی ہے اور وہ ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق سمرل ہے اس میں
 ہمارے اسون کے کہا ہے کہ گردن کا مسہ مستحب یا سنت، حدیث دونوں
 انکھو کا مسہ کرنا دونوں سبکی ہو جو بعد میں ان دونوں کی وقت ہوا قبل
 سوزن کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ میں ہوا قبل کے
 میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ اور کا ہے اور رسول اسکا میں رضی اللہ
 اللہ رب ہونی ہے اور اسلام دین ہے اور محمد علیہ السلام ہے رسول
 اسکو دلیلی فردوس میں ابن ابی کرم صدیق سے روایت ہے کہ اس حضرت نے فرمایا
 ہے جس نے کہا اور اسکی لئے میر شفاعت حلال ہو گئی کہا سخاوی نے
 نہیں ہے اور اسکو شیخ احمد الراد کتاب موجبات الر سے سند
 بردار منقطع سے حضرت علیہ السلام سے روایت کی ہے

البطنۃ اصل الداء والحیمة اصل الداء وهو دواء
جسد بالاعتقاد قال العراقي لم اجدها اصلا وكذا
تخذ المعدة حوض البدن والعرق إليها وارادة
التخذه قال الدارقطني لا يعرف هذا من كلام النبي عليه
السلام وانما هو كلام عبد الملك بن مسمع بن الجعد
وقال الزركشي في الحديث الاول اصل له وانما هو
كلام بعض الاطباء وقال السيوطي اخرج ابن ابی الدینا
في كتاب الصمت عن وهب بن منبه قال اجتمعت
الاطباء على ان رأس الطب الحیمة واجتمعت الى كماله
عنه ان رأس الحیمة الصمت واخرج المجلد من
مأثقة مرفوعة الازام دواء المعدة بلیث عود
لنا ما اعتاد انقی والازم بفتح فكون الحیمة
تخل مع الصبیا اذا الم بعدل بينهم كتب ثم القی
مع الظلمة من قول مكحول وهو سید التابعین من
هل الشام **حدیث المغتاب المستمع** من یك
فی الامم ذكره فی الاحیاء ولم يخرج العراقی فلا یعرف
له اصل فی منبأه الا انه صحیح فمعناه اذا كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففی الطبرانی عن ابن عمر مرفوعا
عن العیبة وعن الاستماع فی العیبة وفی التوزیل
ولا یقتضی بعضكم بعضا الآية وقد ورد عن
مسند اخوه المسلم فلم یصوره الله تعالی فی الدنیا
لاخرة ورواه ابن ابی الدینا فی ذم العیبة عن انس
حل المقل ترجمه السجاء ولم یكلمه علیه قال
ابن یعزم ولم اعرف معناه قلت وقد ذكر فی القاموس
بانک منها بطریق انصوص فی الماء وغیرها

پیٹ جڑہ بیماریوں کی ہے اور پرہیز خورہ دواؤں کی ہے اور عوارض
درود جرم کو جس سے وہ عادت پر فنیو لای کہہ عراقی فی منبأه اصل
انہیں پایا اور سیطرح اس حدیث کا معنی بدن کا حوض ہے اور کثیر
او کی طرف وارہ موتی ہیں الخ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سی
انہیں ہے لیکن یہ کلام عبد الملك بن سید بن الجعد کی ہے
کہا ذکر کشی فی اعل حدیث میں اسکا کچھ اصل نہیں ہاں بعض
طبیہوں کلام ہی اور کہا سیوطی فی ابن ابی الدینا کتاب الصمت
میں وہمید بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیہوں نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سردار طب پرہیز ہے میں کہتا ہوں حکمانی سبب
پر اتفاق کیا ہے سردار حکمت کا خاموشی ہے اور خلادنی عاشق
سے مرفوع روایت کی ہے پرہیز دوا ہے اور معدہ گہر ہے بیماریوں
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اس سے عادت بگڑے
ہے حدیث را کون کا معلوم حیا وین عدل نہ کرے ترقیات
کے دن ظالموں کے ساتھ لکھا جائیگا۔ یہ کھول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعین میں ہر دہری حدیث غیبت کر نیا لایا اور بنو والا ناہ
میں دوشربک میں احیاء میں مذکور ہے عراقی اسکو نہیں لایا ہے
اسکی بنا ثابت نہیں لیکن یہ معنی میں صحیح ہے جب سنزدالی نے
رضاء سے سنی ہو۔ طبرانی میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ کیا گیا
غیبت اور سننے غیبت سے اور قرآن میں ہے (اور غیبت کرے
بعض تہار بعض کے) اور ابن ابی الدینا فی ذم غیبت میں انس
سے روایت کی ہے کہ جس شخص کے پس پیاپی مسلمان کی غیبت کی
جائے او کی مدد کرے حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہے تو اسکا
او کر دنیا اور آخرت میں قیل کریکا **حدیث المقل** سخاوی نے ترجمہ
لایا ہے اور یہ کلام کی کہا میں نے میں سے کسی نہیں جانتا کہ
قاسم میں اسکو بہت سے مذکور ہیں مگر ابو اپانی میں غوطہ لایا غیرہ

بنو نعلیہ السلام فتم مصر واعطاهم اهلها العهد و
 كذا قال الزركشي لا اصل له لكن في الطبراني من شد
 كعب بن مالك اذا فتحت مصر فاستوموا باقط خيل
 فان لهم ذمة واصله في مسلم وقال السيوطي في كتاب الخط
 يقال ان في بعض كتب الالهية تصورات ان الارض كلها
 فن ارادها بسوء فهمه الله وعن كعب الاخبار مصر
 بلد معافات من الفتن من اراد بسوء كعب الله علي
 وجهه وعن ابي سوك الاشعر في اهل مصر الجند
 ما كادهم احد الا كفاهم الله مؤنته قال تبع بن عامر
 الكلاعي فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرني
 ان بذلك اخبره رسول الله عليه السلام وقد ورد
 الکنانة في الشام اخرجه ابن عساکر عن عزن بن
 بن عتبة قال قرأت فيما انزل الله علي بعض الانبياء
 ان الله يقول الشام کنانی فاذا اخضبت قوم منهم
 منها بهم **حدیث** المضمضة والاستنشاق
 ثلثا فرضه للجنب موضوع مبناه وان كان صحيح
 معناه **حدیث** العاصي نزل النعم قال السخاوي
 لما فت عليه بعض مرفوعاوا لا فهو كلام كثير من السلف
 وقال الشاعر اذا كنت في نعمة فارحمها فان المعصية
 النعم ذكره ابن الريع ويؤيد في المعنى قوله تعالى (ان الله
 لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم) وقوله تعالى
 فكفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس النجوى الآية
حدیث المعدة بيت الداء والحمية رأس الداء
 هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب
 يصح رفعه الى النبي عليه السلام وفي الاحياء مرفوعا

علامت نبوت ان حضرت عليہ السلام کی ہے مصر کے فتح اور ان کے
 کے انوکھ عہد دینا اور ایسا ہی کہا زکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں
 لیکن طبرانی میں کعب بن مالک ہے جب مصر فتح ہوا تو قطیہ
 نیکے کی وصیت کروا سکے کہ انکو لئے ذمہ ہو اور اصل اسکا مسلم
 ہے اور کعب سیوطی نے کتاب الخط میں بعض کتب الہیہ میں کہا ہے
 کہ مصر تمام زمین کا ناز ہے جو شخص اسے برائی کا ارادہ کرنا ہو اسکو موت
 تعالیٰ توڑنا ہو اور کعب الاخبار سے ہے مصر یا شہر ہے جو فتن سے
 بچا یا گیا ہے جو شخص اس سے برائی کا ارادہ کرنا ہو اسکو تعالیٰ
 کے بل گراتا ہے اور ابو سہر شری ہے اہل مصر صنف لشکر میں
 اور کو نزدیک ہوتا ہے مثالی سخیر اور کو کافی ہوتا ہے کہ تابع بن عامر
 الکلاعی بنو یہ خبر سعاد بن جبل کو سنائی اور بنی ہجر بنو گریہ خبر سکرو
 امداد علیہ وسلم دی ہو اور لفظ تیر کر شام کہ معنی ہے وارہو اسکو
 ابو عساکر بن عون بن عبد اللہ بن عتبہ روایت کیا ہے اور کو بنو بعض
 نبیوں کو صحیفے میں ہے کہ فرمایا تعالیٰ شام تیر میرا ہے جب میں کو قوم پر
 ہوں تو اسکو اس تیری آیتا ہوں حدیث کرلی کہ کنی اور ناک میں پانچ
 ڈالنا جنی کیلئے فرض ہے۔ مرفوع ہے۔ گو سننے کے ہمارے نزدیک صحیح ہے
حدیث گناہ فستون کو دور کرتی ہیں۔ کہا سخاوی نے میں اسکو فروع
 ہونی پر واقع نہیں ہوا ورنہ پہلے لوگوں کے اس طرح بہت کلام ہے
 کہا شاعر نے۔ جب کسی نعمت میں ہو تو اسکی عایت کر۔ اسلئے اگر گناہ
 فستون کو دور کرتی ہیں۔ بن بیہ اسکو ذکر کیا ہے اور معنی میں تو الیہ تعالیٰ
 کا اسکو ناید کرنا ہے (حقیق تعالیٰ نہیں پیرتا جو چیز میں ہم میں ہوتا
 تغیر کرین اور کو نفسونین) اور قول تعالیٰ (بس تو کیا اسکو سمجھتا
 فستون سے تو اندہ تھا اسکو پہچانے کہ اس کا مزہ دیا) حدیث سند
 بیابان کا ہے اور پیر سے مراد وہاں کو ہے یہ کلام حارث بن کلدة
 طبیب عربی اور حضرت محمد صوفیہا کہا ثابت نہیں اور ایسا ہی فروع ہوتا ہے

الدینا لم یوجد له اصل کافی المختصر ومعناه
 صمیم مستفاد من قوله عليه السلام من عمل بها
 ورثة الله عالم علم يعلم والله اعلم **حدیث**
 من احب حبیبة او کریمتہ وفی روایت من اکرم
 حبیبتہ فلا یتکین بعد العصر الا اصل فی الروایة
 قال السخاوی وعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
 ان یتکون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد
 المتحان ان لا یظفر بعد العصر الى کتاب خروج **الطیب**
 قلت وهو من کلام الطیب قال الشافعی الورد
 اغما کلام من دية عينیه **انتهی** فی معناه الخیار
 ارباب الصنائع **حدیث** من احبک لشیء
 ملک عند انقضائه لیس بحديث واذا وجد
 منقوشا علی خاتمه بعض الحكماء وقد یقتبس البنا
 من کلام العلماء حیث قالوا یحب ان تعبد الله و
 الذنر لا الجنة وفاره حتی قال الفخر الرازی من تصور
 انه لولم یخلق جنة ولا نار لم یکن یعبد الله خوفا
 بالله ولعل وجذک اطلاق قوله تعالى (وما خلقت
 الجن والانس الا ليعبدن) وقوله سبحانه (ولیای
 اعبدون) وهذا الایافی قوله عز وجل (لا یجد
 بهم خوفا وطعما) سواء تقول المعنی خوفا من
 طعما فی رحمة او خوفا من ناره وطعما فی جنته
 ان الثانی من باب الترہیب الترہیب فی عبادتہ
 یرغب العبد فی عید مہ سید ویرهب کذا الو
 حق والد **حدیث** من اذعالمنا بغیر حق اذله
 يوم الفیجة علی رؤس الخلائق من نضجة

انما اصل نہیں پایا گیا کہ مختصر میں ہے اور معنی اسکی صحیح ہے
 اس حدیث میں استفادہ میں جو شخص عمل کرے اسکی ساتھ جو جانتا ہے
 تو اسکو اللہ تعالیٰ اس علم کا وارث کرے گا جو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ
 بہتر جاننے والا ہے حدیث جو شخص اپنے آنکھوں کو دوست کہتا ہے
 اور ایک روایت میں ہے جو شخص اپنے آنکھوں کا اکرام کرتا ہے تو چاہے کہ وہ
 عصر بعد نہ لکھے۔ اسکا مرقوم ہونا ثابت نہیں کہ اسکا کوئی مفید معنی ہے
 یہ میں بعد غروب عصر کے ہے اگر ائمہ اور امام احمدی بعض اصحاب کو
 وصیت ہے کہ بعد عصر کتاب کی طرف نظر نہ کیا جائے یہ خطیب کے روایت
 کی ہے میں کہتا ہوں یہ کلام طیب ہے یہ جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
 کہہنی والا یہی آنکھوں کی دیت کہتا ہے انتہی اور درزی اور باقی ارباب
 صنایع اسی معنی میں ہیں حدیث جو شخص تجھے کسی شے کیلئے دوست
 کرے وقت تمام ہو اوس کی تجھے دلگیر ہوگا یہ محدث نہیں لیکن معنی
 اسکو بعض حکماء کو گھوٹھی پر لکھ کر ہوائی میں اڑھیں عالموں کے کلام سے
 بھٹے اسکا اقتباس ہو سکتا ہے کہ کہا اور ہونے چاہیے تمہارے کو اللہ تعالیٰ
 کی عبادت کرے اور اسکو اسکی ذات کی نحو دوست کرے اور جنت و رگ کے
 لئے حتیٰ کہ غور رازی نے کہا ہے جو شخص اس بات کا تصور کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ جنت
 آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کیا جاتی تو وہ اللہ سے کافر نہ بن سکتا
 و جاس آیت کا مطلق ہونا ہے (اور نہیں پیدا کیا میں جنت اور آدم کو کرنا کہ
 کرین) اور بہتر قول اللہ تعالیٰ کا بھی دلائل کرتا ہے (اور میری عبادت کرو) اور
 اس آیت کے معنی نہیں ہے (پکارا میں میں اندر رب کو خوف اور طمع ہی) خواہ اسکی
 اس طرح معنی کرے میں خوف اور اسکی غرض اور طمع اسکی رحمت کا یا بخوف
 اسکی گل کا اور طمع اسکی رحمت کا اس لئے کہ دوسری آیت باب میں ہے
 ترغیب ہے جیسا کہ غلام انجو کی خدمت میں غبت کرتا ہے وہ خوف کرنا ہوگا
 سے بیابا کے حقیقین حدیث جو شخص عالم کی نافرمانی
 کرے اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی دیر ذلیل کرے گا

قال والناسب هنا انه بالنص الكذا الذي
يتلخص به الیهود والظاهر ان الناسب هذا المقادیر
هو مقل الذباب فی الطعام وهو غسه وقد تقد
عن الخرب ان خثا اذا وقع الذباب آفاه احدكم
فامقلوه صحیح مرفوع واما فامقلوه ثم امقلوه فصنع
وموضوع **حدیث** المقام بمكة سعادة الخوا
منها شقاوة لا اصل له فی الرفوع وانما ذكره المحقق
فی رسالت **حدیث** ملعون من زاد ولم يشتر
قال الصحا ولا اعلمه فی الرفوع قلت لكن ثبت النص
عن النجاشی وهو ان یزید فی سوم شیء ولم یرد شراره
حد من ابلی بلیتین فلیختر اسهلها هو
قول عائشة ما خیر رسول الله علیه السلام بین امر
الاختار ایسرهما مال الیکن انما **حدیث** من
علیه رجوع سنة ولم یغلب خیر شره فلیختر
النار اخرجه الاذری بسند الی بن عباس به
مرفوعا وانشار الیه الخطیب قال عجب من المؤلف تعوی
وعلامه الوضع لایحه علیه قلت ان كان العلامة
علی اساده فلم والا فلیس فی معنا ما یدل علی ط
منه وفي بعض الالفاظ العامة فالنوت خیر لم
ویؤید **حد** من لم یرع عند الشیخ یتع من العیب
لم یخش الله فی العیب فلیس لله فیہ جاحته ذكره
الدلیلی بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابی یزید لما رأى وجهه فی المرأة ظهر الشیخ لم ید
العیب ما ادرک ما فی العیب **حد** من اراد ان
الله علما بغیر تعلم وهد بغیر هدایة فلیزهد فی

کہا اور مناسب اس جگہ معنی خوشنوی کی ہیں جس سے یہودیوں
لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مناسب اس جگہ کہی کا طعام میں ڈوبنا ہے
اور مغرب سے چھپی گزر چکا ہو کہ یہ حدیث (جب کہی کسی کے ہاتھ
میں گری تو اسکو ڈوبلو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈوب کر ہر اسکو
نکالو) موضوع ہیں حدیث کہ میں نہیں سادست ہوں اور
نکالنا اس کے بد بختی ہے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہیں لیکن
حسن بصری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے حدیث ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خرید کیا سخاوتی میں اسکا
مرفوع ہونا نہیں جانتا میں کہتا ہوں لیکن غے بخش سے ثابت
ہے بخش کہتے ہیں کسی شی کا ہاڑ ڈالنا اور ارادہ خریدنے کا ہو
حدیث جو شخص دو مصیبتوں میں گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار
کری یہ عائشہ کے قول کے معنی میں جب رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کا اختیار
جاتی تو آپ آسان کو اختیار کرتی اگر اوسین گناہ نہ ہو حدیث حبلی
چالیس تک عمر ہو پھر اور اسکی خیر شر برغالب ہو تو چاہیے کہ اسکی
لئے آسان تیار کرے اسکو از رنجی سند مرفوع ہی بن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب نے اسکی طرف اشارت کی ہے اور کہا مؤلف سے اسکی تقریر
تعب آئی ہے حالانکہ علامت وضع کی نظر ہے۔ میں کہتا ہوں اگر علامت
اسناد پر تو مسلم ہے درنا سکی معنی میں کوئی ایسی نہیں جو اسکی
بطلان پرالت کرے اور بعض الفاظ میں یہ ہر دو اسکی لغو ہوتے
اور یہ حد اسکی تقویت کرتی ہے جو شخص وقت بربادی کی عابت
نہ کرے اور عیب جہان نہ کرے اور عیب میں اللہ تعالیٰ سے خوف نہ کرے
اسکو اسکی حاجت نہیں یہ دلیلی ہے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور قول ابی یزید کا کیا اچھا ہے جیسے اپنے منہ کو امید میں
کہا ہڑ یا اچھا ہے اور عیب نہیں کیا اور میں نہیں جانتا کہ غیب کیا ہے حدیث
جو شخص دیکھ کر اسکو کو اللہ تعالیٰ حدیث علم سوا پر کسی دو چاہے کہ ان میں

الکرابی عن حماد بن سلمة عن عليم عن خديج
 ابن مسعود مرفوعا من اعلان ظالم اسلط الله عليه
 وليس هذا الاسناد عمار كما لا يخفى **حد** من اعان
 قاتل الصلوة بلفظة فكانا قاتل الانبياء كلهم موضوع
 على ما في الآتي **حديث** من اغتسل من الجنابة
 حلالا اعطاه الله ثمانمائة قصص من ذرة بيضاء كتب
 الله له بكل قصرة ثواب الف شهيد باطل وضعه دينار
حديث من افرد الاقامة فليس من موضوع
 كذا في الآتي وكذا اخذ جابر بن ثواب المودن بطور
 موضوع **حديث** من اكرم غربيا في غربة
 له الجنة ذكره الدلي عن ابن عباس مرفوعا بلا سند
 ويقويه حديث من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكر
 صيفه **حد** من احتكر الطعام اربعين يوما فقد
 برئ من الله ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وقال
 العمري في الحكم يومئذ نظر وقد صححه المحاكم قلته
 وقد ذكره الجلال السيوطي في الجامع الصغير بلفظ
 احتكر طعاما على اربعين يوما وتصدي به لم
 يقبل منه رواه ابن عساكر عن معاذ **حديث**
 من اكل طعام اخيه ليس له يضره من كلام ابی
 سليمان الداراني **حديث** من اكل فولة بغير
 اخوجه الله منعم الداء مثلها او دهن جال
 الضعفاء من حشيش عائشة به مرفوعا وذكره ابن القيم
 موضوعا وهو دواء دهن في اليزان وهو باطل ذكره
 السخاوي وقال نقل عن الشافعي انه قال القول يزيد
 الدماغ والدماغ يزيد العقل **حديث**

ابن عساکر مرفوعا من اعلان ظالم اسلط الله عليه
 وليس هذا الاسناد عمار كما لا يخفى **حد** من اعان
 قاتل الصلوة بلفظة فكانا قاتل الانبياء كلهم موضوع
 على ما في الآتي **حديث** من اغتسل من الجنابة
 حلالا اعطاه الله ثمانمائة قصص من ذرة بيضاء كتب
 الله له بكل قصرة ثواب الف شهيد باطل وضعه دينار
حديث من افرد الاقامة فليس من موضوع
 كذا في الآتي وكذا اخذ جابر بن ثواب المودن بطور
 موضوع **حديث** من اكرم غربيا في غربة
 له الجنة ذكره الدلي عن ابن عباس مرفوعا بلا سند
 ويقويه حديث من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكر
 صيفه **حد** من احتكر الطعام اربعين يوما فقد
 برئ من الله ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وقال
 العمري في الحكم يومئذ نظر وقد صححه المحاكم قلته
 وقد ذكره الجلال السيوطي في الجامع الصغير بلفظ
 احتكر طعاما على اربعين يوما وتصدي به لم
 يقبل منه رواه ابن عساكر عن معاذ **حديث**
 من اكل طعام اخيه ليس له يضره من كلام ابی
 سليمان الداراني **حديث** من اكل فولة بغير
 اخوجه الله منعم الداء مثلها او دهن جال
 الضعفاء من حشيش عائشة به مرفوعا وذكره ابن القيم
 موضوعا وهو دواء دهن في اليزان وهو باطل ذكره
 السخاوي وقال نقل عن الشافعي انه قال القول يزيد
 الدماغ والدماغ يزيد العقل **حديث**

من اكل طعام اخيه

(مستن)

(157)

(مجبور)

من اخلص الله اربعين يوما ظمأه نافع الحكمة عن قلبه

من اعان ظلالك سقط الانوار عليك

سمعان بن المهدي المكي وثقه كذا في الذيل **حدث**
 من اخلص لله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة
 من قلبه على لسانه ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
 وقد اخطأ فرواه ابو نعيم في الحلية من تخلف في
 ايوب مرفوعا وسنده ضعيف هو عندنا **حدث** عن
 مرسلا مرفوعا بلفظ تغفرت وقال الزركشي ورواه
 ضعيف من تخلف قال السيوطي وصله ابو نعيم
 الحلية من طريق مكحول عن ابي ايوب الانصاري رضي
 الله عنه قلت **حدث** الرسل ايضا حجة عند الجمهور
حدث من اسمك فليصبر قال العسقلاني انما **حدث**
حديث من اسلم على يديه وجل وجبت له الجنة
 قال الصغاني موضوع **حدث** من استكبر مؤلفه
 مغفور ومن كان يومه شرا من اسمه فهو ملعون لا
 يعرف الا في منام لعبد العزيز بن روه قال واصابه في الزيادة
 بزيادة في آخره رواه البيهقي لعل الزيادة ومن لم يكن في
 زيادة فهو ناقصا والله در البسته بزيادة الرث في دينه
 ناقصا وريجه غير محض الخير خسران وقد قالوا **حدث**
 والعصران الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا
 الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر **حدث**
 من احب ظالمنا سلط الله عليه روه ابن عساكر في
 تاريخه من **حدث** ابن مسعود مرفوعا وسنده منته
 بالوضع وهو ابو كرميا العدي وكذا رواه ذكره الخطيب
 قلت ويؤيد ثبوته انه اخبره الدليمي من تخلف **حدث**
 الا انه لم يسنده وقال السيوطي اخبره ابن عساكر في تاريخه
 من طريق الحسن بن علي بن زكريا عن سعيد بن عبد الحميد

یہ کہ ازب شمس عثمان بن الہدیٰ ہر جہا کہ ذیل میں ہے حدیث جو
شخص جانے اس دن اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہے اور کو دل سے اور کسی
چستی حکمت کی ظاہر ہو جائیں اسکو ابن جوریجی موضوعات میں
ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ایوب سے
مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور احمد کھول سے مرسل
مرفوع روایت ان لفظوں کی ہے جاری ہو باقی میں در کہہ کر
نے اس سے سند ضعیف روایت کی گئی ہے اور کہا بیٹوں نے اسکو ابو نعیم
حلیہ میں طریق کھول سے اس نے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہے
اور حدیث مرسل صحیح کی نزدیک بھی حجت ہے حدیث
جو شخص پہلے کہا ہے اور اسکو نبی کریم - کہا عقدا فی باطل ہے
حدیث جسکے اتھون پر کوئی اسلام لا تو اسکیلے جنت دے
کہا صفائی ہے موضوع ہے حدیث جو شخص نازین برا ہے
وہ مغبون ہے (یعنی لوگ اسکا حد کرتی ہیں) اور حاکم ایک دن دوسرے
دن برا ہو تو وہ ملعون ہے (یعنی اسکو لعنت کرتی ہیں) یہ کہیں نہیں
مگر عبدالعزیز بن داہ کی منام میں کہا اور مجھے خواب میں آنحضرت کی کچھ
زیادتی سے وصیت کی اسکو پہنچنے روایت کیا ہے شایبہ زبانی نے یہ جو
زیادتی میں مذکور نقصان میں ہے اور کیا عدہ بستی کہا ہے زیادتی کو دنیا میں
انقصان، اور نفع اسکا سو محض خیر کی کہا ہے اور سند عثمانی فرمایا ہے
قسم ہے عہد کر تحقیق آدمی کی میں، اگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے
اور باہم ویت کی ساتھ حق کی اور وصیت کے ساتھ برائی حدیث جو شخص ظالم
اعانت کرے عہد اسکو اس پر غالب نامی ہے ابن عساکر نے تاریخ میں ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہے اسکو سند میں ایک شخص سے جسکو وصی کی امت لگا
گئی ہے اور ابوہریرہ کے راہ عدہ ہو اور دفعیہ ہو اسکو سخاوت ذکر کیا ہے ابن مسعود
اسکو شہوت کے نام خدا بن مسعود کی جو دلیل الایہ تقویت کرتی ہے اگر اسکو سند
ایک کہا بیٹوں نے ابن عساکر نے تاریخ میں ابن مسعود کے راہ عدہ بن مسعود

وغيره من خد عاشره به مرفوعا وقال الحق
انه لا يصح في هذا الباب عن النبي عليه السلام شيء
لو كان اقال البخاري عقيبت اده له تعليقا فقال ويزيد
عن ابن عثبان جلساءه شركا وه ولا يصح قال العسقلاني
الموقوف اصح ذكره البخاري وقال الزركشي من اهل
له هديته فجلساؤه شركا وه فيهارواه الطبراني
خد حسن بن علي **حديث** من بان عذر
وجبت المصدا عليه قال السخاوي اصل **حديث**
من بلغه عن الله عز وجل شيء فيه فضيلة فت
به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان
ليكن كذلك قد سبق على العسقلاني في الكلام
على لو حسن احكم فله ببحر لنفعه الله به فقال
لا اصل له ونحوه من بلغه شيء الحديث والحق انهما
فرقا في تلويح المعنى وصحيح المبنى فان الخد الثاني
رواه ابو الشيخ في مكارم الاخلاق عن جابر
وفسده بشير بن عبيد وهو متروك وله طرق
لا تخلص من متروك ومن لا يقر كما ذكره البخاري
ان غاية الامر في انه ضعيف ويقويه رواه ابن
البر عن خد اس كما ذكره الزركشي وكذا ذكره الفز
جماعة فمنك الكبير ولا انه لم يسند ولم يروى
احد يؤيد انه ذكر السيوطي جامع الصغير قال
الطبراني الاوسط عن انس بلفظ من بلغه عن الله
فضيلة فلو يصح به لم يله في الجملة له اصل
لكن استشكل بانه ان حمله بلغه على الحديث الضعيف
بنا فيه قوله ايمانا به لانه اعتقد الثبوت امثالا

اور عائشہ سے روایت ہے اور کہا عقیلے کی اسباب میں انھیں
کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی بخاری نے بعد فی اس حدیث
کے کہا ہے اور کہا ابن عباس نے ذکر کیا گیا ہے کہ سنہین اور اس میں شریک
ہیں اور صحیح نہیں اور بخاری نے عسقلانی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا موقوف
صحیح ہے اور کہا زکشی نے جبکہ مدیر صحابہ میں تو سنہین اور اس کا
میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے
حدیث جبکہ عذر ظاہر ہو جائے تو اس پر مدد قرار دیا جیسے کہ
سنواری نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جبکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی
شے ملی جہیں فضیلت ہو اور اسکو ایمان اور توبہ کے لیے کمالی
تو اسکو اللہ تعالیٰ سے دے دیتا ہے اگر ایسی ہو اور عسقلانی سے
ظاہر ہے اس حدیث کی نیچی گذر چکی ہے اگر کوئی جسے اپنا اعتقاد
سے درست کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو اس میں نفع دیتا ہے یہ کہا
کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کچھ اصل نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ سے
شے ملے اور حق یہ کہ ان دونوں میں کچھ بنا اور میں فرق ہے
کہ دوسرے حدیث ابوالشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے مرفوع ہے
کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبيد ہے اور وہ متروک ہے اور اسکا
بہت طرق ہیں کوئی طریقہ خالی متروک اور مجمل ہے نہیں ہے
جیسا کہ سنواری نے ذکر کیا ہے غایت الاسری نے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث
ابن عبد البر نے انس سے روایت ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ
نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی ابن عربین جماعت نے منک کے میں ذکر کیا ہے اور اسکا
فی اسکو منہ نہیں کیا اور نہ کسی طریقہ منسوب کیا اور وہ حدیث
جامع صغیر میں ہے اسکی تائید کرتی ہے اور کہا طبرانی نے اس میں
انس سے ان لفظوں سے روایت کی ہے جبکہ اسکا کسی کوئی فضیلت
یہ بخاری اور اس میں مدد کرتے تو پھر اسکو نہ پایا کا حاصل کیا
لیکن اس میں اس طرح سے ایک شے ہے اگر لفظ انہم کو مدد ضعیف ہے

من اکریم مغفور عنقرله قال الاستقلال هو كذب
 موضوع لا اصل له صحيح ولا حسن ولا ضعيف كذا
 قال غيره ليس له اسناد عند هذا العلم وليس
 صحيحاً على الإطلاق فقد ياکرم السليدين الكفا
 والمنافقون ذكره البخاري ولا يخفى ان الكفا ليس
 من اهل المغفرة ولا يعبدانه اذا اكرهوا من مع صا
 بنية البركة والمحبة لله تعالى ان يناله المغفرة والرحمة
 حديث من استرضى فلم يرض فهو شيطان
 ليس بحديث واغايرو عن الشافعي بزيادة ومن
 فلم يرض فهو حمار حديث من اكل ثوب
 عاشوراء بالامتن لم ترمد عينيه ابدا رواه الحاكم
 وغيره عن ابن عبايه مرفوعا وقال الحاكم انه منكر
 وقال البخاري بل هو موضوع اورده بن الجوزي في
 الموضوعات قال الحاكم ولا يكتال يوم عاشوراء ثم
 عن النبي عليه السلام في يوم بعة ائمة عبا
 قتله الحسين رضي الله عنه قلت قد ذكر الحافظ
 جلال الدين السيوطي في جامعه الصغير بلفظ من اكل
 بالاعتد يوم عاشوراء لم ترمد عينيه ابدا رواه البيهقي
 عن ابن عباس قد التزم ان لا يذكر في كتابه هذا
 حديثا موضوعا قال في غير موضوع عنه وثمة
 الامرانه ضعيف حديث من انتهى صا
 بدعة ملاء الله قلبه اسناو اما موضوع
 من اهتديت له هدية وعنده قوم فهم شوكا
 فيها اورده بن الجوزي في الموضوعات فاخطا فقد
 اورده عبد الله بن حميد من حديث ابن عباس

جو شخص بخشنی ہوگی ساتھ کہا ہو وہ بھی بخشا جائیگا
 فی یہ کذب ہے موضوع ہے صحیح ہے حسن ہے اور ایسا
 اور من کہا ہو کابل علم کی نزدیک کر نہ نہیں ہے اور مطلقا
 اسکو صحیح بنائے کہ مسداون کے ساتھ کافرا و منافق کہا تی من ہے
 سخاوتی ذکر کیا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ کفار و کون بخشن نہیں ہے
 اور بعد نہیں ہے کہ جب موسیٰ نے یحییٰ کے ساتھ نیت برکت کی اور اس
 کا حکم کی محبت کی کہا نا کہا ہو تو اسکو بخشن اور رحمت پہنچ جاو
 حدیث جو شخص راخص کیا جاوے اور ارضی ہو وہ شیطان ہے یہ حدیث
 نہیں اور شافعی سے کچھ زیادتی ہے کہ اسکو جو شخص طلب غصیا
 کیا وہ غصہ ہوا وہ گدا ہے حدیث جس شخص نے عاشورہ کی دن
 سرگایا اسکی آنکھیں کبھی بیمار نہیں ہوتیں یہ حاکم وغیرہ نے
 ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا حاکم فی منکر ہے اور کہا
 سخاوتی موضوع ہے اسکو ابن جوزی موضوعات میں لایا ہے اور کہا
 نے عاشورہ کی دن سرگائی میں آنحضرت کو اثر مردی نہیں ہے
 ہے قاتلان امام حسین اسکو پیدا کیا ہے میں کہتا ہوں حافظ جلال الدین
 سیوطی جامع صغیر میں اس طرح روایت کی ہے جس شخص نے
 عاشورہ کی دن سرگایا اسکی آنکھیں کبھی بیمار نہیں
 ہونگی یہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے حالانکہ اس
 التزم کیا ہے کہ اپنی کتاب میں موضوع حدیث نہ بیان کر دے
 پس اسکی نزدیک موضوع نہیں ہے غایۃ الامربہ کہ ضعیف ہے
 حدیث جو شخص صاحب عت کو ذاتی امتد ثالی اسکی دلو
 اسن اور ایمان پھر کرتا ہے موضوع ہے حدیث جس شخص کے
 پاس کچھ بیہیجا جائی اور اسکی پاس قوم ہو پس وہ اس میں
 ہیں۔ ابن جوزی اسکو موضوعات میں لایا ہے اور خطا
 کیا اس لئے کہ اسکو عبد بن حمید نے ابن عباس

انس و عائشہؓ کا ذکر الزکشی قال البخاری رواہ
 ابن ماجہ من شخذه انس مرفوعاً بلفظ من اصاب
 شیء فلیزروہ وھو عند البیہقی فی الشعب بلفظ
 رزق بدلی من اصابک وھو کذا فی الحجۃ
 الصغیرہ بالفظین **حدیث** من تزوج امرأ
 لما ہاھرمہ اللہ مالھا وجمالھا قال الزکشی
 لا یعرف وقال السنن وکما افق علیہ فی الصحیحین
 المرأة لما ہاھرجالھا وحبھا وادینھا فاظفر بذ
 الدین تربت یدک **تحد** من تزنی بغیر ذیہ
 فقتلہ فدمہ ھذا لیس لہ اصل یعتقد و حکایات
 الجن المردیۃ فی ذلک عن النبی علیہ السلام لم تنبت
 شیء **حدیث** من تکلم بکلام الدنیا فی السجد
 احبط اللہ اعمالہ اربعین سنۃ قال الصغیرہ
 وھو کذا لکن لہ باطل منہ و **معنی تحد** من
 قواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ ذکرہ
 ابن الجوزی فی الموضوعات قال السبکی ولم یصب
 روا البیہقی فی الشعب عن ابن مسعود و انس بلفظ
 من دخل علی غنی قواضع لہ ذهب ثلثا دینہ
 وقال فی کلامہما السناد ضعیف **حدیث**
 من جالس عالما فکانما جالس نبیا قال السنن و
 لا اعرف فی المرفوع قلت لکن معناه صحیح لان العلم
 و ذلہ الانبیاء وقد قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر
 انکم لہ تعلین وورد الشیخ فی قومہ کاتبی فی
 امثہ **حدیث** من جد و جد ترجع الیہا و
 ولم یتکلم علیہ قلت لا اصل لہ بل ھو من کلام بعض

انس و عائشہؓ کی روایت کی ہے جیسا کہ زکشی فی ذکر کیا ہے کہ بخاری
 نے سکواہن ناجہ فی انس سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص
 کسی شے سے کسی نفع یا زیور یا چیز کو لائے اور یہ سمجھتی ہے کہ میں
 اس طرح ہر صابک کے لفظ میں زک کہہ رہی ہوں میں کہتا ہوں میں
 صغیرہ میں دونوں لفظوں سے روایت ہے حدیث جو شخص عورت کو
 کے سبب نکاح کرے تو اسے سیرال درہمال اور کاحرام کر دیتا ہے کہ اگر
 نے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہا تھا وہی میں اس پر واقف نہیں ہوا
 صحیحین میں ہر نکاح کجائی عورت مال و جمال اور حسیات اور دین کے
 دین کے ضروری کر تیری ہاںہہ خاک لودہ ہوں حدیث جس کی
 عورت کی اسو کوئی اور صورت بنائی ہر قل گیا تو خون اس کا صابک
 اس کا کچھ اصل مستعمل نہیں ہے اور جو حکایتیں جن کے انبیا میں آنحضرت
 مرو میں انس کی کتابت نہیں ہے حدیث جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام
 کرے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس برس عمل نابود کرے کہ اس کا ثانی موضوع
 یہ سیط ہے اس لئے کہ دنیا اور معنی سے باطل ہے حدیث جو شخص غنی
 کیلئے قواضع کرے تو اس کو دین کے دو تہائی ان جاتی ہوتی ہیں سکواہن
 جو یہی موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ سیطی وہ صلوب کو نہیں سمجھا
 نے کہ سمجھتی فی شعب میں ابن مسعود اور انس ان لفظوں سے روایت
 کی ہے جو شخص غنی پر دخل ہوا اور اس کی قواضع اس کو دو تہائی دین
 جاتی رہتی ہیں اور کہا دو فور وایتوں کے سند ضعیف ہے حدیث جو
 شخص عالم کی پاس میں بیٹھا کو یا نبی کی پاس میں بیٹھا کہا تھا وہی میں سکواہن
 نہیں جانتا میں کہتا ہوں معنی اس کے صحیح میں اس لئے عالم سیر دین کی
 وارث ہیں اور اللہ تعالیٰ فی منہ ربیبی اس سوال کو اہل ذکر کو اگر تم
 نہیں جانتو اور یہ بھی گمراہی شیخ ابنی قوم میں مثل نبی کی ہے
 اپنی امت میں حدیث جس کو شمس کے اوس پر پایہ بخاری سکواہن
 لایا ہے اس کو کلام نہیں کہتا اس کا اصل میں ہے کہ بعض فاضل و کلام

من قواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ

لغولہ ایماناً فی فرض کون التحد الذي بلغه ضعيفاً
 لان الضعيف لا يطلق الاحتياط يمكن الضعيف ثابته
 وان حمل على الصحيح فافاه قوله وان لم يكن الامر كذلك
 فرض كون ذلك الامر ليس كذلك ينافي الصحة للمستلزم
 لكونه كذلك والجواب فاختار الاول ونقول اعتقاد
 الثبوت لا يتوقف على السند لجواز ان يكون من
 آخر كما اذا كان عاماً ودرجته عموماً فالثبوت حينئذ
 من حيث هذا الادراج لا غير واختار الثاني فحمل
 على ما هم سنده ظناً في ظاهره فكذا يمكن التصديق
 بثبوت من هذه الحثية ويحتمل انه غير صحيح باطلاً
 كتمه ذلك الثواب الذي بلغه مع كون الحديث
 واقع لكون بعض رواة الظاهر العدالة مع بقیة
 الشروط وباطناً كذلك والمحققون على الصحة
 الحسن والضعف انما هي من حيث الظاهر فقط مع
 احتمال كون الصحيح موضوعاً وعكسه كذا افاده
 الشيخ ابن حجر المكي في حمل معنى هذا التحد الا ان جعل
 مرجع الضمير قولاً فاخذ به اي بالفضيلة بمعنى الفضل
 والظاهر انه راجع الى شئ فيه فضيلة ومعنى اخذ
 اي عمليه قولاً او فعلاً ثم قولاً ايماناً به اي ايماناً بالله
 اي قاناً برباء فوابه لان المعنى ايماناً بذلك التحد
 كما حله الشيخ فاحتاج الى تحلل في الجواب الله اعلم
 بالصواب **حديث** من بشرني بخروج صفر
 بخرته فالجنة لا اصل له **حديث** من بورك
 له في تقي فليكرمه قال ابن تيمية هو من كلام بعض
 قلت هو استواء واح منه فاخرجه ابن ماجه من

بوجود ضعيف خبر حديث کی تسلیم کر لیا ہے اسلئے ضعیف نہیں
 بولتا مگر اس پر حکم مضمون ثابت نہوا کہ کو صحیح پر حمل کیا جائے تو یہ قیاس
 اور کو سنانی ہوگا (اگر اس طرح نہ ہو) اسلئے کہ ضعیف نہ ہوا صحت کی بنا
 ہے جواب یہ ہے کہ ہم پہلے شق اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عقائد و
 کاسند پر موقوف نہیں ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت جیسا کہ وہ عام
 ہو اور عموماً میں اس کو رد کر لی پس ثبوت اس کا اس وقت عام
 داخل کر نیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے شق کو اختیار کرتے
 اور اس کو اس سند پر حمل کرتے ہیں جو ظاہر میں صحیح ہو لیکن کائنات
 اس حیثیت سے ہو سکتا ہے اور احتمال ہے کہ باطن میں صحیح ہو پس
 اس وقت اسلئے یہ ثواب لکھا جائیگا جو اس کو ظاہر باوجودیکہ یہ حدیث
 وہم میں ضعیف ہے اسلئے کہ راوی اس کے ظاہر میں عدالت وغیرہ
 صفتوں سے متصف ہیں اور باطن میں ایسے نہیں ہیں اور محققین
 کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
 احتمال ہے کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا کہ شیخ ابن
 کئی فی اس حدیث کی معنی میں لکھا ہے مگر فاخذ به کی تفسیر کا مرجع
 فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ ہے کہ راجع توفیقہ فضیلت کی طرف
 معنی فاخذ به کی یہ ہیں کہ عمل کو پس خواہ قیل ہو یا فعل اور
 ایماناً ہے کی ایمان لانا ساتھ اس کے اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
 ہے نہ یہ کہ ایمان ساتھ اس حدیث کی جسطرح شیخ نے لکھا ہے
 اس کے جواب کی طرف تکلیف سے محتاج ہو اور اسد اعلم
 بالصواب حدیث جو شخص مجھے خارجین کے نکلنے کے
 بشارت دی میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں اس کا کچھ
 اصل نہیں ہے حدیث جبکہ کسی شے میں برکت ہو تو جائز
 کہ اس کو لازم کر دیا ہے۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ بعض سلف کی کلام ہے
 میں کہتا ہوں اس کلام میں اس کو لازم معلوم کیا ہے اس کو ابن ماجہ

لما جعله أصلاً قلت وكذا لفظ بعضهم من حذر
 بئز لا خفيه وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد
 قوله تعالى لا يحق المكر السئ إلا باهله **حديث**
 من حلف بالله صادقاً كان من سبم الله وقد
 ترجمه السخاؤ ولم يتكلم عليه قلت معناه صدق
 وصواباً أنه إذا كان في يمينه صادقاً يكون حلفه
 ذكراً موافقاً ولو كان الحالف منافقاً قال ابن السكيت
 ما علمت في المرفوع وقد قال الإمام الشافعي حلف
 بالله تعالى قط صادقاً ولا كاذباً اجلاً لا لله عز وجل
 فلو كان معنى هذا العهد صحيحاً لما كان ترك اليمين
 اجلاً لا لله عز وجل من النجس المحمودة انتهى لا
 يخفى أنه لو كان تركه من النجس المحمودة لما كان فعله
 من الشوائب السعيدة وقد حلف صلى الله عليه وسلم
 في مواضع متعددة من أحاديث متباعدة كما حلف
 تعالى في كتابه في أماكن من خطابه فينبغي أن يجعل ترك
 الحلف من النجس المحمودة على حالة النسي في المعاملة
 يعمل ما يتوجه عليه ولا يحلف علاناً بالجملة **حديث**
 من دخل السوق فقال لا إله إلا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد يحيي ويميت هو حي لا يموت بيده
 وهو على كل شيء قدير كتب الله له ألف حسنة و
 عنه ألف حسنة ورفع له ألف درجة قال ابن
 الجوزية هذا الحديث جعلوا لعله أئمة الحديث ذكره
 في جامعهم قال هذا حديث عريض قال ابن جابر
 سألت أبي عن هذا فقال هذا منكر وقع في خطأ
 غلط ورواه ابن ماجه في سننه وفي مسنده من قال

يسمى اسکا اصل نہیں یا یا اور کسی بھی یہ لفظ میں جو شخص پہا کیلئے
 کو ان کہو تو خود ادا میں کرتا ہو لیکن سنو کے معنی میں اس آیت
 مستفاد میں (نہیں) انکار برا اگر اس کے اہل پر **حدیث** جز
 اور تھاکا نام ہی سچی قسم کی دواوس شخص کے طور پر جس نے اس کی قسم
 کی اور باکی کی خاطر سکو ترجمہ میں یا یا اور اس کے لیے کہہ کر نہیں
 میں کہتا ہوں سنو درست ہیں اس لئے کہ جب قسم میں سچا ہو تو یہ قسم
 کے موافق ہوگی ہو اگرچہ منافق ہو اور کسی کا نام ذکر ہے کہہ اس نے
 نے میں سکو مرفوع نہیں جاتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہے میں نے
 کے نام کی سبب جلات و سکی کی قسم نہیں کہ یہ سچی نہ چوٹی اگر سنے
 حدیث کی صحیح ہو تو امام شافعی کبھی حکم سبب بدتھاکا جلات
 اس خصلت محمودہ کو ترک کرتی انتہا اور بدتھاکا نہیں کہ اگر قسم کا
 ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کیسے نیک خصلتوں
 شمار کیا جاتا حالانکہ آنحضرت بہت حدیثوں سے ثابت ہوئے کہ قسم
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی قرآن کی بہت سکا تو نہیں آنحضرت کو مخاطب کے
 قسم کی ہو پس لائق یہ کہ قسم کا ترک حالت نسی میں خصال محمودہ کیا
 جادوی اس طرح کہ دعویٰ علیہ کو مان یا جادوی دروس قسم کی جادوی
حدیث جو شخص باذن میں داخل ہوا اور کہا نہیں کوئی لائق بغا
 کی گرامتہ جو الیہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کو لگو ملک ہے اور
 اور تم کیلئے زندہ کرتا ہے اور مانتا ہے اور وہ زندہ ہونے مرئی والا اس کے
 ہاتھ میں نکی ہر اور ہر چیز پر قابو ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک کہہ کر کہتا
 اور اس کے لاکہ گناہ دور کرتا ہے اور اس کیلئے لاکہ دینی بند کرتا ہے
 کہ ابن قیم الجوزی نے یہ حدیث معلول ہوئے تھے جامع میں ذکر کیا ہے کہ امام
 نے اس حدیث کو معلول کہا ہے اور کہا یہ حدیث عربیہ اور کہا ابن
 ماتم فی منہ از باب اس حدیث کی بابت پوچھا کیا ہے اس میں غلطی
 غلط واقع ہوئی اس کو ابن جابر نے سند ضعیف سے روایت کی ہے اور اس کا

ولذا الحديث من لم يرد حديث من لم يرد حديث من لم يرد
 ما لا من تصاوش ذهبه الله في نفا: قال الب
 لا اصل له انتي لكن لخرجه القناعي عن ابى سلمه
 المحصيه به مرفوعا وابو سلمه قاضي حمص لا صحته
 فهو مع ضعفه مرسل وفي سنده متروك كما قال
 السخاوي قلت المرسل حجة عند الجمهور وقد ذكر
 الجامع الصغير بلفظ من اصناما لا من هقواش اذ ذهب
 في هذا لخرجه ابن الجار عن ابى سلمه الحمصي فضعف
 لا موضوع والمعنى ان كمال الصيب غير حله ولا
 يدرك وجه حله اذ ذهب الله في امالك غاية امر
 كان جمع مهوش من الهوش بمعنى الجمع والمخلوط
 الميم زائدة ويروى من هقواش ويروى من هقواش بفتح
 التاء وكسر الواو جمع هقواش وهو جمعناه كذا في النهاية
 في القاموس ان المهاوش ما غضب سرق والتبا
 الممالك زاد بعضهم والامو المتبددة حديث
 من جمل شيئا عاده قال ابن الربيع ليس حديث قلت
 كذلك كما قال الشاعر المر لا يزال عدو الما جمل خد
 من حد حديثا فطعنك فهو حق قال السخاوي
 رواه ابو يعلى عن ابى هريرة مرفوعا وكذا اخرجه
 الدارقطني والطبراني والبيهقي وقال انه منكر عن ابى
 وقال غيره وانه باطل ولو كان سنده في الشمس
 بحث لا يخفى قال الزركشي فقد حسنه النووي و
 من قال ان الحديث باطل وللطبراني من تحد افس
 اصدق الحديث منعطس عند حديث
 مرجف لا خيب قلبا اوقعه الله في قريبا قال العسقلاني

اور پوری ہو یہ حدیث جس پر کوشش کے وہ داخل ہوا حدیث جس پر
 شخص نے مال غلطہ طمع کیا اللہ کا دکر ملاکت میں نہ جاتا ہے کہا
 سکتی رہا کہ اصل نہیں ہے اتھی لیکن قضائی ابی سلمہ حمصی مرفوعہ
 روایت نہ لگی ہے اور ابی سلمہ قاضی حمص ضعیف ہے پیرے باوجود ضعیف
 مرسل ہے اور اسکی سند میں ایک شخص متروک الحدیث ہے جس کا
 سخاوی نے کہا ہے میں کہتا ہوں مرسل جہم کی نزدیک حجت ہے اور ابی
 صغیر میں ان لفظوں سے روایت ہے جس شخص نے مال غلطہ حاصل کیا تو
 (یہ جانو) اللہ تعالیٰ اسکو ملاکت میں لے گیا یا ابن نجاری ابی سلمہ حمصی مرفوعہ
 کی یہ حدیث ضعیف ہے موضع میں اس حدیث کی یہ حدیث مال سوا
 حلت کی جمع کیا گیا اور اسکو حاصل کرنے کے یہ معلوم نہ کی تو اللہ کے اسکو
 ملاکت میں لے جاتا ہے اور ہر شے مشتق ہو جس سے اسکو جمع اور غلط کیا
 اور یہ سزا دہ ہے اور بعض دینوں میں تھاوش کا لفظ ہے بفتح تاء کثر او جمع ہے
 کہ ہے یعنی واحد میں ایسا ہی بخایہ میں ہے اور قاموس میں ہماوش کے
 معنی غضب اور چوڑی ہیں اور تھاہا کی معنی ہاک کی ہیں اور بعضوں نے
 یہ زیادہ کیا ہے اور متفرق حدیث جو شخص کسی شے کو کہے تو چاہے کہ
 اسکی عادت پکڑی کہا ابن تیمیہ نے یہ حدیث نہیں ہے میں کہتا ہوں
 ایسا ہی جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے آدمی ہمیشہ دشمن رہتا ہے اسکا
 جسکو وہ پہول جاتا ہے حدیث جس کے کوئی حدیث بنا ہے اور روایت
 اسکی چھینک ماری تو وہ حق ہے کہا سخاوی ابویعلیٰ ابی سلمہ مرفوعہ
 کی ہے اور ایسا ہے واقف اور طبرانی ابویہمی فی ابی الزناد سے روایت ہے
 کہا بیہمی نے منکر ہے اور دوسرے نے کہا باطل ہے اگر یہ سند کے سبب
 ہو اور اس میں بحث ہے جو پیش نہیں کیا کہانہ کثرتی نوید اسکو حسن کیا
 اور حسن اسکو باطل کہا اسکی خطا کیا اور طبرانی میں اس سے ہے صحیح حدیث
 نے ہے جو کہ اس پر چھینک جائی حدیث جو شخص باطل کی حدیث
 کہو تو جلدی اسکو اللہ تعالیٰ اس میں گرتا ہے کہا مستعدانی نے

یسبق الیه فقولہ قال البغوی لا علم ہذا الا
 غیر ہذا الحدیث ومعہ الضیاء فی الختارۃ ذکرہ
 الصحاح وقلت فی الجامع الصغیر من سبق الی عالم
 یسبق الیہ مسلم فہولہ رواہ ابوداؤد والضیاء
 ام جندب النجفی و یؤیدہ حدیث منی مناخ من سبق
حدیث من سراحہ المؤمن فقد سراحہ ذکر
 فی الاہیاء وقال العرقی رواہ ابن جبار والعقیدۃ الضعفاء
 من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بلفظ من
 مؤمنافا ما سراحہ وقال العقیلۃ باطل الاصل لہ فی
 الذیل حدیث من سراحہ مؤمنافا ما سراحہ ومن عظم
 فاما یعظم اللہ ومن اکرم مؤمنافا ما یکرم اللہ ہو
 کذب بین وقال ابن جبار سمعت جعفر بن ابی بکر
 یملحد ثنا ابن دھم حدیثنا اللیث عن نافع عن
 ابن عمر عن سراحہ المؤمن فقد سراحہ من سراحہ
 اللہ فقلت یا شیخ اتق ولا تکذب علی رسول اللہ
 لست منی فی حل انتم تحدثنی لاسنادی فحوتہ
 فی حلف لا یحد بک **حدیث** من سراحہ مؤمن
 مدبر لملک ما یکتاب لہ المحتاحی یحد من ذلک
 لوضوح فی اسنادہ بن علوان الشہر **حدیث**
 من سراحہ فی الصلوۃ فقال امرجا بالافعالین
 لکلا ورجبا بالصلوۃ واهلاکت اللہ لہ الفی
 سنۃ ومعاذ اللہ الفی لکلا ورجبا اصل الحدیث
 ن شکی ضرورتہ واجب معونۃ ہو من کلام بعض
حدیث من سراحہ مؤمنافا ما یکرم اللہ ہو
 ن ہار تباعد من جہنم سیرۃ ما فی ہام الخ

سبقت بنین کئی پس وہ اوس کی ہر کجا بغوی فی من اس سنا
 سوائے اس حدیث کی اور کوئی نہیں جانتا خدا وحی ذکر کیا ہے کہ ضیاء
 محتار میں سے کئی تفسیر ہے کہ میں کہتا ہوں جامع منسوسین سطح جو
 سبقت کرے اور کطرف کے طرف کے مسلمان کے سبقت نہیں ہیں
 اور کسی ہر سکو ابوداؤد و الضیاء فی ام جندب روایت کیا ہے انتہا حدیث
 اسکی تائید کئی ہر منی مناخ اسکا ہر جو اس طرف سبقت کرے حدیث
 جسے ہائی ہومن کو خوش کیا اوسے اللہ کا خوش کردہ یہ خدا یا اس سے
 اور کہا عرقی نے ابن جبار اور عقیل نے ضعفاء میں ابی بکر صدیق سے
 ان الفاظ سے روایت ہے جسے ہومن کو خوش کیا تو اوسے اللہ تعالیٰ کو خوش
 کیا جسے ہومن کو تعظیم کی اوسے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی جسے ہومن کا اکرام کیا
 اوسے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا جو مٹھی ہے اور کہا ابن جبار نے جعفر بن
 ابی بکر کو یہ سنے سنا ہے حدیث کی ہکو ابن عمر فی کہا حدیث کی
 ہکو لیت فی نافع سوادسنی بن عمر سے جسے ہومن کو خوش کیا اوسے
 مجھ کو خوش کیا اور جسے مجھ کو خوش کیا تو اوسے اللہ کا خوش کردہ
 میں نے کہا امیر شیخ اللہ ذرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چہرہ ہریت
 کہا اوسے نہیں تو مجھ سے حلال تم میری سند کا حدیث کرتی ہو میرے
 اسکو خوف دلایا تاکہ اوسے قسم کی کہ میں کہ میں حدیث نہ بیان کروں گا
 حدیث جو شخص حضور کی لہو بسم اللہ پڑھے تو ہمیشہ دوزخ سے اوسکو
 یکیان کہتے ہرگز نہیں کہ اوسکو دوزخ کا جادو اسکی سند سے ابن علوان
 وضاع شہرہ حدیث جو شخص ناکیلہ اذان اور کبیر والوں کیے غازی
 لے اور نازین کہ لہو مرجا کہ تو اللہ تعالیٰ اوسکو لہو دوزخ کی کا تو اسکا
 ہے اللہ جس دوزخ کہ برائی دور کرے اسکی لہو دوزخ کہ دوزخ کہ دوزخ کہ
 اسکا کہ میں نہیں کہ حدیث جو شخص ناکیلہ اذان اور کبیر والوں کیے غازی
 ہوتی ہے بعض سلف کلام ہے حدیث جو شخص لہو دوزخ کہ دوزخ کہ دوزخ کہ
 اڑی صبر کرے تو دوزخ سے برکت ہے اس دوزخ دور رہتا ہے

ترجمہ

مکہ بعضی نا اہل سے اسکی اصل میں اور بعضی نے اسکی حدیث سے

من صریح علی کہ اسکا سنا خدا یا اللہ جہنم سے سبقت خرافا

الدارقطنی والنسائی والدارقطنی وأبو ذرعة وقال
 ابن جبال الجعفی کتاب حدیثه الاصلی وجه التعجب كما
 یفرق بالوضع عما عن الاثبات والله اعلم بحقائق
 الحالات **حدیث** من دلت علی بطلان البقاء
 فقد حبان یعمی الله ذكره الغزالی فی الاحیاء و
 الرغیفة فی تفسیره قال السخاوی ولم نره فی المرفوع
 اخرج ابو نعیم فی الحلیة من قول سیفان الثوری
 قال ابن الجوزی وكل ما یرك فی معناه موضوع ایجب
 اسنادہ مبناه والا فلا شک فی صحته معناه وقد قال
 العراقي فی تخریج احادیث الاحیاء رواه ابن ابی الدنا
 فی کتاب الصمت فی قول الحسن البصری كذا قال العسقلانی
 تخریج الکشاف **حدیث** من رفع یدیه فله صلوة له
 موضوع **حدیث** من دارنی و زابی ابراهیم
 عام واحدة دخل الجنة قال ابن تیمیة انه موضوع و
 كذا قال النووي فی آخر النجی من شرح المهذب انه موضوع
 باطل الاصل الرواق الذهبی طرقة كلامه الینه یبقی
 بعضها بعضا لكن ما فی رواة قاضیهم بالکذب **حدیث**
 من رآه العلماء فكأنما دارنی ومن صافه العلماء فكأنما
 صافه ومن جالس العلماء فكأنما جالسهم فی الدنيا
 اجلس لهم فی القیمة قال فی الذیل فی اسناده حفظ
حدیث من زرع صدقین حدیث فی الجنة
 وهو صحیح فی المعنی فی الدنيا والعقب وقد تقدم
 الكلام علی حدیث الدنيا فرعة الآخرة **حدیث**
 من سبق الی مباح فهو له هو معنی ما فی ابی داود
 من حدیث اصحاب مصرس بلفظ من سبق الی الم

وینظر فی

والدارقطنی والنسائی والدارقطنی وأبو ذرعة علی کہا ہو اول کہا ابن جریر
 فی نہیں لاقی حدیث ایسی حدیث کو کہ جس کے بعد کہ موضوعات بطور
 لاقی ہیں اور اہل تعالیٰ حالات کو بہتر جانو والا ہی حدیث جس کا ظاہر
 لئے لمبی عمر کی دعا کی اور سنو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو دوست کہا ہے
 نے احیاء میں کر کیا ہے اور زنجبیری فی تفسیر میں کہا سخاوی میں اس کو
 مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابو نعیم فی حلیہ میں سیفان ثوری کا قول
 نقل کیا ہے کہا ابن جوزی فی جو حدیث ان معنوں میں سرور
 ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی درجہ اس کی صحت
 سننے میں تو کچھ شک نہیں ہے حالانکہ عراقی فی تخریج احادیث الاحیاء
 میں کہا ہے کہ ہیکو ابن ابی الدینانی کتاب الصمت میں حسن بصری
 سے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی عقدا فی فی تخریج الکشاف میں کہا ہے حدیث
 جسے رفع یدین کیا تو اس کی مانہ نہیں ہوتی یہ موضوع ہے حدیث
 جسے تیری اور تیری پاپ برہم علیہ السلام کی الیٹ س میں زیارت
 کی وہ جنت میں داخل ہوگا کہا ابن تیمیہ یہ موضوع ہے اور ایسا ہی
 نووی فی آخر النجی میں شرح المهذب کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
 اس کا کہ اصل نہیں ہے کہ کہا ہے جو اس کے سبب طرق نرم ہیں بعض
 کو قوی کرتی ہیں لیکن ان واسوئیں ایسے متعمد بالکذب ہیں کہ
 جسے عالم کی زیارت کی تو اس کی سیری زیارت کی اور جبر عالموں کے
 مصافحہ کیا تو گویا اس نے مجھے مصافحہ کیا اور جو شخص عالموں کی پار
 بیٹھا تو گویا میری پاس بیٹھا اور جو شخص میری پاس نیامین بیٹھا تو
 قیامت دن میرے پاس بیٹھو گا کہا ذیل میں اس کی سند میں
 کتاب جو حدیث جسے زراعت کی دوسرے کافی یہ حدیث نہیں ہے
 سننے دنیا اور آخرت کی صحیح میں اور سیر کلام حدیث کی جو گزشتہ
 آخرت کے کہتے ہیں حدیث جو شخص مسلم ہو کر لیا و بیعت جائز ہو کر لیا
 سننے میں حدیث جو ابو داؤد میں ہے میں مصرس ان لفظوں میں جو شخص

وینظر فی

استنکالہ بهذا الحديث على تكفير الكبار ثم
الصغار ثم ان كون الحج يكثر لكبارا وخلاف الاجماع
كما صرح به التوربشتي والقاضي عني والنووي
وغیرہم من الاكابر انه لا يكفر الكبار الا التوبة
مطلقا سبوعا في الطرغفر له ما سلف من ذنوبه
لا اصل له في المرفوع لكنه فعل حسن ان البدن
جماعة طواف بالبيت سبعا كلما حاذى الحجر غطس
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من المكيين وغيرهم بل قالوا
بجاهلان ابن الربيع طواف سبعا ذكره الشيخ او
قد اخرج ابن جماعة من تحله ابن عمر رضی اللہ عنہما
كتاب الحج من سننه حديثا بمعناه الحديث له اصل
تحل من حول البيت سبعا في يوم صائف
شديد حره من راسه وقارب بين خطاه
قل القاعة وغفر بصرة وقل كلام لا يدكر الله نفس
واسلم الحجر في كل طواف من غيمان يوذى احد
كتبا لله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين
حسنة ومائة سبعين الف حسنة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين ذنبا عن كل
عشر آيات درهم ويعطيه الله تعالى سبعين شفا
انشاء في اهل البيت من المسلمين انشاء في الدنيا
وان شاء جعلت له في الدنيا وان شاء اخذت في
الاخرة اخرجہ الجندی في تاريخ مكة عن ابن عباس
ان الله تعالى عنهما مرفوعا في رسالة الحسن البصري
مناسك بن الحاج بنوه لكن فاذا الوضع لا يجتهد
وله اقال الشيخ او انه باطل حل بيت من طواف

اس میں ہے کہ جب تک کہ کسی نے گناہ دور نہ کر لیا ہو
مگر کسی نے گناہ دور نہ کر لیا ہو گناہ دور نہ کر لیا ہو
قاضي عیاض اور نووی وغیرہ نے کہا کہ اگر کسی نے گناہ دور نہ کر لیا ہو
گناہ دور نہ کر لیا ہو گناہ دور نہ کر لیا ہو گناہ دور نہ کر لیا ہو
میں سات مرتبہ طواف کرے تو اس کی چالی گناہ بخش جاتی ہیں۔ ہر گناہ
ہو نہ ثابت نہیں لیکن یہ اچھا کام ہے تاکہ اللہ بہن جماعت بارش
میں غلام کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابلے آتا تو اس کی چوسنے کیلئے
جسکا تو ایسا ہی کی وغیرہ لوگوں کیلئے اتفاق ہوا ہے بلکہ اچھا بدنی ابن
زبیر نے بارش میں طواف کیا ہے یہ سنا دینی ذکر کیا ہے اور ابن عباس
نے ابن عمر کی کتاب الحج میں اس سن سے حدیث ذکر کی ہے۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے حدیث جو شخص غلام کعبہ کی گرد سات مرتبہ گرمی کے
دنوں میں طواف کرے اور اپنا سر نکار کرے اور قدم چوڑھے چھوڑھے
اور غیر چیزوں کی طرف التفات نہ کرے اور انہیں بند رکھے اور
کام کرے (مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں) اور حجاز سے کوہ بصری میں
چوسے (سوا اس کی کہ کسی کو ایذا دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی لئے ہر قسم
کے اوتھانی اور کہنی پر ستر نرائی لکھتا ہے اور ستر نرائی اس کے
دور کرتا ہے اور ستر نرائی اس کے لئے بلند کرتا ہے اور ستر غلام اس کے لئے
سے آزاد کرتا ہے (ہر غلام دس ہزار کی قیمت کا) اور اللہ تعالیٰ اس کو ستر
لوگوں کی شفاعت بخشے اور خواہ مخواہ ان کے لئے کری خواہ عام لوگوں
کیلئے اور اگر چاہے دنیا میں لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جنت میں یا بیخ کو میں ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ماضی لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
میں اور مثلاً سبک ابن طایغ میں اسے طرح ہے لیکن
علامہ ابن قیم کے اوپر غلام میں اسے دیکھو
سنا دینی سے کہا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث جو شخص

العقيلة في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنهما عن
 بلظمن صبر على حرمة ساعة فاعدا لله جهنم
 سبعين خريفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
 ذكره الامام النعماني في تفسير المدارك وهو امام جليل
 فلا بد ان يكون الحديث اصل اصيل غايته ان يكون
 ضعيفا **حديث** من صلى على جنازة في السجدة
 فلا اجر له قال ابن عبد البر خطا فاحش الصوار و
 فلا شئ له قلت وهو محمول على رواية فلا شئ عليه
 قد بنيت المسئلة في رساله مستقلة **حديث**
 من صلى خلف تقي فكأنما صلى خلف نبي اصله
حديث من صلى على ولم يصل على آلي فقد جف
 له يوجد **حديث** من طاب هذا البيت
 وصل خلف المقام ركعتين وشرب من ماء زمزم غفر
 له ذنوبه بالغة ما بلغت قال السخاوي لا يصح قد
 العامة كثيرا لاسما بكة بحيث كتب على بعض جدران
 الملاصق لزمزم وتعلقوا في ثوبه عنام وشبهه مما
 لا يثبت الاحاديث النبوية بمثله قلت حيث اخر
 الواحد في تفسيره والحمد في فضائل مكة والحمد
 في مسنده بلظمن طاب بالبيت اسبوعا شاق مقام
 ابراهيم فركب عنده ركعتين ثم اتي زمزم فشرب
 ما فيها اخرج الله من ذنوبه كيوم ولدته امه لا يقا
 انه موضوع غايته انه ضعيف مع ان قول السخاوي
 لا يصح لا ينافي الضعف والحسن لان يريد به انه لا
 يثبت وكان الزني فهم هذا المعنى قال في محقق
 انه باطل لا اصل له وقد اغرب بعض علمائنا في

عقيلي في ضعفاء ابن عباس ان اقلون من روى حديثه في
 شخص كذا كذا في الحديث صبر كذا في الحديث كذا
 دور كذا كذا كذا باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں اسکا
 نے تفسیر میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا علیل القدر امام ہے جس
 ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہیے غایت الامر یہ ہوگا کہ یہ حدیث
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے تو اسکو اجر نہیں ملے گا
 کہا ابن عبد البر فی خطافا حسن ہے صواب یہ ہے کہ روایت اسطرح
 ہے فلا شئ علیہ میں کہتا ہوں اس کے معنی یہ ہیں کہ اسکو کچھ گناہیں نہیں
 یہ مسئلہ ایک سال استقلال میں لکھا ہے حدیث جسے متقی کے
 پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کی پیچھے نماز پڑھی ہے اسکا کچھ اصل نہیں
 ہے **حدیث** جس نے مسجد پر دو پہچا اور سیرک آل پر نہ بھیجا تو اسکو
 ظلم کیا نہیں ہے **حدیث** جس نے غار کبک کا ہفتہ بہر طواف کیا
 اور پھر مقام دور کوٹ نماز پڑھی اور باقی زمزم کا پیا تو اس کے گناہ
 بخشے جاتی ہیں خواہ کس قدر مہل کہا سنی ہوگی صحیح نہیں ہے اور عام
 الناس میں بہت مشہور ہے خصوصاً مکہ میں بعض دیواروں پر جو زمر
 سے ملی ہوئے لکھے ہوئے ہیں اور اس کے ثبوت کے لیے ایسے چیزوں کے نقل
 کیا ہے جسے حدیث ثابت نہیں ہو سکتی مثلاً خواب میں کہتا ہوں
 اسکو اور حدیث تفسیر میں اور حدیثی فضائل کہ میں نے مدینہ میں
 میں ان الفاظ سے روایت کی ہے (جسے ایک ہفتہ طواف کیا ہے مقام
 پر اگر دور کوٹ نماز پڑھی پھر زمزم پر اگر اس سے پانی پیا تو اسکو
 تعالیٰ گناہوں سے ایسا نکالتا ہے گویا اسکو اسکی جان فی آج جنازہ
 تو موضوع نہ ہوگی غایت یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول خداوی
 کہ یہ صحیح نہیں ہے ضعیف اور حسن کے متافی نہیں ہے مگر جیسے
 ہے سنہ ہوں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مرقی نے بھی اسے سمجھ کر
 میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور بعض عالم

بہ مرفوعاً بلفظ فہو شہید ہوا انکہ ابن معین
وغیرہ علی سبیل حکم الحاکم عن یحیی بن معین
لما ذکر لہ هذا الحدیث قال لو کان فوس رحم غزوۃ
قال السخاوی و لکن لم یفر بہ فقد رواہ الزبیری
قال حدثنا عبد الملک بن عبد العزیز الماحضون
عبد العزیز بن ابی حاتم عن ابی یحیی عن محمد
بہ مرفوعاً و ہوسند صحیح وقد ذکرہ ابن حزم فی من
الاحتجاج فقال اہلک ہوا ہلک شہید
ان ثمن بقیت قریر عن روکن اہذا قوم ثقاة
بالصدق عن کذب مین قال ابن الوریع تعفوا ذما
تغل بالخلع عالم یكون لہی ناظر او شہید افعی خالفت
من کما ہواہ ذامات مان شہیداً قال السخاوی
الحاکم فی تاریخ نسابہ و الخلیفہ تاریخ بغداد و ابن
عساکر فی تاریخ دمشق و اخرج الخطیب ایضاً من حدیث
ہائیتہ بلفظ من عشق ثمت ما شہیداً و
اوردہ الدیلمی بلا اسناد العشق من غیر مرہ کفا
للذنوب **حدیث** مرعبہ اللہ فی غربۃ رددہ
خائباً فی کربتہ ترجمہ السخاوی و لم یتکلم علیہ قلت و
اصلہ فیما علمہ **حدیث** من علم اخاہ آیت من کتاب
اللہ فقد ملک رقبۃ قال ابن تیمیہ موضع عوفی الدن
ہو کا قال **حدیث** من فضل یحیی و بین ابی علی
فضیلۃ او کذا باطل الاصلہ و ہو من مفتویات
الشیعۃ التشیعہ **حدیث** من قال فی دینا آیت
فاقتلہ صنعہ سخی الخطل کا فی الوجیزہ **حدیث**
من تقدم لا خیالہ یوقایہ و خلبہ فکا علمہم جوادا قال

ان لفظ من مرفوعاً روایت دکر کی ہے جس میں وہ شہید ہوا اس کا بن معین وغیرہ
نی سبیل ہیکار کیا ہے جو کہ حاکم فی معجم بن معین حکایت کی ہے کہ جب سکا
یہ حدیث دکر کی گئی کہا اوس اگر میری پاس آکر اور نیزہ ہوتا تو میں
سو یک جنگ کرتا کہ اسکا دوسری بھی اس منفرد زمین بلکہ زیر بن بکار
بھی مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہا اوس نے حدیث کی جسے عبد الملک بن عبد العزیز
الماحضون نے عبد العزیز بن ابی حاتم سے سنا اس نے ابن ابی نعیم سے اسنی محمد
اور یسند صحیح ہے اور اس ابن حزم کی حجت بھی بکڑی ہے اس طرح لکھا اور
اگر تو حالت عشق میں ہلاک ہو گا تو تو شہید ہو کر مرگا اور اگر تو حسان کیا
ایا تو تو ہنڈی آگہا فی ہر یکا یہ حدیث مرثیہ لوگوں نے روایت کی ہے جو کذب
اور شک سے بھی بہرہ میں اور کہا ابن یحیی جب تو اپنی محبوبہ بخلوت میں
تو تعفت اختیار کر یہ جان کر کہ خدا تعالیٰ حاضر و غائر اور مبین و مبہم ہے جس نے
عشق کو چھپا یا اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے
نئے تاریخ نسابہ و الخلیفہ تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر فی تاریخ
دمشق میں روایت کی ہے اور خطیب عائشہ سے بھی ان الفاظ سی روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے اور گناہ سے بچا ہے
نے بلا اسناد دکر کی ہے ہا شک عشق گناہوں کا لغادہ ہے حدیث
جو شخص حالت غربت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اسکو نکال
میں کہتا ہے سحاحی سکوتہ و معین لایا اور یہ کہ کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں
اکبریز و کیک کا کہ میں نہیں حدیث جو شخص اپنے بہانہ کو ایک بیت
کتاب اللہ سے سکھاتا و سکی گھنٹ کا ملک ہو جاتا ہے کہ اس تہیجہ پر موصی عوفی
ذیل میں بھی یہاں ہے حدیث جو شخص میر اور میر آل میں لفظ علی
سے فاصلہ نہ تو اوپر میر اور اس سے بخلوت وغیرہ باطل ہے اسکا کمال
نہیں شیعوں کا مقرر حدیث جسے ہادی بن ابی ہاشم نے راسخ کر لیا
تو اسکو قتل کر دیا سحاح مطرانی و ہم کا حکم کیا ہے اس پر و میر میں حدیث
جس پر ہاشمی لایا تو اسکو قتل کر لیا گویا اوس نے گھوڑا آگے کیا کہ

اسبوعا حافيا حاسرا كان له كعتق رقبة ومن فاسبر
 في المطر غفر له ماسلف من ذكوة الغزالي في الحديث
 قال العراقي لما جده هكذا وعند الترمذي ابن ماجه
 حثد ابن عمر رضي الله عنهما من طان بالبيت اسبوعا فاصلا
 كان كعتق رقبة قلت في الجامع الصغير من طان
 بالبيت سبعا واصل ركتين كان كعتق رقبة
 حثد من عبد الله بجهل كان ما يفسد اكثرهما
 يصلي برك من كلام ضرار بن الاوز الصحابي وروى
 عن واثله مرفوعا للعبد بغير فقه الحمار في الطائفة
 ويؤيد حثد لفقيه واحد اشد على الشيطان
 عابد حديث من عرف نفسه فقد عرف ربه
 قال ابن تيمية موضوع وقال السمعاني لا يعرف مرفوعا
 وانما يحكي عن يحيى بن معاذ الرازي من قوله وقال النور
 انه ليس بثابت يعني عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا فقهه
 ثابت فقد قيل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف به بالعلم
 ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
 عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدر
 القوة وهو مستفاد من قوله تعالى (ومن ير عن ملأ
 ابراهيم الامن بسفه نفسه) اي جهلها حيث لم ير
 ربه **ح**د من عرف نفسه استراح ليس في الرفع
 بل يروى عن سفيان بن عيينة ليس بضوالم
 عرف نفسه يعني فاستراح من ملأ الخلق رده
حديث من عشق ضعف فكم فاته ما شهيد
 يروى عن طريق سويد بن سعيد عن علي بن مسهر
 اليعقوبي القتات عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله

من عرف نفسه فقد عرف ربه

سات مرتبة نكاح يادون اذ نكح سر طواف كرم او كرم عظام مكان وكذا
 بار بر ثواب ملأ به اودو شخص بارش من سات مرتبة طواف كرم
 او كرم كنهه بجهل بنجته جاتي هين - اسكو عز الی احياسين كرم كرم كرم
 نكح من اسكو سطح نهين بيا اودو ترندي اور ابن ماجه من ابن عمر
 جو شخص نماز كبر كاسات مرتبة طواف كرم او كرم كنهه كرم او كرم
 اودو كرم كنهه ثواب ملأ به من كنهه من جات صغير من وروى شخص خاتم
 كرم كرم سات مرتبة سكر اودو ركت نماز نكح او كرم عظام اودو كرم كنهه
 ملأ به حديث جو شخص جمل سے امر شكا كرم عبادت كرم كرم كرم كرم
 سے زياده نماز كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم
 مرفوع روایت ذكر كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم
 اودو كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم كرم
 جس سے اپنے نفس کو معلوم کیا اور کسی چیز کو معلوم کیا کہا ابن تيمية موضوع ہے
 اور کہا سمعانی اسکا مرفوع بنو ثابت نہیں ہے لیکن بخیرین معاذ رازی
 قول ہے اور کہا نو دومی آنحضرت سے ثابت نہیں ہے لیکن معنی اسکا ثابت ہے
 بعضوں نے کہا ہے جس نے اپنے نفس کو جاہل سمجھا تو اوس کو ربو عالم سمجھا جس نے
 اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوس کو رب کو باقی سمجھا اور جس نے اپنے
 نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوس کو فانی سمجھا اور فانی کو رب
 یہ سن کر اس آیت سے مستفاد ہو گئے (نہیں) لو شملت براہیم کو تو کر
 وہ شخص جو بی وقت ہو یعنی جس نے اپنے رب کو معلوم نہیں کیا
 حدیث جس نے اپنے نفس کو سچا ناوہ التزام میں ہوا یہ روایت
 مرفوع نہیں بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہیں ضرور روایت
 او کو جس نے اپنے نفس کو سچا ناوہ یعنی وہ خلقت کی روح اور وہ ہے
 آرام میں ہوا حدیث جو شخص عاشق ہوا اور بنا سے بجا اور اسکو
 چھپا یا اور مر گیا تو شہید ہوا یہ سويد بن سعيد بن علی بن مسهر
 اوسنی الی یحیی القتات اوس مجاہد سوس نے ابن عباس سے

فانتہ سنوحت شرا عیبرۃ بنقل النہایۃ ولا بقیرۃ
 شراح الصلۃ فانہم لیسوا من المحدثین ولا اسند
 الحدیث الی احد من المخرجین حدیث من قطع
 رجاء من ارتجاء قطع اللہ منہ رجاء یوم القیۃ فلم یج
 المجتہد بنسب لحدیث لحدیث الکیون الکیون معرفۃ الاحمد
 ابی ہریرۃ بہ مرفوعا وقال السخاوی وذلک مختلف
 علی احد حدیث من یتیم سر ملک امر قال
 السخاوی کتب فی المرفوع **حد** من کثرت صلواتہ
 باللیل حسن وجهہ بانہا لا اصل لہو و هو موضوع
 من غیر قصد فقد اتفق ائمة الحدیث علی انہ من
 شریک قالہ الثابت لما دخل علیہ کو السخاوی
حد من لبس بخل اصفر اقل ہر یو عن ابن عباس
 مرفوعا بلفظ لعل یزل فی سرور مادام لا یسہا ببدل
 قراہہ وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ انہ کذب من صنع
 وغرہ الزمخشری فی الکشاف لعل بلفظ لعل یزحمہ
 وکان المأخذ قولہ تھا (اصفر اقل لہو اسئل اللہ)
حد من لعب بالخطیریم فهو ملعون قال اللہ
 لا یصعب بل هو کذب لم یثبت من المرفوع فی ہذا الباب
 شیء ذکرہ السخاوی قلت قد ذکر ملعون من لعب
 بالخطیریم والناظر الیہا کالاکلم الخنزیر رواہ
 ابن عبد اللہ ابو موسیٰ وابن حزم عن جابر بن مسلم
 ہر سلاکذا فی الجامع الصغیر للشیخ و هو ملغوم
 ان لا یدکر فیہ موضوعا والروسل حجة عند الجہود
 فغایۃ الامر فیہا سند ضعیف یتقویٰ باحادیث
 ثابتۃ وردت فی ذم الخطیریم حدیث

کی فنی تمنا زون نہیں ہو سکتی صاحب نہایۃ مدنیہ یطعن ہدایۃ کی نظر
 کا کچھ اعتبار نہیں کیلئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور انہوں کی کسی
 کی طرف حدیث کو سن کیا ہو حدیث جو شخص کسی کی امید قطع کرے
 اس کا اس کی امید قیامت کو قطع کرنا ہو پس وہ جنت میں داخل نہ ہوگا
 یہ حیرۃ الحیل کی کہی احمد بن ابی ہریرۃ مرفوع روایت ذکر کی کہ ایک شخص
 نے یہ احمد پر مختلف حدیث جس شخص نے اپنا امید چھپا یا وہ بظن
 اس کا مالک ہوا کہ اس کا وہی یہ مرفوع نہیں ہے حدیث جو شخص
 کے وقت بہت نماز پڑھے دیکھے وقت کا ٹنڈ روشن ہوتا ہو اس کا کچھ
 اصل نہیں یہ قصد انائی نہیں کیلئے کہ الامان حدیث اقل کیا ہو کہ
 کا قول ہے اس کا ثابت کو کہا تھا جب اس پر داخل ہوا یہ سخاوی ذکر کیا ہے
 جو شخص زبرد جو تاپھنے اس کو کم ہوتا ہے۔ ابن عباس اس طرح
 مرفوع روایت ہو وہ ہمیشہ خوشی میں رہتا ہو جب تک اس کو کچھ نہ
 اور ابن ابی حاتم فی اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ کذب مرفوع ہو اور
 الزمخشری نے کثافت علی کی طرف منسوب کیا ہے اور اندام کا نقل اس کا
 کا ہو (زردیست) رنگ اس کا خوش کرتی ہو دیکھنے والا لون کو) +
 حدیث جو شخص شطرنج سی کیلئے وہ ملعون ہے کہا فودی
 نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہو کوئی شیئے مرفوع استبان ثابت
 نہیں ہے یہ سخاوی فی ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبد اللہ
 ابو موسیٰ اور ابن حزم سے جابر بن مسلم ہی مرفوع روایت ذکر کی ہے
 کہ شطرنج سے کہیلنے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا ملعون کا
 گوشت کھانی والی کی مثل ہے اسلئے باع صغیر بیوطی مرن
 ہے طاکم اس الزام کیا ہے کہ کتاب میں مرفوع حدیث نہ
 لاؤں گا اور مرفوع جہو کی نزدیک محبت ہو غایت یہ کہ اس سند
 اس کے ضعیف ہے اور صحیح مدینین ذم شطرنج میں جو
 آئے ہیں ان سے یہ قوت پاتی ہے حدیث

سند الحدیث الیہ من الحدیث
 لا عیبرۃ بنقل النہایۃ

من ابیہ اصفر اقل

من ابیہ اصفر اقل

ابن تیمیہ ہوموضوع فی الذیل ہو کا قال **حد**
 من قرأ بالبقرۃ ولم یبع بالشیم فقد ظلم قال السخاوی
 لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة
 اذا قرأ الزہرا دین کان جلیلا عندهم **حدیث**
 قرأ القرآن منکوسا الفی فلنا منکوسا موضوع **حد**
 من قرأ فی الجہنم المشرور والم ترکف لم یصل قال السخاوی لا اصل
 لکن اقراءه سورة اذ انزلنا متقبلا لوضو لا اصل له وهو
 سنہ انتوی اراد انه لا اصل له فی الرفوع والا فقد
 انفقہ ابواللیث السمرقندی وهو اصل جلیل واما قوله
 وهو مفوت سنہ ای سۃ الوصول لیل مستقلة
 کاحقیۃ العرا او ما یستحب ان یصل بعد کل وضو ولم یشر
 احد فوریۃ یا بعد فلا ینافی قرأه سورة وغیرہا
 الوضو قبل الصلوة نعم قبل الاولی ان یصل قبل ان
 اعضا وضو واللہ اعلم **حد** من قصدا وجب
 علینا قال السخاوی لکم لفق علیہ لکن فی معناه لا
 حق وان جاء علی فرس قد مضی قلت وکذا لکن فی
 معناه اذا قال لکم کریم قوم فاکرموا ولا شک ان کل من
 کریم عند اللہ بشهادة قوله تعالی ان اکرمکم عند اللہ
 انقلکم **حدیث** من قصص اظفاره فحالفکم تر
 عنہ رمل قال السخاوی لکم لجد لکن فی اصل
 علی سجادہ کان الشرف الدمیاطی یا تزدلک عن
 متابعہ **حدیث** من قصص صلوۃ من العرائض فی
 اتفر جمعہ من شہر رمضان کان ذلک جابر الکل صلوۃ
 فانتہ فی عمرہ الی سبعین سنہ باطل قطعاً لانه من اقص
 الاجماع علی ان شہدا من العباد لا یقوم مقام

۱۴۰

ابن تیمیہ ہوموضوع فی الذیل ہو کا قال **حد**
 من قرأ بالبقرۃ ولم یبع بالشیم فقد ظلم قال السخاوی
 لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة
 اذا قرأ الزہرا دین کان جلیلا عندهم **حدیث**
 قرأ القرآن منکوسا الفی فلنا منکوسا موضوع **حد**
 من قرأ فی الجہنم المشرور والم ترکف لم یصل قال السخاوی لا اصل
 لکن اقراءه سورة اذ انزلنا متقبلا لوضو لا اصل له وهو
 سنہ انتوی اراد انه لا اصل له فی الرفوع والا فقد
 انفقہ ابواللیث السمرقندی وهو اصل جلیل واما قوله
 وهو مفوت سنہ ای سۃ الوصول لیل مستقلة
 کاحقیۃ العرا او ما یستحب ان یصل بعد کل وضو ولم یشر
 احد فوریۃ یا بعد فلا ینافی قرأه سورة وغیرہا
 الوضو قبل الصلوة نعم قبل الاولی ان یصل قبل ان
 اعضا وضو واللہ اعلم **حد** من قصدا وجب
 علینا قال السخاوی لکم لفق علیہ لکن فی معناه لا
 حق وان جاء علی فرس قد مضی قلت وکذا لکن فی
 معناه اذا قال لکم کریم قوم فاکرموا ولا شک ان کل من
 کریم عند اللہ بشهادة قوله تعالی ان اکرمکم عند اللہ
 انقلکم **حدیث** من قصص اظفاره فحالفکم تر
 عنہ رمل قال السخاوی لکم لجد لکن فی اصل
 علی سجادہ کان الشرف الدمیاطی یا تزدلک عن
 متابعہ **حدیث** من قصص صلوۃ من العرائض فی
 اتفر جمعہ من شہر رمضان کان ذلک جابر الکل صلوۃ
 فانتہ فی عمرہ الی سبعین سنہ باطل قطعاً لانه من اقص
 الاجماع علی ان شہدا من العباد لا یقوم مقام

ابن عبد البر فی الاستیعاب کل من ولایة ابی الزبیر
 وہی صحیحہ فالوقد ورد ایضا من حدیث
 ابن عمر و أخرجه الدارقطنی فی الأفراد موقوفا علی
 عمر وقد أخرجه ابن عبد البر بسند ^{جید} و رواه
 فی الشعب عن محمد بن النضر قال کان یقال فذا ^{الشیخ}
 وقد جمعت طرقه فی جزء هذا کلام العراقی فی ^{ابا}
 نقله السیوطی و قال قد لخصت الجزء الذی جمعه
 فی التعلیقات علی الموضوعات **حدیث** من
 الحسناء یطمرها لیس حدیث و لعل الحسناء
 کنایة عن الحسناء المعبر عنها فی التزیل بالحیث
 مرها کنایة عن الاعمال الصالحة المسخرة **حدیث**
 من تمام الحج ضرب الجبال هو من کلام الامام قال ابن اربع
 قلت قد مضى الصديق جماله فی حجة الوداع **حدیث**
 النبوی علی الله علیه وسلم ولم ینکر علیه فذلعلی ^{المرافقة}
 منه صافاة للصلاة الی فاعله وقیل اضافة الی الفعل
 وهو الاظهر ومعنی القام اشهر المعنی انه یعمل فی سبیل
 حتی یضربها فی الله **الشفاعة** **حدیث** من ^{المرافقة}
 الموافقة ترجمه الشفاء ولم ینکر علیه قلت ومعناه
 ما فی اللیل لولا الوام لهلك الأنام **حدیث**
 من علامه الساعة التلایف عن الامامة لیس
 یفقد معناه صحیح ذکر ابن الربیع وقد ورد عن
 سلامة بنت الحر مرفوعا عن من اثرها الساعة
 ان یتلایف اهل المسجد لا یجدن اما ما یصلیهم ^{رواه}
 احمد وابوداؤد وابن ماجه **حدیث** من
 فتنه العالم ان یكون الکلام احب الیه من السکوت

اسکون عبد البر استند کارمین ابی الزبیر سے روایت کی اور یہ صحیح طریقہ
 ہے کہا اوس نے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے اور دارقطنی نے اسناد
 میں ابن عمر سے موقوف روایت کی ہے اور اسکون عبد البر سند جید
 لایا ہے اور یہ بھی فی شعب میں محمد بن نضر سے روایت کی ہے
 کہا اوس نے یہ مشہور تھی اوس نے ذکر کر دیا اور میں اس کے سب طرق ایک
 رسالہ میں جمع کئے ہیں یہ کلام عراقی کے امالی میں بھی سیوطی نے اسکو
 نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے میں اس کے رسالی کا تقاب علی الموضوعات میں
 اختصار کیا ہے حدیث جو شخص حسین عروفتی خطبہ کو نہ کرے
 مہر کہ یہ حدیث نہیں شاید مراد حسنہ سے وہی جو قرآن میں الحسنہ
 تعبیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالحہ ہیں حدیث
 اونٹوں کا مارنا حج کے متمات سے ہے۔ کہا ابن ربیع نے پچھتر
 کے کلام ہے میں کہتا ہوں حجة الوداع میں ابو بکر صدیق کا اونٹ
 کو مارنا آنحضرت کی روبرو ثابت ہے اور آپ نے اوسے انکار نہیں کیا
 پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے ہرافت مصدک ہے فاعل کی طرف اور
 بعضوں نے کہا ہے اوصاف مصدک مفعول کی طرف ہے یہی صحیح
 ہے اور معنی لفظ تام کی مشہور ہیں اور صدیق کے معنی ہیں کہ اونٹ
 پر رستہ میں بوجہ راجد اور ناگاہی اور غار کیا گیا اور تعالیٰ نے انکار
 حدیث موافقت بہتر دیتی ہے سخاوی اسکو ترجمہ میں لایا ہے اور اسکو
 کلام نہیں میں کہتا ہوں یہ ابن عباس کے ہیں اگر موافقت نہ ہو
 تو خلقت ہلاک ہو جاتی حدیث قیامت کے علامتوں سے ہوا مانتا ہے
 ہند ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور منسوخات میں ابن احمد
 سلامت بنت حریر مرفوعہ سے قیامت کی علامتوں سے ہے کہ اہل مسجد
 باہم تخاصم کریں کوئی امام نہ پائیں گے جو انکو نماز پڑھائے اسکو احمد اور
 ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے حدیث عالم کے
 فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو +

من لم یلزم علی أربع قبل الظهر لم یصله شفاعته
 ذكره السيوطي في آخر كتاب الموضوعات الحافظ
 ابن حجر يعني العقلا في مثل عن فاجاب بان لا
 لا اصل الحديث من لم یصله الله خف منه
 لم یثبت مناه وصحیح معناه **خذ** من لم یصله
 الخیر یصله الشیء هو من کلام بعض السلف **خذ**
 من لم یکن عند صدقة فلیعن الیہود لا یصله **خذ**
 من لا یتکلم بکلمة وجبت محبة من کلام علی قال الخلیب
 حدیث من لم ینفعه علم ضره جملة لا اعرفه
 حدیث من نفع جاهلا عاده جاء بعض
 وليس فی شيء من المسند قال السیوطي ولا یستخرج
 بل روی الخلیب عن معمر بن النخعی لا ترد علی **خذ**
 فینتفد منک علما ویتخذک **خذ** علما
 من سمع علی عیاله فی یوم عاشوراء وسمع الله
 السنة کلها و فی رواة سائر سنة قال النورانی
 انما هو من کلام محمد بن المنتشر قال السیوطي کلاب هو
 صحیح اخرجه البیهقی فی الشعب من **خذ** ابوسعید
 الحدادی و ابی هريرة و ابن مسعود و جابر عن الله
 وقال سانیة کلها ضعیفة و لكن اذا ضم بعضها
 الی بعض فادقوه وقال الحافظ ابو الفضل العزکی فی **خذ**
خذ ابی هريرة هذا ورد من طرق صحیح بعضها ابو
 الفضل بن فاضل وورد ابن الحوزی فی الموضوعات
 من طریق سلیمان بن ابی عبد الله عن وقال سلیمان
 یجبوا ذکره ابن حبان فی الثقات قال فی الحدیث حسن علی
 رأیه قال وله طرق عن جابر علی شرط مسلم الخ

جو شخص جابر کے پیش ظہر کے پیش کی نہ کرے اور کوئی شفاء نہ پہنچے
 لگے شیونی آخر کتاب موضوعات میں لکھا ہے کہ عقلائی سے کہا بابت ہر
 سوال ہوا اوس جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کہ اصل نہیں حدیث
 جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈری تو اوس سے خوف کر۔ اسکی بنا صحیح نہیں
 منہ صحیح ہیں حدیث جابر صلاحت نہ کری تو شروکی صلاحت نہ کری
 ہے یہ بعض سلف کی کلام ہر حدیث جبکی یاں صدقہ نہ وہ ہو تو
 انت کری صحیح نہیں حدیث جبکی کلام نرم ہو اوسکی محبت تو
 ہے کہا خطیب نے علی کی کلام ہے حدیث جس شخص کو اپنی
 علم نفع نہ دی تو جہل اسکو ضرر دیتا ہے۔ میں اسکو نہیں جانتا حد
 جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اسکو دشمن سمجھتا ہے یہ بعض
 کا قول ہے اور کسی سندیں نہیں ہے اور کہا سخاوی میں اسکو نہیں جانتا
 او خطیب مسمر بن مشر سے روایت ملے ہر کتاب پر کا خطا ظاہر نہ کر اسے
 کہ تیری سے حاصل کر لیا اور پر تجہی دشمن اپنا سمجھ کر حدیث جو شخص نے
 بحال پر عاشورہ کی دن فراخی کر لیا اللہ کا اوپر تمام برس فراخی کر لیا
 اور ایک حدیث میں کل کچھ ساڑھے لفظ آیا ہے معنی دو نو کی ایک میں
 کہا نہ کہشی نے ثیاب نہیں مگر محمد بن منشی کی کلام ہے کہ اسے اس طرح
 نہیں لکھا ثیاب صحیح ہے جمعی فی شعب بن ابی عبد الله راوی ابو ہریرہ
 ابن مسعود راوی جابر عنہم ہی روایت کی ہے اور کہا سندی بن
 ضعیف ہیں لیکن جب بعض بعض کی طرف مدعی جائیں تو قوی
 ہو جائیں اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی فی المانی میں حدیث ابو ہریرہ
 کے بہت طرق سے آئی ہے بمضمون کی ابو الفضل بن اصغر نے
 تصحیح کی ہے اور ابن جوزی اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد الله
 سے موضوعات میں لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن
 حبان فی اسکو ثقہ لکھا ہے کہا اوس میں صحیح حدیث اسکی برائی ہے
 حسن ہے کہا اور اس کے لئے بہت طرق جابر سے منشر مسلم ہیں

ذکر الحدیث بطولہ فی الاحیاء وقال العراقی رواہ
ابو نعیم وابن الجوزی فی الموضوعات وکذا ذکرہ
المختصر حدیث من الذنوب ذنوب لا یکفر
الا الوقوف بعرفہ فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له
اصلاح حدیث موثق قبل ان یقولوا قال الفقہاء
انہ غیر ثابت قلت ہوں من کلام الصوفیہ والمختصر
اختیار اقبل ان یقولوا اضطرابا والراد بالملوث
الختیار ترک الشہوات واللہوات ملوثت علیہا
من الذلات والغفلات حدیث الموت کفا
لکلام ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات ولم یضبط
کما ذکرہ العراقی فی مالہ من انہ ورد من طرق
بہار تبة الحسن انتی رواہ الیہیقی والشعب و
القضاعی من حدیث انہ مر فوعا وصحیہ ابو یوسف
بن العراقی حدیث المؤمن اذا قال صدق
واذا قيل له صدق لا یعرف بهذا اللفظ وکانہ
مقتبس من قولہ والذی جاء بالصدق وصدق
بر اولئک ہم المستقون والراد بالمؤمن ہوا کامل
واستأنش السخاوی بشقہ الاول بمعنی حدیث
یطیع المؤمن علی کل جیلۃ غیر الخیانة والکذب
الثانی بحديث رأی عیسی بن مریم جلایہ
فقال لا اسرف فقال لا والذی لا الہ الاہر فقال
آمنت باللہ وکذبت عیسی بل رواہ ابن ماجہ
بن عمر من خلف باللہ فلیصدق ومن حلف له
باللہ فلیرض من لم یرض باللہ فلیس من اللہ
حدیث المؤمن سیرج الغضب سیرج

یہ احیاء میں لمی حدیث کا ایک نمونہ ہے اور کہا عراقی فی ابوسلمہ
ابو نعیم اور ابن جوزی موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر
میں ہے حدیث گناہوں سے بعض گناہ ہیں کہ وقوف عرفہ کے
ماسوا انکا کچھ کفار نہیں ہے۔ احیاء میں ہے اور کہا عراقی فی مالہ
نہیں پایا حدیث مرویچلے زمین سے کہا عقلانی فی یہ ثابت ہے
ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفی کی کلام ہے اور صوفیوں کو یہین مرویچلے
اختیار میں چلے اسکے کہ مرویچلے اضطراب اور مراد موثق اختیار ہے شہوات
لو کہیلوں کا ترک کرنا ہے اور مجاہد سفلت اور غفلت مترتب ہوتی ہے
حدیث سوت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو
موضوعات میں ذکر کیا اور جواب کو نہیں پہنچا اسلئے کہ عراقی نے
مالی میں ذکر کیا ہے کہ حدیث بہت طریق کی سب سے پہلے کہ یہین
ہے انتہور بہتہ شہیدین اور قصص میں فی انس سے مروی روایت کہ
ہے اور ابو بکر بن عراقی فی اسکی تصحیح کی ہے حدیث سوسن جیکر
سچ کہتا ہے اور جیسا اسکو کہہ کیا جادوسی تو اسکی تصدیق کرتا ہے
ان الفاظ سے معلوم نہیں ہو گیا اس آیت کا اقتباس ہے
وہ شخص کہ آیا اسکو صدق اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں
اور مراد سوسن کال ہے سخاوی پہلے شق پر اس حدیث کی سند سے
دلیل کی گئی ہے سوسن بر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے سواخی خیانت
اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسی بن مریم
علیہ السلام فی ایک شخص کو چوری کرتی دیکھا کہا کیا تو نے چور
کی ہو کہا او سنہ نہیں قسم مجھ کو کچھ سوا کوئی سبب نہیں ہے فرمایا
علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ سے ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جو شخص
بکر ابن باجنی ابن عمر سے روایت کی ہے جو شخص امتحالی قسم کہا ہے تو جیسا
اچھو کہنے قسم کہا ہے تو جیسا کہ وہاں ہی ہوگا اور جو شخص امتحالی قسم
نہیں کرے امتحالی کسی شخص میں نہیں حدیث سوسن جیکر کہہ کر کہتا ہے

رسالة الكشف عن مجازة هذه الأمة الالفة
وقد تحقق قوله متجاوزون عن الالفة بمسألة
سنة حل يث النساء تنصرفن بعضهن بعضاً
قوله عكوة وقد ادرج في حقه مصحح البخاري
الغبان طبع الانسان قال السخاوي لا اعرفه هذا
اللفظ بل في الطبقات عن ابن عباس مرفوعاً المومن
ان ذكر ذكر قلت وفي التنزيل (واذكر ربك) اذ انت
فلا تنسى الا ماشاء الله. وعهدنا الى آدم من قبل
فنى) وبركا انسان مشتق من النسيان وفي تحقيقه
كلام عربيان قيل اول الناس اول الناس خلق
نصرة الله للعبد خير من نصرة نفسه من كلام
ابن الورق قال يقول الله بن آدم اذا ظلمت فاصبر
بصبر فان نصرتك خير من نصرتك لنفسك
الامام احمد قال بلغني انه مكتوب في الزورية فذكر
قوله السخاوي وقال السيوطي اخرج عبد الله بن احمد
رواية الزهد عنه قال بلغني خلق النظر الى الوجه
الجميل عبادة قال ابن القيم سئل عنه شيخنا يعني
تعبية فقال هذا كذب باطل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم لم يروه احد باسناد صحيح بل هو من الموضوعات
قلت وقد ورد النظر الى الوجه الحسن يجلو البصر والنظر
الى الوجه القبيح يورث القلم وهو فضيتين صفة
تعمل الانسان ويصغر كما رواه ابو نعيم في الحلية
عن جابر بن شطر منه بسند واكن كلاهما ضعيف
الثاني اخذ ضعفاً قوي الاول خلق النظر الى المرأة
الحسنة والحسنين في البصر ورواه ابو نعيم في

رسالة الكشف عن مجازة هذه الأمة الالفة
او ثبت هو بكتابي كذا في خبر اوس بن
عمر بن ميمون بعض مدد في كتابي صمدية
مين راجع حديث بيروني آدمي كالميتة من
مين اسكان لفظونك نهين جانتا بلطري من ابن عباس
رواية هي - مومن بيروني والاسير اكراد لا يجهلون كذا
هون قرآن من بررس نهين بيروني كذا جواد جاري
آدم من عهد كذا من بيروني (يا) اور كذا كذا من
مشتق هي اور كذا تحقيق مين بركي كلام هي اور كذا
كابل بيروني والاسير حديث السخاوي مداد آدمي كذا
اسكي مدس ابي نفس كذا - وسب الورد كذا من كذا
فرما هي اي مين آدمي جب قلم كذا قلم كذا
اسكن كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
احمد في مجي بيروني كذا كذا كذا كذا كذا كذا
اسكو سخاوي في ذكر كذا كذا كذا كذا كذا كذا
الزهد مين اوس كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
طرف كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
سوال هو تو لو كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
اسكو مصحح سند كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
ثابت هو كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
قلم كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
هو اوس كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
رواية كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
لو كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا
نظر كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا كذا

ظہور الی و بعد العالم احسن الی اللہ من اجل قسطنطین رنہ
م اور اس کے ساتھ کے ساتھ

عن جابر کا روایہ فی الجامع السخیر فهو ضعیف البیرونی
موضوع حدیث نظر الی وجه العالم الحبشی
اللہ من عبادۃ ستین سنہ میا ماقیما فی نسخہ
سعدا وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا بے واسطہ
قالہ السخاکو وقد مرہ النظر علی وجه عبادۃ روایہ
الطبرانی والحاکم عن ابن سعد و عمر بن الخطاب حدیث
نعم الصبر القبر قال الزکشی لم یوجد فی مسند الفردوس
من تحد ابن عباس مرفوعا نعم الکفر العبر الجاریہ و
بیضی فی المسند قال السیوطی فی الطیور یا بسندہ
علی بن عبد اللہ قال نعم الاختان القبر و حدیث
نعم العبد صہیب لعم یخف اللہ لم یعصہ شئ من کلام
الاصولیین فی اصناف العا وال عربیۃ فعضم برویہ
عمر و بعضہم یرفعہ قال السخاوی رأیت بخط شیخنا
یعنی العسقلانی انه ظفر بہ فی شکل الحد لا بقریبیہ
لم یکن لہ بقریبیہ سند و قال ان اصیبنا انما یحیی لا یخاف و یحقا
انتہی قال السبکی فی شرح التخیض لمار هذا الکلام فی
من کتاب الحدیث لا مرفوعا ولا موقوف و لا عن النبی علیہ
السلام و لا عن عمر مع شدۃ التخصص و لا التعمی فی حاشیہ
الغنی عن والدہ انه رأی بخطہ ما صورته رأیت بخط
ابا بکر بن العربی شنبہ الی عمر بن الخطاب لا انه یبدلہ
اسنادا و قال العراقی لا اصل لهذا الحد و لم اقف علی
اسناد قطفی شئ من کتاب الحد و بعض الخانیہ
الی عمر بن الخطاب من قولہ و لم الاسناد الی عمر و قال
الکلبانی حاشیتہ علی المعنی و قفت علیہ لا یقیم
علی الحد فی ترجمہ سالم کو ابن حدیفہ من طریق

جیسا کہ جامع صغیر عن ابن حبیب ضعیف ہر مرفوع بنی حدیث
سنہ عالم کی طرف دیکھا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اس کے بعد
قیام اور میام کی ہر کہا سخاوی نے خود سمعان وغیرہ میں انس مرفوع
روایت ہے اور صحیح بنین اور طبرانی اور حاکم فی ابن مسعود عمران بن
حصین روایت کی ہے کہ علی کی سنی کی طرف دیکھا عبادت ہے
حدیث بتر سسرال قبر ہے کہا زکشی نے یہ نہیں پایا گئے
اور سند فردوس میں ابن عباس سے مرفوع ہے بتر کتب عورت
کے کو قبر ہے اور سند میں اسکیلے سفید ہے چوڑی گڑھے کہا
سیوطی نے طہور تین یہ علی بن عبد اللہ کے بہتور بنین قبر میں
حدیث بتر غلام صہیب اگر سر حاشا اللہ نے ڈرتا تباہی
اسکی پیغمبرانی زکنا مصلوین اور مصحاب صحابی اور اہل عربیہ کی کلام
میں مشہور ہے بعضہ عمر سے روایت کرتے ہیں اور بعضہ مرفوع
کہا سخاوی نے میں شرح معقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اسکی اسکر
حدیث کی شکل پر ابن قتیبہ میں دیکھا ہے اور ابن قتیبہ کی اسکی لیے
کوئی سند ذکر نہیں اور کہا مرفوع کہ صہیب تنہا کی عباد اسکی محبت کرتا
نہ اسکی عذاب خوف سے اسکو اور کہا اسکی فی شرح تلخیص میں میں اسکر
کے کتاب قدسین بنین دیکھا مرفوع نہ موقوف نہ انھیں سے
بعضہ مرفوع یا جو دیکھ میں اسکی ہیبت تالیف کی ہے اور کہا سنہ شعیب
سخفی میں ابن والدہ کی کہنے اسکا خط اس صورت سے دیکھا ہے میں اسکا
ابا بکر بن العربی کو دیکھا کہ اسکی اسکو عمر بن خطاب کی طرف منسوب
ہے کہ اسکی اسکی سند بیان نہیں کہ اسکی عراقی نے اس کی کلام اسکی
اور میں اسکی سند کی کتاب حدیث میں نہیں دیکھ اور بعض غریب حضرت
قول کہ میں اور میں کوئی سند نہ کر نہیں دیکھ اور کہا واسطہ
نے ماضیہ معنی میں بعضہ حدیث ابی ہریرہ کی علیہ السلام
اسکو ابن خدیج کی مناقب میں طرق عمر سے دیکھے ہے

الروادی حاشیتہ علی التارخوف الواد
 حدیث یروی موضع سک و خلیفتہ فی اہل و
 خیر من اختلف بعد علی بن ابی طالب موضوع علی
 ما قالہ الصغافی الدرر للقط قلت ہو من معتزلی
 الشیعۃ الشیعۃ قالکھم اللہ فانی یوفکون کیف
 یافکون حدیث الورد الابيض خلق من عرف
 والاخر من عرف جبریل والا صفر من عرف براتی من
 فی مسئلہ الفردوس غیر فقال النور یابصیح وقالہ
 الاخرون فافہ موضوع قلت وکذا ذکرہ ابن عکفی
 ترجمۃ الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری
 الملقب بالذئب عن علی بن النبی علیہ السلام قال لیلۃ
 اسوی الی السماء سقط الی الارض من عرفی فثبت
 الورد فی رادان یتیم را یحتی فلیثم الورد موضوع
 حدیث الموضوع علی الموضوع نور علی نور الاحیاء
 وقالہ عزجہ لم افق علیہ سبقہ لذلك المنذر
 واما الحفاظ العقلائی فقالانہ خد ضعیف واد
 رین فمسند خد ولا راد لاضویت فی حد
 الذکر بعد الصلوۃ فمسند عبد بن حمید
 الطبرانی مسند حمیم قال السخاوی من انکرہ فهو مقصود
 حدیث الولد سربہ قال السخاوی اصل الورد قد سبق
 الزمرکی بذلک حدیث ولد الزنا لا یدخل فی
 یدود علی لالسنۃ ولم یتب بالنسب لاقالہ القائل
 الشیرازی سفر السعاده هو باطل حدیث ولد
 من الملک السعاده قال السخاوی اصل الورد قال الزمرکی
 کذب باطل وقال الشیرازی فی شعب الایمان

روای فی ماشیہ نارین اسکی تفریح کی عرف واد
 حدیث یروی موضع سک و خلیفتہ فی اہل و
 خیر من اختلف بعد علی بن ابی طالب موضوع علی
 ما قالہ الصغافی الدرر للقط قلت ہو من معتزلی
 الشیعۃ الشیعۃ قالکھم اللہ فانی یوفکون کیف
 یافکون حدیث الورد الابيض خلق من عرف
 والاخر من عرف جبریل والا صفر من عرف براتی من
 فی مسئلہ الفردوس غیر فقال النور یابصیح وقالہ
 الاخرون فافہ موضوع قلت وکذا ذکرہ ابن عکفی
 ترجمۃ الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری
 الملقب بالذئب عن علی بن النبی علیہ السلام قال لیلۃ
 اسوی الی السماء سقط الی الارض من عرفی فثبت
 الورد فی رادان یتیم را یحتی فلیثم الورد موضوع
 حدیث الموضوع علی الموضوع نور علی نور الاحیاء
 وقالہ عزجہ لم افق علیہ سبقہ لذلك المنذر
 واما الحفاظ العقلائی فقالانہ خد ضعیف واد
 رین فمسند خد ولا راد لاضویت فی حد
 الذکر بعد الصلوۃ فمسند عبد بن حمید
 الطبرانی مسند حمیم قال السخاوی من انکرہ فهو مقصود
 حدیث الولد سربہ قال السخاوی اصل الورد قد سبق
 الزمرکی بذلک حدیث ولد الزنا لا یدخل فی
 یدود علی لالسنۃ ولم یتب بالنسب لاقالہ القائل
 الشیرازی سفر السعاده هو باطل حدیث ولد
 من الملک السعاده قال السخاوی اصل الورد قال الزمرکی
 کذب باطل وقال الشیرازی فی شعب الایمان

در حدیث

خیر من عبادة علی حمل فی الجملة من كان عالما
 فنومه عبادة لانه ينوي به الشاغل على الطاعة من
 هنا قيل نوم الظالم عبادة لانه في تلك النسبة تعب
 بالنسبة اليه في ترك ظلمه **حدیث** نية المؤمن
 خیر من عمله قال ابن حجية لا يصح وقال البيهقي
 ضعيف ورواه العسكري الامثله عن انس بن مالك
 وسجل ضعيف عن النوايس بن سماعة كما ذكره الترمذي
 وفي الجامع الصغير نية المؤمن خیر من عمله وحمل
 النافع خیر من نية مؤكل يحمل على نية فاذا عمل
 المؤمن عملا نافع قلبه نور رواه الطبرانی عن سهل بن سعد
 انما كانت نية المؤمن خیر من عمله لانها بافرادها
 تصير عبادة يتوجب عليها الثواب بخلاف اعمال
 الجوارح فانها انما تكون عبادة اذا صاحبت النية الخیر
 بحسنة فلم يجعلها كتبها الله عند حسنة كاملة ولا
 مكانها مكان العرقه يعني قلب المؤمن قال سهل بن مخلد
 الله تعالى مكانا اعز واشرف عند من قلبه عبد المؤمن
 وما اعطى كرامة الخلق اعز عند من معرفه الحق فعمل
 الاعز في الاعز فان الله اعز الامكنة يكون اعز مما
 فتاء من عبادة السهل فقس عبد اشغل المكان الذي
 هو اعز الامكنة عند الله سبحانه وفي انما عند
 للتكسرة قلوبهم السجدة فجودهم وما وسعته ارضي
 سعادتي ولكن سعتي قلب عبد المؤمن اشعار بذلك
 لانها باقية خلاف العمر ولذا قيل الخلود في الجنة و
 النار جزاء النية ولانها تسلم عن بقاء جلال العمل
حدیث فالحق اليه ملعون لا اصل له كما مر

بشره ما لم يكن نارا في نفسه الحاصل عالم في عبادة الله
 اس عبادته لانه نشاء حاصل في نفسه هو سره في كماله
 نية عبادته اس لانه نسبت اوسى تركه في ظلمه كما ان
حدیث نية مؤمن اسى عمل به بشره كما ان
 بنسب اسى او كما يصح في سند اسى ضعيف هو اورع
 من اسى مرفوع روایت کی ہو اور سند اسى ضعيف هو اور
 نے ذکر کیا ہو کہ اس بن سحان ضعيف طریق آئی ہے اور جامع
 میں ہے نیت مؤمن کے بہتر اس عمل سے اور عمل منافق کا بہتر اس
 نیت اور یہ لکھا ہے نیت کی موازنہ عمل کرنا ہی جس میں
 کام کرنا ہی تو اس کو دسین نور روشن ہو تا ہی بطریق فی نہیں بن
 سعید روایت کی ہے اور نیت مؤمن کے عمل سے اسلئے بہتر ہے کہ
 اسکی نیت ہی عبادت ہو سکتی ہی اور اسکو بہتر ثواب ملتا ہے بخلاف
 کے وہب عبادت ہوتی ہیں عبادت کے ساتھ نیت کی یہاں حدیث میں
 جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اس پر عمل کری تو اللہ تعالیٰ اسکو دے ایک
 نیکی کا مل کا ثواب لکھ لیتا ہے اور اسلئے کہ مکان کا بدلہ دین کا یہاں
 کوئی شرف اور عزت والا اللہ تعالیٰ فی انہ نزدیک سوا دل مؤمن کے نہیں
 کیا اور کوئی کرمیت خلعت کو معرفت حق میں اس پر نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ
 اشرف کہ شرف میں کہا ہے میں جو چیز اشرف کان کبیرہ ہو وہ تیرے کان
 میں زور جو میں کان پیدا نہیں ہو میں کہا سہل کی پیاس کر اوس کو
 جو شرف کان ساتھ شغل ہو اور اسکو جو چیز اشرف مشغل اور میں
 ان کو ساتھ میں کر دل تو ہو میں قرین کر دل ہو میں اور میں
 اسان روز میں گواہی نہیں کہتے لیکن ہوس کا دل سیر گواہی نہیں کہتا
 جس میں ہم ہوتا ہے اور اسکی نیت باقی بہتر بخلاف اعمال کے اور اسکی
 اسلئے کہ نیت اور اسکی نیت کا بدلہ اور اسلئے کہ نیت کا بدلہ
 اعمال کے حدیث مشن فی انہ الامور اسکا کہ اصل میں ہے

تکلمه شیخنا ابو عبد الله الحافظ بطلان ما يرويه
 بعض الجهلاء عن نبينا صلى الله عليه وسلم ولدته
 زمن الملك العادل يعني اوشروان **حديث**
 ويل للتاجر من يلى الله وويل للصانع من غدر بعد
 قال العراقى لم اقبله على اصل وذكروا صاحب الفهرست
 من تحت افس بغير اساد غوه تحت و به اسم
 بروى من قوله عمر رضى الله عنه و ابراهيم النخعي وهون
 تابعى الكوفة ضلع هذا يكره التسمية بنحو سيبويه و
نظريه حرف الهاء - حديث اشد
 لمن جعفر كذا الهدا يا ايترك لا اصل لها هكذا لكن
 وورد بسند ضعيف من اهدى له هدى فجلسا و
 فيها كما تقدم والله اعلم **تحت** هلاك امتى عالم فاجر
 و عابد جاهل لم يوجد كذا في المختصر **حرف اللام**
الف - حديث لا ادري نصف العلم قوله الشيخ
 كما رواه الدارقطني في مسنده والبيهقي في منخرله لكن في
 سنن سعيد بن منصور عن بن مسعود لكن في سنن
 بن منصور عن بن مسعود لا اذكر تلك العلم ذكر السيوطي
 وقال السخاوي بل في صحيح البخاري عز ابن مسعود
 قوله من علم فليقل ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان
 من العلم ان تقول لا اقدم الله اعلم قلت في حديث
 انه عليه السلام قال لا تدعوا رايي ام لا وفي التنزيل
 (لا ادري ما يفعل بي ولا بكم) **الاية حديث**
 لا فاس ببول السارد و كما اكل لحمه موضع كذا في اللام
حديث باهر لذواق عند المشتري لا اصل له
حديث لا تتوضأ في الكيف الذي يتوضأون

الحدیث

توضی

که شیخ ابو عبد الله الحافظ اس روایت کی بطلان من کلام کی ہے
 جسکو بعض جاہل سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
 زمانی بادشاہ عادل یعنی اوشروان میں پیدا ہوا ہوں **حدیث**
 ہلاکت ہے سوداگر کو کہ اس قول کے سبب ان قسم لے کر کہ
 ہے پیشہ داران کہ اس قول سے کل اور ہر چیز کی مکہ عراقی نے
 میں سکر اصل پر ارفع نہیں ہوا اور صاحب بن عفر و حسن انس
 بغیر اس کی روایت کی ہے **حدیث** و یہ شیطان کا نام ہے مختصر عمر و ابی
 غنم کا (خنیاسی کو دکھا کر) قول ہے بل بن ابی سیرین و غنم و
 انکی شل نام کہی کر دین حرف ما - **حدیث** تحت اس
 لے ہے جو حاضر ہو - اور ایسا ہی تحائف مشترک میں - ان دنوں کا
 اصل طرح نہیں لیکن سند ضعیف اس طرح آیا ہے کہ
 مابقی تو منشیوں و سکی اوسمیں شریک ہیں جیسا کہ مذکور ہے
 ہلاک کر نیو الامیر متکا عالم فاجر اور عابد جاہل ہے نہیں ایسا مختصر
 میں **حرف لام الف - حدیث** میں نہیں جانتا نصف
 علم ہے - اس کی سند میں دیکھتی ہے دخل میں روایت کی ہے کہ یہ
 شعبی کا ہے سید طبری نے ذکر کیا ہے کہ سنن سعید بن منصور میں ابن مسعود
 ہے کہ میں نہیں جانتا تھا یہی علم کی ہے اور کہا تھا کہی بلکہ صحیح بخاری میں
 ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو وہ کہی اور جو شخص نہیں جانتا
 تو کہی کہ اسد تہر جانتا ہے اس لئے کہ یہی ایک علم ہے کہ تو کہی جو کہ نہیں جانتا
 کہ اسد تہر جانتا ہے - میں اس میں ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت فرمائی ہیں
 نہیں بخاری میں ہی یا نہیں اور قرآن میں کہ میں نہیں جانتا
 سیر و تہر کے ساتھ کیا ہوگا **حدیث** گدے کے بول سے بول کر
 بول کر جو چیز کا گوشت کھا یا جاتا ہے کہ خون نہیں - مسعود
 ایسا ہے کہ میں **حدیث** مشتری کی بات نہ کہی ہے کہ
 خرمن میں کہ میں نہیں **حدیث** خرمن پانچوں میں (میں) کہی ہے

حدیث ناد علیا مظهر الجواب **حدیث**
 فی التواضع یسوتک باحمد بولایتک با علی **حدیث**
 لامهراقل من حشره دراهم قال السخاوی واهل الدار
 عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
 عبد الله هو كذاب وقد كان الامام احمد يقول سمعت
 ابن عیینة يقول له هذا اصلا یعنی العترة فی
 المهر و یعارضه **حدیث** سهل بن سعد الواهبة نفسها
 النفس ولو غامتا من حدید قلت المعارضة تندع بحمل
 الاول علی السبع من المهر آجلا و عاجلا و الثاني علی
 المحمل عرفا و یؤید الاول ما رواه البیهقی فی السنن البیرونی
 من طرق ضعیفة لكنها یتقوی بعضها ببعض عن جابر
 یترقی الی مرتبة الحسن و هو كات فی الحجة علی نبی
 فی شرح مختصر الوقایة و هو الله ولی الهدایة **حدیث**
 لاهم الامم الدین لا و جع العین قال الزرکندی قال
 احمد لا اصایده خرج البیهقی فی الشعب **حدیث** جابر
 رضعه و قال انه منكر و قال السیوطی هو فی معجم الطبرانی
 الضعیف من **حدیث** جابر و ذکر الزرکندی عن ابن المدنی
 قال سمعت ابی یقول **حدیث** احمد ایضا و رواها الحسن
 لها اصل و ذکر منها هذا **الحدیث** بلفظ لا غم الا غم الذین
حدیث لا یاتی الا کرامة الاحاد هو من قول علی علی ما
 یقال ذکره الدیلمی قال السخاوی و هو كذا لك فی من سجد
 بن منسک من علیا القیت له و سادة فجلس علیها و قال ذلك
 و قد أخرجه الدیلمی عن ابن عمر بن مرفوعا قال السیوطی
 البیهقی فی الشعب عن علی و قد **حدیث** لا یحکم
 الفرائض قال ابن حجر **حدیث** لا یحکم

حدیث جابر علی کہ جس سے کلمات ظاہر ہوتی ہیں جیسے کہ میں نے
 مدوگا ہوا گائی محمد تیری خدمت کی ساتھ راوی علی تیری لایت ساتھ وہاں ہوا
حدیث دس آدمی کم نہیں ہے تلخا و بخوار قلنی نے جابر سے
 مرفوعہ روایت نقل کی ہے لیکن سند اس کے راستے اس کی سند میں
 بشر بن عبد بنی اور وہ کذاب ہے امام احمد فرماتی تھے کہ میں نے بیان بن عبد
 شاہ کی کہتری میں سے حاصل نہیں کیا یعنی دس آدمی کم نہیں ہوا **حدیث**
 سهل بن سعد جبین ذکر ہے کہ عورت نے آنحضرت کو اپنا
 بخت دیا تھا بعد از فقہ آنحضرت نے فرمایا تائیس کر اگرچہ انگوٹھ اور
 کے اس کے معارض ہے میں کتاب میں معارضہ طرح فہم ہو سکتا ہے کہ علی **حدیث**
 انہم موعول پر کیا جائی اور دس کو معجل راوی پہلی حدیث کی یہ دہشت
 تقویت کی ہے جو سن کر ہی میں جابر ہی بہت طرق ضعیفہ کی ایک لیکن
 کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور مرتبہ حسن تک پہنچ جاتی ہے اور
 کیلئے کافی ہے یہ سب کا نیز شرح مختصر وقایع میں ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت کا
 والی ہے **حدیث** نہیں کوئی غم کر غم دین کا اور نہیں کوئی درد کر درد کر
 کا کہ از کشی فی احمد اسکا کہ اصل نہیں اور سبقتی شب میں جابر مرفوعہ
 رواہ لا یابو اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیدوطی نے معجم الطبرانی الضعیف میں جابر
 اور زکشی نے ابن المدنی سے ذکر کیا ہے کہ کہا اس کی سنائیے پتہ ہائے کہ
 وہ کہتا تھا یا پانچ حدیثیں ہم ان کو روایت کی ہیں حالانکہ ان کا اصل نہیں
 نہیں ہے اور یہ حدیث ان لفظوں میں نہیں ہے یہ غم کر غم دین کا
حدیث نہیں انکار کرتا کہت کا گو کہ دہشت کی ہے ذکر کیا ہے کہ مشہور
 کہ یہ قول علی کا ہے کہ سادات کے من سجد بن منسک من علیا و علیا و علیا
 ایک بچہ نہ لایا گیا پس اس پر شہید ہو اور اس طرح فرمایا اور دہشت کی ہے ابن عمر
 سے مرفوعہ روایت کی ہے کہ سیدوطی نے یہی فی شعب میں علی سے مرفوعہ
 روایت کی ہے **حدیث** مسلمان کے لئے نعمان اور منکر کا
 سیدنا ملال نہیں اور اس کے حلال ہے مرفوعہ ہے

لا نظر له من قال وانظر الى ما قال

تيسر به مرفوعا على كماله فلا يصح اما ما يزيد
 العوام من قولهم فتوتوا فتدخلوا النار فلا اصل له
تحد لا نظر الى من قال وانظر الى ما قال اذ على كرم الله
 وجهه كبراه ابن المسكافى تاريخه عنه ذكره الشيخ
تحد لا سلام على كماله اصله فيسناه وهو صحيح في
 تحذيره من اقر قال العتق لا اصل له وليس معنى على
 اطلاقه صحيحا **حديث** لا غيبة لفاسق قالوا حد
 وقال الله رقتى والخطيب الحاكم باطل لكن قال الزركشي
 طرق كيدة وقد رواه البيهقي فسنه من حدائش رضى
 عنه بلفظ من الفى جلباب الحياء فلا غيبة له وقال
 سنده ضعف وقال الهروي في ذم الكلام هو حد جرس
 ساقه عن طرق عن هيز بلفظ ليس لفاسق غيب **تحد**
 لا على الاعلى لا سيف الاذوال فقال اصله مما يعتد
 نعم يروى في انرواه عند الحسن عرفة العبد من تحد
 ابى جعفر محمد بن على الباقر قال نادى ملك من
 يوم بد بقال له رضوان لا سيف الاذوال فقال لا فنى
 الاعلى وذكره وكذا فى رياض النضرة وقال ذو الفقار
 اسم سيف النبي عليه السلام وسبحه بذلك لانه كان
 فيه خضر صغار اقول وما يدل على اطلاله انه لو نزل
 بهذا من السماء فى بد سمع الصفا الكرم ولنقل
 عنهم لا فنة الفخام وهذا شبيه ما نقل من غريب النفا
 حوالى بدر وينسبونه الى الملهك على محبة الاستمرار
 من رضى عليه السلام الى يومنا هذا وهو باطل عقلا
 ونقلا وان كان ذكره ابن المروزي وتبعه القسط
 فى مرابه وكذا من معرويات الشيعة الشنيعة

مقبس بحرف مرفوع روایت کی کہ ہر حال یہ صحیح نہیں لیکن
 حکم عوام زیادہ کئی میں (سب مرد تو آگ میں داخل ہو) ہر حال
 اصل نہیں **حديث** نہ کچھ اور کسی طرف جس کو کہا ہے اور کچھ ہو کہ
 کہا ہے۔ یہ حضرت علی (س) کا قول ہے۔ بیٹو فی ذکر کیا کہ کہ سکوا ہر
 نے تاریخ میں روایت کی ہے **حديث** نہیں سلامتی کہا فی دانی
 ہر حال اصل نہیں اور اگر کہنے میں یہ قد ہے نہیں غدر کے لئے ہر حال
 کہا ہے غفلت کی ہر حال نہیں درمیان ہر مطلقا صحیح میں **حديث**
 فاسق کی غیبت نہیں کہا احمد نے نہ کہ ہے اور کہا اور قطر اور خطیب
 حاکم فی باطل ہے لیکن کہا نہ کہ ہے اس کو بہت طرق میں اور شیخی
 سنن میں اس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جس نے چار حاکم کی آثار
 تو یہ کسی غیبت نہیں ہے اور کہا اس کی سند میں ضعف ہے اور کہا ہر
 ذم الکلام میں یہ قد حسن ہے اور بہت طرق سے ان الفاظ سے لایا ہے
 فاسق کیلئے غیبت **حديث** نہیں کو ہر جان کر علی اور نہیں تلوار کر
 زوال غفار ہر حال کہ حسن نہیں جیسے اعماد کیا حکم کی کہ اصل کے حسن
 ایک پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی ابی اقر سے ہے کہا اوس کے ایک فرشتے
 نے آسمان کے کسی دن آواز دیا کہ نام عنوان نہیں تلوار کر ذوالفقار
 اور نہیں ان کر علی اور یاسی یا ض النظمین اور کہا اور سنو
 نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلام کا نام ہوا کہ نہیں
 چھٹی جو ہر قسم میں کہتا ہوں بات اس کی بطلان پر لالت کرتی کہ
 اگر یہ بد کن آن آسمان آواز آتا تو بہت صحابہ کرام سکونت اور ہر قسم
 آج تک الم فعل کرتی جلی تی۔ یہ بات ایسا میل لوگ نقل کرتے
 ہیں کہ بدر کی دن شترتون نے تقارہ بجایا تھا۔ یہ عقلا
 اور نقلا باطل ہے اگرچہ ابن المروزی نے اس کو ذکر
 کیا ہے اور سنیہ مواہب میں اسکا تاج مواہب
 بلکہ یہ شیعوں کا حق ہے

حدیث یا باہرہ و اذی منعت حدیث
والحمد لله قال حفظتہ لا یسیر بکفک
حق قد ثبت من اللہ المؤمنون کہ حدیث یا احمد
بطریقہ موضوع کا صرح بہ المعانی حدیث
یا احمد و اذی قال الری کہ حدیث یا احمد ہر موضوع
حدیث یا خیل اللہ ارکبی رواہ العسکری فی
الامثال عن انس رضی اللہ عنہ ان حارثۃ ابن النعمان
قال یا بنی اللہ ادع اللہ لی بالشہادۃ فیدع الیہ قال
فوقہ یوم یا خیل اللہ ارکبی فکان اول فارس کہی و
فارس لستہد ذکرہ الزکشی و قال السخاوری و ابن
فی المعانی عن الولید بن مسلم عن سعید بن مسروق
قال بعث رسول اللہ علیہ السلام یومئذ یعنی یوم بی
قریظۃ بعد یوم الاحزاب مناد یا بنی اللہ یا خیل اللہ
و عن السہیلی فی روضتہ فی جزوۃ حنین ہذہ اللفظۃ
لصمیم مسلم فینظر حدیث یا شیخ ان اوردت
قالہ لا یسیر بکفک یرجع عن الشیخ ابی اسحق الشیرازی
قال رأیت ابنی علیہ السلام فی المنام فالتہ عن حدیث
اسمہ منہ و اریہ عنہ فقال یا غیم و ذکرہ و
یفزع بذلک بقول سماء رسول اللہ علیہ السلام شیخنا
کن اذکرہ الصحابی قال للسنی لا انکار فی ہذہ وایۃ
ہذا عن علیہ السلام فی المنام و لافی العرب فانس
لین کہ یا بنی فید الخلفاء الذی ذکرہ اصحابنا فی
الخصائص قال النووی فی شرح مسلم ان ما تقرر فی الشرع
لا یشیر بہ بآیۃ النام نہ قال و ہذا فی منامہ و
بآیاتہم عن علیہ السلام کہ بہ الولادۃ ما اذکر

حدیث یا احمد و اذی منعت حدیث
والحمد لله قال حفظتہ لا یسیر بکفک
حق قد ثبت من اللہ المؤمنون کہ حدیث یا احمد
بطریقہ موضوع کا صرح بہ المعانی حدیث
یا احمد و اذی قال الری کہ حدیث یا احمد ہر موضوع
حدیث یا خیل اللہ ارکبی رواہ العسکری فی
الامثال عن انس رضی اللہ عنہ ان حارثۃ ابن النعمان
قال یا بنی اللہ ادع اللہ لی بالشہادۃ فیدع الیہ قال
فوقہ یوم یا خیل اللہ ارکبی فکان اول فارس کہی و
فارس لستہد ذکرہ الزکشی و قال السخاوری و ابن
فی المعانی عن الولید بن مسلم عن سعید بن مسروق
قال بعث رسول اللہ علیہ السلام یومئذ یعنی یوم بی
قریظۃ بعد یوم الاحزاب مناد یا بنی اللہ یا خیل اللہ
و عن السہیلی فی روضتہ فی جزوۃ حنین ہذہ اللفظۃ
لصمیم مسلم فینظر حدیث یا شیخ ان اوردت
قالہ لا یسیر بکفک یرجع عن الشیخ ابی اسحق الشیرازی
قال رأیت ابنی علیہ السلام فی المنام فالتہ عن حدیث
اسمہ منہ و اریہ عنہ فقال یا غیم و ذکرہ و
یفزع بذلک بقول سماء رسول اللہ علیہ السلام شیخنا
کن اذکرہ الصحابی قال للسنی لا انکار فی ہذہ وایۃ
ہذا عن علیہ السلام فی المنام و لافی العرب فانس
لین کہ یا بنی فید الخلفاء الذی ذکرہ اصحابنا فی
الخصائص قال النووی فی شرح مسلم ان ما تقرر فی الشرع
لا یشیر بہ بآیۃ النام نہ قال و ہذا فی منامہ و
بآیاتہم عن علیہ السلام کہ بہ الولادۃ ما اذکر

یا وجہ من نالہ الخی صلی اللہ علیہ وسلم کرام و سیر
 علی الخلائق فی المرام **محدث** یخبر الرضی عن عم انفس
 معنی حدیث عجیب بناسن قوم تقادون الجنة بالسلاسل
 و هم له کارهون و ضوالسلاسل بالقیول الاسار
 و فی معناه الفقر الرض و سائر البلیا یا حدیث
 یؤا القوم حسنهم و جهام و منوع کما فی الالائی
 مع انه لیس علی اطلاق **محدث** ید عدل اذ الم تقد
 علی قطعها قبلها ذکر فی المجالستر عن النضو اذ
 مد الیک عدولک فانه فان قدرت علی قطعها
 اقطعها و الا فقبلها قلت هو یقرب من حدیث
 یقرض للقرض فی ملته و تقدم اسجد فی صولته **محدث**
 لیس لما قرأت له قال السیاح و لا اسئل له هذا اللفظ و
 بین جماعة الشیخ اسمعيل الجبرقی بالیمین قطعی بالقرآن
 قلت قد بلغنی از شعبا قرأ القرات السبع علی شیخ من
 السنة و سافر لبلاد فقیل له ما احسنه الاعین
 ان یخجل سنی فقال ما یضرب انما تحت العسل و ترکت
 الظرف فوصل کلامه الشیخ فنادی اصحابه بن القری
 یس لکم و علیهم السلام فلما اقواها سلب العرا
 قلب الشیعی فرجع الی الشیخ و تاب من بد و خلص
 شغلته و افاض الله علیه من حمده **محدث** یصوم
 فیها هذا یقال حین یرکط لال مکان دو مکان اذا
 اختلف المطالع قال السخا و هو شیء ما علمت یمن
 فی الحد و لا فی الفقه معروف و بالاختلاف من
 محدث یساق الی مصر و قضی الامر اخرج یونیم
 و الطبرانی و ابن شاهین و ابن السکون فی الصحاح

انوس حسن بن علی بن ابراهیم صاحب کتبه بعض کرام
 اور یہ اقاید اپنی مقصود پر ولات نہیں کرتی حدیث کہیں کہیں
 کو خلاف مرضی پر اجرتا ہے اس حدیث کی معنی میں ہمارا یہ نتیجہ
 ہے اس قسم سے جو غیر یمنین جکار کجست کی طرف لائی جاتی ہو تاکہ
 وہ اس سے کہتے کہ یمن اور سلاسل کے معنی زنجیر کے ہیں جو قید
 کیلئے ہوتا ہے اور اس معنی میں ہر فقیری اور مرضی اور باقی مصیبتیں
 حدیث قوم کی امامت وہ کراہی جو سب سے خوب شکل ہو مگر
 ہے جیسا کہ لالی یمن یہ مطلقاً درست نہیں **محدث** جب تو دشمن کے
 اہل کو قطع کرنے پر قادر ہو سکے تو اس کو بوجہ منصوص ہر مجالست میں
 ہے جب تیرا دشمن تیری طرف ہاتھ لگا کرے اگر تو اس کو قطع کرنے پر قادر ہو
 قطع کر دے اور پھر بوجہ یمن اس کا ہوتی اس حدیث کی قریب بہت
 لئے اس حکومت میں قص کی اور آگے ہو اور بدین اس کیلئے **محدث**
 یس حسن بن علی کے پڑے جاؤ کافی ہے کہ اسنادی ان الفاظ سے اسکا
 کچھ اصل نہیں شیخ اسمعيل جبرقی جماعت میں قطعی مجرب ہیں کہ اسنادی
 خبر ہو چکے کہ ایک شیخی سات قرأتیں ایک شیخ سنی پڑھیں اپنی شہر
 چلا گیا کسی اسکو کہا تو کیا اچھا ہے کہ ایک عیب تیرے میں ہے کہ شیخ تیرے
 کہا اسے مجھے کچھ ضرر نہیں منہ نہ چاٹ لیا اور بتیں چھوڑا جب تک کہ اس کا نام نہ
 پہنچے اور سنی اپنے شاگردوں قاریوں کو بلایا تو شہر لٹائی کیلئے اصرار
 یمن سے جب انہوں نے ختم کیا تو شیخی قرأت کو شیخ کے کہنے پر لیا پھر
 شیخ کی طرف آیا اور اپنی برکت تو بکی اور اپنے غفلت خلاص ہو اور اللہ تعالیٰ نے
 اس پر اپنی رحمت بہا حدیث محمد لوگ روزہ کہتے ہیں یہ کلام اوست
 و یمن میں جیسا کہ چکے چاندیکہ جانو کہا سخا کی میں اسکو حدیث میں
 نہیں کہتا اور فقہ میں مشہور ہے اور اختلاف سے مرصوف ہے حدیث
 ہر شخص توڑی عیسیٰ علیہ السلام سے کہ طوفان چاہا گیا جو غیر مہر
 نے کہیں میں اور اس میں اس میں اس کی صحابہ میں

کتاب

یامره بنا هو مندوب و رضا عن مہی عنہ و
 الی علی صلحہ فلا خلاف فی استحبنا العمل علی وفقہ
 فیہ یس حکما بالنام بل محافقر من اصل ذلک الشی
 یحکم یا صفرام یا بیضاء عزی غیر فی قالہ علی کرم اللہ
 اذ اجابہ بن القیاح فقال یا امیر المؤمنین امتنا لیت
 المال من صفرام و بیضاء فقال اللہ اکبر و قام متوکلنا
 بن القیاح حق فام علی بیت المال و تود فی الناس
 فاعطاهم جمیع ما فی بیت مال المسلمین و هو یقول
 یا صفرام یا بیضاء عزی غیر ہا و ہا حتی ما بقی
 درہم و لا دینار ثم امر بنجہ اسی برشہ و صلی فیہ
 رکعتین و کرہ غیر واحد من الائمة **شکل** یا علی
 تزودت فلا تنزل البصل قال السجادی ہو کذبت
 و کذا اما ورجع الدلیج عن عبد اللہ من الحارث **الاصح**
 اخی جری بہ مرفوعا علیکم بالبصل فانہ یطیب النطقہ
 و یبصر الولد **حدیث** یا علی اتخذک نعلین
 حدیدہما فی طلب العلم قال ابن تیمیہ موضوع
 فی الذیل ہو کما قال **حدیث** یا علی اح بصیفہ
 دوات فاصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 وکتب علی و شہد جبریل ثم طویت الصیفہ قال
 الراوی فی حدیثک انہ یعلم ما فی الصیفہ الا الذی
 وکتبہا و شہد ہا فلا تصدقہ و ہذا فی المرحۃ الذ
 توفی فیہ قال الصغانی فی اللہ للقطانہ موضوع انتھ
 و قد قال بعض المحققین ان وصایا علی المصدرة بیا
 المذاب کلہا موضوع غیر قولہ عبد السلام یا علی انت
 منولہ ہا و ان من موسی الا انہ لا بنی **شکل**

سین حضرت علیؑ کما حکم کنی ہون برکتی شمس کنی ہون
 یا کنی فعل صلحت کی طرف ہا بہت کنی ہون و حضرت کی قول کہ
 موافق عمل کنی کنی کا خلاف نہیں اسلئے کہ یہ حکم متعلق خواب سے
 نہیں بلکہ یہ قواعد اصل دین ہے حدیث اسو سنخ المرحید
 میر فخر کو عزت ہے یہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ لہا و جہا و کما یس
 القیاح آیا اور کہہ کر گا ای امیر المؤمنین بیت المال سچا چاندی سے پر
 ہو گیا ہے تب کہا حضرت علیؑ نے انتہیت بڑا ہی اور بن القیاح بڑکا
 لگا کر بیت المال کے پاس کہہ کر ہو گئے اور لوگوں میں کو اندہ ڈالیا پھر لوگو
 کو تمام بیت المال لے دیا گیا اور اس وقت کہتے تھے ای سرخاوی سید میر عر
 عزت دی تاکہ اس سے ایک دم اور دینار باقی نہ رہا پھر لوگو کو باقی خبر لوگا
 حکم دیا اور اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی یہ بہت ناموس و ذکر کیا
 ہے حدیث ای علی جب تو توشہ تو بیا نہ بھول کہ اسحاق
 نے یہ محض کذب ہے اور ایسا ہی جو دلیج نے عبد اللہ بن جارت انصار نے
 جو یہ مرفوع روایت کی ہے لازم پکڑو یا زکو اسلئے کہ یہ لطف کو پاکیزہ
 کرنا ہے اور ادلاؤ کو درست کرنا ہے حدیث ای علی جو تیان کو کچرناؤ
 او کو علم کی طلب میں فنا کر کہ ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ذیل میں
 ہے ایسا ہی ہے حدیث ای علی کا غذا اور دوات لایس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا یا اور علیؑ فی لکھا اور جبریل شاہد ہو پھر
 لپیٹ دیا گیا کہ اسے جو شخص سوا کا تب اور لکھا تو کہ اور شاہد کے
 بیان کرے کہ میں بھی جو صحیفہ میں ہے جانتا ہوں تو اس کی تصدیق نہ
 کر دیہ مرض الموت کا تقصیر ہے کہ اصغانی نے لکھا
 الملقط میں یہ موضوع ہے انتھے اور کہا بعض محققین
 وصیتیں علیؑ کی جو خدا کے ساتھ ہیں وہ سب موضوع ہیں
 سوا اس قول حضرت علیؑ ای علی تو مجھے منزلہ رسول
 ہے اسلئے کہ کہہ کر میری بعد کوئی ہی نہیں حدیث

انھا قالت ان احب الی الله من غیر منسوخ
وانکم فی و اختن فی حبی یوم الاربعاء انتی کلام
الصحاح و تقدم بعض الکلام علی حدیث ما بدیشی
یوم الاربعاء الا و قد والله سبحانه اعلو حدیث
یوم صومکم یوم محرک لاهل کماله کما قال احمد و غیره
ذکره الصحاحی ذکره الزبیر کشی بلفظ محرک یوم
قال احمد بن حنبل الاصل قلت ولو صحیح علی التواتر
او علی سدة و مروده و هو عام حجة الوداع او غیر
والله اعلم **فصل حدیث** قال شیخ متابعنا
الحافظ شمس الدین السخاوی فی خاتمة المقاصد
الحسنة فی بیان الاحادیث المشتهرة علی السنن اذا
انتقها اوردناه مما استقصناه فخلق بذلك ما شتهر
لغالب بعض الامة و نحوهم لبعض و کذا انصایف یضاه
لاناس و قبور الاقوام **فصل** جلالة معبلا ذلك کلام
اناس یدکرون بین کثیر من العوام بالعلم امام مطلقا
او فی خصوص علم معین و ربما تساهل فی ذلك من لا معرفة
له بذلك تقلید و استصواب کان متصفا به ثم
بالترك او تشاغل بما انسلخ به عن الوصف الاول
حرف جمیع هذه کثیر لا یخصر فی الاول قول ابن تیمیة
ما اشتهر من ان الشافعی واحدا جتمعا بشیبا
الواعی و سالا فباطل بانفاق اهل المعرفة لانهم لم
یدرکوا قال و کذا ما ذکره من ان الشافعی احب
بابی یوسف عند الشیخ باطل فله جمیع الشافعی
بالشیخ الاصل موت ابی یوسف و قال السخاوی
محرر کذا الرحلة الشافعی الی الی الی

کما اوردت فی حدیثه و من سیر فی بلادک حسین بن اسحاق
مین کلج کرکون و در حسین کشک کاغذ کرکون و کادان ہے
کلام سخاوی کی تمام میں افسر حدیث پر کلام کیے گئے ہیں
جو میر جمعی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور آمد تعالیٰ ہو جائی
ہے حدیث دن تہارے روز کا حکم کرکون ہے و سخاوی ذکر کیا
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ کچھ اصل نہیں ہے اور زکشی نے ان
لفظوں سے بیان کیا ہے غرضی تہارے کادان ہے پھر کیا امام احمد بن
نے کچھ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالب وقت پر معمول ہوگی ایسا
حجۃ الوداع پر یا کسی غیر پر و آمد علم **فصل حدیث** شیخ متابعنا
شمس الدین سخاوی نے مقاصد الحسنی خاتم میں احادیث مشہورہ کا
حال اس طرح بیان کیا ہے جس چیز کو سمجھ کر کہا تھا جب تمام میں کی تو
ادکر سابقہ حال لغالب بعض اس میں کا بعض سے اور حال تصانیف کا بعض
ادیسوں کے طرف منسوب ہیں اور حال بزرگوں کی قبروں کا بعض
بطان کے اور حال دن لوگوں کا جو عوام الناس میں سب علموں یا
بعض میں مشہور ہیں ملحق کرتے ہیں و اکثر اوقات جاہل آدمی اس میں
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے جو اسے
متصف ہو پھر چوہنی سے دوہر جاتا ہے یا شغل کو تہا پر متغافل
سے جو اسے خالی ہو اور ان سہاروں کا حصہ نہیں ہو سکتا ہیں
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کشافی اور
تشیبانی راجع سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے بافتقار اہل معرفت
ہے ایسے کہ انہوں نے اس کو نہیں دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہیں کشافی فی امام ابی یوسف کی ساتھ تشریف لے گئے
کی ہے یہ باطل ہے کشافی نے غرض نہیں ملاقات کی کہ پوچھنے
سرت کی برآمد کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
خاتم نے مستحب کی طرف رحمت کی اور رحمت

و ابن یونس علیہ السلام من طریق موسی بن
 علی بن یونس عن ابیہ عن جده و یلیح رخصه ان
 یفطم بعد فانتضوا خیرہا ای طلبوا نفعها ولا
 یخذلوا و ہاذا رافانہ یساق الیہا اقل الناس اہما رافانہ
 لفظ الاولین والباقیین بمعناہ قال ابن یونس انہ
 جد و قال عازاذا لاہ موسی ان یحدث بمثل ہذا
 فانہ کان اتقی اللہ من ذلک و تبعہ ابن الجوزی فادوم
 فی الموضوعات و قال البغائی لا یصح حدیث یقول
 الذی یقول البرد معاصم و لیس یجد ذکیر ابن الجوزی
 قلت و هو مستفاد من قولہما (و اسرائیل یتیکم الہی) ہے
 و البرد فہو من باب لا یتفأ بذکر احد الضدین
 الاخر فامل و تدبر یحکم الیقین لا یمان کلہ مو
 علی ما ذکرہ الصفا حدیث یوم الاربعاء لا یوم
 مستقر اخر جہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ
 قال السقا ولا اصلہ و فی فضیلة و التفسیر منہ
 احاد کلہا و اھیة قلت و علی تقدیر صحیح ہذا
 الحدیث اربعۃ فہو تفسیر لقولہما (ایوم غن مستقر)
 بانہ یوم الاربعاء و قد کان غنا و شوما علی الاعمال
 سعدا و مبارکا علی الاحیاء قال و لکن اما یروى فی یام
 الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر و خدیعة و
 الاحد یوم غرس و بناء و الاثنین یوم سفرو طلب
 رزق و الثلاثاء حدید و باس و الاربعاء یوم
 اخذ و اعطاء و الخمیس یوم طلب الجواب و الجمعة
 یوم خطبة النکاح اخر جہ ابو یعلی من حدیث ابن
 عباس فہو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائ

ابن یونس عن ابیہ عن جده و یلیح رخصه ان
 یفطم بعد فانتضوا خیرہا ای طلبوا نفعها ولا
 یخذلوا و ہاذا رافانہ یساق الیہا اقل الناس اہما رافانہ
 لفظ الاولین والباقیین بمعناہ قال ابن یونس انہ
 جد و قال عازاذا لاہ موسی ان یحدث بمثل ہذا
 فانہ کان اتقی اللہ من ذلک و تبعہ ابن الجوزی فادوم
 فی الموضوعات و قال البغائی لا یصح حدیث یقول
 الذی یقول البرد معاصم و لیس یجد ذکیر ابن الجوزی
 قلت و هو مستفاد من قولہما (و اسرائیل یتیکم الہی) ہے
 و البرد فہو من باب لا یتفأ بذکر احد الضدین
 الاخر فامل و تدبر یحکم الیقین لا یمان کلہ مو
 علی ما ذکرہ الصفا حدیث یوم الاربعاء لا یوم
 مستقر اخر جہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ
 قال السقا ولا اصلہ و فی فضیلة و التفسیر منہ
 احاد کلہا و اھیة قلت و علی تقدیر صحیح ہذا
 الحدیث اربعۃ فہو تفسیر لقولہما (ایوم غن مستقر)
 بانہ یوم الاربعاء و قد کان غنا و شوما علی الاعمال
 سعدا و مبارکا علی الاحیاء قال و لکن اما یروى فی یام
 الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر و خدیعة و
 الاحد یوم غرس و بناء و الاثنین یوم سفرو طلب
 رزق و الثلاثاء حدید و باس و الاربعاء یوم
 اخذ و اعطاء و الخمیس یوم طلب الجواب و الجمعة
 یوم خطبة النکاح اخر جہ ابو یعلی من حدیث ابن
 عباس فہو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائ

بعد مدہ منطوقہ المکان المنقح لا یجوز
 بسلامان اتمام قبر حیدرۃ بن خنیسہ کا
 جرم بہ بعض الحفاظ الثامین ولكن قد
 جرم ابن حنا و تبعہ شیخنا بالاول و مکان المعروف
 بالمشهد الحین من القاهرة لیس الحین مدنی
 بہ بالاتفاق و انما فیہ راسہ فیما ذکرہ بعض
 المصریین و نفاہ بعضهم قالہ شیخنا یعنی
 العسقلانی و اما التقی بن تیمیۃ فقد رایت
 جوابا بالغ فی انکار ذلک و اطال فی رد المکان
 المعروف بالسیدۃ نفیسۃ ابنۃ الحسن بن زید
 بن الحسن بن علی بن ابطال فقد ذکرہ بعض
 اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي
 لیس ہو قبرها و لكنها فی تلك البقعة بالاسقف
 و استفاء ذلک مع ما بعد بطول و هو جدد
 ما یرادہ فی تألیف انتی **فصل** اقول و ما
 یلحق بہ ما قالہ العلامة الشیخ محمد بن العزیز
 لا یصح تعین قبر نبی غیر نبینا علیہ السلام
 فی تلك القرية لا یخصوہ تلك البقعة انتھ
 و کا نہ فیہ شارة الی ان لا وجود لہ و القبر و
 الکواکب بعد ظهور ضیاء الشمس ایما الی
 سائر الادیان فی جمیع الاماکن و الارمان و
 یشارکہ احد فی زیارۃ لتعظیمہ الشان کما
 من الحکمتہ فی دفنہ علیہ السلام بالمدينة لئلا
 یقتصر بتہلک و دفن بمکہ فی جنب بیت علیہ السلام
 و دفن بمکہ کثیر من العصابة الکرام اما مقام

اور وہ مکان جو نبی سرمدی کے طرف منطوقہ من
 اوسین حیدرہ بن خنیسہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ ظاہر
 نے جزم کیا ہے لیکن ابن حنبل نے پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
 ہمارا شیخ اسی کا تاج ہوا ہے اور وہ مکان جو مشہور
 کا قاهرہ سے معروف ہے بالاتفاق حین بن جگہ + مدون
 نہیں ہے ان اسین انکا سر مبارک ہی بعض مصریوں کا
 اثبات کیا ہے اور بعضوں نے نفی کی ہے لیکن شیخ ابن تیمیہ کا
 ایک جواب یہاں ہے اوسرا کے انکا میں ہر مبالغہ کیا ہے
 اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
 علی بن ابطال سے معروف ہے بعض اہل معرفت نے ذکر کیا ہے
 خصوصاً وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اوسکی قبر ہے
 ان اوس تمام میدان میں ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
 بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیمہ کتاب میں ذکر کیا جائے
 انتہ **فصل** میں کہتا ہوں یکے ساتھ یہ بھی لانا
 سنا ہے جو علامہ شیخ محمد بن العزیز نے کہا ہے کہ
 مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحیح نہیں۔ ان ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام اس
 میں ہیں نہ خاص کر اس میدان میں اسنے گویا یہاں کی طرف
 اشارہ ہے کہ بعد ظهور آفتاب کی ستمنا کا چاند کا نور باقی
 نہیں رہتا اور تمام دینوں کا سب شہر و اود زمانوں میں شہر
 ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی شخصت کا زیارت کی باب میں شریک
 نہ ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ میں دفن
 ہوا حکمت ہی اگر کہ میں بیت السلام کی کسی جانب نہ
 ہو تے تو اوس کا خربہ قص ہو جاتا اور کہ میں بیت
 صحابی مدون ہوئے میں لیکن قبر میں اوسکے

ابن الحسن جرحہ علی قتله وان اخرجہا البیہقی فی
 مناقب الشافعی وغیرہ خصوصاً مکتوبہ
 من الثانی قول المیون سمعت احمد بن حنبل یقول
 ثلاثۃ کتب لیس لها اصول للغازی والملاحم والتفسیر قال
 الخطیب فی جامعہ و هذا عمل علی کتب مخصوصۃ
 فی هذه العنا ثلاثۃ غیر معتد علیہا العد عدلہ
 ناقلہا و زیادۃ الفصا ص فیہا و اما کتب الملاحم
 بھذه الصفة و لیس یحیی فی ذکر الملاحم المرتقبۃ و
 الفتن المستظرة غیر احادیث یسیرہ و اما کتب
 التفسیر فمن اشہرہا کتابا للکلبی و مقاتل بن سلیمان
 وقد قال احمد فی تفسیر الکلبی من اولہ الی آخرہ کذب فیہ
 فیحصل النظر فیہ قال لا قلت وقد قال الزرکشی و کتاب
 مقاتل قریب قال السیو و من کتب صحیحہ و نسخ
 معتبرۃ بیت حالہا فی آخر کتاب الاتقان فی علوم
 القرآن و سطر یقالہا فی تفسیر السند انتھ و اما
 المغازی فمن اشہرہا کتاب محمد بن اسحاق و کان
 يأخذ من اهل الکتاب قد قال الشافعی کتابہ
 کذب لیس فی الغازی صحیح من معان مؤرخ
 عقبۃ انتھ و من القبول ذکر جمل لبنان من الباق
 انه قبر یرج علیہ السلام و اما حدث فی اثنا مائة الساب
 و الشہد الذی ینسب لابی بن کعب بلعنب الشرقی بن
 دمشق مع اتفاق العلما انه لم یقدم ماضیاً
 فیہا و الکان المنسوب لابن عمرو من الجبل الذی بالبلاد
 یصح من حیدر ان اتفقوا علی انه توفي بمکہ و الکان الذی
 لعقبۃ بن عامر من قرافہ مصر فاھو فی نام راہ بعضہم

بن حسن رشید کو اس کے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بعضی سادات اہل حق
 میں آیا ہو مضمون اور کذب ہو اور وہ کس قسم سی کہا ہو سکتا ہے
 امام احمد بن حنبل پر سنایا کہ کبتر تھے تین کتابوں کا کچھ مل گیا
 ہے مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے جامع میں اس
 کتب مخصوصہ مراد ہیں جو مستند علیہ بسبب عدم عدالت ناقلون
 کے اور زیادہ قصوک نہیں ہیں۔ لیکن کتب ملاحم کی تو سب سے
 صفت کر ہیں ملاحم اور فتون کی باب میں سوانح چند احادیث
 کے کوئی صحیح نہیں اور کتب تفسیر کی تو مشہور اسے تفسیر کلبی
 اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر
 کے اول سے آخر تک کذب ہی امام احمد سے سوال ہوا کیا
 اس میں نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہیں۔ میں کہتا ہوں
 زرکشی نے کتاب مقاتل کی ایسی قریب ہو اور کہا سیوطی نے
 بعض کتابیں اس سے صحیح میں مینے انکا احوال اتقان کے
 آخر میں بیان کیا ہو اور تفسیر سند میں اچھی طرح سے کہا ہے
 انتھ او کتاب میں مغازی یعنی لادھی کی اسنے کتاب محمد بن
 اسحاق کی زیادہ شہر ہو وہ اہل کتاب ہو کی داتا تھا اور کہا شافعی
 کتابیں واقعی کی کذب ہیں اور مغازی میں موسیٰ بن عقبہ کی کتاب
 سے کوئی زیادہ صحیح نہیں انتھ او قبروں کا حال جبل لبنان کی کسی سید
 میں قبروں علیہ سلام کی ہے اور سابقین صدی کی وسط میں ظاہر
 ہوئی ہے۔ اور شہدابی بن کعب کا دمشق کی جانب شرقی میں
 مشہور ہے حالانکہ عالموں کا اتفاق ہے کہ وہ اسجا نہیں آئی ہو عالمی
 کہ اسجا دفن ہوئی ہوں اور وہ مکان جو ابن عمر کی طرف منسوب ہے
 سادات کی پہلو میں کسی وجہ سے صحیح نہیں اگرچہ لوگوں اتفاق کیا
 ہے کہ وہ کبریاں دفن ہو گئے ہیں اور وہ مکان جو عقیل بن عقیل طرف منسوب
 مصر کی طرف میں صحیح حدیث کی حدیث ہے اب میں کہتا ہوں

ان یطعموا نور الله با هو احم وانی الله الان یطعموا
وقال تعالی الله نور السما والارض مثل نورہ فی قلب
محمد قال عز وجل ومن لم یجعل الله له نوراً فانه من
نور) لکن هذا النور لیس له الظهور با فی عین اهل
البصیرة فانها لا تسمی الابصار لکن تسمی القلوب فی
الصدور وفي الخلاصة قال الشیخ قد صنف کتب
الحشد وجميعها احتو علی موضوع کروضات القضا
ومنها الاربعون الود عانیة ومنها وصایا علی کلها
موضوعة سو الحشد الاول وهو یا علی انت ضعیف
هر من من متوخیة انه لا بنی بعد قال الصفا و
وصایا علی کلها التي اولها یا علی لفلان ثلث سال
وفي آخرها النبی عن المجامع فی وقایع خصوصاً
موضوعة وآخذ الوصایا علی اعطيتک فی هذا
الوصیة علم الاولین والآخرین وضعها حماد بن عمر
النضبی قال السیوطی فی اللالی وکذا وصایا علی موضوعة
وانهم به حماد بن عمرو وکذا وصایا التي وضعها
بن زیاد بن سمعان وشيخه قال الصفا واول هذا
الود عانیة کان الموت فیها علی غیرنا کتب قد کناه
مع غیر من موضوعات الشیخ و آخرها ما من بیت
و ملک یقف علی بابہ خمس مرات فاذا وجد
قد فسد کله وانقطع اجله القی علی غم الموت
کربناه و عمرته سکرناه قال السیوطی فی الذیل ان
لود عانیة لایصح فیها تخدیر فوج علی هذا النسب
هذا الاسانید انما یصح منها الفاضل یزوان کا
تلاها حنا و علی طریک کل ما هو من حنا

کامی نوکر کو ای سند سے کل کر دین اور کفار کو تا کبر و کبر و کبر
اپنے نوکر کو اور کفار کو فرمایا ہے (استشکاکاً و تردیداً و کبراً
شکال و کبر نوکر کی) محمدی دلیل کے اور فرمایا ہے (استشکاکاً و تردیداً و کبراً
استشکاکاً و تردیداً و کبراً تو اس کے لکھ نوکر ہیں) البتہ اس نے کیے ظہور
نہیں ہے) لیکن اہل بصیرت کی نگاہ میں تو انہیں انہی نہیں ہیں
جو سینوں میں ہیں ہاں ہی ہو تھیں۔ اور شیخ فی خلاصہ میں لکھا ہے
کہ مہینوں جو کتب میں تصنیف کی گئی ہیں جس میں مسائل پر خال ہیں
موضوع ہیں موضوعات تصاعی کے طرح اور وہی قسم سے ہر دین
و دعا کی اور وصایا علی کے سبب موضوع ہیں سو اول حشد کی اور
یہی او علی تو میر نسبت بنو ہارون کے ہر موضوع کو اس کے سر نوکر ہیں
کہا صغافی فی اسی قسم سے ہیں وصایا علی کی جنکے اول میں (او علی علی
کے تین علامتیں ہیں) اور آخر میں مجامع کے اوقات خصوصاً
ہی) یہ سب صنف ہیں اور اخرون و معین کے یہی علی بیضا و صنف
میں تجو علم پہلویں در پہلویں کا وید یا یہ حماد بن عمرو نصیبی بنی بانی
اور کہا سیوطی فی لالی میں و مبین علی کی موضوع ہیں اور حماد بن عمر
ان سے مستم ہے اور یا یہی وہ و مبین جبکہ عبد الممد بن زیاد بن سمعان
نے یا او کے شیخ نے بنایا ہے۔ کہا صغافی نے و دعائیات کی پہلی
حدیث یہ اس وقت ہاں ہی غیر پر لکھ گئے تھے او اپنے حکم ساتھ غیر کے کتب
شباب کے ذکر کر دیا ہے اور لکھ آخر کی یہی کو می یا گھر نہیں کہہ سکتا
پر یا غم مرتبہ فرشتہ کمرانہ ہو جب دیکھتا ہے کہ کہا نا آدمی کا تمام کام
ہے اور اجل اس کے قطع ہو گئی ہے تو اس پر موت کا غم ڈالتا ہے تو وہ کہتا ہے
کہ خستی و مصیبت ہاں کہ لیتا ہے کہ اس کی نیکی میں کہ کہیں
میں کوئی شکر فروم ہر طرح ان سندوں سے صحیح نہیں ہے تو وہ کہتا ہے
میں میں کہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے اور
ات نہیں ہے کہ جو میں ہر وہ حدیث ہے

فتویٰ حرمہ کا ذکر و اعلام حق قبر خدیجہ
 افاضی علی مایق لبعضہم من النام تم اختلفوا
 فی مکان مولد علی السلام و انما عند اهل
 مکہ الموضع المعروف عند الانام امام احمد
 من موالید ابی بکر و عمر و علی رضی اللہ عنہم
 عدم شوبھا فلا یظهر وجہ التبرک بارضاہا
 باعتبار مال امرہم و علوقہم فی واخرہم
 والا فہین ولادہم لہم شئی من ولادہم
 ظہر فی الاحوال الا حقہ انہم سبقت لہم
 فی الارز السابقة ومن حجة مفتریات الشیعہ
 الشیعۃ جعل صورۃ قبر آدم و نوح علیہما السلام
 بحسب قبر علی رضی اللہ عنہ مع ان قبرہ ایضا
 بنات و افاضی علی امر النام و نحوہ من الکلام
 لعل الباعلی ما فعلوا انہم لاروا مقام النبیین
 الصفا اکرام فی صریحہ علیہ السلام قصدوا
 بالتزویر جبر علی رضی اللہ عنہ عن تفرہ فی ذلک
 المقام و کذا ما یستنبط من ابرار الاعم و الاشیم و
 و نحوہم فی مقبرۃ الامام علی بن موسی الرضا علیہ
 علی ابانہ النقیۃ و التناہانہ زور و ہمتا و کذا
 ادعای جملۃ اهل الحرمین برویۃ النور عند قبر
 علیہ السلام بخصوص لیلۃ العراج فانہ کذب علی
 اهل البطلان و الزور و ما نوره علیہ السلام
 فی غایۃ من الظہر شرقا و غربا و اول ما خلق
 نوره و سما فی کتابہ نوراً و فی دعائہ علیہ
 السلام اللہم جعلہ نوراً و فی التزیل (یریدونہ)

معروف نہیں ہیں جیسا کہ عالمگیری ذکر کیا ہے حق کو چھپ کر دیکھا
 اسلام کی وہ بھی بعض لوگوں کو خواب کی دیکھنے سے بنا ہوئے
 پھر لوگوں نے آنحضرت کی ولادت گاہ میں اختلاف کیا ہے اگرچہ
 میں ایک جگہ معروف ہے۔ لیکن ولادت گاہ ابو بکر اور عمر و علی کے
 مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھ نہیں ہے۔ اس کے تبرک کی کوئی
 وجہ معلوم نہیں ہے مگر باعتبار ان کے مال امر کی اور ان کی علوقہ کی
 آخر میں روز وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شے دلالت سے
 حاصل نہ تھے ہاں ان کے احوال لاحقہ سے معلوم ہوا کہ انکو ازل
 میں یہ یکے حاصل تھے اور شیعوں کے اقتراس سے کہ قبر آدم
 اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانب ہی باوجودیکہ قبر علی
 کی ثابت نہیں ہے ہاں بعض کے خواب غیر کے موافق بنائے
 گئے ہیں شاید سبب ان کے اس طرح کرنا یہ ہوا ہے کہ جب انہوں نے
 مقام شیعین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
 فریب سے علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اس طرح کیا۔ اور
 یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ قبر امام علی بن موسی الرضا
 پر اندھا اور لنگرا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
 جاتے ہیں۔ کذب اور ہتیان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
 لوگ حرمین شریفین کے دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت
 کے قبر کے پاس نور دکھائی دیتا ہے خصوصاً معراج
 کے رات میں یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور ان
 حضرت کا وہ مشرق اور مغرب میں بہت ظاہر ہے
 اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انکا نور پیدا کیا اور ان
 میں انکا نام نور رکھا اور ان حضرت کی دعا میں ہے
 یا اللہ مجھے نور کر دے اور شرک شریف
 میں ہے (ارادہ کوستمین + + + + +)

اللائی الخطبة الاخيرة عن ابی هريرة وابی جابر
بطريقهما موثوقهم به مسيقون عبد ربه لا يورد
فيه عن ربه وفي الوجيز قال ابن عبد کثير
جملة عن محمد بن الاشعث عن مكي بن ابي
ابن مكي بن جعفر عن ابائه الى علي رفعها اذا
خرج اليها نسخة قريبا من الف خذ عن مكي
المذكور من ابائه بخط طري عامتها منا كقول
الدارقطني انه من ابائه وضع ذلك الكتاب
يعني العلوي قال العسقلاني في سماء السنن
بسند واحد لا يخل ابق عن الادهم ولا مؤثرة كائنه
العم وعبد الله ابن احمد عن ابيه عن علي الرضا
ابائه يروى نسخة موضوعة باطلا ما ينفك
وضعه وعن مكي عن ابيه كذا ذكره بعضهم نسبة
الى الرضا وابيه غير مضمونه كذا نسبت الى عبد
بن احمد غير صحيحة ان كان المراد به الامام
جابر فامل فانه محل دلائل فخر الملقب له
ابا طير منها لا يجل لامرؤة تو من بالله ان تضع
علي النور ومن منع الماعون لزمه طرف الجمل
قلت الثاني استفاد من قوله تعالى (ويعون الماعون)
ومنها عن الله الناظر والنظر اليه منها لا تقول
مسجدة ولا مصحفة وعن تصغير الاسماء
العبادة وان يسمي حمدون او علوان او يعوش
غير عاود وعن ابن جرير عن عطاء عن ابی
الوصية لم يفي الجماع وكيف يجمع فانظر الى هذا
الدجالا اخرجت راد بالدجال الراوي

اللائی میں کہ خطبہ اخیر الی ہریرہ و ابی جابر
میں میں عبد ربه باصح متهم ہر اس کتاب کو بکت ندی۔ اور جابر
میں کہ کہا ابن عبد کثیری نے چند جملہ محمد بن اشعث سے اور صحیح موی
اسمیل سے اور ابن موسیٰ بن جعفر سے اسے اپنے پاس
علی تک اس کو فروغ کیا تھا کہ کسی شخص نے ہمارے
پاس ایک نسخہ جبین تخمیناً ہزار حدیث کی ہوگی موسیٰ مذکور سے
اوس نے اپنے تازہ خط سے لکھا ہوا پیش کیا اکثر اوس میں منکرہ میں
تین کہا دارقطنی نے یہ اسد تعالیٰ کے شاہیوں ہی اس کتاب کو
علویوں نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اس کا نام سن کر کہا وہ
کتاب ایک سند ہے نہیں کوئے کھوڑا اچھا ادھم کے قسم
کوئی بخوبی اور نہ کوئی عورت مثل مٹی چمکے۔ عبد اللہ ابن احمد
اپنے وہ علی حکم کوہی اپنے ایک نسخہ موضوعہ باطلہ سے کہتا ہے
وضع یا اوس کے ایک وضع سے خالی نہیں ہے ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے
اور نسبت مکی رضا کی طرف یا اوس کے ایک طرف کنی پسند نہیں ہے
اور ایسا ہی نسبت عبد اللہ بن احمد کی طرف صحیح نہیں اگر مراد اس امام
بن جابر ہیں۔ فکر اس لئے کہ محل لغزش کتب۔ پہر طے فی اس کے
بہت چوتھ بیان میں بعض نسخہ جو عورت اس کتاب کو ایمان لائی ہے
اس کو حال نہیں کہ کاشی پر فرج رکھو۔ اچھے کسی کو بہتوں سے منع کیا
بخل اس کو لازم ہوا میں کہتا ہوں دس شق اس آیت سے مستفاد ہو
منع کرتی ہیں بہتوں (اور بعض نسخہ انسانی خاطر اور غلو الیہ پرعت کر
اور بعض نسخہ در صحیح تصنیف کی ہو اور غلط ناموں کے تصنیف
منع کیا اور مدون یا علوان یا بیوش وغیرہ نام رکھتے منکر کیا اور
مربع نے عطا دسی اس ابی سعید سے علی کو وصیت جماع کے
اس میں اور کہ طے جماع کو روایت کی ہے۔ ایسی وجہ کو کہتا
کسی دوسری کی میں کہتا ہوں ہر اس کے حال سے

بل عکسہ صریحہ صریحہ ابن دعان بن
 واضعہ ازید بن فاعہ وبقا لانه الذی منع
 اخوان الصفا وکان من اجل خلق الله فی الحدیث
 وافلهم حیا واجر وھم علی الکذب لا الصفا
 کتاب فضل العلماء للشیخ شرف البلیغی واولہ
 من تعلم مسئلۃ من الفقہ فلہ کذا ومن الاحادیث
 الموضوعۃ باسناد واحد احادیث التبیح المعروف
 بابن ابی الدینا وھو الذی یزعمون انہ ادرک علیہ
 وعمر طویلا واخذ بکتابہ فوکب اصابعہ رکابہ
 غزالہ لہ فی عمرہ مدا واحادیث ابن نسطور
 واحادیث شرونی بن سالم وخراس عن انس و
 دینار عنہ واحادیث ابی ہدبہ ابراہیم بن ہد
 القیسہ ومنہا کتاب یک بمسند انس البکر مقدا
 ثلثمائۃ یرویہ سمعان بن المہدی عن انس واولہ
 فی سائر الامم کالقرنی البصری وفی الذیل سمعان
 بن المہدی عن انس لا یکادیر واصلقت بہ
 مکذوق قطع اللہ من صنفہا وفی لسان المیزان
 من روایت محمد بن مقاتل الرازی عن جعفر بن
 ہمارون عن سمعان فذکر الغنصۃ وھما کثرت
 فلا تبتاحا کثرت وھما موصوثر نطق الصفا
 ومنہا الاحادیث النقی ترویجی تسمیہا بالاحادیث
 ثبتت شیئ منها وھما خطبۃ الوداع من الہدایہ
 ووفی اولہ لکربا حدک البحر عندا بقا قلیت و
 منہا مسائل عبد اللہ بن سلام فی امتحان التبیح
 السلام وھما قد روکتون محلات الکلام و

بل عکسہ صریحہ ابن دعان بن فاعہ صریحہ
 او کہ کیا ہے کاسی رسائل اخوان الصفا بنایہ حالہ کتب علیہ
 مجہول ہے اور کتبہ چارمین او چوبیس پر ڈالیر ہے کہا کاسی
 اسی قسم کی ہر کتاب فضل العلماء محمد شرف البلیغی کے ہر اصل کا
 یہ ہر جو شخص فقہ سیکھو تو اسکے لکھنا اچھے اور شیخ
 ابن ابی الدینا نے ایک سند کو کئی حدیثیں بنائی ہیں اور یہ شخص
 کہ جسکے حقیقین لوگ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت علی او عسکریہ
 مدت تک صحبت کی ہے اور اس نے اس کے رکاب کو کپڑا اور سوار ہوا
 تو اس کو رکاب لگی اور زخمی ہوا پیراوس نے دعادی کا مدت تعالیٰ تیر
 حیاتی دراز کر دی اور حدیثیں ابن نسطور وجمی اور حدیثیں بشر بن
 بن سالم اور خراسانی کے انس سے اور حدیثیں دینار کی اوس سے
 اور حدیثیں ابی ہدبہ ابراہیم بن ہدبہ القیسہ کی ایسی ہیں جن کا
 اسی قسم سے ہر مسند انس البصری کی جسمین مقدار تین سو روایت
 ہے اس کو سمعان بن المہدی انس سے روایت کرتا ہے اول حد
 اسکے یہی میری ہمت تمام ہتوں میں نسل چاند کی ہے سائرین
 اور ذیل میں ہے کہ سمعان بن المہدی انس سے کچھ نہیں لیا اسکو
 ایک نسخہ چودہا کہیں سے ملا اس کا ادسکر بنانی والی کو قطع کر
 اور اسان الزینان بن ابیہ روایت محمد بن مقاتل راہی جو اوس کو جعفر
 ابن ہارون اوس نے سمعان اور نسخہ کا ذکر کیا اوس میں تین سو روایت
 سے زیادہ اکثر تون وکی موضع بن لستہ کہا صفانی فی جو
 حدیثیں ابی احمد بن ابی ہریرہ کوئی شے ثابت نہیں ہے اور اس قسم سے
 ابوالدرداء کا خطبہ جو مرفوع ہے ابتداء کا یہ ہر درام کی حوس
 کہ وقت کوئی تم سے سزا نہ ہو۔ بن کہتا ہوں اسی قسم سے ہر سال
 بن سلام جو اوس نے امتحان کے لئے اٹھ کر پوچھے تھے اور
 اصل کلام سے قد بیاض کے ہو گئے۔ اور

المسبق الاذن لما هو في الدنيا اخر الحشر
 بن اسامة فسنده عن اود بن الحبر يصنع
 ثلاثين حديثا قال العقل لا كلها موصوفة
 ان الاحق يصيب بمحمدة اعظم من فخر الفاجر
 افار تقع العباد غدا في الدنيا والدين الزلفي
 من ربح على عقل عقولهم ومنها فضل الناس
 الناس منها قيل يا رسول الله ما عقل هذا
 النصارى فوجره فقال انه العاقل من علم بطاعة الله
 ووضع سليمان بن عيسى بضعا وعشرين حديثا
 منها قيل لعلمة ما عقل النصارى فقال من
 ابن مسعود كان ينهاه ان نسي الكافر عاقلا
 منها ركعتان من العاقل افضل من سبعين ركعة
 الجاهل ولو قلت سبعائة ركعة كان كذا
 ومنها ان عبد بن ابي حماد اراه وذكروا
 وشرفه وعقله فقال عليه السلام ان الشرف
 السود والعقل في الدنيا والاخرة للعامل بطاعة
 الله فقال يا رسول الله انه كان يقري الضيف وطعم
 الطعام ويوصل الارحام يعين النواحي يفعل
 يفعل لم ينفع ذلك شيئا قال لان بال
 يقول قطار بل غفر له خطيئتي يوم الدين في الدنيا
 ايضا اربعة رجل بل لا ثم رجوعا الى الدنيا
 بعد رقت عليه السلام في المنام اذانه بها
 وارجله اهل المدينة لا اصل له وهي نية التوبة
 انتهى فكان ابن حجر المكي ما اطلع عليه ذكره كتاب
 الموضوع للزبيلة وفي الحديث ايضا انه عليه السلام

ما هو في الدنيا اخر الحشر
 بن اسامة فسنده عن اود بن الحبر يصنع
 ثلاثين حديثا قال العقل لا كلها موصوفة
 ان الاحق يصيب بمحمدة اعظم من فخر الفاجر
 افار تقع العباد غدا في الدنيا والدين الزلفي
 من ربح على عقل عقولهم ومنها فضل الناس
 الناس منها قيل يا رسول الله ما عقل هذا
 النصارى فوجره فقال انه العاقل من علم بطاعة الله
 ووضع سليمان بن عيسى بضعا وعشرين حديثا
 منها قيل لعلمة ما عقل النصارى فقال من
 ابن مسعود كان ينهاه ان نسي الكافر عاقلا
 منها ركعتان من العاقل افضل من سبعين ركعة
 الجاهل ولو قلت سبعائة ركعة كان كذا
 ومنها ان عبد بن ابي حماد اراه وذكروا
 وشرفه وعقله فقال عليه السلام ان الشرف
 السود والعقل في الدنيا والاخرة للعامل بطاعة
 الله فقال يا رسول الله انه كان يقري الضيف وطعم
 الطعام ويوصل الارحام يعين النواحي يفعل
 يفعل لم ينفع ذلك شيئا قال لان بال
 يقول قطار بل غفر له خطيئتي يوم الدين في الدنيا
 ايضا اربعة رجل بل لا ثم رجوعا الى الدنيا
 بعد رقت عليه السلام في المنام اذانه بها
 وارجله اهل المدينة لا اصل له وهي نية التوبة
 انتهى فكان ابن حجر المكي ما اطلع عليه ذكره كتاب
 الموضوع للزبيلة وفي الحديث ايضا انه عليه السلام

الاعظم كلاما

الاعظم كلاما

جریح والا ضرر امام جلیل و قائلان یوں اسانید کیا
 العروص فی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد
 علی بن الحسین اہمۃ لا یعتمد علیہا واحادیثہ
 قلت من القواعد الکلیۃ ان نقل الاحادیث النبویۃ
 والمسائل الفقہیۃ التفاسیر القرآنیۃ لا یجوز الا من
 الکتاب المثلث ولہ لعدم الاعتماد علی غیرہا من
 وضع الرادۃ والحق للملاحدۃ بخلاف کتب
 فان نسخہا یکون صحیحۃ متعدۃ وقد حک السیوطی
 عن ابن الجوزی ان من وقع فی حدیثہ الموضع الذکر
 والقلب انواع منهم من غلب علیہ الزہد ففعل
 المحفاظ وصانکبہ فحذف من حفظہ غلط فی نقلہ
 ومنہم قوم ثقات لکن اخطأ عقولہم واخرا عا
 ومنہم من رد الخطأ سہوا فلما رد ای الصواب
 ابین لم یرجع انفا ان ینسبوا الی الغلط ومنہم
 ومنہم قصد الی افساد الترویجۃ وایقاع التک
 والتلاعب بالحدیث قد کان بعض الرادۃ
 الشیخ فیدرس کتابہ ما لیس عن حدیثہ واما
 من یضع لنصرۃ مذهبہ منہم من یضع حسبۃ
 ترغیباً وترہیباً ومنہم من اجاز وضع الاسانید لکل
 حسن ومنہم من التقرب الی السلطان ومنہم القضا
 لانہم یریدون احادیث ترفق وتنفق اتق ورد
 عن مالک قال دخلت علی المأمون والجلس
 باہلہ فاذا بین الخلیفۃ والوزیر فرجۃ فجلس
 بینہما الحدیث مرفوعاً اذ صاق المجلس باہلہ
 کل سیدین مجلس عالم فی الذیل من منکر مالک

جریح و درستی کی جو درندہ تو امام جلیل القدر اور کمالی علی کے کتاب
 العروص فی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد
 سنہین: ایسات ہیں و نیز کچھ اعتماد نہیں ہے اور حدیثین و کچھ کچھ
 میں کہتا ہوں قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان کر کسی حدیث کا یا کسی حدیث
 کا یا تفسیر قرآن کا سو کتاب متداولی جائز نہیں اسلئے کہ ایسی
 زمانہ کے اور الحاق طاص کی سو انکی کس پر اعتماد نہیں ہے بخلاف
 کتب محفوظہ کی اسلئے کہ انکی نسخی صحیحہ اور بہت موجود ہیں اور یہی وہی
 ابن جوزی سے حکایت کی ہو کہ جبکہ حدیث میں وضع اور کذب اور
 قلب واقع ہوا ہو کئی قسمیں ہیں بعض انسوخہ ہیں جبر زہد غالب ہوا
 و تحفظ غلط ہو یا کتاب میں جاتی رہیں تو یا دوسری حدیثیں بیان
 کرنی لگے تو نقل میں غلطی کی اور بعض ثقی لوگ ہیں لیکن آخر
 عمر میں انکے عقل مختلط ہو گئے اور بعض مجاہد سہو سے خطا ہوا
 یہ سب دس صواب معلوم کیا بسبب حمت کی نہ لوٹ سکا تاکہ
 لوگ اسکو غلطی کی طرف منسوب کریں اور بعض اشہر زندقہ ہیں جنہوں
 نے شریعت میں فساد ڈال دیا اور دین میں شک او کھیل کر نیکے لئے
 قصد حدیثیں بنائیں اور بعض مذہبیوں نے شیخ کہلاتے کیلئے ایسی حدیثیں
 بیان کیں جو کتاب میں نہ تھیں اور بعض ایسی ہیں جنہوں نے اپنی
 کی نصرت کی لہذا حدیثیں بنائیں اور بعضوں نے حسین کلام کر نیکے لئے
 سند میں وضع کیں اور بعضوں نے بادشاہ کا تقرب کرنی لگے اور بعض
 قصہ خوانوں نے ایسی حدیثیں جنہیں نرمی اور چرچہ کا ذکر تھا وضع کیں
 اور مالک سی روایت ہو کہ کہا اس نے میں مامون پر دخل
 ہوا اور مجلس اسوقت خاص اپنے المون سے تھی ہاگاہ علیہ
 اور وزیر کے درمیان کچھ مجاہد خالی تھے میں انکے درمیان شہا
 اور میں نے اونی مرفوع حدیث بیان کے کہ جب مجلس میں تھی
 ہو تو دوسرا درجہ درمیان عالم کی مجاہد نے کی جس کی نیکے

عبد الباقي بن قانع عن ابی غلیظ امیر بن
 السجی الدرقانی رسول الله علیه وسلم وعلى يد
 صوفی قال هذا اول طائر صوم يوم عاشوراء و
 العقد مثل اسمع غلیظ فقد قال الحاکم هو من
 الاحادیث التي وضعت في الحسين رضي الله
 وهو متخذ باطل ورواه مجهولون انتهى وقد
 بين العلماء ان زمان الرواية في يوم الاحد
 شهر فقد صرح المؤرخون بان له اصل و
 النووي في شرح مسلم واما ما أخرجه الدلاوي
 عن الحسين بن علي قال كان اُس رسول الله عليه
 السلام في حجر علي وهو يومئذ اليه فلما سُرَّ عنه
 علي صلبت العصور الا قال الله انك تعلم انه
 كان في حاجتك حاجة رسولك فرفع عليه النقش
 فودعها علي فضلى وغابت الشمس فقد قال العلماء
 تحت موضوع ولم ترد الشمس لحدوث حاجت ليوشع
 بن نون كذا في رياض الضمير في مناقب العشرة الا
 انه ذكر في الشفاء من الرواية التي او بعين وجهه
 في شرحه وكذا في السيرة على وجه الاستيفاء قال
 الشيخ الجوزي في شرح المصابيح واما ما زاد
 قوله اللهم انت السلام ومنك السلام بحدوث
 اليك يرجع السلام فحينئذ بنا بالسلام اد
 دارك دار السلام فلا اصل له بل هو متخذ من
 القصص وسمى الشيخ العلامة الزين العراقي شهر
 بين العوامان من قطع صلوة النبي يتركها
 ليعبض ضار كثير منهم يتركها اصل ذلك

عبد الباقي بن قانع عن ابی غلیظ امیر بن
 السجی الدرقانی رسول الله علیه وسلم وعلى يد
 صوفی قال هذا اول طائر صوم يوم عاشوراء و
 العقد مثل اسمع غلیظ فقد قال الحاکم هو من
 الاحادیث التي وضعت في الحسين رضي الله
 وهو متخذ باطل ورواه مجهولون انتهى وقد
 بين العلماء ان زمان الرواية في يوم الاحد
 شهر فقد صرح المؤرخون بان له اصل و
 النووي في شرح مسلم واما ما أخرجه الدلاوي
 عن الحسين بن علي قال كان اُس رسول الله عليه
 السلام في حجر علي وهو يومئذ اليه فلما سُرَّ عنه
 علي صلبت العصور الا قال الله انك تعلم انه
 كان في حاجتك حاجة رسولك فرفع عليه النقش
 فودعها علي فضلى وغابت الشمس فقد قال العلماء
 تحت موضوع ولم ترد الشمس لحدوث حاجت ليوشع
 بن نون كذا في رياض الضمير في مناقب العشرة الا
 انه ذكر في الشفاء من الرواية التي او بعين وجهه
 في شرحه وكذا في السيرة على وجه الاستيفاء قال
 الشيخ الجوزي في شرح المصابيح واما ما زاد
 قوله اللهم انت السلام ومنك السلام بحدوث
 اليك يرجع السلام فحينئذ بنا بالسلام اد
 دارك دار السلام فلا اصل له بل هو متخذ من
 القصص وسمى الشيخ العلامة الزين العراقي شهر
 بين العوامان من قطع صلوة النبي يتركها
 ليعبض ضار كثير منهم يتركها اصل ذلك

لما روي ان يبنى مسجد المدينة اناه جديا عليه
 السلام فقال لانه سبعة اذرع طولا في السماء
 من خرفة ولا منقش لم يوجد وفيه ايضا ان عليه السلام
 اذا كان يصلي ظن الظان انه جسد لا روح فيه وفيه
 لرجلان من امتي ليقومان الى الصلوة وذكرهما
 سجودهما واحد وانما بين صلواتهما كما بين السماء
 والارض موصوع وفيه ايضا كان عليه السلام لا يجلس
 احدا يصلي لا يخفف صلوة واقبل عليه فقال لا تجلس
 فاذا فرغ من حاجته عاد الصلوة لم يوجد فيه
 لا يصح في صلوة الا سبعة شئ وفي ليلة الجمعة
 عشرة ركعة بالاخلاص عشر مرات باطل الاصل
 ولذا ركعتان باذا زلت خمسة عشرة موقوفة
 روايت خمسين مرة والكل منكروا بطلان يوم الجمعة
 ركعتان والاربع والاشاعر لا اصل له قيل الجمعة
 ركعات بالاخلاص خمسين مرة لا اصل له وكذا
 صلوة عاشوراء و صلوة لرغائب موضع بالا
 كذا بقية صلوات ليالي الاربعة ليلة السابع والعشرين
 من رجب ليلة النصب من شعبان مائة ركعة في كل ركعة
 عن ذوات بالاخلاص ولا تعتبر ذكروها في قوت
 القلوب احياء العلوم ولا يذكر النعيل في تغيير
 كذا في شرح الاوراد في المواهب يذكره القضا
 من ان الغفر دخل في جيب النبي عليه السلام وجوز
 من كما فليس له اصل كما حكاه الشيخ به الدليل
 عن شيخه العماد بن كثير وفي حياة الحيوان للذكا
 قال القوطي يقال للصلاة الصلوات ودنيا في بهم

صلوة الرغائب وعاشوراء

جب مسجد دمشق باني شروعه في دمي باس جبريل عليه السلام
 أي کہا اسکو بناؤ سات گر لمبی جگہ آسمان میں جو جو نقش نہیں
 نہیں پای گئی اور ہمیں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو پہلے
 والا گمان کرنا کہ بدن بارح ہے۔ اور مختصر میں ہے دو آدمی میر
 است ایسے ہیں جب نماز کی طرف کھڑی ہوتی ہیں تو کبھی دو آدمی
 انکا یکساں معلوم ہوتا ہے حالانکہ دونوں کی نمازوں میں آسمان میں
 تا صلح۔ اور بھی اس میں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی
 آدمی دوسرا انکے پاس جا بیٹھا تو نماز میں تخفیف کرتی اور اسکی طرف
 متوجہ ہوتی اور پوچھتا کہ کیا تم مجھ کی حاجت ہے یا وہی حاجت سی
 فارغ ہوتی تو نماز کی طرف عود کرتے۔ نہیں پای گئی اور بھی میں
 ہے کہ کوئی حدیث ان ایام کی نماز میں صحیح نہیں ہوا اور جو کہ
 میں ہر ایک کتہ میں ہر ایک کتہ میں اس تہ متور خلاص میں ہے
 ہے اسکا کچھ اصل نہیں۔ اور یہاں ہے دو رکعت ہر ایک میں پندرہ مرتبہ اذان
 پڑھنا اور ایک روایت میں پچاس مرتبہ نکر باطل ہے۔ اور جو کہ دو رکعت
 اور چار روایتوں کا کچھ اصل نہیں اور پہلی جمعہ چار رکعت ہر ایک میں
 پچاس تہ متور خلاص میں ہے۔ ہکا کچھ اصل نہیں ایسا ہی شریف کی نماز اور
 رجب کے نماز بالاتفاق موصوع ہو اور ایسا ہے باقی نماز میں رجب کے تہ متور
 رجب اور شعبان نصفین رکعات ہر رکعت میں اس تہ متور خلاص
 پڑھنی اور انکا ذکر قرة القلوب و احیاء العلوم میں اور علی کے
 تفسیر میں دیکھ کر فریستہ ہونا چاہیے اور ایسا ہی جو شرح
 اور اور ہوا اس میں کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہیں کہ چاہے حضرت
 کے جیب میں داخل ہو کر آستین سے خارج ہوا۔ اس کا
 کہ اس میں نہیں ہے۔ جیسا کہ شیخ عبد الدین زکشی نے شیخ
 عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحيوان میں بھی
 ہے کہا قریطی چڑیوں کے لئے زمزمی نام کہا جاتا ہے۔ اور

حلیب کان یضمن الاحادیث ومن ذلك عند
 یوم ذکر یارب وید الکند الکذاب لا یشرعن
 حمید الطویل عن انس عن النبی علیه السلام من
 فلو لم یصلی صلوۃ الضحی لم یقطعها الا من حلة
 کنت انا و هو فی الجنة فی ذوق من نور فی بحر
 من نور حتی یرور رب العالمین من ذلك عند
 بروی عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن
 عن ابی هريرة قال قال رسول الله علیه السلام
 صل بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بشی
 عدلن لرب عبادۃ اتنی سنة و عمر هذا قال فی الامام
 احمد و یحیی بن معین و الارقطی ضعیف قال
 ایضا لایسا و حدیثه شینا و قال البخاری هذا
 للحد مکر و ضعف حد و قال ابن جلال یحذر ذکر
 الاعلی سبیل القدح فانه یضمن الحد علی الک
 ابن ابی ذیبة غیرهما من الثقات من ذلك عند
 من صلی یوم الاحد اربع رکعات بقسلیمة و
 یقرء فی کل رکعة الحمد و آمن الرسول الی آخرها کتب
 له الف حجة و الف عمرة و الف غزوة و بکل رکعة الف
 الف صلوة و جعل ینویین النار الف خندق
 فقیه الله و اضعه اجر علی الله و رسوله و من ذلك
 عند من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی
 کل رکعة فاتحة الكتاب مرة و قل هو الله احد ختمه
 عشر مرة اعطاه الله یوم القیمة ثواب من قرأ القرآن
 عشر مرة و عمل بما فی القرآن و ینجز یوم القیمة من
 و وجهه مثل القمر لیلۃ الیوم و یعصاه الله بکل

حسب نہیں جو حدیثیں بنا کر تاتھا یہ حدیث بھی اوس حدیث کے برابر ہے
 کند کی کتاب بشر فی حدیث طویل سے اوس حدیث سے اوس حدیث
 صلہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص نماز میں پڑھے
 اوس کو سوا کسی علت کی قطع نہ کرے تو میں اور وہ دونوں کسی کشتی میں ہیں
 نو کے درمیان درخت کے کی زیارت کریں گے اور ایسی سے یہ حدیث
 بن راشد بن یحیی بن ابی کثیر سے اوس حدیث سے اوس حدیث سے اوس حدیث سے
 بروی عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن
 عن ابی هريرة قال قال رسول الله علیه السلام
 صل بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بینهن بشی
 عدلن لرب عبادۃ اتنی سنة و عمر هذا قال فی الامام
 احمد و یحیی بن معین و الارقطی ضعیف قال
 ایضا لایسا و حدیثه شینا و قال البخاری هذا
 للحد مکر و ضعف حد و قال ابن جلال یحذر ذکر
 الاعلی سبیل القدح فانه یضمن الحد علی الک
 ابن ابی ذیبة غیرهما من الثقات من ذلك عند
 من صلی یوم الاحد اربع رکعات بقسلیمة و
 یقرء فی کل رکعة الحمد و آمن الرسول الی آخرها کتب
 له الف حجة و الف عمرة و الف غزوة و بکل رکعة الف
 الف صلوة و جعل ینویین النار الف خندق
 فقیه الله و اضعه اجر علی الله و رسوله و من ذلك
 عند من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی
 کل رکعة فاتحة الكتاب مرة و قل هو الله احد ختمه
 عشر مرة اعطاه الله یوم القیمة ثواب من قرأ القرآن
 عشر مرة و عمل بما فی القرآن و ینجز یوم القیمة من
 و وجهه مثل القمر لیلۃ الیوم و یعصاه الله بکل

الاکتب لله له العالف حسنة ومعاذ العالف
 انفس سيئة وورع له العالف درجة ومن ذلك
 ما رواه ابو العلاء عن نافع عن ابن عمر رفعه عن
 كفن ميتا فان له بكل شعر يصيب كفنه عشر
 حسنة و ابو العلاء هذا يروي عن نافع ما ليس
 بخد ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
 قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع
 حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
 قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
 الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى قال يحيى
 معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشرين سنة
 كان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كلاما
 به يقرؤه ومن ذلك خد يرويه محمد بن عبد
 بن بين البيهقي عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
 من صام يوم صبيحة يوم الفطر نكاحا فاصام الد
 وهذا خد باطل موضوع على سؤالا الله عليه
 وابن البيهقي يروى الناكير قال البخاري و ابو
 الرازي والنسائي هو منكر الخد وقال يحيى
 معين ليس بشئ وقال الدارقطني الحميد بن
 قالا بن جابر حدث عن ابيه نسخة سرديها ثمانية
 حديثا كلها موضوعة لا يجوز الاحتجاج به ولا
 ذكره الا على وجه التحجب ومن ذلك خد من صام
 يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة
 باطل يرويه خبيب بن ابي جبيب عن ابراهيم بن
 عن عيون بن مهران عن بن عباس فحيث انفس

نزار بن يحيى لکھا ہے اور کھیر برائی اوس سے دور کرتا ہے اور کھیر ورج
 اوس کے لئے بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے جو ابو العلاء نے نافع سے اوس
 ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن کرے تو چوبال
 اوس شخص کا میت کی کفن سے کم اوس کے بدلے اکوئیس تکبیران
 ملے گی یہ ابو العلاء نافع سے ایسی روایتیں کرتا ہے جو اوس سے مروی
 ہیں اور اوس سے محبت پکڑنی جائز نہیں ہے اور یہ حدیث حسن بن سفيان
 بروایت کی ہے کہ اوس نے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا خد
 کی ہر صلت بن حجاج نے کہا اوس نے حدیث کی ہر ابو العلاء نے کہا
 دارقطنی نے یہ ابو العلاء خفاف کوئی ہے اور نام اسکا خالد بن طهمان
 ہے اور کہا یحییٰ بن معین یہ ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
 اسکو خلط کیا گیا تھا اور پہلے اسے ثقہ تھا اور خلط کی وقت جو چیز
 اوسکی بائیں آتی پڑ لیتا تو اس کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن
 بیلانی نے ابن عمر سے اوس بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
 جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکھا گو یا وہ صائم الدہر ہو یا
 حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیہقی حدیث میں منکرہ روایت
 کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی و نسائی نے یہ منکر ہے اور
 کہا یحییٰ بن معین یہ کچھ شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور حمید
 نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
 ظاہر کیا ہے جس میں اسے حدیث میں سب سے سب موضوع
 ہیں ان سے محبت پکڑنی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں اگر وہ جو جب
 اور اوس سے نسخہ ہے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکھے
 امد اوس کے لئے ساتھ ہر س کے عبادت لکھا ہے یہ
 باطل ہے اسکو حبيب بن ابی حبيب نے ابراہیم سے اوس
 سیون بن مسرر سے اوس نے ابن عباس سے
 روایت کی ہے یہ حبيب وہ + + + + -

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَهْتَى بِهَا كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ
 بِالْحَقِّ مِنَ التَّسْبِيحِ إِلَى الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَكَثِيرٌ مِنَ
 النَّسَائِكِ وَالْفُقَرَاءِ لِأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعِ عَلَيْهَا
 ظُلْمَةٌ وَكَأَنَّهَا جِازِفَاتُ بَارِدَةٍ تَنَادَى عَلَى وَجْهِهَا
 وَاحْتِلَافُهَا مِثْلُ حَدِيثِ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ كَذَا وَكَذَا
 رَكْعَةً أُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِينَ نَبِيًّا وَكَانَ هَذَا
 الْكَذَابُ الْحَقِيقُ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ غَيْرَ النَّبِيِّ لَوْ صَلَّى عَمْرٍ
 نِوَحٍ لَمْ يُعْطِ ثَوَابَ نَبِيٍّ وَاحِدٍ وَكَقَوْلُهُ مَنْ اخْتَلَفَ
 يَوْمَ الْحُجَّةِ بَنِيَّةً وَخَشِيَ كَتَبَ اللَّهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَرَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ
 مِنَ اللَّذِّ وَالْيَاقُوتِ وَالزُّبُرِ جَدِيدِينَ كَذَا فِي حَقِّهِ
 مِائَةُ عَامٍ وَهَرَفِي تَحْتَ طَوِيلٍ قَبِيحٍ اللَّهُ وَاضَعُهُ
 هُوَ مِنْ عَمَلِ عَمْرِ بْنِ صَبِيحٍ الْكَذَّابِ الْحَقِيقِ وَاللَّهُ
 فَصْلٌ فِي مَنْ نَذَرَ عَلَى أَمْرٍ كَلِيَّةٍ يَعْرِفُهَا
 كَوْنُ الْحَيْثُ مَوْضِعُهَا فَتُشْتَمَلُ عَلَى امْتِنَانِ هَذَا
 الْحِجَازِ فَانِ التِّي لَا يَقُولُ امْتِنَانُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَالسَّلَامُ وَهِيَ كَثِيرَةٌ كَقَوْلِهِ فِي الْحَيْثُ الْمَكْدُونِ
 مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَلَقَ اللَّهُ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ
 طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ سَائِلٍ كُلُّ سَائِلٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
 لُغَةٍ يَتَغَفَّرُونَ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا أُعْطِيَ
 فِي الْحَيَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ مِثْقَلٍ فِي كُلِّ مَدِينَةٍ سَبْعُونَ
 قَعْرًا فِي كُلِّ مَدِينَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَبَابٍ وَامْتِنَانُ هَذَا
 الَّذِي لَا يَصْلُوحُ أَنْ يَضَعَهَا مِنْ أَحَادِيثِ مَنْ يَأْمَانُ
 بِكَوْنِ فِي غَايَةِ الْجَهْلِ وَالْحَقِّ وَالْإِيمَانِ يَكُونُ
 زَيْنًا يَقَاضِيًا لِلتَّقِيصِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بہت لوگوں نے جو حدیث سے جاہل ہیں اور زہد اور فقر کو
 فقہ کی طرف منسوب ہیں ایسے حدیثوں سے قسب کیا ہے۔ اور
 حدیثیں موضوع پر اندھرا اور لگا کر باوجود کجائی ہوئی ہے
 جو ان کے اختلاف اور موضوع منہ پر آدازہ کرتی ہے مثل کے
 حدیث جو شخص ضحیٰ کی آہنی رکعتیں پڑھے شتر نیویں کے
 برابر ثواب دیا جاتا ہے اس کذاب فی یہ معلوم نہیں کیا اگر غیر
 بنی کا حضرت نوح علیہ السلام کی عمر تک نماز پڑھتا ہے تو مجھے
 اوسکو ایک بنی کی برابر ثواب نہ ہوگا۔ اور مثل اس قول کی جو
 شخص جبکہ دن (امدی خوف اور نیت سے غسل کرے اس کو
 اوس کے لئے قیامت کی دن ہر مال کی بجو کر لکھتا ہے اور نظر ہر ایک
 جنت میں ایک رجب موتیوں اور یاقوت اور زبرجد بلند کرتا ہے ہر
 درجہ میں سو برس کا رستہ یہ حدیث لمبی حدیث بیان کے
 اللہ تعالیٰ اوس کے بتاؤ لے کو خوار کرے۔ یہ کام عمر بن صبیح کذاب
 کا ہے واما علم فصل ہم ایسے امور کیہ تنبیہ کرتے ہیں جن سے
 کام موضوع ہونا معلوم ہو جائے ایک امر یہ کہ حدیث ایسی اٹھلی یا تو غیر
 شامل ہو چکی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا معلوم ہوا حدیث
 میں جیسا کہ یہ قول ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کے اندھا اس کلمہ
 سے ایک ایسا جانور پیدا کر لے جسے شتر نر زبان ہو ہر زبان
 شتر نر کلام کرے یعنی اوس کے لئے اندھا جسے بخشش لگے اسے
 جس نے یہ کیا جنت میں شتر نر شہر دیا جائیگا ہر شہر میں شتر نر
 محل ہر محل میں شتر نر جو زمین ہو چکی جو شخص ایسے قدر
 بناتا ہے اوس کا مال دو امروں سے خالی نہیں
 یا تو پہلی درجے کے بے وقوف ہوگا یا زندیق ہوگا
 ایسے باتیں بنا کر آن حضرت کے
 + + + + +

الف صدیہ من لؤلؤ فی کل صدیۃ الف قصور من
 زینب جد کا قصور الف دار من الیا قوت فی کل دار الف
 من المسک فی کل بیت الف سریر و لستمر هذا الکذا
 لا یشر علی الالف ومن ذلک بخشد من صلے لیلۃ
 الاثنین ست رکعات یقر فی کل رکعة فاتحة الکتاب
 مرة وعشرین مرة قل هو الله ولیستغفر الله بعد
 عشر مرات اعطاه الله يوم القيامة ثواب الف عمل
 والفق عابد والفق زاهد فقیر الله واضع ومختل
 علی رسول الله علیہ السلام وهو من عمل الجویار
 الخبیث من ذلک بخشد من صلے لیلۃ الاثنین
 اربع رکعات یقر فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة
 وایة الکرسی مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ
 برب العلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة کفرت
 ذنوبہ کلها واعطاه الله قصور فی الجنة من قدر
 فی جرد القصر سبعة ایاات طول کل بیت ثلاثۃ
 آلاف ذراع وعرضه مثل ذلک فسمو هذا الکذا
 الخبیث علی خشد طویل فین من هذه المجازفات
 هو من عمل الحسین بن ابراهیم کذاب جال
 یرو عن محمد بن طاهر وضع من هذا الضرب
 احاد صلوۃ يوم الاحد ولیلۃ الاحد یوم الا
 ولیلۃ الاثنین وיום الثلاثاء ولیلۃ الثلاثاء
 هکذا فی سائر ايام الاسبوع وایا لیه وهذا بنا
 واسع جدا وانما ذکرنا من جزء یسیر والترن
 هذه الاحادیث وامثالها مما فی هذه الحقا
 القیمة الباردة کلها کذب علی رسول الله

ہزار ہا شہر و دیو کی دیکھ کر شہر میں ہزار محل زہر جیسے ہر محل میں
 ہزار گہر یا قوت سی ہر گہر میں ہزار کوٹہری کستوری سے سرکٹری
 میں ہزار تخت ہو گا اس کذاب بی اسکے اگی سے کچھ بڑا کیا ہے
 اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص دوست بنی کی دن جو رکعت
 پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور میں مرتبہ قل جو احد احد
 بعد اسکے دس مرتبہ بعد تعالیٰ سے بخشش اسکے تو بعد تعالیٰ
 قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زہاد کا ثواب
 او سکرو لگا بعد تعالیٰ اسکے واضح کو خوار کہ یہ کام جو بنایا
 خبیث کہ ہے اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص ہفت شبہ کے
 رات میں چار رکعات پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور
 ایک مرتبہ آیہ الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو احد احد اور ایک مرتبہ
 قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس سکریب
 گناہ بخشے جاتی ہیں اور بعد تعالیٰ او سکرو ایک محل حبت میں سفید
 موتی سے دینا ہے اور ہر محل میں سات گہر ہین طول اور عرض کا
 گہر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب بی بہت ایسی حدیث بیان کیا ہے
 اور اس میں اسطرح کے وایات باتین بیان کیں ہیں یہ کام حسین
 بن ابراہیم کذاب جال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
 اس قسم کی اس کتب حدیثیں بنائی ہیں کیشنبہ کیدن اور
 روایت میں اور دوشنبہ کے دن اور رات میں اسی طرح
 اس کساقون و نون اور ساقون راقون میں نمازین
 بنائی ہیں یہ باب بہت فساد ہے جیسے تہوڑی
 سے بیان کر دین تاکہ ایسے حدیثوں کا حل ضمیمہ
 وایات مجسمہ باعین ہیں معلوم ہو جائے یہ سب
 آن حضرت پر کذب ہے + + + + +
 + + + + +

التي هي من لحم السوط والنعم والرياح الطليقة
 ووضع النفس في الدم الفاسد غير ذلك من المصالح
 ويستنبه ان يكون هذا الخلق من وضع الذين اختاروا
 الحق السليم واشباههم قلت قد تقدم ما يقرر
 وكذلك **حديث** في المصالح والارض يوم عاشوراء
 كذلك **حديث** اشهر على الطعام تشبوا فان الكذب
 الطعام يفسد ويمنع من استقراره في المعدة ومن كمال
 فضيلة ذلك **حديث** الكذب بالناس للصباغ
 الصواغون فالحق في هذا **حديث** فان الكذب في غير
 اصنافهم كالرافضة فانهم الكذب خلق الله الكفا
 والطرفية والمنجني وقد تاوله بعضهم على ان المراد
 بالصباغ الذي يزيد في الخلق الفاظا تزينة والصواع
 الذي يصوغ الخلق ليس له اصل وهذا تكلف بارد
 الخلق باطل قلت وهذا غريب منه فان الخلق بعينه
 رواه احمد ابن ماجه عن ابى هريرة كما في الجمع الصغير
فصل منها ساجدة الخلق وكونه مما ينمو من الخلق
 لو كان رزق جلا كان حليما ما اكاه جامع الاستيعاد
 من العجم الباراد الذي صان عن الفضلاء فضلا عن
 سيد الانبياء وخلق الجوزد والجبين جاء فاذا دخل
 في الجوف شاتفا فلعل الله واضع على سوط الله
 عليه السلام وخلق ليعلم الناس ما في الحليسة
 استروها بوزنها ذهب وخلق اخضر مائة
 البقل فانه مطرد للشيخين و**حديث** ما
 من رقة الصنداء الا عليها قطر من ماء الجنة
 بسبب البقلة الجرح من اكلها اليلالات و

سود اور نفع اور ریح طلیقہ اور ضیق النفس اور خون قاس
 وغيره بطریق دیگر تبارک و تعالیٰ شاید یہ حدیث صحیح ہو تو کون نے
 بنائی ہوگی حدیث کے دیکھوں سہولت پر اختیار کیا ہے یا کئے
 اور متون نے میں کہتا ہوں جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی
 ہے پیچیدگی کی اور ایسی حدیث استعجابی انسان کو عجب
 کے دن پیدا کیا اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پیٹ بھر کے
 لئے پانی یہ سوال ہے کہ پانی طعام کو خراب کرنا ہی اور حدیث میں نہیں
 نہیں آیا اور کمال طرح سے نفع نہیں ہو دیتا اور ایسی ہی یہ حدیث
 سیاری اور نیناری سب سے جو ٹھمن میں حسن اس حدیث کو رد کرتے
 ہے اس لئے کہ کذب و فریب اس کے دنگ ہے جیسے افہام اور کلام اور
 بخوبی یہ سب خلق اس کے جو ٹھمن میں اور بعض نے اسی کے اس
 طرح تاویل کی ہے کہ مراد صباغ سے وہ ہے جو حدیث میں یہ الفاظ
 زیادہ کر کے جس سے اسکی زینت ہو اور مراد صواع سے یہ کہ جو کلمہ
 حدیث کو کھرا کر دیتے تکلف ایسی باطل حدیث کیلئے وہی میں کہتا
 ہوں اس سے غریب بات ہے اس لئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن
 ابی ہریرہ سے روایت کی ہے یہاں کہ جامع صغیر میں ہے **فصل**
 ان مروی ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھ کر اسکو استہزاکر
 جیسے یہ حدیث میں حدیث اگر جاوے تو نر تو نرم دل ہو جو کلمہ
 انکو کہتا ہے اسکا پیٹ بھر جائے ایسی قبیح بات ہے جس سے فاضل
 پر ہیز کرتی ہیں یہ جان کر کیا لایا حدیث اکبر و دوام و غیرہ
 ہے لیکن جب پیٹ میں داخل ہو جائے تو خفا ہو۔ اے تعالیٰ اس کے واسطے
 پرعت کر کہ حدیث اگر جانتے آدمی جو حدیث میں یہ تو حدیث اسکی
 اسکا یہ ہونا دیگر حدیث اپنے دست خوان اسکا کہ اس کے کہ
 شیطانوں کو انکنا یہ حدیث ایسا کہ شیطان باک نہیں جس حدیث کے
 پانی کا طہرہ ہو حدیث برسا کہ جبریا کی ہو تو حاصل حکایت

فان الله عز وجل خلق

فصل

فصل

بإضافة فتوش هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحسن له كحديث الباذنجان لما أكله وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء فقه الله واضعها
فانه
لوقاله بعض جملة الأطباء يستقر الناس ولو أكل
الباذنجان اللحم والسوداء البالغرة وكثير من
المزيد لها الاشد ولو أكله فقير ليستغنى لم يفد
الغنى واحا هل يتعلم لم يفد العلم وكذلك
خذ اذا عطس الرجل عند الخد فهو صدق
هذا وان صح بعض الناس سنده فالحسن بشده
لانا شاهد العطاس في الكذب يعمل عمله ولو
مائة الف رجل عند خديرو كهن النبي عليه السلام
ليحكم بصلته بالعطاس ولو عطسوا عند بشها
رجل لم يحكم بصدقه قلت قد روى ابو نعيم عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء
صدك ان في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شئ في العقل فلا عجب ان يخالفه الحسن من
وكذلك خد عليك بالعدس فانه مبارك
القلب يكثر الدعة قدس فيه سبعون نبيا
مثل عبد الله بن مبارك عن هذا الخد وقيل
انه يروى عنك فقال دعني ما ارفع شيئا في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فينبى
واحد كان شفاء من الادواء فكيف بسبعين
وقد سماه الله تعاذا في ودم علي من اختاره
الناس المسلمون وجعله قهرم الثرم والبصل افق
انبياء بني اسرائيل قد سوا فيه لهذه العلة

خان من نقصان كرتا چا شاسته وکوسله هر که من کس
کے کذب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بیگن جس میں کس نے
کہا یا جائے اس کے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بیگن میں کس
اور شفاء ہے اندھ جانکے واضع کو خوار کر دے اس لئے کہ اگر کس
جامل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی آدمی اندھ تہہ کرتی میں کس
بیگن اگر تپا در سودا اور باقی مضمون کیلئے کہا یا جائے تو او کو
زیادہ کرتا ہے اگر فقیر غنا کی لئے کہا غنی تو اسکو غنا حاصل نہیں
اگر جامل علم پڑھنے کیلئے کہا تو اسکو علم فائدہ نہیں دیتا اور
ایسے ہی یہ حدیث اگر کوئی حدیث چھپک کر یہ تو وہ حدیث
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں نے صحیح کہا ہے لیکن
جس کے وضع پر شہادت دیتی ہے اس لئے کہ ہم چھپک کر نہ کر سکتے
اور کاذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکہ آدمی حدیث کی تو
جو ان حضرت پر بیان کیجاتی ہے چھپک کر تو اوپر حکم صحت کا
نہیں ہو سکتا اگر استناد آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چھپک کر
تو اوپر حکم صدق کا بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ابو نعیم نے الی
سے اس طرح روایت کی ہے علی وقت چھپک گواہ صادق ہو سکتا
جامع صغیر میں پوشیدہ نہیں کہ جب کوئی شخص عقل میں ثابت ہو جائے
اگر حسن عقل کے مخالف ہو تو اسکا کچھ اعتناء نہیں لیں یہ حدیث
لازم ہو و سوسو کہ اس لئے کہ یہ کوزم کہ ہم میں و آئینوں بہت بہانی میں
نیزوں انکی ایک کیا ہے کسی یہ حدیث عبد بن مبارک سے روچی و کہا
کہ یہ آپ سے روچی فرمایا بھی جو روچی کہ میں نے کہا کہ کوئی شخص فروغ
یا دہن میں کہتا ہے ہم کوئی شہوت ہے اگر ایسی بھی انکو بالکل طرف نسبت کرتا
تو تو دوسرے شفا ہو چکا ہے جائے کہ جب شہوتی انکو پاک کہیں حال اگر اندھ جانکے
نام آدمی کہا ہو اور ان کو کوئی نیت کی یہ چند خوں سگو کہ جو آدمی کوئی
کے اور انکو سن کر پراساں نہیں کیا کہ تو کہتا ہے کہ نبی اس لئے کہ

اربعۃ من الیہین واربعۃ من افعالہ الاربعۃ
 من قدام واربعۃ من خلف کل فی الجراحۃ
 وبع وجود هذه الروایات لو كانت ضعیفہ
 یقوی بکثرة الطرق لم یحسن الحكم علیہ
 الا باعتبار آخر ما ذکرہ فی الحدیث وحدیث
 من اشتد دیک ابیض لم یقر بہ الشطان ولا
 سحر قلت رواہ البیهقی عن ابن عمر بلفظ الذبک
 یؤذن بالصلوة من اتخذ دیک ابیض حفظہ
 ثلثۃ من شرک الشیطان وساحر وکاهن وحشد ان
 دیک أعنقه مطویۃ تحت العرش رجلاه فی
 النحر فی الجملة کل احادیث الذبک کذب الحدیث
 اذا تمعتم صیاحر الذبک فاسئلوا اللہ عن فضلہ
 فانہ ارات ملکاً **فصل** منہا مناقضۃ الحدیث
 لما حارت بہ السنۃ الصریحۃ مناقضۃ بینه کل
 حدیث یشمل علی فساد او ظلم او عبت ارمح باطل
 او ذم حق او یخو ذلک فرسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 منہ برئ ومن هذا الباب حدیث من اسما
 او احادیث کل من بیہی بهذا الاسم لم یدخل النار
 فهذا یناقض ما هو معلوم من دینہ ان النار لا یجار
 بالاسماء واللقاب انما النجاة منہا بالایمان و
 الاعمال الصالحۃ ومن هذا الباب حدیث کثیرۃ
 علقت النجاة من النار بها وانہا لا تعس من فعل
 ذلک غایتہا ان یکون من صغار الحسنات والمعلوم من
 دینہ علی السلام خلاف ذلک انه انما ضمن ذلک
 حق التوحید **فصل** منہا ما یدعی علی النبی

ایک دوائے سحر اور چار بائیں اور چار دائیں سحر اور چار چھتے یہ
 تمام روایات اربعہ منہ منہ ہیں اور وقت ہوتا ہے کہ تو سحر کرے
 ضعیف ہیں اور ایک دوسری تقویٰ میں لیا کر حکم وضع کا کرنا نہیں
 کر دے کہ بتا جو حدیث میں کہ یہ حدیث جو شخص
 مرغ خریدے شیطان اور سحر اور سحر نزدیک نہیں ہوتا میں کہتا
 ہوں یہی ہے ابن عمر سے ان الفاظ سحر روایت کی جو مرغ نما
 کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھو تین چیزوں سے بچتا
 ہے شر شیطان اور سحر اور کاہن حدیث غقیقہ استسکا
 کیلئے ایک مرغ پر گردن او کی عرش کچھچے ٹکی ہوئی ہو اور
 پاؤں او کے زمین کے نیچے ہیں۔ الحامل مرغ کی تمام صفات
 میں کذب ہے کہ حدیث جب تم مرغ کا آواز نہنو تو آمد تم کا
 فضل سے سوال کرو اسلئے کہ اسے فرشتہ دیکھا ہو **فصل**
 بعض ان مرویات یہ کہ حدیث سنت ہر کچھ متناقض ہو چکر
 حدیث میں فساد اور ظلم اور عبت اور باطل کجی اور حق کی
 اور یا اسکی مثل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
 بری میں اور اسی باب سے یہ حدیثیں ہیں کہ جکا نام محمد
 اور احمد ہو اور جو شخص ان ناموں کوئی نام رکھی گا
 آگ میں داخل ہوگا پس حدیث آنحضرت کے دین کے
 مناقض ہے اسلئے کہ آگ سی فقط نام اللہ تعالیٰ کے
 رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور
 صالحہ ہیں اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے غایت
 یہ کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہوگی اور ان حضرت کے
 دین کے اس کا خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
 کی تحقیق کرے اس کے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان مرویات یہ کہ آگ ان حضرت نے

تنازعه ویضرب عرق الجنان من انفر فکلهما
 نهارا وکفوا عنها الیلا وحق فضل دهن البیض علی
 الادها کفضل هذا البیت علی سائر الخلق وحده
 فضل الکرات علی سائر البقل کفضل البر علی الجوب
وحدیث الکمان و الکفر طعام الیاس
الینع حله ماسر مان الا ویلقه بحبته من ثمار
 الجنة وحق ریح امتی العنب البطخ وحق علیکم
 بمد ومة اکل العنب الخبز و حدیث علیکم بالمیر
 فان فیہ شفاء من سبعین داء وحق من اکل فوله
 بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها عن الله
 وامنحها قلت ورده ابن حبان فی الضعفة من حدیث
 عائشة مرفوعا وحق لا تسیر الدیک فانه صدق
 ولو یعلم بنو آدم ما فی صوته لاشتروا ریشة ولسحة الداء
 قلت لکن صدر الحدیث ثابت فقد رواه ابو داود و
 بسند حسن عن زید بن خالد بلفظ لا تسیر الدیک فانه
 یوقظ للصلاة وروى ابن قانع عن ایوب بن عبیة
 بسند ضعیف الدیک لا یض صدق زاد ابوبکر البر
 عن ابی زید الانصاری صدیق صدیق صدیق صدیق
 عدله و فی رواية الحارث عن عائشة و انس
 بلفظ وعد وعد و زاد الحارث عن ابی زید
 الانصاری یخرج ارض صاجه و قسح دور حو لھا
 و مره البغی عن خالد بن معدان قال سبغ
 جمع دار و فی رواية العقیلم و ابی التیم فی العظم
 عن انس و لفظه الدیک لا یض الا فرج جمیع
 جبریل یخرج من ریشة و ستة عشر بیتا من جبرائیل

سریع
 در حدیث
 و حدیث
 و حدیث

اس سے متنازعہ کرتا تھا ہے اور اگر جذام کی اسکی
 سے نکلتی ہے چاہئے کہ دن کو کھاد اور رات میں بند
 روغن بنفشہ کا تمام روغن بنفشہ کھتا ہے جیسے فضل الیاس
 تمام خلقت پر حدیث گندن کو تمام سالو بنفشہ
 جیسے فضیلت گیون کے تمام علونہ حدیث کنبی در حدیث
 اور ایس کا طعام حدیث کوئی ایسا ناسن جبرائیل
 کے آثار جنتی نہ ہو مودہ سے اس کے بیج انکو اور تروزی
 حدیث ہمیشہ لازم پڑو کہانا انکو کا بسند کے حدیث ان
 کو اور نہ کہ اسلئے کہ اسین ستر و در حدیث جو
 چنے بعد انکی جملوں کے کہانی اندوس مسیین انکی برابری
 کرتا ہے۔ امدت کا اسکے بنا والی ریعت کری میں کہنا میں ابن
 حبان نے ضعیفین عائشہ مرفوع روایت کی ہر حدیث مرغ
 کو گالین و اسلئے کہ وہ میرا دوست اگر نبی آدم جاتو جو اسکی
 میں تو اس کے راور گوشت کو کسوٹی پر کرتے۔ میں کہنا میں تبدل
 اس حدیث کا ثابت ہو ابو داؤدی مرفوع سند زید بن خالد
 اس طرح روایت کی ہر مرغ کو گالین دو اسلئے کہ یہ نماز کیلئے اوصاف
 ہے اور ابن قانع فی ایوب بن عبیہ سند ضعیف روایت کی
 سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابوبکر بنی ابی زید انصاری نے کہا
 کی ہر میرا دوست کا دوست و اسکی دشمن کا دشمن ہے اور حارث کے
 روایت عائشہ و انس ان لفظوں سے ہر ایک دشمن کا دشمن ہے
 حارث نے ابی زید انصاری سے زیادتی روایت کی ہر کہ ابی صاحب کہ
 اور ابو کردی کو گھر و کی پاسپانی کرتا ہے اور نبوی خالد بن جبر
 اس طرح روایت کی ہر کتا گھر کی ہر روایت عقیلی و نبی شعیب
 میں انس ان لفظوں سے بہت سفید مرغ میرا دوست و میرا
 کا دوست یعنی جبرائیل علیہ السلام کا پڑ گھر کی اور ابی صاحب

و حدیث
 و حدیث
 و حدیث

فی الزلزال و ما بعدہ من الزلزال

انہ فعل امر اظہار بعض من الصحاح کلمہ انہ
 اتفق علی کتابہ ولم یفعلوا کما یعمہ الذی اتفق
 انہ علیہ السلام اخذ ید علی مجمر الصحابہ کلمہ
 ہم راجعون من مجمر الوداع فاقامہ بینہم حتی
 الجمیع ثم قال ہذا وصی اخي والخليفة من بعدی
 فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل علی کتابہ
 وتغييره ومخالفته فلعنہ اللہ علی الکاذبین کذا
 رواہم ان الشمس ردت له بعد العصر والناس
 یسعدونہا ولا یتہرہا اعظم اشتہار
 ولا یرمزہ الام سلة **فصل** ومنها ان یكون
 الحد باطلا فی نفسه فیدل بطلانہ علی انہ
 لیس من کلامہ علیہ السلام کحدیث المجزئتی
 فی السماء من عرق الانعاء التي تحت العرش
 وحديث اذا غضب الرب انزل الوحي
 بالفارسیة وادارنی انزلہ بالعربیة وحد
 ست خصال ثورث النبی سؤر الفار والقاء
 القصل فی النار والبول فی الماء الراكد ومضع
 واكثر التفاح الحامض وحديث الجحامة علی القفا
 ثورث النبی وحديث یا حمیراء لا تغتسلی
 بالماء المشمس فانه یورث البصر وكل قد فیہ حمیراء
 او ذکر الحمیراء فهو کذب مختلف وکذا یا حمیراء
 لا تأکل الطین فانه یورث کذا او کذا وحديث
 خذوا شطری ینکر عن الحمیراء قلت قد تنقبه
 النیمر جلال الدین السیوطی فانه ساء فی حدیث صحیح یا
 حمیراء وهو ما رواه الحاکم عن عبد الجبار الوردی

ایک نام سب صحابہ کی روایت کیا اور انہوں نے اس کلام کو روایت
 کرتے ہوئے اتفاق کیا جس کا جو شہادہ یہ بات کہتا ہے کہ حضرت
 سب صحابہ کی روایت حضرت علی کا نام کرنا اور سب در بیان
 کہ کیا حتی کہ کہے اور کہہ دیکر لیا یہ قرآن یا یہ میرا وصی اور یہاں تک
 اور یہ کہ بعد خلیفہ ہوا اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو
 یہ کہنے اس بات کی چپانے اور اس کی مخالفت پر
 اتفاق کیا لعنت ہوا اس کی کا ذوق نیر۔ اور ایسے ہی یہ روایت
 ان کی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے لہو دیکھا گیا تھا کہ
 دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا شہکار ظاہر ہو کر گرام سلمہ سے **فصل**
 بعض ان امور کے یہ کہ حدیث فی نفسہ باطل ہوا کا بطلان
 ہی دلائل بتا کر کہ یہ کہیہ آنحضرت کی کلام نہیں ہے مثلاً ان
 احادیث کی حدیث وہ دریا کہ آسمان میں ہوا ان سانپوں
 کا پیسہ جو عرش کے نیچے ہیں۔ حدیث جب آمد شجی
 غصہ ہوتا ہے فارسی میں وحی کرتا ہے اور جب امنی ہوتا
 ہے تو عربی میں نازل کرتا ہے۔ حدیث چہرہ صلیتہ
 میں جو نیسان پیدا کرتی ہیں۔ چہرے کا جوٹا اور جوڑکا
 آگ میں ڈالنا اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنا اور
 دندانہ کا مینا اور ترش سب کا کھانا اور گرون پر چینی کا
 نیسان پیدا کرتی ہے حدیث ای حمیراء جو پوسے سے
 پانی گرم ہوا اس نے نہا تو اس لئے کہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور
 جس حدیث میں یا حمیراء کا لفظ یا حمیراء کا ذکر ہو کہ کہل
 اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیراء میں ہے کہ کہل
 یہ ایسی ایسے چیزیں پیدا کرتی ہے حدیث خطہ
 میرے پڑھو میں کہتا ہوں ملائین السیوطی اس کا اسطی
 صحیح کیا ہے کہ صحیح حدیث میں حمیراء کا لفظ آیا ہے جو حکم کی توجہ

فی الزلزال و ما بعدہ من الزلزال

فی الحلیۃ عن جابر وحّد علیکم بالوجه اللام و
 الحدق السوفان لله یتسبی ان یعذب علی
 بالنار فلعنة الله علی اصغره الخبیث وحق
 النظر الی الوجه الجمیل عبادة قلت وقد تقدم
 ضعیف لا موضع وحديث ان الله طهر
 قوم من الذنوب بالصلوة فی رؤسهم و ان علی
 الاولهم وحق نبال الشعر فی الاغصان من
 الجذام فقد سئل عن الامام احمد فقال لیکن
 شیئ قلت واه ابو یعلی الطبرانی فی الاوسط ضعیف
 عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر
 حدیث من اتاه الله وجه احسن واسما احسن
 فی موضع غیر شان فهو من صفه الله فی خلقه وکل
 حدّ فیہ مدح حسن الوجه والثناء علیهم والاهوا
 الیهم والتماس المحامی منهم و ان النار لا تمسهم
 محتمل والحدّ مفتری فی هذا الباب حدیث کثیر
 فاقرّب فی الباب حدّ اذا بعثتم الی یریدنا
 حسن الوجه الاسم و فی عمر بن زاید قال ابن حلیہ
 کان یمنع الحدّ و ذکر ابو لقیر هذا الحدّ فی الموضع
 قلت اما الحدّ اطلبوا للخبر عند حسن الوجه فزاد
 البخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج
 و ابو یعلی والطبرانی عن عائشة والطبرانی والیهن
 عن ابن عباس ابن عبدک و ابن عساکر عن ابن
 الطبرانی فی الاوسط عن جابر وقام والخطیب و
 مالک عن ابی هريرة وقام عن ابی بکر و رواه
 الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة ولفظ استواء

طبرانی جابر و فایت کی حدیث لازم ہو کر و لیج ضعیف
 و صحاح آئینوں کو اسلئے کہ امتحان کی کوک میں خدایا
 شرم کرتا ہے۔ لغت ہوائی کی خبیث و افغ پر حدیث
 حسین نے کنیٹوں و کنیٹا عبادت ہو۔ میں کہتا ہوں کہ جکار
 کہ یہ حدیث ضعیف ہو موضوع ہندسے حدیث امتحانی
 قوم کو گناہوں سے سبب ہو کہ پری کی صفائی کی پاک کیلئے
 علی پہلا و نہی حدیث ناک میں یا نوکا و گناہم و ان
 ہام احمد سر کی بات سوال ہو اوہنوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث
 میں کہتا ہوں ابو یعلیٰ و طبرانی نے او وسط ضعیف سند
 سے روایت کی کہ جیسا کہ جامع ضعیف حدیث جیسا کہ
 تعالیٰ حسین نے اونیک نام و اور کان عنہ نصیب کر کے
 یہ ایک صفت امت تعالیٰ کی ہو اپنی غفلت میں جس حدیث کہ
 خوب شکل چہرہ کی رسم اور تباہی او کی طرف دیکھنے کا امر
 اونے باجاء طلب کر نیک حکم یا اونکو آگ نہ لگنے کا ذکر
 ہے وہ کہتے اور انحضرت پر فرستے غرض انبیا میں بہت حد
 ہیں و سبب قریب انبیا میں حدیث جیسا کہ میری طرف کوئی قاصد
 تو خوب کل اوچر نام الایہو اسمیت میں عمر بن یاسر کہا ہوں
 نے یہ حدیث یا کرتا تھا اور ابو الفرج کہ حدیث میں کہتے
 میں کہتا ہوں لیکن اسمیت کو طلب کر و نیز کہ خوب کلون کہتے
 بخاری تاریخ میں و ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج میں و ابو یعلیٰ
 و طبرانی فی عائشہ و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور
 عدی و ابن عساکر نے انس سے و طبرانی نے او طین جابر
 سے اور تمام اور خطیب نے اور مالک فی ابی ہریرہ سے
 اور تمام فی ابی بکر سے روایت کی و اوہ دارقطنی نے افراد
 ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی کہ طلب کر

عروج وجعل لم یبق بعد یوم ولای صفا فان لم یبق علیہ
 السلام فالخلق لله ادم وعلوہ فی السماء ستر
 ذراعاً فامیر الخلق بقصص حتی لا یغیب صفا فان
 بین السماء والارض خمسمائة عام وبعثنا کذا
 واذاکانت الشمس فی السماء الرابعة فبیننا و بین
 المسافة العظيمة فیکف یصل الیها طول ثلاثة ا
 ذراع حتی یشوی فیها الحوت ولا یربان هذا
 وامثاله من وضع زنادقة اهل الکتاب اللذین قصدوا
 السخریة والاستهزاء بالرسول واتباعهم قلت و
 تفسیر للعالم للبغوی ان صح الاقاویل باتفاق
 العلماء ان عروج بن عنق قتله مع علی السلام
 ولم یزد علی هذا الکلام فدل علی ان لم یجده صلا
 فی الجمل عند العلماء الاعلام غایة ان الکتل بین
 زادوا ونقصوا ترویحاً الغرض من الفاسد عندنا
 من الانام ثم نقل عن ابن عباس فی قوله تعالی (واذ
 قلنا ادخلوا هذه القرية) هی اریحاه فی قرینة الجب
 کان فیها قوم من بقیة عاد یقال لهم العمالق و
 رأسهم عروج بن عنق و فی الدلائل المشهور فی تفسیر
 السجدة اخبر ابن جریر وابن المنذر عن قتادة فی
 قوله تعالی (ان فیها قوما جبارین) قال ذکرنا
 کانت اہم اجساماً وخلق لیست لغيرهم و اخبر
 عبد الرزاق وعبد بن حمید عن قتادة انهم اطولنا
 اجساماً واشد قوة و اخبر ابن عبد الحكم فی
 فتوح مصر عن ابن حمیرة قال استکمل بنو جریر
 من قوم مکن فی تحف عظم واسجل من الباقی

عروج کا اور سو قوت ہو جو وہاں تو بعد فتح کے باقی نہیں رہا اور
 کسی حضرت نے فرمایا کہ جب اندھکائی دھماکان پر پیدا کیا طول
 اور کسا شدہ گزرتا تاکہ عظمت ایک گشتی گشتی چلی آئی تھی اور
 ویل ہی کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا ہستی
 اور مٹاؤں کی اور کسی طرحی قدر ہو اور جب ریح جو تھی آسمان پر ہوا تو یہ
 زمین سے سو برس تک کس قدر مٹا ہوا ہو پس کس طرح تین ہزار گز کا طول
 اور جگہ تک پہنچ سکتا ہو تاکہ اوس سے پہلے پہنچے اور اس میں کچھ شک
 نہیں کہ یہ حدیث اور اسکی امثال اہل کتاب کے نزدیک کج بنا
 سے ہو جو پیغمبروں اور ان کے متبعین استہزائے کرنے کا قصد کرتے تھے
 میں کہتا ہوں تفسیر بغوی میں کہ صحیح بات جو باتفاق علمائے ثبات
 ہے یہ ہے کہ عروج بن عنق کو مع علی السلام قتل کیا ہے اس سے زیادہ
 کلام اوس کی نہیں ہے اس معلوم ہوا کہ یہ قدر عالموں کی نزدیک کیا
 اصل ہے غایت یہ کہ اذون بن اپنی غرض فاسکے ترویج کیلئے ستر
 نقصان کیا ہو اور اس بن عباس سے اس آیت کی تفسیر یوں منقول
 (اور جب ہمیں کہا کہ اس کا ون میں داخل ہو جاؤ) اس کا ون
 کا نام اریحہ ہے ہمیں ایک قوم سرکش عادی کی نسل سے تھی
 تھے اور کون غافلہ کہا جاتا تھا اور سردار اور کچھ عروج بن عنق تھا
 اور سیحونی و المنثور فی تفسیر الماثور میں اس طرح ذکر کیا ہے
 کہ ابن جریر و ابن مندہ فی قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان
 ہے تحقیق اس میں ایک قوم سرکش ہو گیا اور اس سے ہماری
 ذکر کیا گیا کہ ان کو ایسے جسم تھی جو غیر کے ایسے تھے اور عبد الرزاق
 اور عبد بن حمید اس سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ جسے جسم میں بہت لمبی
 قوت میں بہت سخت تھے اور ابن عبد الحكم نے فتوح مصر میں ابن
 حمیرہ سے روایت کیا ہے کہ ستر آدمی موسے علیہ السلام
 کی قوم کی ایک مرد کی کوہر کی سایہ میں جو چالیس کی قوم تھا میں

وحیاته کما کان فی لایضطر فی حیوته حدیث طحا
 کحدیث ان رسول الله علیه السلام کان فی المسجد
 فسمع کلاما من رثائه فذنب هو انظر ورن فایده
 الخضر یثقیل الخضر الایاس کل عام فحد
 یجمع بعرفه جبریل میکائیل الخضر الخضر
 الطویل قلت ما الخضر الثانی فقد سبق انه اخبر
 العقیلی الدارقطنی فی افراد و ابن عساکر عن
 عبا مرفوعا واما الخضر الثالث فکذا له اصل
 فی سالتی السعاده بکشف الخضر عن امر الخضر
 الرد علی ما ذکرهنا من الادله النقلیه علی عدم
 بقاءه **فصل** منها ان یکون الحدیث مما تقو
 المشواهد الصحیحه علی بطلان کتبه عوج عتیق
 الطویل الذی قصد اصنعه الطعن اخباره
 فان فی هذا الخضر ان طوله کان ثلاثه الف راع
 فله ثمانه وثلث وثلثین ان فوجا لما خرف الغرق
 قال الحمله فی قصصک هذا و ان الطوفان لم یصل
 کعبه وانه خاض البحر فوصل الی حجره وانه کان
 البحر من قرار البحر فیشوبه فی عین الشمس انه
 طلع صخره عظیمه علی قله عسکرموسه وادان
 یرضخهم بها ففقدوها الله علی عنقه مثل الطوفان
 العجیب جرأه مثل هذا الکذاب علی الله انما العجیب
 بدخل هذا الخضر وکتب العلم من التفسیر غیره
 بین امره و هذا عندنا لیس ذریه نوح و قد قال
 تعالی (وجعلنا ذریه هم الباقین) فاخبر کل
 من بقی علی وجه الارض فهو من ذریه نوح فلو

او سکی یانی کا ذکر سے سب جہوشی ہیں انکی حیاتی میں کوئی
 حدیث صحیح نہیں ملتی کسی مثل ان حدیثوں حدیث میں
 علیہ السلام سجد میں بیٹھے ہوئے اور جیسے کلام نبی اور لوگ
 وکیلوگی تو وہ حضرت با حدیث خضر وایاس ہر سال ایک مرتبہ
 سنتے ہیں حدیث جبریل و میکائیل و خضر عرفین ہم ہر سال
 یہ حدیث لمی ہے اور فترت ہے میں کہتا ہوں لیکن دوسرے حدیث کا حال
 جیسے کہ بچکا ہو کہ کو عقیلی اور واقطنی نے افراد میں و ابن عساکر نے
 سے مرفوع روایت کی ہے اور نیز حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے مینی یہ حد
 رسالہ کشف الخضر عن امر الخضر میں لکھی ہے بعد روان لایلی عقیلی و
 کے خضر کے مرنی پرین **فصل** بعض ادون سے یہی کہ حدیث
 ایسی ہو جو شواہد اسکے بطلان پر قائم ہوں مثل حدیث عوج عتیق
 کی جسکے واضع فی اخبار انبیاء میں طعن کا قصد کیا ہے اس حدیث
 اسکے طول کا یہ ذکر ہو کہ قداسکاتین ہزار تین سو تیس گز تھا اور
 جب کہ نوح علیہ السلام نے سکودا یا ٹوٹھا چھو اس جا میں اٹھا
 لے اور طوفان و سکر گھنوں تک پہنچا اور جبہ دریا میں داخل
 ہوا تو پانی اسکے ٹخنوں تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے چل
 پکڑتا تھا اور و سکوسوچ سے بہتا تھا اور و سکی ایک دریا بہر
 حضرت موسیٰ کے لشکر کے اندر ہی پڑا وٹھا یا اور ارادہ کیا کہ انکو اسکے
 نیچے ذرہ ذرہ کر ڈالی اسد تکالی اوس تیر کو اسکی گردن میں طوق
 کے طرح بنادیا اسکا ذبک و لیری سے تعجب نہیں آتا لیکن عجیب
 ان شخصوں جو ایسی حدیث کتب تفسیر غیرہ میں داخل کرتی ہیں انکا
 حال بیان نہیں کرتے اور یہ شخص کے نزدیک نوم علیہ السلام کی روایت
 سے نہیں ہے اور اسد تکالی فرمایا ہر آدمی اپنے سکی اولاد کو باقی رکھا
 اسد تکالی نے خبر دی کہ جو شخص ہرے زمین پر باقی رہا ہے
 وہ حضرت نوح علیہ السلام کا اولاد سے تھا اگر + + +

على صخرة والعصاة على ضرب من ثور فاذا نزلت الشورى
 قرينة صخرة قلت خرج احوال الدنيا والوحي
 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خلق الله جبالا يقال
 لها قاف محيط بالعلم وعروقه الى الصخرة التي
 الارض فاذا اراد الله ان ينزل القرية امر ذلك
 الجبال فحرك العرق الذي يمل تلك القرية فيزلزل
 ويحركها فن ثم تحرك القرية دون القرية
 قال ومن هذا حديث كان جبهة
 النبي عليه السلام فابطأت عليه فقال ما ابطأ لك
 قالت ماتت ميت بالهند فذهبت تعزيت
 فرأيت في طريق ابليلس بصل على صخرة فقلت ما
 على ان اصلت آدم قال دعى عنك هذا قلنا
 فصل وانسانت قال يا فارغنا في لارجون
 اذ برقمه ان يغفر له فارأيت رسولا الله عليه
 صلواتك اليوم قال ابن عبد في كمال حدثنا
 عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن لهيعة عن ابيه
 ابى الزبير عن جابر بن زكريا الله اعلم مما دس في
 ابن لهيعة والافوا علم بالحدث من ابن يروج عليه
 مثل هذا ومن هذا حدث هامة بن ابيهم
 بن ابليلس بالحدث الطويل ونحوه وحديث زمر بن
 جبر قلا قال ابن الجوزي حدث زمر بن باطل
 فصل ومنها نحو الفة الحديث لمصرح القرا
 الحديث بمقدار الدنيا وانما سبعة آلاف سنة
 نحن في الدنيا السابعة وهذا من ابي الكندي
 لو كان صحيحا لكان كل احد علم انه قد بقى القيا

زمین ایک چتر پر ہے اور چتر پر کے سیلون پر چیل ہے کہ
 سنگ کو ہلاتا ہے تو وہ چتر پر جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں ان کے
 اور اب شیخ نے بن عباس روایت کی کہ اوسکی اس صخرہ کی ایک
 پیدا کیا ہے جو کو قاف بلو میں اوس نامہ جہان کو گھیر رہا ہے اور کثیر
 اوسکی اوس پتھر تک میں جہیز میں کہی اوسکی جب نہ تھا کسی کا
 میں زلزلہ ڈالتا جاتا ہے تو اوس پتھر کو حکم کرتا ہے اس پتھر
 کی ٹوٹ جواس کا دن مل اوسکی ملتی ہے پھر وہ گاؤں کا پتھر اور
 حرکت میں آتا ہے یہی ہے کہ ایک گاؤں دو گاؤں کو سوا
 ہوتا ہے۔ کہا اسی قسم یہ حدیث ہے ایک بنی تمیز بنی علیہ السلام
 آتی تھے ایک اون کو دیر لگا کر دیا جاتا تھا کہ توفی دیر لگا
 ہے کہا اوس پتھر ایک دی ہند میں گیا تھا اوسکی تعزیت لگتی تھی میں
 رہتا تھا سلطان تہرہ نماز پتھر دیکھا کہ اوسکی پتھر نے تجھے برا بھلا کیا
 کہ توفی آدم کو ہم کہا یا کہامہ قصہ جو دی پتھر میں کہا تو نماز پتھر سے اوس
 ایسا جواب دیا یا فارغ میں ابڑ سے اید کہتا ہوں کہ جب جنت لگتی
 یعنی بنی تمیز اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستہندین دیکھا کہ
 ابن عبدی کمال بن عبد الرحمن سے حدیث کہ حدیث کی سب سے
 بیسے ایند پاپ اوس نے ابی الزبیر سے اون کو کیا اس حدیث میں جابر
 کی کتابوں میں پوشیدہ ہے ورنہ حدیث کو چھپا جاتا ہے کہ ابی زبیر
 ترجمہ کی جائے۔ اور اسی قسم حدیث امیر بن ابیہم بن لاقیس بن ابیہم
 ہے اور اسی قسم سے حدیث زمر بن جبر قلا کے
 کہا ابن جوزی حدیث مذہب کے باطل ہے فصل
 بعض ان مرویات میں کہ حدیث مصرع نصر سکر کی مخالف
 ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس
 اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔ یہ مصرع کہ ہے اس لئے
 کہ اگر صحیح ہوتا تو ہمسرا ایک جانتا + +

حدیث حقلہ اللہ نیا الی آخر وہاں ابن ابی الدنالی نے

واخرج اليه في شعب اليمان عن زيد بن اسلم قال
بلغني انه رقت صنع واولادها رابضة في خجج
عين جمل من العاقلة واخرج ابن ابي حاتم عن
انث بن مالك انه اخذ عصا فذرع فيها ثلث
شعاع من الارض خمسين وخمسون خمسين ثم قال
هكذا طول العالقي واخرج ابن جرير وابن ابي
حنين ابن عباس قال لموسى ان يدخل مدينة
الجبارين فسامع معه حتى نزل قريبا من المدينة
وهي اريحا فبعث اليهم اثني عشر عينا من كل سبط
عين ليا تود بخبر القوم فدخلوا المدينة فورا
امر اعظيما من هيتهم وجسمهم وعظمتهم فدخلوا
حائط البعض فحاضوا الحائط ليحتفي القار
حائطه فجعل هيتي القار في نظرو الى اثارهم فقتلهم
كلما اصابوا احدا منهم اخذ ففعله في كفه مع
الفاكهة حتى لنقط الاثني عشر كلهم فجعل في كفه
مع الفاكهة وذهب الى ملكهم فقتلهم بين يدي الخلد
قال ومن هذا الحد ان قاف جيل من زمره خضر
محيطه بالدينيا كاسادة الحائط بالبستان التمام
وامتعة كنافها عليه فزنتها منه قلت قد
البعوث في معالمة عن عكرمة والضحاك وفي الد
النور اخرج عبد الرزاق عن مجاهد قال قاف
جيل محيط بالارض اخرج ابن المنذر وابو الشيخ
في العظمة والحاكم وابن مردويه عن عبد الله بن
في قوله تعالى (ق) جيل من زمره محيط بالدينيا
عليه كنساء السماء قال ومن هذا الحد ان الار

اور بھی شعب الیمان میں یہ یمنی علم سے نقل کیا ہے کہ ہر جنس کے
ہے کہ ایک ہر جموع اپنی اولاد کی انیس ایک ہر کی کم ہونے کو
میں ورتا تھا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت
ہے کہ اوس نے ایک عصا پکڑا اور اوس کو کسی شی سے لپیٹا
اوس نے زمین کو پچاس یا پچیس مرتبہ اندازہ کیا پھر کہا کہ اس
سما لیں کا طول تھا۔ اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ کہا اوس نے موسیٰ علیہ السلام کو سرکشوں کے
شہر میں داخل ہو کر حکم ہوا اور ہونے اپنی قوم کو ساتھ لیکر
کیا اور اریحا کے قریب ترو اور انکیط بارہ آدمی ہر ایک کو
ایک ایک انکی خبر کے جاسوسی کیڈر روانہ کر جب شہر میں داخل
ہوئی تو وہ ہونے بڑی بڑی کام جو انکی حیثیت اور جسم پر دلالت
کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہو بعد اسکے ملک باغ کا
میوہ چننے کے لئے اپنے باغ میں آیا اور یہ چننے لگا جب اس کے
پاؤں کے آثار دیکھے تو انکی پیچ لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر میوہ کی جیکر میں
جاتا جب اس بارہ میوہ کو جیکر کی جیکر میں لایا تو بادشاہ
کے پاس آیا اور اسکے رو برو انکو چوڑیا لیا اور اس قسم سے یہ حد
ہے کہ قاف بنر زمرہ سے ایک پہاڑی اوس نے سب نیا گوہر ہوا ہے
مروار باغ کو گہیری ہے اور آسمان اپنی طرف اوپر کھلی ہوئی
ہیں اور اسی لئے سیلہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بخوشی سالم میں
عکسہ اور ضحاک سے ذکر کیا ہے اور درمشور میں کہ عبد الرزاق
نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اوس قاف ایک پہاڑ ہے جس کا نام
زمین کو گہیری ہے اور ابن منداور ابو شیخ نے غلٹ میں
اور حاکم اور ابن مردویہ عبد مہد بن بریدہ اس آیت کی
تفسیر کے لئے ایک پہاڑ ہے جسے دنیا کو گہیر ہوا ہے
ابو سمرکان کناری ہیں۔ کہنا اسے قسم سے یہ حد ہے کہ

علم رسول الله شطيق على علم الله سبحانه
 فكل ما يعلمه الله يعلم رسول الله تعالى يقول
 من حوكم من الاعراب منافقون ومن اهل
 المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم وهذا
 برامة وهي من واخر ما نزل من القرآن هذا
 المنافقون جيرانه في المدينة اتفق على من اعتقد
 فتوبة علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى
 ومن هذا عقد عائشة لما ارسل في طلب
 فاناروا الجمل اى مما يؤيد ما تقدم ويصل قول القائل
 عقد عائشة فقد ذكر الامام ابن كثير في تفسيره
 من اكل بالحدتين قال البخاري حدثنا عبد الله بن
 اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه
 عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
 في بعض اسفاره حتى اذ كنا بالبيداء او بذي
 انقطع عقدك فاقام رسول الله عليه السلام على
 القاسه واقام الناس معه وليسوا على ما ليس
 معهم ما عفا في الناس الى ابى بكر فقالوا الا ترى
 ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
 ليسوا على ما ليس معهم ما عفا ابو بكر ورسول
 الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال اجبت
 رسول الله والناس ليسوا على ما ليس معهم ما
 قالت فعاينى ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول
 وجعلنا بطن بياضه في خاصرك ولا يمنع من التحرك
 الا مكان رسول الله على فخذه فقام عليه السلام
 اصبر على غير ما فانزل الله آية التيمم فقال

علم الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم من اجل ان الله تعالى
 (اور بعض انس جو گردن تھانوی میں منافقون سے ہو اور ان میں
 سرکش ہیں اور نفاق کے نہیں جانتا تو ان کو آیت
 سورۃ بارات میں اور سب آفران میں ہو اور مدینہ میں منافقین
 کے ہمایہ تھانوی اور جو شخص اسلام کا اور رسول کے علم برابری
 کر وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں کہا اس سے معاف
 ہاں کی حدیث جب حضرت اسکی تلاش کی تو بھیجا پس ٹھہرا انہوں
 اور نہ کوینے جو بھیجے گئے ان کے تائید عائشہ کی حدیث کرتے ہو اور اس
 قائل کے قول کو باطل کرتے ہو عابد بن کثیر نے جو اکابر محدثین کے ذکر
 کیا ہے کہا ہر گز خارجی حدیث کی ہے عبد اللہ بن یوسف نے کہا خبر
 سے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اوسنی اپنے پاس
 اوسنی عائشہ کی کہا اوسنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیستہ
 کسی یفریقین نکل جب ہم بیدایا ذات الجیش میں پہنچے میرا گلی کا
 ہار ٹوٹ پڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوکے ڈھونڈنے کیلئے نکلے
 اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہری رہے نہ وہ پانی پر تری اور نہ
 پاس پانی تھا پہر لوگ ابی بکر کے پاس گئے اور کہا کیا تو نہیں دیکھتا
 کہ جو عائشہ کی کیا ہے اوسنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں
 کو ٹھہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر تری اور نہ پاس ہے پہر لوگوں کے
 طرف آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوپڑ رکھ کر تھوڑے
 کہا تو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا
 ہے کہ نہ وہ پانی پر تری ہیں اور نہ کچھ اور پانی اور نہ پاس۔ کہا عائشہ
 نے مجھ کو بکری ڈالنا اور جو کچھ زمین میں کیا کہا اور میری پیلیو میں لگی
 چھوٹے لگا اور مجھ پہنے سے یہ بات منع کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 راؤ تو یہ تھا لاخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھ کر پانی نہ تھا

اور وقت انتقال بخاریت نبوی کی اوقات

من وقتها هفتمائشان واحد غسول تسلسل
 يقول (يستلونك عن الساعة اوان مر بها) الاكثر
 تحقيق هذا الحد قد تصدق الجلال السيوطي في رتبته
 سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف و
 انه يستغل من الخش انبات قرب اقيامت من ياب
 نفق تعيين تلك الساعة فلا سناه و زبد انه لا
 يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قاله وقد جاهر
 بالكنب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو
 جالو يعطيان رسول الله كان يعلم متى تقوم الساعة
 قيل له فقد قال في حديث جبريل السمو لعنه با علم
 السائل فرفع عن موضعه قاله عن انا وانت نعلمها
 وهذا من اعظم الجهل فاقم التحريف والنبى اعلم
 من ان يقول من كان يقينه لعرايا انا وانت نعلم
 الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف
 جبريل فرسول الله عليه السلام هو الصادق في قوله
 والذي نفسي بيده ما جاني في صورة الاعرفه غير
 هذه الصورة وفي اللفظ الاخر ما شبه على غير هذا
 اللفظ وفي اللفظ الاخر ما واعلى الاعرابي قد ذهبوا
 فالتسوا فلم يجدوا غنيا واغنا علم النبي صلى الله عليه
 وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عرفته مليا
 عليه السلام باعرا بعد من السائل والمحرف يقول علم
 وقت السؤال انه جبريل ولم يجبر الصيغ بذلك
 الا بعد مدة ثم قوله في الخش ما السمو لعنه
 با علم من السائل يعلم كل سائل مسؤل على است
 هذا شأنها ولكن هو لا العلاقة عند هان

من وقت سقياس تلك دورا كقول بسن كبر من
 استعالي قرأتا بهر تهور قياست كبر من كبر كبر وقت
 هو من تحقيق اس صيته في جلال الدين السيوطي رساله الكشف عن
 مجاوزة هذه الامة الالف من الكبري حال كبريه حديث
 هو تاسو كقياس قريش او آيات نفق تعيين كى ثابت هو من
 ان هو من كبريه ثقات نهين او خلاصه كبريه كقياس
 كبريه رايانچر سو سے تجاوز نہ کر گی ایک شخص نے ہامی تا
 بین جو علم کا دعوی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ پہرہ حاصل
 نہیں ہے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
 کے قائم ہونے کا علم تھا اسے کئی کہادیت جبرائیل میں
 رسول انہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا تو اسکو کی تحریف کرد
 اور کہا میں نے تو تم جانتے ہیں یہ بڑی جہالت اور بدقیم تحریف اور
 صلا اللہ علیہ وسلم کو ممکن نہیں کہ ایک شخص کو اعراي جاکر کہیں
 میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں میدہ جال کہ کچھ جانتے ہیں
 ہے تو اسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں
 صادق ہیں قسم اوس بات کے جسکو باقی میں میری جان جس حدت
 میں میری کس آیتیں اسکو بیان کیا سو اس صورت کے اور وہ
 روایت میں اس کہ چھوڑا اسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سو اس پر
 کے اور وہ کبر روایت میں اس کا اس اعراي کو کبر پاس تا لوگ کہ اور
 تو زدا اور خضر سے بعد کہ اسکو کہ یہ میرا بیان تھا کیا کہ عمر نے کہا میں
 تک تھمرا باہر فرمایا آنحضرت کے عمر تو جانتے ہیں کہ اسکو کون تھا اور تحریف
 کرنا والا کہتا ہے کہ آنحضرت سوال کی وقت جانتے تھے کہ یہ جبرائیل ہے اور
 اور خضر ہی مگر بعد تک پہرہ قول کہ رسول انہا سائل سے علم ہوتا
 ہر سائل و رسول کو شامل ہے میں سائل اور رسول قیامت کے ہوا میں
 حال ہے لیکن ان غامضین کے نزدیک

اسعد بن الحضری ماضی باول برکت کرمہ الی
 بکر قالت فیئنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدت
 العقیدتہ قال ومن ہذا ای من ہذا القیل
 حد ثقیف القرو قال ما اری لوتر کتموہ لا یضر
 شیئاً فترکوہ فجاء شیعیان فقال انہما علم بدیناکم
 ورواہ مسلم عن عائشۃ وقد قال ثعلب (قل لا اقول
 لکم عنک خزانہ ولا اعلم الغیب) **فقال**
 ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) ولما
 جرى لام المؤمنین عائشۃ ما جرى وماها اهل
 لم یکن یعلم حقیقۃ الا مر حتی جاءہ الوحی من اللہ
 ببرائتہا وعندہ ہو لا الغلۃ انہ علیہ السلام کا
 بعلم الحال انہ غیر ہا بلاریب استشار الناس
 فراخھا وادعار یحاند فاعلم الحاد
 قال لہا ان کنت الممتدین فاستغفری اللہ و
 بعلم علم یقینا انہ لم یذنب لا ریب ان
 لہو لا علی ہذا لعلوا اعتقادہم انہ یکفر عنہم
 ستیاقہم ویدخل الجنة وکلما غلوا کانوا اقرب الیہ
 واخص بہ فہم اعظم الناس لامرہوا شدہم فحان
 لسنۃ وھو لا فہم شبه ظاہر من النصاعل
 علی السیخ اعظم الغلو وخالقوا شرعہ ودينہ اعظم
 المحافقہ المقصود ان ھو لا یصدقون بالاثبات
 الکذبۃ الصریحۃ ویفون الاحادیث الصریحۃ
 علیہ ولی دینہ فیقلدہم ینقوم لہ بحق النصیحۃ
فصل فی شبہ ہذا ما وقع فیہ الغلط من
 تحت ابی ہریرۃ خلق اللہ التربة یوم السبت

اسعد بن الحضری ماضی باول برکت کرمہ الی
 کہما عاشت فی ہذا من انش کو اوشا جہین تم تو مارا وکتب کر
 نکال کہما اولیٰ تمین ہے یہ حدیث کہ جو مذکبی جنتی کرانیکہ فرمایا حضرت
 نے میں نہیں ماننا اگر تم سکو چوڑ دو تو کہہ ضرر ہو کہ لوگوں نے چوڑ
 اور حال اتبرنہ فرمایا تم دنیا کی کاموں کو چھوڑ زیادہ جانتی ہو مسلم
 نے عائشہ سی وایت کی اور اسد کھانی فرمایا ہے کہ میں ہمیشہ
 لئے نہیں کہتا کہ میری اس ہند کی خزانہ میں اور میں عیبت میں ماننا
 اور فرمایا (اگر میں غیباً تا تو میں خبر بہت جمع کرتا) اور حبیب المؤمنین
 عائشہ واردات گذری واول انکشتہ فکی حق میں طہن شیشہ کان
 حضرت حقیقت امر کی نہ جانتی تھم تاکہ وحی وکی برات کا اسد کھانی
 نازل ہوا اور غالیوں کی نزدیک حضرت محل حاضر ہے اور اسکو
 تیر کر دیا اور اویس کی اسکے فراق کی بابت مشورہ دلیا اور افرام
 (لو نڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے
 گناہ کیا ہے تو اسد تعالیٰ تجھ شش طلب کر اور خود یقیناً جانتے
 کہ اسے گناہ نہیں کیا اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد
 باوجود اس غلو کے یہ کہ ہماری برائیاں دوہرتی ہیں اور جنت
 میں داخل ہونگے اور جہنم غلو کرینگے اسقدر قریب اور
 مخصوص ہونگے حالانکہ وہ اس امر میں سب ادریس نے زیادہ فرما
 ہیں اور سنت کی بہت مخالف ہیں اور نہیں بنسار کہ شبہ ظاہر ہے
 مسلم کہ انہوں نے علیہ السلام پر بہت غلو کیا اور اسکو شریعت
 دین کے بہت مخالف ہو گئے مقصود یہ کہ یہ لوگ انہوں نے حدیثوں کے
 کر لینے میں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں اسی پر دین کے
 ہے قائم رہے اور اسکو جو حق نصیحت کرینگے انہوں کو کڑا ہے فضیل
 اس مشاہیر یہ وہ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے جسے حد
 ابو ہریرہ کہ اسد تعالیٰ نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہے

یاہ من جملة الافقة ثم صلى عيسى عليه السلام في
سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات
الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد
ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل
احاديثها كذب قد تقدم بعض ذلك كذالك
احاديث صلوة الرغائب واجمعته من كذب
كذب امثلهما رواه عبد الرحمن بن مند
وهو صدوق عن ابن جهمضم هو واضح الخ
حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصرى حدثنا
حدثنا خلف بن عبد الله الصغاني عن حميد بن
انس بن فعه روى عن شهر الله وشعبا شهر رمضان
شهر امي الحديث ولا تغفلوا عن واجمعه
رجب فانها ليلة تسبى بها الملكة الرغائب
ذكر الحديث لكن وب بطوله قال ابن الجوزي
اقتضوا به ابن جهمضم ونسبوا الى الكذب قال
عبد الوهيد الحافظ يقول بحاله مجهولون
عليهم جميع الكتب فما وجدتهم قال بعض
الحفاظ يلصلهم لم يخلقوا قلت ما صدق الق
وهو قول رجب شهر الله وشعبا شهر رمضان
رمضان شهر امي فقد ذكره ابو الفتح بن ابي
الافوار في اماليه عن الحسن مرسل كما ذكره
السيوطي في جامع الصغير واما قوله وكل قد
في ذكره من رجب صلوة بعض الليالي فيه
كذب معتري فنيه بحثا فقد ورد في سيا
رجب احاديث متعددة طول كانت ضيفة

اسين اشارت اليه في خاصه في اماليه عليه السلام با
وفونين ما است كراي في **فصل** بعض اوقاف غزوات
اورون كبري من شل كيشين في دن ودرات كى نماز اورون
كس دن ودرات كى نماز آخر منتهى كى رجب شين كذب
اسين و كبري حال كى كبري كبري كبري اور اسين كبري
نماز كى حديثين جو اول رجب رجبين پڑھتے هين رجب
اسين اور اونكى مثل روایت ہے جو عبد الرحمن بن مند
(اور يه صادق ہے) ابن جهمضم سے (يه حديث كى بناني والاى)
روایت كى كى كبري اور اس سے حديث كى رجب علي بن محمد بن حميد
بصرى كبري كبري كبري رجب بن عبد الله صغاني بن حميد بن
سے اور اس سے مرفوع كبري رجب كبري كبري اور شعبان مير
اور رمضان مير كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
سين غافل موجد اسلوك و كبري كبري كبري كبري كبري كبري
اسين اور كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
جوز كبري اس حديث كى كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
اور كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
راوى كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
ليكن كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
مين كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
اور شعبان مير كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
ابى الفوارس الى بن حسن مرسل روایت كبري كبري كبري
فى جامع صغير من كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
روز كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري كبري
مين اگر چه ضيفت هين

مسجد هذا وهو الصحيح من قوله من شد
 ابی ذر وقد سئل ای مسجد وضع فی الارض اول
 فقال المسجد الحرام قال ثم ای قال المسجد الاقصی
 الحدیث وهو متفق علیه حدیث عبد الله بن عمر
 بنی سلیمان البیت سالیه ثلاثا ساله حکما
 فیما وف حکم فاعطاه اياه وسأله ملک لا ینبغ
 لاحد من بعد فاعطاه اياه وسأله ان لا یوم احد
 هذا البیت لا یرید الا الصلوة فیه الا رجح خطیب
 کیوم ولدته امه وانما رجوان یکون قد اعطاه الله
 وهو فی مسند احمد وصحیح الحاكم وفي الباب
 باع دون هذا الاحادیث رواه ابن ماجه سنن
 وهو حدیث مضطرب الصلوة فیه فی فضل
 الف صلوة وهذا محال لان مسجد سوله الله
 افضل من الصلوة فیه فی فضل علی غیره بالف صلوة
 وقد روى فی مسجد بیت المقدس لتفضیل محمدا
 وهو شبهه وصح انه علیه السلام اسرى الی ان
 صلی فی و ام المرسلین فی تلك الصلوة وربط الی
 بحلقه الباب وخرج منه وجمع عنه ان المؤمنین یحسون
 به من یا جوج وما جوج فهدا اجماع ما یصح فیه
 من الاحادیث قلت کذا ثبت ان المهدی مع المؤمنین
 یتخصون به من الدجال و ان عیسی علیه السلام
 ینزل من منارة مسجد الشام فیکفیکل الدجال
 یدخل المسجد فقیام الصلوة فیقول المهدی
 تقدم یا روح الله فقول انما هذه الصلوة اقیمت
 فیتقدم المهدی و یتقدم بعیسی علیه السلام

میری پیر مسجد یہ صحیحین میں ہے اور قول ان حضرت
 جو ابو ذر نے روایت کیا ہے ابو ذر نے پوچھا کون سے
 مسجد پہلے زمین میں بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
 پھر کونسی فرمایا مسجد اقصیٰ الحدیث متفق علیہ ہے اور حدیث
 عبد اللہ بن عمر کی جب سلیمان علیہ السلام وہ گھر بنایا تو اللہ
 سے تین سوال کئے ایک حکم جو تیری حکم کے موافق ہو اللہ
 نے اسکو دیداد و سراسر اس ملک کہ کسی کو یہ بھیجے نہ لی تو اللہ
 نے اسکو دیدیا تیسرے کہ جو شخص قصد نماز میں گھر میں امت کرے
 اسکا ہونک ایسا ہوگا جو آج ہی اسکو اسکی ان فی خباہر اور میں
 ظن کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی اسکو دیدیا ہے یہ حدیث سند
 امام احمد و صحیحہ حاکم میں بھی ہے اور ابن ابی شیبہ نے اسکو
 جو صحیح حدیث ہے جو ابن ابی شیبہ میں روایت کی ہے اور مضطرب
 نماز میں پوجا میں اور درجہ زیادہ و جگہ نماز میں فضیلت کہتی
 ہے اور یہ محال ہے کہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے
 اور کہیں ایک نماز گزار درجہ بہت مسجد پر فضیلت کہتے ہیں اور مسجد
 بیت المقدس کی فضیلت یا پھر نماز کی برابر ہر دو روایت
 ہے اور صحیح ہو چکا ہے کہ انحضرت کے معراج کی ات میں سید سطر کیا
 ہے اور درجہ نماز پڑھی اور سب سولوں کی امت کراہی اور براق
 کے حلقہ سے باندھا اور وہ جگہ سے آسمان کو تشریف لی گئی اور صحیح
 ہے کہ مومن مسجد یا جوج یا جوج پناہ پکڑے یہ مجموعہ ان صحیح
 کا جو او کی فضیلت میں ہے و مومن کے و حال ہو چکے ہیں کہ پھر
 علیہ السلام شام کی مسجد کھارہ کے نزدیک اور دجلہ میں کسی مسجد
 داخل ہوئے اور جب تک کہ وقت ہوگا تو ہمہ گمیں کے اور جو امت
 کراہی میں ہے یہ نماز کے لئے ہے کہ کسی گئی یہ تبت مسجد امام اور

وحدیث من صلی لیلۃ النصف شعبان
ثلث عشر رکعت یقرأ فی کل رکعة ثلاثین مرة
قل هو الله احد شفع فی عسقر قد تعجبوا ان الله
وغير ذلك من الاحادیث التي لا یصح منها شیء
فصل منہا رکعة الفاظ الحدیث سماجھا
بحیث یجہا السمع ویدفعھا الطبع بحديث
اربع لا یشیع من اربع انشی من فکر وارض من
مطر وعین نظر واذن من خبر قلت مره
ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ وابن عبس
الطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا کما فی الجامع
الصغیر لانه قالو عالم من علم بدل واذن من
خبرنا الحدیث ضعیف لا موضوع وختار حمول
عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر وعالم یلاعب البیان
قلت وختار الحاکم ولا ساکتہ والصواعیر او
صنعت من الصنائع المباحة فکذب علیہ سوا اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذ لم یدیم اللہ ورسولہ الصنائع المباحة
قلت قد یدیم ما فیہا من الامور المکروهة والمتفرقة
لیجذب عنہا کما بینتہ فی شرح جبین العلم من تہ
المکاسب قال من ذلک + **ختار** من فارق الذل
وهو سکران دخل القبر سکران وبعث سکران
امر بہ الی النار سکران الی جبل او غیرہ قالہ سکران
ختار ان للہ مسلک اسمہ عمارة علی فرس من یاقوت
طوله مد بصرۃ تد فی البلدان ووقف فی الاسواق
ینادی لیعلوا کذا وکذا اولیرخص کذا وکذا
و**ختار** ان للہ مسلک افعالہ عمارة ینزل علی

ایسے اسوے پر جو شخص نصف شعبان کی رات میں تیس سو رکعت
پڑھے ہر ایک رکعت میں تیس مرتبہ قل هو الله احد پڑھے
اور بیست گنا شفاعت کرے گناہ گار کی لائق ہو گا اور اس باب پر
اور حدیثیں بھی ہیں صحیحہ امین کوئی نہیں **فصل** بعض
اونسویہ پر کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکے ہوں جو آدمی کی
طبیعت اور کان و گوہر باجائیں مثل ان حدیثوں کے حدیث
چار چیزوں کا چار چیزوں پر بیٹھیں بہتر اور گناہ گاروں کا
بارش سے آگاہہ کا نظر سے کان کا خبر سے میں کہتا ہوں اسکو
ابو نعیم نے طیبہ میں ابی ہریرہ اور ابن عدی و طبرانی نے
عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے مگر اسنے
بہلی کان خبر سے یہ کہا کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہے
موضوع نہیں ہے حدیث رحمت کر و عزیز قوم پر جو ذلیل
جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عام پر جسکے ساتھ لوگ
کہلیں میں کہتا ہوں حدیث جو لاہ اور وحی اور سنیار
اور کسی مباح صنعت کی سبب حضرت پکڑے ہوئے کہ اسنے کہ اسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہیں
کرتے میں کہتا ہوں کہی مذمت کی جاتی ہو اسنے کہ اسنے اور عمر
اور کریم ہو تو بہن تاکہ اسنے پر پیر کیا جیسا کہ میں نے شرح عبد العزیز
بیان کیا ہے - کہا اونسویہ سے قسم سے یہ حدیث ضعیف
و نیگو حالت مستی میں چوڑی قبر میں اسی حالت سے داخل ہو
اور مستی کی حالت میں اوٹھایا جائیگا اور وہ حالت میں کیلئے
آگ کا حکم ہر ایک طرف کیا جائیگا جبکہ نام سکران ہے حدیث
اسنے کہا کہ ایک فرشتہ ہر نام لو سکا عمارہ یا قوت کی گہوڑی پر سوار
کرے گا طولی رازی لڑکے برابر شہر میں تپتے ہوئے اور بازار و زمین
گہوڑی پر آواز کہتا ہے فلائی فلائی مٹے مٹے گرد اور فلائی فلائی

حدیث ضعیف ہے اور اسنے کہ اسنے اور عمر اور کریم ہو تو بہن تاکہ اسنے پر پیر کیا جیسا کہ میں نے شرح عبد العزیز بیان کیا ہے - کہا اونسویہ سے قسم سے یہ حدیث ضعیف و نیگو حالت مستی میں چوڑی قبر میں اسی حالت سے داخل ہو اور مستی کی حالت میں اوٹھایا جائیگا اور وہ حالت میں کیلئے آگ کا حکم ہر ایک طرف کیا جائیگا جبکہ نام سکران ہے حدیث اسنے کہا کہ ایک فرشتہ ہر نام لو سکا عمارہ یا قوت کی گہوڑی پر سوار کرے گا طولی رازی لڑکے برابر شہر میں تپتے ہوئے اور بازار و زمین گہوڑی پر آواز کہتا ہے فلائی فلائی مٹے مٹے گرد اور فلائی فلائی

نہج ابن علی

لکھا یتقوی بعضہا بعضاً قلہ ورجعت نبینا
 منہا فی رسالۃ الادب فی رجب فی القوام للصلوات
 ایضاً ہم بعض ما ورد فیہ موضوع کما ینبہ بقولہ
 کحدیث من صلی بعد المغرب ولیلۃ من رجب
 عشرون رکعتہ جاز علی الصراط بلا حنا وخذ
 من صام یوماً من رجب صلی رکعتین یقرأ فی کل
 رکعتہ مائۃ مرة آیتہ الکرسی فی الثانیۃ مائۃ مرة
 قل هو اللہ احد لم یتحدی ریکفعد من الحجة
 قال واقرب جاء فیہ مارواه ابن ماجہ فی سننہ
 ان رسول اللہ علیہ السلام فی عن صیام رجب قلت
 وهو معمول علی اعتقاد وجوبہ کما کان فی الجاہلیۃ
 والافامہ یقول احد من العلماء بکراهۃ صومہ
 فصل من فی کذا حدیث صلوة لیلۃ النصف
 شعبان کحدیث یا علی من صلی لیلۃ النصف
 شعبان مائۃ رکعتہ بالف قل هو اللہ احد قضی
 لہ کل حاجۃ طلبہا نلک لیلۃ وساق خرافات
 کثیرۃ واعطى سبعین الف حوزاء کل حوزاء سبعین
 الف غلام وسبعون الف ولد الی ان قال و
 یشفع والدہ کل واحد منہما فی سبعین الف
 العیب من شہم رکتہ العلم بالسنة ان یعتقد
 ہذا لہذیان ویصلیہا وھذہ الصلوۃ وضعت
 الاسلام بعد الاربع مائۃ وثلاث من بیت المقدس
 فوضع لہا عدد احادیث منہا من قرأ لیلۃ
 النصف الف مرة قل هو اللہ احد الحدیث بطول
 و قد بعث اللہ الیہ مائۃ الف ملک یشہرونہ

لیکن بعض کہ بعض سے تقویت ہو جائے اور جو کہ یہ بیان کیا
 اور رجب میں اور قوام الصلوات میں کیا ہوا ان بعض حدیثیں
 موضوع ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے مثلاً اس حدیث کی جو
 بعد صبح رجب کے اول اتین میں میں رکعت پڑھے بل صراط
 بحساب گذریگا حدیث جو شخص ایک دن حجہ موزہ
 رکھی اور دو رکعت نماز پڑھی ہر ایک میں سو مرتبہ آیت الکرسی
 اور بھی دو سو میں سو مرتبہ قل ہو خدا حد نہیں مگر حاجت کے
 جگہ جنت میں دیکھ لی کہا اسکے قریب یہ روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع کیا ہے میں کہتا ہوں
 یہ اسکے لئے حکم ہے جو اعتقاد و جو کہ کہتا ہوں جیسا کہ جاہلیت میں تھا
 ورنہ کسی عالم نے ان روزوں کو کمرہ نہیں کیا **فصل** اسی قسم
 سے یہ حدیثیں ہیں حدیث شعبان کی نصف
 رات میں نماز پڑھنی حدیث اسی علی جو کوئی شعبان
 کی رات میں سو رکعت پڑھے ہر رکعت میں ہزار مرتبہ قل
 اعزہ اللہ شاکا اور کسی حاجت کو جو اسے مانگے پوری کرتا
 ہے تاکہ اوپر بہت خرافات نہ کرے اور اس ستر ہزار جو کہ
 ساتھ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے جتنی کہ کہا اوپر مان جاتا
 ہو سکے ستر ہزار کی شفاعت کریں گے اور تعجب اس
 شخص سے جو کچھ علم کی ہو کہتا ہو پھر ایسے نہ بیان باتوں پر
 فرغیت ہو اور ایسی نمازیں پڑھیں - یہ نماز سلام میں
 چار سو برس کے بعد پائی گئی ہے اور پچھلے
 بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت میں
 بہت حدیثیں مروی ہیں بعض ان سے جو شخص نصف اتین کرے
 میں ہزار مرتبہ قل ہو خدا پڑھے الہ امین ہے اس کی طرف
 اللہ تعالیٰ ہزار شتر خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے

فہذا کذب من عدائہ وجہ سادہ ان شہادۃ سعد بن معاذ وسعد قد توفی قبل ذلك فی غزوۃ الخندق ثانیہا ان فیہ وکتب معاویۃ بن ابی سفیان ہکذا او معاویۃ انما اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء وقالہا ان الجزیۃ لم تکن نزلت حیثن ولا یعرفہا الصنف ولا العرب انما انزلت بعد عام تبوک وحیثن وضعہا النبی علیہ السلام علی خیبر ان وھود الامین لم یؤخذ من یھود المذنب لانھم ادعوا قبل نزولھا قتل من قتل منھم واجلی بقیتم الی خیبر الی الشام وصاح علیہ السلام اھل خیبر قبل فرض الجزیۃ فلما نزلت آیت الجزیۃ استقر الامر علی ما کان علیہ ابتداء ضربھا علی من لم یقدم لہ مع علیہ السلام صلح فن ہنا وقعت النہیۃ فی اھل خیبر وابعھا ان فیہ انہ وضع عنھم الکلف والسنو ولم یکن فی زمانہ علیہ السلام لا کلف ولا سنو ولا مکوس خامسھا انہ لم یجعل لھم ہذا لانما بل قال الفقیر ما شئنا فکیف یضع عنھم الجزیۃ الی یھین لھل الذنۃ بھا عہد لازم مؤبد نہ لا یثبت لھم لمانا لازم مؤبد سادسھا ان مثل ہذا مما یتوفر لھم الذی اعی علی نقلہ فکیف یکن قد وقع ولا یکن علمہ عند حلیۃ السنۃ من الصحابۃ والتابعین ائمة الحدیث ینفرد ببل ونقلہ الیھود سابعھا ان اھل خیبر

یہ کا ذب کسی جہو ایک نسخہ میں ہے کہ ہذا کذب من عدائہ وجہ سادہ ان شہادۃ سعد بن معاذ وسعد قد توفی قبل ذلك فی غزوۃ الخندق ثانیہا ان فیہ وکتب معاویۃ بن ابی سفیان ہکذا او معاویۃ انما اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء وقالہا ان الجزیۃ لم تکن نزلت حیثن ولا یعرفہا الصنف ولا العرب انما انزلت بعد عام تبوک وحیثن وضعہا النبی علیہ السلام علی خیبر ان وھود الامین لم یؤخذ من یھود المذنب لانھم ادعوا قبل نزولھا قتل من قتل منھم واجلی بقیتم الی خیبر الی الشام وصاح علیہ السلام اھل خیبر قبل فرض الجزیۃ فلما نزلت آیت الجزیۃ استقر الامر علی ما کان علیہ ابتداء ضربھا علی من لم یقدم لہ مع علیہ السلام صلح فن ہنا وقعت النہیۃ فی اھل خیبر وابعھا ان فیہ انہ وضع عنھم الکلف والسنو ولم یکن فی زمانہ علیہ السلام لا کلف ولا سنو ولا مکوس خامسھا انہ لم یجعل لھم ہذا لانما بل قال الفقیر ما شئنا فکیف یضع عنھم الجزیۃ الی یھین لھل الذنۃ بھا عہد لازم مؤبد نہ لا یثبت لھم لمانا لازم مؤبد سادسھا ان مثل ہذا مما یتوفر لھم الذی اعی علی نقلہ فکیف یکن قد وقع ولا یکن علمہ عند حلیۃ السنۃ من الصحابۃ والتابعین ائمة الحدیث ینفرد ببل ونقلہ الیھود سابعھا ان اھل خیبر

من حجارة كل يوم فيسعر فصل منها انما
 ذم الحبشة والسودان كل ما كذب كحديث
 من السودان افا الاسود لبطنه وفرجه وقد
 الذنجي اذ اشبع زني واذا جاع سرق قلت وله
 ابن عبد الله بن عبد الصمد عن عائشة وزاد في
 ان فيهم لساعة ونجدة كما في الجامع الصغير
 لحد اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وقد را
 طعنا فقال لمن هذا قال العباس للحبشة
 اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا واشبعوا
 زنا فصل منها احاديث ذم التزويج اخذ
 ذم الخصيان واحاديث ذم المال كحديث
 لو علم الله في الخصيان خيرا لخرج من اهل
 ذرية يعبد الله قلت وقد تقدم وحديث
 شر المال في اخر الزمان المال كحديث وا
 بسند لا بأس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير
 اما حديث تركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستقر
 كثر الكهنة الاذوا السوفيتين من الحبشة فرواه
 ابوداود والحاكم في مستدرکة عن ابن عمر وكذا
 حديث تركوا الترك ما تركوكم فان اول من سب
 امتي ملکم وما خولهم الله بنو قنطورا امره الله
 عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير قنطورا
 جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولاد منهم
 الترك والصين كذا في النهاية فصل منها
 ما يقترون بالحديث من القرائن التي يعلم بها
 انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل

اور پراؤ نہا ہے فصل بعض اہل مشرکین حضرت حذیفہ
 سودان کی میں سب کذب ہیں حدیث جبرائیل
 کا ذکر کر داسنے کہ یہاں بیٹا در فوج کے لڑی ہوئی ہے حدیث
 زنجی کا جب بیٹا پہر جائی نہ کر تا ہے اور جب ہو کہ ہاں چوری
 کرتا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدی کہ نہ ضعیف عائشہ سے وہ
 کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ امین جو انور دی اور ولیر کی
 جیسا کہ جامع صغیر میں ہے حدیث جو تم زنگیوں نے اسنے کہ
 انکی پیدائش قیم ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام دیکھا فرمایا اسکا
 کہا عباس میں جہنم کو دیکھا ہوں فرمایا یہ جہنم ہے جو کہ میں
 اور جب میرے بھائی نے اس میں فصل بعض اہل مشرکین حضرت حذیفہ
 کے حدیث میں حدیث اگر احد تعالیٰ خصیوں میں نیکی جانتا تو
 انکی پیشوں سے اولاد پیدا کرتا جو اسکی عبادت کرتے میں کہتا
 ہوں اسکا حال پیچھے گزر چکا ہے حدیث برائے خزانہ
 میں غلام میں میں کہتا ہوں ابو یعلیٰ نے سنا باس ابن عمر
 روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے لیکن یہ حدیث چھوڑ
 حبشہ کو جب تک مگھو چھوڑیں اسنے کہ کہہ کا خزانہ کوئی نہیں نکالے گا
 اگر حبشیوں سے ذر سو یقین اسکو ابوداود اور حاکم نے مستدرک
 میں ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اسے مطرح ہے یہ حدیث کہ
 کرو ترکوں کو جب تک تمکو ترک کریں اسنے کہ انکا بادشاہ چھوڑ
 میری امت کو دور کرے گا اور احد تعالیٰ نے بنو قنطورا مالک نہیں
 کیا یہ طبری فی ابن مسعود روایت کی ہے یہاں جامع صغیر میں ہے
 اور قنطورا ابراہیم خلیل اسکی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد
 پیدا ہوئی جو ترک اور چین میں بستی ہیں فصل بعض اہل
 حدیث کی سلفہ اسیر قرینہ لہا میں جسے سلیم ہر جائی کہ یہاں
 ہے مثل اس حدیث کی اہل غیر جزیرہ آباد کیا

بہار
 شریعت

قال لا يذهب الخبر على اختياره ولا في التبيين
ولا في انقباضه بل قالوا اهل خير وغيره من الخبر
سواء قلنا صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب
كاشع ابى حلد والقاضي ابى الطيب القاضي ابى يعلى
وغیره وذاك الخطيب بغدادی هذا الكتاب
وبین انه كذب من عد وجوز (فصل) خبر
جوامع وضوابط كلیة فی هذا الباب فمنها احادیث
الحمام بالتخفيف لا یصح منها شیء كحديث كان
یحببه النظر الى الحمام وحديث كان یحبب النظر الى
الخضرة ولا ترجم والحمام لا یخرج الطبرانی
وابن السنی والبونیم عن علی وابونیم عن عائشة انه
عليه السلام كان یحببه النظر الى الانترج وكان یحببه
النظر الى الحمام لا حمور دى ابن السنی والبونیم عن
ابن عباس كان یحببه النظر الى الخضرة والماء الجار
لذا فی الجامع الصغیر وحديث دخل الى رسول الله
المحدث فقال له لو اتخذت زوجا من حمام فاستك
واصبت عن فرائحه وحديث اتخذ والحمام المقاب
قائمة تلهی الجن عن صبا انكم قلت دراهم النیرازی
فی الاقارب والخطیب خالد یلی عن ابن عباس و
ابن عبد عن ابن بلطف اتخذ واهذه الحمام المقاب
فی بیوتكم فانها تلهی الجن عن صبا انكم كذا فی
الجامع الصغیر وقال ذكریابان یحیی الساجی بلفظ
ان ابا الفختری دخل على الرشید وهو یطير الحمام
فقال هل تحفظ فی هذ اشیا فقال حدثنی هشام
عن ابيه عن عائشة عن النبی علیه السلام كان

جسوس خبر لون بر جزیه کو وجوب کا انکار کیا اور امانہ کوئی با عیون اور خبر
میں ہے بلکہ سب کو کہا ہے کہ اہل خبر غیرہ جزیرہ میں مگر اہل خبر میں۔ اور کو
نے تصریح کی ہے کہ یہ کتاب کاذب ہو مثل شیخ ابی حامد اور
ابی الطیب اور قاضی ابی یعلی وغیرہ اور خطیب بغدادی
نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کئی وجہوں سے
کاذب ہے (فصل) اس باب کے قواعد کلیہ کو بیان
میں بغض اون سے یہ ہے کہ کبوتر کے باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی مثل اس حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا آنحضرت سبری اور ترجیح
اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوستد کہتے تھے میں کہتا ہوں
طبرانی نے اور ابن السنی اور ابونعیم طبرانی ابی کبشہ سے اور
ابن السنی اور ابونعیم علی بنہ اور ابونعیم غایثہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت ص کو ترجیح کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا۔ اور ابن
ابن ابی ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت
سبری اور پانی جار کیا دیکھنا بہت پسند کرتے تھے ایسا جامع الصغیر
میں ہے حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ
کیا کہ میں کیلا ہوں فرمایا ایک جوڑا کبوتر نکالو جبکہ اللہ کیلئے اس کے
پیر ہو جائیگے حدیث کبوتر کو کھو ایل کہ یہ تمہاری ملکوتی چیز کو کھیل میں
آتا تو میں میں کہتا ہوں بیشیرازی والقباب میں اور خطیب درویش نے ابن
عباس سے اور ابن عبد بنہ ان الفاظ سے روایت کی کہ ان کبوتر کو کھلا
میں رکھو اسلام کہ یہ تمہاری ملکوتی چیز کہیں میں نہ آوے میں ایسا ہو جائے
الصغیر میں ہے اور کہا کہ ابن بنہ اس نے مجھ کو پوچھا کہ ابا الفختری نے
داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تھا کہا کیا فاد میں کوئی شکار دیکھا
کہا میری پاس شہام کو انجو باچہ اوس نے عات سے
حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لم يتقدم لهم من الايمان ما يوجب وضع الحرب
فانهم حاربوا الله ورسوله وقتلوه وقتلوا
اصحابه وسلوا السيوف وجوههم وسموا النبي
السلام واودوا اعداءه المحاربين له المحرمين
على قتاله فنابن يقع هذا الاعتداء بهم اسقاط
هذا الفرض جعله الله عقوبة لمريدن منهم
يدين الاسلام ثامنا ان النبي عليه السلام لم
يسقطها عن الابعدين عنه مع عدم معاداة
له كاهل اليمن واهل بخران فكيف يضع عن
الخبير بين الاذنين مع شدة معاداهم له وكفرهم
وعنادهم ومن المعلوم انه كلما اشتد كفر
الطائفة وتغلظت عدواؤهم كانوا احق بالعقوبة
لا باسقاط الجزية تاسعها انه عليه السلام لو
اسقط عنهم الجزية كما ذكروا لكانوا من احسن
حالاتهم بحسن بعد ذلك ان يشترط لهم اخراجهم
من ارضهم وبلادهم متى شاء فانه اهل الذمة
الذين يقرون بالجزية لا يخرجوا خارجهم
ارضهم وديارهم ماداموا ملتزمين بالحكام
الذين هم فكيف ذاروعى جانبهم باسقاط الجزية
واعفوا من الصغار الذي يلحقهم باذلتها
فاى مغار بعد ذلك اعظم من نفيهم من
بلادهم وتشتتهم في ارض الغربة فكيف يخرج
هذا او هذا عاشرها ان هذا لو كان حقا
لما اجتمع الصغرى والتابعون والفقهاء كلهم
على خلافهم وليس الصغرى رجل واحد

کرمی ایسا احسان حضرت سر نہیں کیا کہ جس سے جو جنگ
مستحق ہو جائیں بلکہ انہوں نے عہد اور رسول پر غلبہ کیا کہ
ان حضرت اور ان کے صحابہ متعلق کیا اور ان لوگوں میں کہیں نہیں
کو زیر دیا اور ان حضرت کے دشمنوں کو جو لوگوں کو زیر کیجئے کرتی تھے
جگہ پر کس طرح اور کس ساقہ میں بی پرواہی ہو سکتی ہے اور
فرض و نسو ساقہ ہو سکتا ہے امت کے لئے پھر یہ عذاب لا
ہے کہ ان سے کوئی مسلمان نہیں ہوا انہوں نے جو یہ کہ اگر حضرت
جزیرہ دور رہنے والوں کے ساقہ نہیں کیا یا جو دیکھ ان کے دشمنی
تھی مثل اہل یمن اور اہل بخران کی تو خیر ان کے باوجود کہ وہ
ہیں اور دشمنی اور کفر اور عداوت میں زیادہ ہیں کیونکہ ساقہ
ہو گا اور ظاہر ہے کہ جس کے وہ میں کفر اور عداوت زیادہ ہوئے
ہے وہ سخت عذاب کے لائق ہوتا ہے نہ لائق جزیرہ کی ساقہ کرنے
کی۔ ناویں جو یہ ہو اگر حضرت انہیں جزیرہ ساقہ کرتے جیسا کہ لوگ
ذکر کرتے ہیں تو ان کا فروغ اچھا حال ہوتا اور انہیں شہر طرانی
لائق نہ تھی کہ جب ہم چاہیں گے تم کو زمین اور شہر و ملک محالین
اس لئے کہ وہ ذمی ہو گئے جب قرار جزیرہ کا کر لیا پس جب تک حکام
و نہ کو ماننے میں گئے ان کا گھروں اور زمین سے خارج کرنا جائز نہیں
چہ جائیکہ جب انہیں جزیرہ ترک کرنے کی عیادت کی گئی اور ذلت جو
وقت اور جزیرہ کی لائق ہوتی ہو معاف کی گئی۔ پس کون سے
ذلت سے زیادہ ہو جب ان کو گھر و ملک باہر کر دیا اور غیر زمین
میں پرانہ کئے گئے پھر کیونکہ ایسی ایسی باتیں جمع ہو گئی
دوسوین وجہ یہ ہے اگر یہ حق ہوتا تو معافے اور تاجی
اور نقص کے سبب اس کی خلاف پر کیوں جمع ہوتے
حال آنکہ کوئی آدمی صحابیوں میں ایسا نہیں
+++++

من صادم حصته ثبوت وضعه وخليفته
ضعيف فقد رواه الطبرانی فی الاوسط
البيهقي عن ابی سعيد كما فی الجامع الصغير
وفيه ايضا من الكذب لا تمد يوم عاشوراء
لم تروها بداروا البيهقي عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتمال والادهان
والطيب فمن وضع الكذابين وقابلهم اخرون
فالتفت يوم تالم وحزن والطائفتان مبتدعا
خالجتان عن السنة واهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويحكيون
ما امر به الشيطان من البسمة قلت فينبغي ان يكتفى
في يوم عاشوراء ان يكون تبعاً للحديث لا اظهراً
اللفظ والحرز كما هو طريق الخوارج المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافضة في بلاد
الجهنم من الخراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والادوية
في البلاد وجرح دوسهم وابدانهم ما يوافق
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم يريون منهم (فصل) ومنها ذكر
فضائل السواد وثواب من قرأ سورة كذا قلنا لو
كنا من اول القرآن الى اخره كما يد كذا قلنا لا ينبغي
والاولى في اول كل سورة والآخر في اخرها
وكذا تبعه البيضاوي وابو السعود المقتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى قد اعترف بوضعها وقال قصداً شاعراً

قالت یہ یہ کہ ضعیف ہوگی بطرآنے نے اوسط میں اور
بیہقی نے ابوسعید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں
ہے۔ اور یہی اسے میں ہے جو شخص عاشورہ کو دن سرمد لگا
تو اس کے اکھیں پتیا نہیں ہونیں۔ یہ بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہی کہا اس نے قدس
سرمد اور تیل اور خوشبوئی کے کذابوں کے بنادیا میں
اور دوسروں نے اسکا مقابلہ کر کے اسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا یہ دونوں گروہ بدعتی ہیں سنت سے خارج
ہیں اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رغن کی بات
بجالاتے ہیں۔ اور بدعتوں سے جو شیطان کا حکم سمجھتے
ہیں میں کہتا ہوں اس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمد لگا
حدیث تابع ہونا بخیر ظاہر بخوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضدیہ میں اور خراسان
اور عراق بلکہ ماورالنہر کے شہروں میں جیسے رخصیوں کے
بہت برے کام مشہور ہیں جیسے کپڑے اور دیو این کو سیاہ
اور سر او بدن پر قسم تم کے رحم لگانے اور دعوے کرتے ہیں
کہ ہم اہل بیت کو محب ہیں حالانکہ وہ اسے برے ہیں۔
(فصل) بعض اون سے سورتوں کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو تلاطمانی سورت پڑھے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول میں بیان کرتے ہیں اور زعفرانی آخر میں
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابوالسعود اس کا تابع ہیں
میں کہنا عبد اللہ بن مبارک نے میں ظن کرتا ہوں شاید یہ
تذقیق بنادیا ہو انتہی اور انکی وضع کا یقین کر لیا ہو اور کہا
میرا مقصد یہ ہے کہ آدمی قرآن کا مسلسل رکبین

ساكن السماء وساكن الارض يعقون اليه وكذا
عند اس مائه يبعث الله رجلا باردا يقبض الله
فيها رص كل مومن وحديث اذا كانت سنة
ثلاثين ومائة كان الغرياب قرآن في جوف ظلم
ومحصف في بيت قوم لا يقرؤن فيو رجل
صالح بين قوم سوء وحديث اذا كانت سنة
خمس وثلاثين ومائة خرجت شياطين
جسم سليمان بن داود فوجدوا الجوف ذهاب
منهم تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم
بالقرآن وعشر بالبشام وحديث اذا كانت
سنة خمسين ومائة فخير اولاد كمر البنات رعد
اذا كانت سنة ستين ومائة كان كذا وكذا
وحديث اصحابي اهل ايمان وعمل الى ربهم
واهل بر وتقوى الى الثمانين واهل تواضع و
قراهم الى العشرين ومائة واهل تدبرونهم
الى الستين ومائة ثم المهرج المهرج ومثله
بعد المائتين وحديث اذا انت على امتي ثلاثمائة
وستون سنة فقد حلت لهم اخيرة والنزيب
على رؤس الجبال (فصل) ومنها الاكثاف
يوم عاشوراء والذين والتوسعة والصلوة فيه
وغير ذلك من فضائله لا يصح منها شيء ولا
تخذ واحد غير احاديث حيدامه وما عداها
فباطل وامثل ما فيها حديث من وسع على
عيله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنة
قال الامام احمد لا يصح هذا الحديث قات لا ينتم

در زمین کے رہنے والے حدیث سو سال تک
 تعالیٰ سرور ہوا ہوگا امین ہر یوں کا وہ قبض کر لیا
 ہوا ہے جب ایک سو تیس سال گزرنی کے تو غیب قرآن کے مانند
 عالم میں ہونگی اور قرآن کی طرح اس قوم کی گہر میں جو اس وقت
 کا اور در و صالح کی طرح جو برس قوم میں ہو حدیث جب
 ہوا گا تو وہ شیطان نکلیں گے جنکو سلیمان بن داؤد
 سلام فی جزائر بحرین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کی طرف
 قرآن کے ساتھ اون سے جنگ کریں گے اور ایک
 کی طرف جائیگا حدیث جب سن ایک سو پچاس
 کا تو ہتر اولاد تمہاری اس وقت لڑکیاں ہیں حدیث
 سن ایک سو ساٹھ ہوگا تو یہ یہ ہوگا حدیث میرے
 صاحب چالیس سن تک ایمان والے اور عمل والے ہیں اور
 سی سن تک صاحب برادر تقویٰ کے ہیں اور ایک سو پچاس
 صاحب تو اصل اور تر حسم کی ہیں (یعنی آپسین اصل
 و جسم کریں گے) اور ایک سو ساٹھ تک صاحب تدابیر
 قاطع کے ہیں (یعنی آپسین قاطع کریں گے) بعد اس کے جنگ
 ہے حدیث آفات دو سو برس کے بعد میں حدیث جب
 مائتین سو ساٹھ سال گزرنی کے تو او کو مسافری اور پھل
 پرا کیلی ہاں حلال ہوگا (فضل) انہر عاشورا کے دن
 سرمد لگانا اور زینت کرنے اور فرلے کرنے اور ساہن
 ناز پڑھنے وغیرہ انہر کوئی شے صیغہ نہیں ہے اور کوئی
 حدیث صیغہ نہیں سوائے روزیکو حدیث کو اور اسوئے
 ان کے سب باطل ہیں اور اچھی تیرا دن سے یہ روز
 پچھو شخص سین محرم کو اپنے خیال پر و اسی کی جگہ اور اس وقت کا نام رکھ
 و اسی کی جگہ انا عالم احمدی برتھ ڈی سین میں اس کا نام خود مختار ہے

من ذلك عهد محمد بن كمال ومن ذلك ما
 بعض من هذا العهد في فضل معاوية قال
 اسحق بن راهويه لا يصح في فضل معاوية بن
 ابي سفيان عن النبي عليه السلام شئ ومن
 ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب الجنيح
 والشافعي على التخصيص على اسميهما وكذا
 ما وضعه الكذابون ايضا في ذمههما ومن ذلك
 الاما حديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
 وذم بني امية ومدح المنصور والسفام وكذا
 ذم يزيد والوليد وهو وان بن الحكم وكذا كل
 حديث في بطلان ذمهما والبصير والكوفة
 ورواقزون وعسقلان ولا سكندرية
 ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حد
 في تحريم ولدا لالعباس على النار وكل حديث في
 ذكرا الخلافة في ولدا لالعباس وكذا كل حديث في
 مدح اهل خراسان المخرجين مع عبد الله بن
 حنبل وولد العباس وكذا حديث عن الخلفاء
 من اولاد العباس وكذا حديثان مدينه كذا
 وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
 فمالي موسى من اقبه الكذب حديث نظر
 الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
 وقال كرسهما في الفتنة كرسا ورسهما الى النار
 كذا كذا كذا حديث فيمان الايمان لا يزيد
 ولا ينقص فكذا قابل من وضعها طائفة
 اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيدون

من ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب الجنيح
 والشافعي على التخصيص على اسميهما وكذا
 ما وضعه الكذابون ايضا في ذمههما ومن ذلك
 الاما حديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
 وذم بني امية ومدح المنصور والسفام وكذا
 ذم يزيد والوليد وهو وان بن الحكم وكذا كل
 حديث في بطلان ذمهما والبصير والكوفة
 ورواقزون وعسقلان ولا سكندرية
 ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حد
 في تحريم ولدا لالعباس على النار وكل حديث في
 ذكرا الخلافة في ولدا لالعباس وكذا كل حديث في
 مدح اهل خراسان المخرجين مع عبد الله بن
 حنبل وولد العباس وكذا حديث عن الخلفاء
 من اولاد العباس وكذا حديثان مدينه كذا
 وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
 فمالي موسى من اقبه الكذب حديث نظر
 الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
 وقال كرسهما في الفتنة كرسا ورسهما الى النار
 كذا كذا كذا حديث فيمان الايمان لا يزيد
 ولا ينقص فكذا قابل من وضعها طائفة
 اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيدون

كثرت بترت

الناس بالقرآن عن غيره وقال بعض
 جهلاء الوضاهين في هذا اليوم نحن
 لرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولا
 نجهل هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
 فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد
(فصل) واما موضع جهلة للنسب
 الى النسب في فضل الصديق حديث ان الله
 يعطي للناس علمه يوم القيمة ولا يبي بكره
 وحديث ما نصب الله في صدرى شيئا الا هبته
 في صدرى ابى بكر وحديث كان اذا اشتياق الى
 قبل شيبة ابى بكر وحديث انا وابى بكر كثر
 د هان وحدث ان الله لما اختار لادول
 الختار وروح ابى بكر وحديث عثمان دسول الله
 عليه السلام وابى بكر تفضلان وكنت كالزنجى
 بين يديهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
 عمر فوجى قومه ما فئت وان عمر حسنة
 من حسنات ابى بكر وحديث ما سبقكم ابى بكر
 بكثرة صوم واصلوة وامناسكم شئى وقرنى
 صدق وهذا من كلام ابى بكر بن عياش في
 وقد سبق بلفظ ما فضلتم والكلوم عليه
 قال واما موضع الرافضة في فضائل على فانه
 من ان يمدح على الما فظ ابو يعلى قال الما فظ
 في كتاب الارشاد وصفت الرافضة في فضائل
 على واهل البيت نحو قوله ثمانية افض حديثى
 يستمد هذا فانك لو تتبعته ما عند

اور بعض جاهل وضاهين نے کہا ہے حضرت کی نسبت
 کے لکھ کر کہتے ہیں مگر کہتے ہیں۔ اور اس جہل
 نے یہ نہیں معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جو بہت بڑے غراہ کسی فرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
 کا ہوتا ہے **(فصل)** بعض ادب سے جہل ہونے پر
 سنت کی طرف منسوب ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فضیلت
 میں حدیثیں بنا کی ہیں حدیث اللہ تعالیٰ آدمیوں کو
 لیے عموماً ظاہر ہوگا اور ابوبکر کے لیے خصوصاً حدیث
 جو تھے اللہ تعالیٰ نے میرے دلیں ڈالی ہے میں نے وہ ابوبکر
 کے دلیں ڈال دی ہے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے دائرہ پر ہوسہ دیکھتے
 میری اور ابوبکر کے مثال دو گھوڑے مومن کی ہے حدیث
 اللہ تعالیٰ نے جب دھون کو پسند کیا تو ابوبکر کا روح پسند کیا خدا
 حضرت عمر کا قول ہے جب رسول اللہ ابوبکرؓ کے پاس میں کرتا تو
 میں رنگی کی طرح ان دونوں میں ہوتا تھا حدیث اگر میں
 عمر کی فضیلتیں پڑھ کر عمر کی عمر کی برائیاں کرتا ہوں تو تمام نہ ہونگی اور
 عمر ابوبکر کی نیکیوں کی ایک نیکی ہے حدیث ابوبکرؓ پر بہت نماز
 روز و شب سبقت نہیں لیگیا لیکن اس سے سچا اور اس کے دلیں
 ثابت ہوئی ہے یہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہے میں کہتا ہوں
 کلام ادب (ما فضلکم) میں گزر چکی ہے کہا اس نے لیکن علیک
 فضائل جو فضیلتوں نے بنا جو میں شمار سے اکثر ہیں کہا حافظ
 ابو یعلیٰ نے کہا خلیفہ نے کتاب الارشاد میں رافضیوں
 نے علی اور اہل بیت کی فضیلت میں یمن لاکہ حدیث بنا
 ہے۔ اور یہ جید نہیں ہے اگر نوادین کے کتابوں
 کے تتمہ کرے

الاعلام والمتابع الكرام لمناسبة كل عضو
 يلق في المقام وقال وحديث التمشيد بعد
 الفرائض من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
 ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
 ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
 التوابين اجعلني من المطهرين وفي حديث
 آخر رواه تقي بن محمد في مسند سبجانك
 اللهم ربنا وبعثك اشهد ان لا اله الا انت
 استغفرک والتوب اليك فهذا الذي كرر بعد
 التسمية قبله هو الذي رواه اهل السنن المشاهير
 قلت وقد ثبت طرقة في شرح حصص الجدير
(فصل) وكذا التقدير اقرار الحيض بشدة
 ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متقدمة
 رواه الدارقطني وابن عدي في الكاظم والعقيلي
 وابن الجوزي وتقدم الطرق ولو ضعفت
 يرقى الخش الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
 لا يتحسن قال وكذلك خذ الصلوة لمن عليه
 صلوة قال ابراهيم الحربي سألت احمد بن
 حنبل عن هذا الحديث فقال لا اعرفه فقال
 الحربي ولا سمعت انا بهذا في خذ رسول
 الله قلت ولا تمتنا في وجوب الترتيب بين
 القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك
(فصل) ومن الامور التي لا باطل فيها
 من ثبوتها بخروج نيسان ضمانت له على الله
 الجنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور شايد بخلاف ہے ہر اعضا کو لایق کوئی دعا و دیگر اور سب کو
 قرار دیا ہے اور کہنا حدیث تمشید کے وضوء کی فراغت
 کے بعد اور وضوء کرنا اسے کا یہ قول گواہی دیتا ہوں میں اس
 بات کی کہ نہیں کوئی لایق عبادت کو کرے اور کہ اسے گواہی دیتا ہوں
 نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا و رسول اسکا یا اللہ محمد
 کریم ہوں سو کہ اور چھو پاک کو تو کچھ کر اور دوسری حدیث میں جو تقی
 بن محمد نے سند میں روایت کی ہے پاک ہو نامی رب ہمارے
 اور تیری صفت کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی
 عبادت کو کرے تو تجھ ہی بخش مانگتا ہوں اور تیرے وجود کو کہتا ہوں
 اس روایت کو یعنی یہ ذکر کرنا بعد وضوء کی اور بسم اللہ سے قبل
 کی الٰہی سن اور سائنہ فی ذکر کیا ہو میں کہتا ہوں میں اسکی طرح جس
 حصص میں کہ ہو میں **فصل** اقل حیض کے تین دن تک مت قرا
 کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہے میں کہتا ہوں اسکی بہت طرق ہیں
 بنکودہ دارقطنی اور ابن عدی نے کمال میں اور عقیلی اور ابن جوزی
 روایت کیا ہے اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہوں حدیث کو حسن
 گردیتی ہیں پس اس پر وضع کا حکم کرنا ایسا نہیں ہے کہ اس نے سہل
 یہ حدیث ہے نہیں نماز ہوتی اس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
 نماز ہو کہ ابراہیم حسبی نے میں احمد بن حنبل سے اس حدیث
 کی نسبت سوال کیا جواب دیا کہ میں اسکو نہیں جانتا کہ اسے
 نے میں نے ہی یہ حدیث کہیں نہیں سنی اور ہماری امامت
 کے پاس قضاء نمازوں کے وجوب ترتیب کے لئے اس کے
 سوا اور بہت حدیثیں ہیں **(فصل)** یہ احادیث
 باطلہ ہیں **حدیث** جو کوئی مجھے نیشان کے بچنے کی
 بخوبی دیکھتا ہے میں اس کے پوچھتا ہوں کہ اس میں حدیث
 جس نے ذمے کو ادا دے اس نے مجھے ادا دے

وقال وهذا كلام صحيح وهو إجماع السلف والجمهور
 الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
 ومعنى اللفظ الأول أيضا صحيح عند المحققين
 في التأخير وإنما الكلام في ثبوت سند هافو
 الحديث الأول ما رواه أحمد والبوداؤدو
 الحاكم والبيهقي عن معاذ بن عبد الله قال
 وهذا مثل إجماع الصحابة والتابعين وجميع
 أهل السنة على أن القرآن كلام الله منزل غير
 مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام
(فصل) وكل حدث في التثنية بعد الوضوء
 لا يصح وكذا كل شيء في الرقبة في الوضوء باطل قلت
 ثبت في حديث طاهر بن عيسى عليه السلام مسجدا
 في وقت الصلاة والذكر على الأعضاء
 الوضوء كلها باطلة وأقرب ما روي فيها الحديث
 على الوضوء قال أحمد لا ثبت في التسمية على الوضوء
 انتهى لكننا إذا حسنا قلت إذا كان الحديث حنا فليكن
 بقا أنه لا يثبت في التسمية على الوضوء لعله لا يصح على الأعضاء
 ولا ففي ابتداءه ثابت إجماعا فإنه منتهى
 عند الجمهور وواجب عند الإمام أحمد
 في رواية أبي داود لا صلوة لمن لا وضوء له
 ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
 ابن ملحة اقتصر على الجملة الثانية ثم أعلم
 أن لا يلزم من كون إذا كان الوضوء خيرا
 عنه عليه السلام أن يكون مكرها وبطلان
 مذمومة بل إنها مستحبة فاستحبها العلماء

اور کہا کہ یہ کلام صحیح ہے اور یہ اجماع السلف والجمهور
 وغیرہ کی ہے لیکن یہ الفاظ کذب ہیں۔ میں کہتا ہوں سنو یہ
 لفظ کی ہے جو محققین کے نزدیک صحیح میں لیکن کلام تو
 ثبوت سند میں ہے۔ پہلی حدیث کی سید یہ حدیث ہے جو احمد
 اور ابو داؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتھ ساتھ
 کے روایت کی ہے کہا اس نے اس پر اجماع صحابہ اور تابعین
 اور جمیع اہل سنت کا ہے کہ کلام اللہ منزل ہے مخلوق نہیں ہے
 حالانکہ یہ الفاظ آنحضرت ثابت ہیں فصل جس حدیث میں غیر
 کی اعضا و انکی باقی خشک کرنا ذکر ہے وہ کوئی صحیح نہیں ہے
 اور بیہقی وضو میں گردن کے مسح کی حدیث باطل ہے میں کہتا ہوں
 حدیث باطل کی ثابت ہے کہ آنحضرت کی گردن کو اوپر کی طرف مسح کیا
 ہے یہ نزدیکی نے روایت کی ہے اور ہمارے عالموں نے اس کو خوب
 دیا ہے۔ کہا حدیث میں ذکر کے اعضا وضو پر رب کے سب باطل ہیں اور
 قریب تر اس حدیث بسم اللہ کی ہے اور کہا امام احمد وضو پر بسم
 پڑھنا میں کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن حدیث میں میں کہتا
 ہوں جب حدیث میں میں تو انکو طرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہیں
 وضو پر بسم اللہ پڑھنا ہر ایک ارادہ شایع اعضا و ان کی پڑھنا یا نہ پڑھنا
 ابتداء میں تو اجماعا ثابت ہے اسلئے کہ جو کوئی نزدیک سنت ہو کہ
 اور امام احمد کے نزدیک جب ہے اور ابی داؤد میں ہے جو حکم وضو
 نہ ہو اسکی نماز نہیں ہوتی۔ اور نہیں منہ اس شخص کا
 جو اس پر بسم اللہ نہ پڑھے۔ اور ابن ماجہ نے
 دوسرے مسئلہ پر ہے اقتصار کیا ہے۔ جانتا
 چاہئے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضا وضو پر لازم
 نہیں آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو۔ بلکہ یہ
 مستحب ہے بڑے بڑے عالموں * *

مرفوعاً سباً علی الناس زمان یحلی فیہ
 العزیزۃ الخند وہ نہاماد اولاد یلی عن خند
 بن ایمان مرفوعاً خیر نساء کم بعد ستین و
 سائۃ العواقب وخیر اولادکم بعد اربع و خمسیۃ
 النہات۔ مسمی امامی الترمذی عن ابی امامۃ
 مرفوعاً عن اخطب و یبائی عندی المؤمن
 خفیف الحدیث وقد اخرجہ احمد البیہقی
 فی الزهد والحاکم فی مستدرکہ وقال هذا اسناد
 للشامیین صحیح عندہم ولم یخرجہ انہم
 ورواہ ابن ماجۃ ایضاً فی طریق أخر عن ابی
 امامۃ ومن شواہد ما الخطیب وغیرہ من
 حدیث ابن مسعود دفعہ اذا حب الله العبد
 اقتنأ بنفسه ولم شیغلہ بزوجة ولا ولد و
 للدیلمی عن انس دفعہ یأتی علی الناس
 زمان لان یربی احدکم جر و کلب خیر
 من ان یربی ولداً من صلبہ قال ومن ذلك
 احادیث البیہقی عن قطع السد قال العینی
 لا یصح فی قطع السد شیء وقال احمد لیس فیہ
 حدیث صحیح قلت وقد رواہ ابوداؤد بسند
 صحیح والضمیاء عن عبد الله بن حبشی
 من قطع سد تصوب الله رأس فی التاء
 وفی روایت الدیلمی عن علی مرفوعاً سباً الشجر
 تسد قال ومن ذلك ما تقدم الاشارة
 الی بعضہ من احادیث مدح العبد من الرزق
 والبا قال عبد الباقیان والروان والزندیب

آدیسنون پر ایک لیسارہ ایک لکھسین زائد نہا حلال ہے الم
 بعض اونس پریم جو دیلمی نے خلیفہ بن ایمان سے مرفوعاً روایت
 کی ہے ایک سو ساٹھ سال کے بعد بہتر تہائی عورتیں وہ میں جو
 نہ جنین اور بعد چار سال کے بہتر عورتیں وہ میں جو
 بعض انہی جو ترمذی میں ابی امامہ سے مرفوعاً تحقیق پسندیدہ میر خند
 میر جو دستوں سے وہ مومن جو حکما عیال کم ہو الم اور احمد البیہقی
 زہد میں اور حاکم نے مستدرک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہم
 اسناد شامیوں کی جو امن کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونوں نے
 اس روایت نہیں کی انتہی اور ابن ماجہ بھی دو سکر طریق سے
 ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاہ خطیب وغیرہ میں ابن مسعود
 سے ہے جیسا متقی کسی آدمی کو دوست کہتا اسکو اپنے نفس کے لئے
 چن لیتا ہے اور اسکو ناداؤد بیوی میں مشغول نہیں کرتا اور دیلمی
 نے اس سے مرفوعاً روایت ہے لوگوں پر ایک ماہ لیسارہ ایک لکھ
 سو میں کٹے کاچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور
 اسی قسم سے بہ حدیث میں جنین پر سے کے قطع کرنے کی
 مخالفت ہے کہا عقیقے نے بیرون کو کٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں
 ہوئی اور کہا اس نے اسمین کوئی حدیث صحیح نہیں ہے میں کہتا
 ہوں ابوداؤد نے سند صحیح سے اوسنیارنی عبد اللہ
 حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی بیرون کو کٹے گا اللہ تعالیٰ
 اسکو آگ میں کبیل اٹھا کرے گا۔ اور دیلمی میں
 علی سے مرفوعاً روایت ہے سر دار دو خون سے
 پرے ہے۔ کہا اوس نے اسے قسم کے ہیں
 وہ پیشین جو کاشا رہ پیچھے گذر چکا ہے جن میں
 ذکر سرور اور چاول اور ہاتھ اور انار اور انگور

فذلك بحديث فضائل الديار وقد تقدم
(فصل) ومن ذلك ما أحديث الترمذی

أربع من سنن المرسلین السوالک والطیب
الحنبلہ سمعت شیخان الحجاج المری یقولان
خلط من بعض الرواة وإنما هو الختان بالنون
لکن كذلك دروا الحاصل عن شیخ الترمذی قال
والظاهر ان اللفظة وقعت فی آخر السطر
منها النون فزاد بعضهم الحناء وبعضهم
هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدار الایة
على تحقق الروایة ومدار الروایة على الفاظ المش
لاعلى كتابة ما فی الكتاب والله الملمهم بالصواب
قال وصح حدیث الخضاب بالحناء والکتم
قلت كما فی الشئ لالتزمی وغیره وفى روایة
الطبرانی والخطیب عن ابن عمر مرفوعا سید
رجان اهل الجنة الحناء قال ومن ذلك التغمم
بالعقیق قال العقیلی لا یثبت فی هذا شئ عن
النبی علیه السلام قلت تقدم حدیث تختل
بالعقیق والکلام علیه ومن ذلك حشد النھی
ان نقص الرؤیا على النساء قال العقیلی لا یحفظ
من وجه یثبت ومن ذلك احادیث انه لا یخل
الجنة ولد فی قال ابو الفرج ابن جوزی قد در
فی ذلك احادیث لیس فیها شئ یصح وھم
بقوله (واثره واذرته وذر اخری) قلت لیست
معاضة لها ان صحت فانه لم یجر الحنة لعل
ابویہ بل لان النطفة الخبیثہ لا تخلق منها طیب

اسی قسم ہے میں مرغی کے نفیست کی حدیث میں ہر اکھا جان بھیجے کہ
چکا ہر فصل اسے قسم ہے میں یہ حدیث میں نہیں ہندی درود کی
نفیست اور صفت کا ذکر ہے اس میں ایک سالمی کو کوئی شئی اس کی
نہیں ہوا درود نہ صریحاً سبب میں ترمذی ہے چار چیز میں غیر وہی
ستون ہے میں سوک اور خوشبوئی اور ہندی میں شیخ سے سنا ہے
کہ وہ کہتا تھا حجاج سر سے کہہا ہے یہ بعض ما یونس غلط ہے یہ لفظ
ختان ہے جبکہ منہ غنہ کو میں لیکن محالی ہے شیخ ترمذی اس کی
روایت کی ہے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ آخر طرین ہو گا اسلیک
نون گر گیا ہے بعضوں نے ختم کہا ہے بعضوں نے ختم کہا میں کہتا ہوں
یہ بیحد مر عقل کا روایت ہے ہر درود روت کا الفاظ مشابہ پر یہ کہ
کہ کتابت پر لاء صواب پر لہام کرنا ہوا ہے کہا حدیث خضاب کی کہ
اور وہی صحیح ہے میں کہتا ہوں جیسا کہ شامل ترمذی وغیر میں ہے
اور طبرانی اور خطیب میں ابن عمر سے مرفوع روایت ہے سر اور خوشبو
ال جنت ہے ہندی ہوا درود قسم ہے یہ حدیث عقیق کے انگوٹھی جو
کی کہا عقیق نے اس میں آحضرت کو کوئی شئی ثابت نہیں میں کہتا ہوں
اس حدیث پر کلام صحیح گند پکی ہے اسی قسم ہے یہ حدیث جمین کہ
ہے کہ عورت کو خواب نہ بتلانا چاہیے کہا عقیق نے یہ کہ
وجہ سے محفوظ نہیں ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا
جنت میں داخل نہ ہوگا کہا ابو الفرج ابن جوزی نے
ایسی بہت حدیثیں آئے ہیں ان میں صحیح کو کوئی نہیں
اور یہ اس آیت کی معارض ہے (کوئی ایک دوسرے کا
بوجہ نہ ادھارے گا) میں کہتا ہوں اگر یہ صحیح ہوگا
وہ مجھ پر ارض نہیں ہے اس لیے کہ ان باب کے فعل
ہے اس پر حرام نہیں ہوا بلکہ اسلیک کہ نطفہ خبیثہ سے غالباً
اگر پیدا نہیں ہوتے + + +

الحناء وفضلها والثناء عليها وادراجها لا يصح منه شيء لا يروى ما وجدناه

وفي فظا اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه
 للناس اذكر والفاجر بما فيه يحد الناس
 واما ابن ابى الدنيا في ذم الغيبة والحكيم في
 واداء اصول الحاكم في الكنى والشرار في
 العقاب وابن عك والطبراني والبيهقي والخطيب
 عن يهزيه حكيم عن ابيه عن جد كذا في
 لجامع الصغير وقد يستفاد هذا المعنى من
 قوله تعالى لا يحب الله للجهر بالسوء من القول
 من ظلم قال ومن ذلك احاديث النهي
 من سب البر اغيث قال العيني لا يصح في
 براغيث عن النبي عليه السلام شئ قلت
 هذا عزيز منه فقد روى احمد والنزار والبخاري
 في الادب والطبراني في الدعوات عن انس
 بن رسول الله عليه السلام سمع ابا ريسب
 غوثا فقال لا تسبه فانما بقظنبيا الصلوة
 فهو من ذلك احاديث اللعب بالشطرنج
 لامة وتخريها كما كذب على رسول الله عليه
 سلام ولا يثبت فيه المنع عن الصحابة قلته
 بتقديم حديث من لعب بالشطرنج والكلاب
 ليمن خلاصه لا تقتل المرأة اذا ارتدت
 الى رقتي لا يصح هذا الحديث عن رسول
 له عليه السلام قلت سمع نفيه عليه السلام
 يقتل النساء قال ومن ذلك حديث من قتل
 هندية وعنده جماعة فممن ذكره
 العيني لا يصح في هذا الباب شئ وقال

دوسرے روایت میں ہے کہ تم فاجر کے ذکر کے لوگ اسکو
 معلوم نہ کریں رعایت کرتے ہوؤ ذکر فاجر کا تاکہ لوگ اسکو خوف
 کریں۔ اسکو ابن ابی الدینانے ذم الغیبتہ میں اور حکیم نے
 نوادہ الاصول میں اور حاکم نے کنی میں اور شیرازی نے العقاب
 میں اور ابن عکاد و طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے ہزج حکیم سے
 اوس نے باپ سے اوسو داد سے روایت کی ہے ایسا ہی
 جامع صغیر میں ہے اداس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتی
 ہیں (نہیں دوست رکھتا اللہ تعالیٰ اپنی آواز کی کوسا تہ را کی مگر
 اسکو مظلوم ہو گا) اسی قسم کی میں یہ حدیثیں جنہیں رسول کو کالی
 دین کے عانت کا ذکر ہے کہا عقیلے نے ہوئے حقیقین تخریج
 سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے میں کہتا ہوں یہ غریب بات
 ہے اسکو کہ احمد بن زبیر بخاری نے ادب میں اور طبرانی نے
 دعوات میں انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک کوحالی دیتو سنا فرمایا اسکو گائیہ
 نہ دے اسکو کہ ادش ایک بکو صبح کی نماز کے لگو ادھایا تھا۔ اسی
 قسم کی میں حدیثیں شطرنج کے مباح ہونے اور حرام ہونے
 کے سب کذب ہیں ہاں صحابہ سے اسکو منوعیت ثابت ہو
 اور یہ حدیث اور ادب کلام شیخے گندہ چکی ہے۔ جو شخص شطرنج
 سے کہی اسی قسم کی جو جب عورت مرتد ہو جاوے اسکو
 قتل نہ کرنا چاہیے۔ کہا اور قطنی نے یہ تخریج سے ثابت
 نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث صحیح ہے کہ عورت کو
 قتل نہ کرنا چاہیے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکی
 طرف ہدیہ بھیجا جاوے۔ اور اوس کے پاس کہ
 آدمی ہوں تو وہ اوس کے شریک ہیں کہ
 عقیلے نے اسباب میں کوئی شے ثابت نہیں ہو کہا

من الغالب ولا يدخل الجنة الا نفس طيبة
فان كان في هذا الجنس طيبة دخلت الجنة
كان الحديث من العام المخصوص وقد ورد
في ذمنا من الثلاثة وهر حال يث حسن و
معناه صحيح فهد لا غبار فان شروا بوبن عاقل
وهذا لطف خبيث فثروه من اصله وشر الابدان
من فعلهما انتهى وتقدم الكلام عليه في لفظ
ولد الزنى لا يدخل الجنة واما حديث ولد الزنى
شر الثلاثة فرواه احمد وابوداؤد بسند صحيح
والحاكم في مستدركه والبيهقي عن ابى هريرة
وزاد الطبراني والبيهقي عن ابن عباس رضی
الله عنهما اذا عمل بعمل ابويه وفي النهاية
قبل هذا اجاء في رجل بعينه كان موسوما
بالشر وقيل هو عام وانما صار ولد الزنى شرا
من والديه لانه شرهم الاصل ونسبا وولادة
لان خلق من ماء الزانى والزانية فهو ما اخبر
وقيل لان الحديث عام عليهما فيكون تخيصا
لهما وهذا لا يردى ما يفعل به في ذنوبه
فصل ومن ذلك حديث لبس لفاسق
ضیبة قال الدارقطني والخطيب قد ورد من
طرق وهو باطل قلت رواه الطبراني بسند
ضعيف عن معاوية بن حيدة بهذا
اللفظ ويؤيد حديث اترعون عن ذكر
الفاجر ان تذكروه فلا تكره يعرفه الناس
رواه الخطيب في رواية مالك عن ابى هريرة

ورجبت من داخل برگا کونفس کیا اگر کسی شریک
نفس پاک ہو تو رجبت میں داخل ہوگا پیر یہ عام مخصوص بعض
ہو جائیگی اور اسکی ذمت میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ توبہ کرنے
سے شریک یہ حدیث میں ہو اور نفس پاک ہو میں پس اس قدر
پر کچھ رہنمائی ہے اسلیو کہ شرمان باپ کا عارضی ہے اور یہ
لفظ ہمیشہ ہے اسکا شر اصلی ہے اور ان باپ کے فعل کا یہ شر
انتہی اور اسکا حال پیچھے گد چکا ہے لیکن یہ حدیث لدا الزنا تینوں
شریر ہے اسکو احمد وابوداؤد نے مستحکم اور عاکم نے مستحکم
میں وارد ہستی نے ابی ہریرہ روایت کی ہے اور طبرانی نے ابی ہریری
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کہ ہے جب اپنی ان باپ کا عمل کرے
اور نہ یا یہ میں ہے بعضوں نے کہا یہ خاص ایک مرد کے حصہ میں
ہے جب کا نام شر تھا اور بعضوں نے کہا ہے عام ہے اور ان کا
سوا سلیو زیادہ برا ہو اگر برائے اسکی اصلی اور بنی اور ولادت کی
کیونکہ زانے اور زانیہ کے پانے سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانے خبیث ہے اور بعضوں نے کہا یہ اس لیے کہ حد
ان دونوں پر قائم کی جاتے ہے۔ پس لکھ آزمائش
ہو اور یہ معلوم نہیں کہ یہ سب گناہ کے اسکے ساتھ
کیا ہوگا **فصل** اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہیں ہے کہا مار قطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے میں کہتا ہوں یہ
طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کی مساویہ میں حدیث
ان الفاظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اس کے
مورید ہے کیا تم فاسق کے ذکر کے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرنا کہ لوگ اسکو معلوم کریں یہ خطیب مالک سے
اوس نے ابو مسرور سے روایت کے ہے

رواہ ابو داؤد والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجه النسائی عن ابن
المبارک بسند ما نقل عن ابن المبارک
غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق التی ذکرناھا
ومناظرۃ الاوزاعی مع الامام ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ مشہورۃ وروی الطحاوی ثم
البیہقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت
عمر بن الخطاب رفع ید یدیه فی اول تکبیر
ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیا رفع
ید یدیه فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وحد
یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء
رسول اللہ علیہ السلام کان اذا افتتح الصلوۃ
رفع ید یدیه المقرب اذنیہ ثم لا یعود قال
الشافعی ذهب بعض الناس الى تغلیط ید
وقال الامام احمد هذا حدیث واه قلت
اذ ثبت من طرق اخرى لا یضر ضعف
بل یصلح للفقوی بہ قال وحدیث وکیع عن
ابن ابی لیلی عن الحكم عن مقسم عن ابن
عباس عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ علیہ السلام یرفع الایدی عند صبح
موطن عند افتتاح الصلوۃ واستقبال
القبلة والصفا والرود والموقفین والجمین
لا یصح رفعہ والصحیح رفعہ عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلى تقدیر عدم صحۃ
رفعہ کیفنا صحۃ وقفہ لاسیما وهو حکم المرفوع

ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونوں
سندوں سے روایت کی ہے۔ پہر جو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہیں دیتا۔ جب دوسرے طریق
سے ثابت ہو چکی جو ہم نے ذکر کیا ہے اور مناظرہ او زاعی کا
اب حنیفہ کے ساتھ مشہور ہے۔ اور طحاوی اور بیہقی نے
صحیح سے اسو سے روایت کی ہے کہا اس نے
میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا
پہر نہ کیا۔ کہا اس نے حدیث ابن ابی زیاد کے الی لیلی
سے اس نے برابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے رفع یدین کا نون تک کرتے پہر نہ کہتا تھا
نہ بعض آدمیوں نے زید کو تنکیط کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہ حدیث اسی ہے میں کہتا ہوں
جب یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو کما کما
کچھ ضرر نہیں دیتا بلکہ قوت کی صلاحت رہتا ہے کہا اس نے
حدیث کلیع کی۔ ابن ابی لیلی سے اسنو حکم سے اونسی مقسم سے اونسی
ابن عباس سے اور نافع سے اونسی ابن عمر سے کہا دونوں
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ست
جگہ میں ہاتھ اٹھانا جو ہیں پہلی تکبیر کے وقت اور قبلہ اور
صفا اور مردہ کے استقبال کے وقت اور دونوں موقوفہ
اور جبرین کے وقت اکافر کو نہ صحیح نہیں۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہ روایت مرفوعاً ثابت ہو میں کہتا ہوں
اگر کافر فروع ہوتا ثابت ہوتا تھا کہ یہ موقوفہ ہو گا تو یہ اس کے حکم سے

البحاری فی صحیحہ باب اھل کھدیہ وعندہ
 حبساکہ فھو احق قال ویدکر عن ابن عباس ان
 حبساکہ اشتراک وہ ولم یصح قلت وقد تقدم ما لکم
 حلیفی فی حرف اللیم ومن ذلك حدیث ان عبد الحمید
 بن عوف یدخل الخنۃ حبوا قال شیخنا لا یصح
 عن رسول اللہ علیہ السلام قلت اراد شیخہ
 ابن تیمیہ ومن ذلك احادیث الابدال والاقطاب
 والاعناق والنقباء والنجباء والاولاد کلھا باطلہ
 عن رسول اللہ علیہ السلام واقرب ما فیہا حدیث
 لا تسبوا اھل الشام فان فیہم البلاء کلمات
 جملہ منہم ابدال اللہ مکانہ وجملہ الخیر ذکرہ احمد
 وہ فیہم ایضا فانہ منقطع قلت قد وردت
 الاحادیث والاثار مرفوعہ وموقوفہ علی الصحابہ
 الابرار والتابعین الاخیار جمعھا الحافظ السیوطی
 فی رسالۃ مستقلہ سماھا الخبر الدال علی وجود
 القطب والاولاد والنجباء والابدال (فصل)
 ومن ذلك احادیث المنع من رفع الیدین فی
 الصلوۃ عند الركوع والرفع منہ کلھا باطلہ لا یصح
 منہا شئی کحدیث ابن مسعود الاصلی کبر صلوۃ
 رسول اللہ علیہ السلام قال فصلی فلم یرفع یدین
 الا فی اول مرۃ قال ابن المبارک قد ثبت حدیث
 سالہ عن ابیہ یعنی فی الرفع ولم یثبت انہ یسبح
 کحدیثہ الاخر صلیت مع رسول اللہ علیہ السلام
 والی بکر وعمر فلم یرفعوا الا عند افتتال الصلوۃ
 وہو منقطع لا یصح قلت حدیث ابن مسعود

بخاری نے صحیح میں باب بحسب طریقیہ پر کیا جاوے
 اور اسکی پائیں اسکی نشیں چونکہ وہی اسکی لائیں ہے کہا
 ابن عباس سے مروی ہے کہ طلیس اسکی سینے میں
 اور صحیح نہیں میں کہتا ہوں کلام اور حرف میں میں
 ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف حبس میں
 گشتن پر دھل ہوگا کہا ہماری شیخ نے یہ حضرت ثابت
 میں کہتا ہوں مراد شیخ ابن تیمیہ اسی قسم میں بدل اور اقطاب
 اور عنقا و نقیب اور نجیب اور اولاد کی کسب باطل میں
 اقرب سے یہ حدیث ہر اہل شام کو گالین زد و اسلو کہ انہیں بدل
 ہوتی ہیں جب کوئی اسے مرنے والی اللہ تعالیٰ اسکی جگہ دوسرے کو بٹرا
 کرتا ہو اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہیں ایسے منقطع
 میں کہتا ہوں بہت حدیثیں اور آثار مرفوعہ اور موقوفہ محابوں اور
 تابعین کے وارد ہوئی ہیں حافظ السیوطی نے ایک سال
 مستقل میں جگانام الخیر الدال علی وجود القطب الاولاد والنجباء
 والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے (فصل) اسی
 قسم کے میں جسے نماز میں رکوع اور سجدے کے وقت رفع
 یدین کرنا منع ثابت ہوتا ہے کسب باطل ہیں اسے
 کوئی ثابت نہیں ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا
 کہتے ہیں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ کہہ لائن کہا اور
 اس کے نماز پڑھی تو رفع یدین نہ کیا اگر پہلے دفعہ کہا اور
 مبارک فی حدیث سالم کے اپنے باپ نے رفع یدین کہہ کر
 ثابت ہو اور ابن مسعود حدیث ثابت نہیں مثل اسکی روئے حدیث
 کی جیسے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز میں
 اور نہ ہی رفع یدین نہیں کیا اگر شروع کیوقت یہ منقطع ہے صحیح
 میں کہتا ہوں حدیث ابن مسعود کو * * *

فلا صلوة له فم الله واضعه قلت ولو صح
 يجر على انه لا صلوة كاملة له **فصل**
 ومن ذلك حث ان الناس يوم القيمة
 يدعون بامهاتهم لا بابائهم هو باطل
 قال محمد بن كعب بامامهم قبل بامهاتهم قبل
 وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدهما لاجل
 عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسن والحسين
 الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
 في تفسيره معالم التنزيل قال والاحاديث
 الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه
 يدعى الناس يوم القيمة بابائهم ثم ذكر حث
 ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدره
 يقال هذ مغدنة فلان بن فلان وفي الباب
 احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
 المواقف والله سبحانه اعلم **فصل**
 من ذلك حضور رسول الله صلى الله عليه
 وسلم سماعا ورقص حتى شق قيصه فلين
 الله واضعه ما اجراه على الكذب حديث
 لو احسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هون
 وضع المشركين عباد الاوثان انتهى وقد
 تقدم **حديث** اتخذ وامع الفقراء
 ايا دى فان لهم دولة يوم القيمة موقوف
 قلت ليس كذلك كما تقدم وحديث من عثر
 فعف وكم ومات فهو شهيد موقوف
 قلت ليس كذلك كما سبق وحديث من

او سكي نماز نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیا بنوے کو غوار
 کرے اگر صحیح ہو جائے تو اس پر محمول ہوگی کہ نماز کامل نہیں ہوتے
فصل اسی قسم سے یہ یہ حدیث کہ آدمی قیامت کو
 اپنی بن کے نام سے پکاری جائیگا نہ باپوں کے نام سے۔ بلکہ
 میں کہتا ہوں کہا محمد بن کہ بنے باؤں کے نام سے پہلے اماں
 کے نام سے پکاری جائیگی بعضوں نے کہا ہے اوسمین ترین مجھے
 حکم ہو سکتا ہے ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا شرف امت
 حسن حسین کے تیسرا ایسے کہ زاینون کی اولاد خوار نہ ہو یہ بغوی
 نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا ہے کہا اوس نے احادیث صحیحہ
 اسکی خلاف پر میں بخاری نے صحیح میں لکھا ہے باقی
 کے دن آدمی اپنے اپنے باپوں کے نام سے پکاری جائیگا یہ
 اوس نے یہ حدیث ذکر کی ہے ہر فرمی کے لئے قیامت کو دن
 جہنم اسواق اسکی سیب کھڑا کیا جائیگا کہا جائیگا یہ
 فلان بن فلان کا فریب اور با میں اسکو سوا اور جہنم میں
 میں کہتا ہوں سب تطبیق طرح ہو سکتی ہے کہ اختلاف موقوف
 حل کیا جاویں اللہ شہداء اعلم **فصل** اسی قسم سے رسول اللہ
 علیہ السلام راک پر حاضر ہوئے اور کوئی تاکہ آپ کا کترا پہن گیا
 آپ کو نیا بنوایا برغت کرے کیسے اسکو چھوٹ پر دیری کی ہے
 حدیث اگر کوئی شے پہن کر کیا تھا پنا یقین درست کرے تو
 اسکو وہ نفع دیتی ہے شہر کون کی بناوٹ ہے جو بتوں کی عبادت
 کرتے ہیں انہی کا حال بھی گذر چکا ہے حدیث غیر ذی فوات بناوٹ
 کو قیامت کے دن ان کا غلبہ ہوگا مضمون میں کہتا ہوں اہل بیخ
 بسا کیچے گذر چکا ہے حدیث جو شخص عاشق ہوا اور برائی
 سے بچا اور (اوسنی عشق کی چھپایا اور مریا تو وہ شہید ہوا
 عشق کہتا ہوں اہل بیخ نہیں بسا کیچے گذر چکا ہے حدیث جو شخص

اذ لا یقال مثل هذا من قبل الراوی کیف وقد
 روٰ بحلیہ السلام لا یرفع الایدی الا فی سبع مواطن
 حین یتفطر الصلوة وحین یدخل المسجد لک
 فی نظر الی البیت حین یقوم علی الصفا والمروة
 حین یقف مع الناس عشیة عرفہ ویجمع و
 المقامین حین یرمی الجمرة و ذکر البخاری معلقا
 فی کتابہ المفرد فی رفع الیدین فقال وقال قد
 عن ابن ابی لیلی عن الحسن بن الحسن بن الفضل عن ابی
 عباس عنہ علیہ السلام لا یرفع الایدی الا فی
 سبع مواطن فی افتتاح الصلوة واستقبال
 الکعبة و علی الصفا والمروة و بعرفات و جمع و
 المقامین عند الجمرة قال و قد اوردہ
 البیهقی فی الخلافات من رواية عبد الله بن
 الجراح حدثنا مالک عن الزهري عن سالم عن ابيه
 ان النبي عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
 قلت فقد صح عنه خلاف ذلك فيحمل على
 ضم الاول فتأمل فقول ابن القيم من ثم روى
 الحديث على بعد شاهد بالله انه موضوع
 مدفوع قال و حديث ابن الزبير كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في اول الصلوة
 ثم لم يرفعهما هو موضوع قلت هذا مدفوع
 بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
 فالحكم المطلق بوسعه من غير علة في سند
 ههنا مشروع قال و قد وضع محمد بن عيسى
 في كتابه عن انس بن مالك من رفع يديه في الركعة

اسیے کہ اس طرح فکر سے نہیں کیا جا تا اس طرح ہو گا لاگو طبرانی نے خبر
 ابی لیلی سے اس طرح حکم سے اس طرح مقسم سے اس طرح ابن عباس سے
 اس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے رفع یدین کیا جا
 گا کہ سات مکانوں میں جب نماز شروع کیا جائے اور جب مسجد میں داخل ہو
 اور بیت اللہ کو دیکھ کر اور جب صفا و مہرہ پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
 آئیم کو حج کا تہہ پہنچا ہو اور جمعہ کو درود مقام میں جب جمرہ کو رمی کرے
 اسکو بخاری نے تعلیقاً کتاب المفرد میں فی الیدین میں ذکر کیا ہے
 کہا اس طرح کہا کہ ابن ابی لیلی سے اس طرح حکم سے اس طرح مقسم سے
 اس طرح ابن عباس سے اس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
 کہ سات مکانوں میں شروع نماز میں اور استقبال قبلہ
 میں اور صفا و مہرہ پر اور عرفات میں اور جمعہ میں اور دو موقع
 میں دو جمرہوں کے پاس کہا اس نے اس حدیث کو بیہقی نے
 میں عبد اللہ بن الجراح سے کہا اس نے حدیث کی ہمسایہ ہاگ سے
 زہری سے اس نے سالم سے اس نے اپنے باپ سے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہرہ دوسری مرتبہ
 میں کہتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح ہو چکا ہے اب پھر
 نسخہ پڑھ لیا جائیگا پس قول ابن قیم کا کہ جو دور سے
 حدیث کی ہوسکتا ہے کہ یہ موضوع ہے مدفوع ہے کہا
 اس طرح اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول
 نماز میں رفع یدین کرتے پہرہ کرتے موضوع ہے میں کہتا ہوں
 یہ قول درست نہیں اس لیے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے جو
 ثابت ہو چکی ہے موافق ہے پھر سوائے کسی علت کو
 اس پر مطلقاً وضع کا حکم کرنا مشروع نہیں کہا
 اس نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کے ہاں سے
 نے بنایا ہے جو انس سے وقف مروی ہے جو شخص کو عین میں

مع مغفولہ غفرلہ موضوع قلت وهو كذا
 كما تقدم قال وغاية ما روى فيه انه منام رآه
 بعض الناس قلت رؤيا المنام لا عبرة بها في
 اثبات الحديث عنه عليه السلام **وحد**
 من قصا ظفاره مخالفا لغيره في عينه رمد
 من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم **وحد**
 اذا دعيت احدكم امه وهو في الصلوة فليج
 اذا دعاه ابوه فلا يجيب برويه عبد العزيز
 بن ابان القرشي لا موسى قال البخاري تركوا
 وقال ابن معين وغيره كذا اب روى حاد
 موضوعه وحديث جابر في الشهد وفي
 بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
 عن ابي عاصم عن ابن جريح عن ابي الزبير
 قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
 النسائي ليس بشئ قلت هذا يقتضي
 لا وصنع كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
 والاوسط عن ابن الزبير مرفوعا بسم الله
 وبالله خيرا لاسما التحيات لله الحديث
 ذكره العلامة الجزري في الحسن مع الترا
 ان يكون جميع ما فيه صحيحا

اسے جسے ہونے کیساتھ کہا تا کہا کہ وہ بھی جیسا جانا ہی میں
 کہتا ہوں یہ ایک طرح ہے جیسا کہ پیچھے گذرا ہے کہ اگر کوئی
 یہ کہ یہ خواب ہو جو بعض آدمیوں کے دیکھی ہو میں کہتا ہوں
 خواب حدیث ثابت نہیں ہو سکتے حدیث جو شخص اپنے
 نام نہ بخالف اتاری اپنے آنکھوں میں بیماری دیکھ گیا۔
 یہ موضوع ہے میں کہتا ہوں پیچھے گذر چکے حدیث جب کہ
 تھے اسکی مان نماز پڑھتے وقت ہائے تو چاہی کہ جواب دی اور
 جب باپ ملا تو نہ بولی۔ یہ روایت عبد العزیز بن ابان قرشی
 نے کی ہے کہ بخاری نے لوگوں نے اسکو ترک کر دیا ہے کہا اب
 معین وغیرہ نے کذاب ہو اسنی بہت حدیثیں موضوعہ روایت
 کی ہیں حدیث تشہد جابر کے جسکے اول میں بسم اللہ التحيات
 لہم حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اس نے ابن
 جریح سے اس نے ابی الزبیر سے اس نے جابر سے روایت
 کی ہے کہا ابن جریح نے حمید کذاب ہو اور کہا نسائی نے
 یہ کچھ شے نہیں۔ میں کہتا ہوں اس سے کتنا ضعف
 ہے نہ واضح ہونا۔ یہ ایک طرح ہو حالانکہ طبرانی نے کبیر
 میں ابن الزبیر سے مرفوع روایت کی ہے شروع کرنا
 ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے جو سب ناموں سے تہ
 عبادت بانی اللہ تعالیٰ کی یہی ہر ایک کو علامہ جزری نے معتبر
 ذکر کیا ہے باوجودیکہ اسی التزم کیا ہے کہ اس میں نام حدیث صحیح ہے

واضح ہو کہ اس کتاب کا ترجمہ مولوی فضل حق مشہور فضل احمد صاحب اشباح نامک موضوع دلاور ضلع گوجرانوالہ نے کیا ہے اور سبب
 نہ ہونے فرصت کی ہر اسکا ترجمہ نہیں دیکھا چونکہ یہ مولوی صاحب خاص پنجاب کے رہنے والے ہیں اور اکثر ہندوستان کے الفاظ سے وقت بہہ گئے
 اسلامی میرا خیال ہے کہ اسکے ترجمہ میں کچھ غلطیاں زبان ہندوستان کے ہندو بہت مطلب کا تو نہیں ہو سکتا۔ راقم علمی مدین منورہ میں